نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: یازدہم | پارہ: ۲۴-۲۷ | باب: ۳۰۸۵-۳۵۰۶ | حدیث: ۵۳۹۴-۶۱۹۴

کتاب اللباس، کتاب الادب
کتاب الاستیذان، کتاب الدعوات
کتاب الرقاق، کتاب الحوض، کتاب القدر

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: یازدہم — پارہ: ۲۴-۲۷ — باب: ۳۰۸۵-۳۵۰۶ — حدیث: ۵۳۹۴-۶۱۹۴

کتاب اللباس، کتاب الادب، کتاب الاستیذان، کتاب الدعوات
کتاب الرقاق، کتاب الحوض، کتاب القدر

ناشر **مکتبۃ الشیخ**

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

نام .... نصر الباری شرح اردو صحیح البخاری ﴿جلد یازدہم﴾

مؤلف .... حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔

﴿انتباہ﴾

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

کتاب اللباس

لباس کا بیان

﴿باب ۳۰۸۵: قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ أَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (الاعراف ۳۲) کس نے اللہ کی زینت کو حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے واسطے (زمین میں سے) نکالی (زینت یعنی لباس کی اصل جیسے روئی وغیرہ)

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو بغیر اسراف (فضول خرچی) کے اور بغیر تکبر کے۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا جو تمہارا جی چاہے کھاؤ (بشرطیکہ حلال ہو) اور جو تمہارا جی چاہے پہنو (بشرطیکہ مباح ہو) البتہ دو غلطیاں نہ ہوں فضول خرچی اور تکبر۔ "او مخیلة" میں اَو بمعنی واؤ ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے۔

۵۳۹۴﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو اپنے کپڑے کو براہ تکبر گھسیٹے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: مطابقة هذا الحديث ابن عباس الذى قبله ظاهرة لان فى ذاك ذم المخيلة وفى هذا جرّ الثوب خيلاء وهو ايضا من المخيلة وحديث ابن عباس ايضا مطابق للحديث

الذی قبله من هذه الحيثية وهو ايضا مطابق للآية المذكورة على ما لا يخفى (عمده)

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۶۰، ومر الحديث ص:۵۱۷، ویاتی ص:۸۶۱، ص:۸۹۵۔ اخرجه مسلم والترمذی فی اللباس .

تحقیق وتشریح "لباس" بکسر اللام بروزن کتاب. "مخيلة" بفتح الميم بروزن عظيمة بمعنی تکبر وغرور۔ "خيلاء" بضم المعجمة وفتح التحتية كبرا وعجبا (قس)

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد: ۷، ص: ۶۷۲۔ نیز اس سلسلے میں مزید ابواب واحادیث آرہے ہیں۔

۳۰۸۶ ﴿بَابُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ فلا باسَ به (قس)﴾

جو شخص اپنا تہبند بغیر تکبر کے گھسیٹے تو گنہگار نہ ہوگا

یعنی جس کا کپڑا لنگی ہو یا پائجامہ یوں ہی بوڑھاپے کی وجہ سے لٹک جائے تو حرام نہیں گنہگار نہ ہوگا پر احتیاط کرنا چاہئے کراہت تنزیہی سے خالی نہیں۔

۵۳۹۵ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا کپڑا ازراہ تکبر (وغرور) گھسیٹے (ٹخنہ سے نیچے لٹکا کر چلے) اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری لنگی کا ایک حصہ بلا قصد لٹک جاتا ہے البتہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھوں (تو اوپر بھی رکھ سکتا ہوں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو ایسا تکبر کی راہ سے کرتے ہیں۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله فقال ابوبكرؓ يا رسول الله الخ.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۶۰ مر الحديث ص:۵۱۷، یاتی ص:۸۶۱-۸۹۵، مسلم فی اللباس، ص:۱۹۴۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ٹخنہ سے نیچے کپڑا لٹکانے والے پر جو وعید آئی ہے اس کا اصل باعث تکبر وغرور ہے وظواهر الاحاديث فی تقييدها بالجر خيلاء تدل على ان التحريم مخصوص بالخيلاء وهكذا نص الشافعیؒ على الفرق كما ذكرنا واجمع العلماء جواز الاسبال للنساء وقد صح عن النبی صلى الله عليه

وسلم الاذن لھن فی ارخاء ذیولھن ذراعا واللہ اعلم قالہ النوویؒ فی شرح مسلم، ج:۲،ص:۱۹۵

۵۳۹۶﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا﴾

ترجمہ حضرت ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ سورج گرہن ہوا اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آنحضرت ﷺ جلدی میں اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی جمع ہو گئے (جو مسجد سے نکل چکے تھے) پھر آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اتنے سورج سے گرہن صاف ہو چکا تھا اس کے بعد آنحضور ﷺ ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس لئے جب تم نشانیوں میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ صاف ہو جائے۔

معلوم ہوا کہ سورج گرہن کے وقت اتنی لمبی نماز پڑھنی چاہئے کہ گہن ختم ہو جائے اور سورج صاف ہو جائے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فقام يجرّ ثوبه مستعجلا"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۶۱، مر الحديث ص:۱۴۱، ص:۱۴۳، ص:۱۴۵۔

تشریح مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم از ص:۲۵۰ تا ص:۲۵۷۔

۳۰۸۷
﴿بَابُ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ﴾

کپڑا اوپر اٹھانا

"بابُ التشمير" بالشين المعجمة الساكنة وبعد الميم المكسورة تحتية ساكنة وهو رفع اسفل الثوب (قس) تشمیر از باب تفعیل کے معنی ہیں کپڑا اوپر اٹھانا، کپڑا سمیٹنا۔

تحقیق وتشریح ہمارے ہندی نسخہ میں بجائے تشمیر از تفعیل کے تشمّر باب تفعل سے ہے اور اسی طرح فتح الباری میں بابُ التشمّر از باب تفعل ہے لیکن اکثر قابل اعتماد نسخوں میں تشمیر از باب تفعیل ہی ہے جیسے عمدة القاری، کرمانی اور ارشاد الساری میں باب تفعیل ہی سے التشمیر ہے، نیز حدیث باب سے بھی عمدة القاری وغیرہ ہی کی تائید ہوتی ہے کیونکہ حدیث پاک میں مُشمِّر کا لفظ ہے جو بلاشبہ تشمیر سے ہے نہ کہ تشمُّر سے، نیز حضرت ابوجحیفہؓ کی روایت بخاری اول، ص:۵۴ کی حدیث میں بھی مُشمّرا آیا ہے۔ علامہ عینیؒ نے حافظ عسقلانیؒ کا تعقب کیا ہے

اور صحیح تعقب کیا ہے۔

۵۳۹۷﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوجحیفہؓ (واسمہ وهب بن عبداللہؓ) نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت بلالؓ ایک نیزہ لے کر آئے اور اس کو زمین میں گاڑ دیا پھر نماز کیلئے تکبیر کہی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حلہ (سوٹ) پہنے ہوئے کپڑا اٹھائے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزہ کی طرف رخ کر کے دو رکعتیں نماز پڑھائی اور میں نے دیکھا کہ انسان اور جانور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ کے پار سے گذر رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "خرج في حلّة مشمّرا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۱ مر الحديث ص:۳۱، ص۵۴، ص:۷۱، ص:۲:۷۲، ص:۵۰۲، ص:۵۰۳۔

تحقیق و تشریح | "العنزة" بفتح العين والنون والزاى هو اقصر من الرمح وفيه زج.

"حلة" وهي ازار ورداء ولا تسمى حلة حتى تكون ثوبين (عمده) اسی لئے اس کا ترجمہ سوٹ سے کیا جاسکتا ہے چونکہ سوٹ بھی جوڑا کو کہتے ہیں جس طرح حلہ ایک کپڑے کو نہیں کہہ سکتے۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ ۳۰۸۸ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ﴾

ٹخنوں سے جو (لنگی اور کرتہ وغیرہ) نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا

۵۳۹۸﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو تہبند کا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ قدم کا وہ حصہ جہنم میں ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الاول من الترجمة ظاهرة لانه عينها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۱۔

تشریح | في الحديث تقديم وتاخير معناه "ما اسفل من الازار من الكعبين في النار" اور معلوم ہے کہ

کپڑے کا کوئی گناہ نہیں؟ علامہ خطابی کہتے ہیں یرید ان الموضع الذی یناله الازار من اسفل الکعبین من رجله فی النار (عمدہ)

۳۰۸۹ ﴿بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ﴾

جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہوا چلے؟ (اس کی سزا کا بیان)

۵۳۹۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا تہبند غرور (تکبر) کی وجہ سے گھسیٹے (ازراہ گھمنڈ ٹخنہ سے نیچے لٹکائے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۶۱۔

تحقیق وتشریح "بَطَرًا" بفتح الباء الموحدۃ والطاء مصدر معناہ طغیانا وتکبرا نیز بکسر الطاء ویکون منصوباً علی الحال.

۵۴۰۰ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (الشك من آدم شیخ البخاری) یا بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک حلہ میں سرمست اپنے بالوں میں کنگھی کئے ہوئے اتراتا ہوا چل رہا تھا اچانک اللہ نے اس کو (زمین میں) دھنسا دیا اور وہ قیامت تک دھنستا جائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ لان المشی فی حلۃ من اعجاب النفس معنی جر الثوب خیلاء.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۶۱ واخرجہ مسلم فی اللباس.

تحقیق وتشریح "مرجّل" بکسر الجیم المشددہ مسرِّح (قس) ترجیل از باب تفعیل سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کنگھی کرنا "جُمّتہ" بضم الجیم وتشدید المیم مجتمع شعر الراس وھو اکبر من الوفرہ (عمدہ)

"جمہ" بالوں کا مجموعہ زلف کانوں کی لو تک ہو تو اسے وفرہ کہتے ہیں اور جب کانوں کی لو سے نیچے گردن تک لٹک جائے تو لمہ ہے اس سے بڑھ کر مونڈھے تک پہنچ جائے تو وہ جمہ کہلاتا ہے۔

مزید تشریح کیلئے نصر الباری جلد ۸، ص: ۲۵۴ دیکھئے۔

"رجل یمشی فی حلة الخ" اس رجل سے مراد میں اقوال مختلف ہیں علامہ قسطلانیؒ نے نقل کیا ہے جزم الکلاباذی بانه قارون و کذا قاله الجوهری فی صحاحه (قس)

علامہ عینیؒ نے بھی اسی قول کو نقل کیا ہے (عمدہ) ایضا حافظ عسقلانیؒ (فتح)

۵۴۰۱ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنا تہبند (غرور سے) گھسیٹتا چل رہا تھا کہ اسے (زمین میں) دھنسا دیا گیا پھر قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔

"تابعه" الخ عبد الرحمٰن بن خالد کی متابعت یونس بن یزید نے زہری سے کی اور شعیب نے زہری سے مرفوعا نہیں بیان کیا (بلکہ ابو ہریرہؓ کا قول بیان کیا)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۸۶۱ و مر الحديث ص: ۴۹۵۔

۵۴۰۲ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ﴾

ترجمہ | جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا ان کے گھر کے دروازے پر تھا تو انھوں نے (یعنی سالم نے) بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حدیث سابق کی طرح۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "نحوه" ای نحو حديث ابن عمر السابق فيكون له مطابقة مثل مطابقته .

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۸۶۱ و مر الحديث ص: ۸۶۱۔

۵۴۰۳﴿حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا تابعَهُ جبلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ﴾

ترجمہ شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے (کوفہ کے قاضی) محارب بن دثار سے ملاقات کی آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (دار القضا) میں آ رہے تھے جس میں آپ فیصلہ کیا کرتے تھے (آپ کوفہ کے قاضی تھے) میں نے ان سے اس حدیث (کپڑا لٹکانے کی حدیث) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے کپڑے کو ازراہ غرور گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا، شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے محارب سے پوچھا کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے ازار (تہبند) کا ذکر کیا تھا؟ تو انھوں نے کہا نہ ازار کی تخصیص کی نہ قمیص کی۔ (بلکہ ثوب کا ذکر کیا جو ازار اور قمیص وغیرہ سب کو شامل ہے)

"تابعہ" الخ محارب کی متابعت کی یعنی محارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن سحیم اور زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے بھی عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

"وقال اللیث" اور لیث بن سعد نے بھی نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اسی طرح روایت کی۔ اور نافع کے ساتھ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مَن جرّ ثوبہ یعنی جو شخص اپنا کپڑا (غرور کی نیت سے) لٹکا کر چلے الخ۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۶۱۔

تشریح قال النووی الاسبال تحت الکعبین للخیلاء فان کان لغیرھا فھو مکروہ وھکذا نص الشافعیؒ علی الفرق بین الجر للخیلاء ولغیر الخیلاء قال والمستحب ان یکون الازار الی نصف الساق والجائز بلاکراھۃ ما تحتہ الی الکعبین وما نزل عن الکعبین ممنوع منع تحریم ان کان

للخيلاء وإلا فمنع تنزيه (فتح الباری، ج:۱۰ کتاب اللباس، ص:۲۱۶)

۳۰۹۰ ﴿بَابُ الإِزَارِ الْمُهَدَّبِ﴾

وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً.

جھالردار (حاشیہ والا) تہبند کے حکم کا بیان

"بابُ الإِزَارِ المُهَدَّب" بضم الميم وفتح الهاء والدال المهملة المشددة جھالردار (حاشیہ والا) "مھدّب" ہر وہ لنگی یا چادر جس کے کنارے ایسا حاشیہ ہوتا ہے کہ اسے بُنا نہیں جاتا بلکہ صرف تانا ہوتا ہے جیسے عام طور پر چادر کے کنارے بنا دیتے ہیں مقصد صرف حسن وزینت ہوتا ہے اس کو جسم کے چھپانے میں کوئی دخل نہیں ہوتا ہے۔

"ويذكر عن الزهري الخ" امام زہری اور ابوبکر بن محمد اور حمزہ بن ابی اُسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان سب حضرات نے جھالردار کپڑے پہنے ہیں۔

۵۴۰۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَنْهَى هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظیؓ کی بیوی (تمیمہ بنت وہب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور میں اس وقت آپ ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور آنحضور ﷺ کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے کہنے لگی یا رسول اللہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی انھوں نے مجھے تین طلاقیں (طلاق

مغلظہ) دی پھر اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کرلیا اور وہ بخدا ان کے ساتھ یارسول اللہ اس جھالر جیسا ہے انھوں نے اپنی چادر کی جھالر ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا اور خالد بن سعیدؓ جو ابھی دروازے پر کھڑے تھے انہیں ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی انھوں نے اس عورت کی بات سن لی حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ خالد (وہیں سے) بولے اے ابوبکر آپ اس عورت کو روکتے نہیں ہیں کہ (کیسی بے حیائی کی باتیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھول کر بیان کرتی ہے پھر خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے کچھ نہیں جھڑکا صرف مسکراتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا شاید تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ نہیں (یعنی پہلے شوہر رفاعہ کی طرف نہیں لوٹ سکتی ہو) جب تک وہ (دوسرا شوہر عبدالرحمٰن) تجھ سے مزہ نہ اٹھائے اور تو ان کا مزہ نہ چکھ لے پھر بعد میں یہی شرعی قانون بن گیا (یعنی مطلقہ ثلاثہ پہلے شوہر سے نکاح نہیں کرسکتی جب تک کہ دوسرے شوہر سے جماع نہ کرائے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الامثل هذه الهدبة"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۱ تا ص:۸۶۲ ومر الحديث ص: ۳۵۹، ص:۷۹۱، ص: ۷۹۲، ص:۸۰۱، ص:۸۶۶، ص:۸۹۸۔

۳۰۹۱
﴿باب الأَرْدِيَةِ﴾

وَقَالَ اَنَسٌ جَبَذَ اَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چادروں کا بیان

"اردية" جمع رداء بالمد ما يجعل من الثياب على العاتق او بين الكتفين (قس)

"وقال انس" حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچی۔ یہ حدیث آگے ص:۸۶۴ پر موصولاً آرہی ہے انشاء اللہ۔

۵۴۰۵﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدٰى بِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَاَذِنُوا لَهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت حسین بن علیؓ نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا (کہ حضرت حمزہؓ نے حرمت شراب سے پہلے نشہ کی حالت میں ان کی اونٹنیاں ذبح کردیں اور حضرت علیؓ نے آنحضور ﷺ سے شکایت کی تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر چلنے لگے اور میں اور زید بن حارثہؓ آپ ﷺ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ آنحضور ﷺ اس گھر پر پہنچے جس میں حضرت حمزہؓ تھے آنحضور ﷺ نے اجازت مانگی تو گھر والوں نے ان حضرات کو اجازت دی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فدعا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بردائہ فارتدی بہ"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۸۶۲ ومر الحدیث ص:۲۸۰، وص:۳۱۹ تا ۳۲۰، وص:۴۳۴ تا ۴۳۵، ص:۵۷۰۔

تشریح | حدیث بار بار گذر چکی ہے مزید تشریح کے لئے نصر الباری جلد ۸، ص:۵۵ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۰۹۲ ﴿بَابُ لُبْسِ الْقَمِيْصِ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ اذْهَبُوا بِقَمِيْصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيْرًا.

قمیص پہننے کا بیان

مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ قمیص پہننا کوئی نئی بات نہیں ہے اراد ان لبسہ لیس بحادث (عمدہ)

وقول اللّٰہ تعالیٰ الخ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد یوسف علیہ السلام کے قول کی حکایت (سورہ یوسف میں اذھبوا بقمیصی الآیۃ) اب تم میری اس قمیص (پیراہن) کو لیتے جاؤ اور اس کو میرے والد کے چہرے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔

۵۴۰۶ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ محرم (احرام والا شخص) کس طرح کا کپڑا پہنے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم قمیص نہ پہنے اور نہ پائجامہ اور نہ برنس (لمبی ٹوپی) اور نہ موزے البتہ اگر چپل نہ ملے تو (چمڑے کے) موزے پہن لے جو ٹخنوں سے نیچے نیچے ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "لا یلبس المحرم القمیص"

مطلب یہ ہے کہ غیر محرم قمیص وغیرہ پہن سکتا ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۸۶۲ مر الحدیث ص:۲۵، ص:۵۳، ص:۲۰۹، یاتی ص:۸۶۳، ص:۸۶۳ تا ۸۶۴۔

تشریح نصر الباری جلد اول ص: ۵۳۹، اور جلد پنجم ص: ۲۰۵ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۴۰۷ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کے پاس اس وقت تشریف لائے جب وہ قبر میں داخل کیا جا چکا تھا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کی میت قبر سے نکالی گئی اور آپ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھی گئی اور آپ ﷺ نے اس پر اپنے لعاب کے ساتھ دم کیا اور اس کو اپنی قمیص پہنائی۔ واللہ اعلم۔

یعنی قمیص پہنانے کی وجہ یہ تھی کہ اس منافق نے حضرت عباسؓ کو اپنی قمیص پہنائی تھی آنحضور ﷺ نے اس کا بدلہ لیا یا آنحضور ﷺ نے حضرت عبداللہؓ جو اسی منافق کے بیٹے تھے اور مخلص صحابی تھے ان کی دلجوئی کیلئے کیا۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والبسه قميصه"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۶۲ مر الحديث ص: ۱۶۹، ص: ۱۸۰، ص: ۴۲۲۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۴، ص: ۴۵۸ نیز جلد ۵، ص: ۱۸۔

۵۴۰۸ ﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتَ مِنْهُ فَآذِنَّا فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ بِهِ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن اُبی کی وفات ہوئی تو اس کے بیٹے (عبداللہؓ جو مخلص مسلمان تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی قمیص مجھے عنایت فرمایئے تاکہ میں اپنے والد (عبداللہ) کو اس کا کفن دوں اور آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی قمیص انہیں عطا فرمائی اور فرمایا جب تم اس (کے غسل اور کفن) سے فارغ ہو جاؤ تو ہمیں اطلاع دینا چنانچہ جب فارغ ہوئے تو آنحضور ﷺ کو اطلاع دی تو حضور اکرم ﷺ اس پر نماز پڑھنے کے ارادے سے تشریف لائے، لیکن حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کو کھینچا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی

نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "استغفرلهم اولا تستغفرلهم الآية" آپ ان منافقین کیلئے مغفرت کی دعا کریں یا دعا نہ کریں اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کیلئے مغفرت کی دعا کریں گے تب بھی اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی بات نہ سنی اور نماز جنازہ پڑھائی) پھر یہ آیت نازل ہوئی "ولا تصلِّ على احد الاية" ان میں سے کسی پر بھی جو مرجائے ہرگز کبھی نماز نہ پڑھئے اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوئیے چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی چھوڑ دی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله اعطني قميصك وفي قوله فاعطاه قميصه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۲، مر الحديث ص:۱۶۹، ص:۶۷۳، ص:۶۷۴۔

۳۰۹۳ ﴿بَابُ جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ﴾

قمیص کا گریبان سینہ پر یا اور کہیں لگانا

۵۴۰۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا فِي جَيْبِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جُبَّتَانِ وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ جُنَّتَانِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور خیرات کرنے والے (سخی) کی مثال بیان کی کہ ایسے دو شخصوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو جبے (زرہیں) پہنے ہوں کہ ان کے دونوں ہاتھ ان کے سینے اور ہنسلی سے اٹکے ہوں (تنگ ہونے کی وجہ سے دونوں بندھے ہوں) تو جب سخی صدقہ کرتا ہے (خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے) تو وہ جبہ (کرتہ) کشادہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں تک پہنچ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو بھی مٹا دیتا ہے (یعنی وہ جبہ اتنا نیچا ہو جاتا ہے کہ اس کے نشان قدم کو بھی مٹا دیتا ہے) اور بخیل جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کرتہ اور چمٹ

جاتا ہے (سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے) اور ہر حلقہ اپنی جگہ جم جاتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہوگی۔

"تابعه الخ" اس روایت کی متابعت ابن طاؤس نے اپنے والد طاؤس سے کی، اور ابو الزناد نے اعرج سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اس میں بھی جبّتان کا لفظ ہے۔ اور حنظلہ نے کہا میں نے طاؤس سے سنا انھوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے بھی جبّتان سنا۔ اور جعفر بن حیان نے کہا جُنّتان بالنون یعنی دو زرہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "يقول من اصبعه هكذا في جيبه"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۲ مر الحديث ص:۱۹۴، ص:۴۰۹، ص:۷۹۸۔

تشریح | نصر الباری جلد ۷، ص:۱۱۱ کی حدیث پڑھیے۔

﴿بَابُ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ﴾ ۳۰۹۴

جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہنا

۵۴۱۰ ﴿حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الضُّحَى قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ﴾

ترجمہ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک میں) قضاء حاجت کیلئے تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر ہوا آپ ﷺ نے وضو کیا آپ ﷺ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا چاہا لیکن وہ تنگ تھیں (اوپر چڑھ نہ سکیں) اس لئے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے نکالا اور انہیں دھویا اور سر پر اور موزوں پر مسح کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۲ تا ص:۸۶۳، ومر الحديث ص:۳۰، باقی مواضع کیلئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم، ص:۱۲۵۔

یہ حدیث بار بار گذر چکی ہے جیسا کہ صفحات کا حوالہ مذکور ہے۔

﴿بَابُ ۳۰۹۵ لُبْسِ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ﴾

غزوہ میں اون کا جبّہ پہننا

واراد بلفظ الغزو السفر (عمده) قال ابن بطال كره مالك لبس الصوف لمن يجد غيره لما فيه من الشهر بالزهد لان اخفاء العمل اولىٰ قال ولم ينحصر التواضع فى لبسه بل فى القطن وغيره ما هو بدون ثمنه (فتح)

۵۴۱۱﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الإِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا﴾

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے آنحضور ﷺ اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں میری نظروں سے چھپ گئے پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ ﷺ پر پانی ڈالا تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا آنحضور ﷺ اون کا جبہ پہنے ہوئے تھے (اس کی آستینیں تنگ تھیں) اس لئے اپنے ہاتھوں کو نکال نہ سکے آخر دونوں ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے نکالا پھر بازوؤں کو (کہنیوں تک) دھویا اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا پھر میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کیلئے جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا انہیں رہنے دو کیونکہ میں نے ان دونوں کو طہارت کی حالت میں پہنا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر مسح کرلیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وعليه جبة من صوف"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۶۳، مر الحديث ص:۳۰،ص:۳۳،ص:۳۳،ص:۵۶،ص:۴۱۹،ص:۶۳۷، ص:۸۶۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری دوم، ص:۹۴۔

﴿باب ۳۰۹۶ القباء وفروج حرير وهو القباء ويقال هو الذي له شق من خلفه﴾

ص ۸۶۳

قبااور ریشمی فروج کا بیان

باب القباء، ای هذا باب فیه ذکر القباء بفتح القاف وتخفیف الباء الموحدة وبالمد اچکن، شیروانی جمع اَقبِيَة فارسی معرب. "فَرُّوج" بفتح الفاء وتشديد الراء المضمومة وبالجيم. "حريرٍ" بالجر فروج کی صفت۔

"وهو القباء" اورفرّوج بھی قبا ہی ہے ويقال الخ بعضوں نے کہا ہے کہ فرّوج وہ قبا ہے جس کے پیچھے چاک ہو۔

۵۴۱۲﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ﴾

ترجمہ حضرت مسور بن مخرمہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہؓ کو کچھ نہیں دیا (یعنی مسورؓ کے والد مخرمہؓ کو کوئی قبا نہیں دی) تو مخرمہؓ نے (مجھ سے) فرمایا بیٹے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا تو فرمایا تو اندر جا اور آنحضور ﷺ سے میرا ذکر کردے (یعنی آنحضور ﷺ کو میری طرف سے بلاؤ) مسورؓ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ سے مخرمہؓ کا ذکر کیا تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے اوپر انہیں قباؤں میں سے ایک قبا تھی آپ ﷺ نے فرمایا یہ قبا میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی، مسورؓ نے بیان کیا کہ مخرمہؓ نے حضور اکرم ﷺ کی طرف دیکھا اور عرض کیا مخرمہ خوش ہوگیا۔ بعض نے ترجمہ کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مخرمہ اب خوش ہوگیا؟

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۶۳ مر الحديث ص:۳۵۴، ص:۳۶۳، ص:۴۴۰، ص:۸۷۱۔

۵۴۱۳﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ

حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ۞

ترجمہ حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کی ایک فروج (اچکن) ہدیہ میں دی گئی آنحضور ﷺ نے اسے پہن لیا پھر اسی کو پہنے ہوئے نماز پڑھی پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اسے زور سے کھینچ کر اتار ڈالا کہ گویا آپ ﷺ اس سے نفرت فرما رہے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ متقیوں کے لائق نہیں ہے۔

"تابعه الخ" قتیبہ بن سعید کی متابعت اس روایت میں عبداللہ بن یوسف شیخ بخاری نے لیث سے کی؛ اور عبداللہ بن یوسف کے علاوہ دوسرے راویوں نے مثلاً حجاج بن محمد وغیرہ نے فَرُّوجٌ حَرِيرٌ کہا ای بالتنوين فيهما یعنی حریرٌ مرفوع ہے اور فرّوج کی صفت ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فرّوج حرير"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۶۳ و مر الحديث ص:۵۴ باقی کیلئے نصر الباری جلد دوم، ص:۳۹۳ دیکھئے۔

۳۰۹۷ ﴿بَابُ الْبَرَانِسِ﴾

وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ

بُرنُس (ایک قسم کی لمبی ٹوپی) کا بیان

باب البَرَانِسِ الخ بفتح الموحدة وكسر النون جمع بُرْنس بضم الموحدة والنون (قس)

برنس ایک قسم کی لمبی ٹوپی تھی قال فی القاموس قلنسوة طويلة كان النساء فی صدر الاسلام يلبسنها (قس) چونکہ اسی قسم کی ٹوپی نصاریٰ بھی پہنتے تھے اس لئے بعض حضرات سے کراہت منقول ہے وسئل مالك عن لبسها اتكرهها فانه يشبه لباس النصارى قال لا باس بها (عمدہ) امام بخاریؒ کا رجحان و میلان بھی جواز ہی کی طرف ہے جیسا کہ باب کے تحت جو تعلیق اور حدیث لائے ہیں اس سے مستفاد ہے کہ جائز ہے۔ بہر حال بلا کراہت جائز ہے اور اکابر کا عمل ہے۔

"وقال لی مسدّد" اور مسدد (شیخ بخاری) نے مجھ سے کہا۔ یعنی امام بخاری کہتے ہیں کہ مجھ سے مسدد نے مذاکرۃ بیان کیا کہ ہم سے معتمر نے بیان کیا کہا میں نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ کو خز کا ایک زرد برنس پہنے ہوئے دیکھا۔

"خز" بفتح الخاء المعجمة وتشديد الزاى وہ کپڑا جو اون اور ریشم ملا کر بنا جاتا ہے، مسئلہ یہ ہے کہ اگر ریشم

پر اون یا سوت غالب ہو تو اس کا پہننا جائز ہے۔

۵۴۱۴﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ احرام والا کون کون سا کپڑا پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قمیص نہ پہنو نہ عمامے نہ پاجامے نہ برنس اور نہ موزے مگر جس کو چپل نہ ملے تو وہ موزے کو ٹخنہ سے نیچے تک کاٹ کر پہن سکتا ہے اور نہ کوئی ایسے کپڑے پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہو (یعنی جو کپڑا زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو، ورس ایک خوشبودار پیلے رنگ کی گھاس ہے جو یمن میں ہوتی ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ولا البرانس"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۳ ومر الحديث ص:۲۵، ص:۵۳، ص:۲۰۸ تا ۲۰۹، باقی کیلئے نصر الباری جلد اول کا آخری صفحہ یعنی ۵۳۹ دیکھئے۔

۳۰۹۸
﴿بَابُ السَّرَاوِيلِ﴾

پائجامہ (پہننے) کا بیان

۵۴۱۵﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (محرم کے بارے میں) فرمایا جسے تہبند (لنگی) نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے اور جو شخص جوتیاں نہ پائے تو خفین (موزے) پہن لے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فليلبس سراويل"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۳ مر الحديث ص:۲۴۹، یاتی ص:۸۷۰، وایضاً ص:۸۷۰۔

تشریح | وقال القرطبى اخذ بظاهر هذا الحديث احمد فاجاز لبس الخف والسراويل للمحرم الذى

لایجد النعلین والازار علی حالهما واشترط الجمهور قطع الخف وفتق السراویل ولو لبس شیئا منهما علی حاله لزمته الفدیة لحدیث ابن عمر ولیقطعهما حتی یکونا اسفل من الکعبین، وقد قلنا ان المطلق ههنا محمول علی المقید لاستوائهما فی الحکم الخ (عمدۃ القاری، ج:۱۰، ص:۲۰۳، فی باب لبس الخفین للمحرم اذا لم یجد) بہرحال عندالحنفیہ محرم کیلئے سلے ہوئے کپڑے کا استعمال جائز نہیں خواہ کرتہ ہو یا پائجامہ۔

۵۴۱۶ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! احرام میں آپ ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا قمیص نہ پہنو اور نہ پائجامے اور نہ عمامے اور نہ برانس اور نہ موزے پہنو البتہ اگر کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ خفین کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جو زعفران یا ورس میں رنگا ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "والسراویل"

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۸۶۳، مر الحدیث ص:۲۵، ص:۵۳، ص:۲۰۹، ص:۲۴۸، ص:۸۶۲، یاتی ص:۸۶۴، ص:۸۶۹، ص:۸۷۰۔

﴿بَابٌ فِي الْعَمَائِمِ﴾ ۳۰۹۹

عمامہ کا بیان

۵۴۱۷ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم قمیص نہ پہنے اور نہ عمامہ پہنے اور نہ پائجامہ اور نہ برنس اور نہ ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران یا ورس لگا ہو اور نہ خفین پہنے مگر جس کو چپل نہ ملے تو خفین کو

ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لے پھر پہنے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا العمامة"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۶۳ تا ۸۶۴، باقی مواضع کیلئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد اول کا آخری صفحہ یعنی ۵۳۹ دیکھئے۔

﴿بَابُ التَّقَنُّعِ﴾ ۳۱۰۰

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ.

"بابُ التَّقَنُّعِ" بفتح الفوقية والقاف وضم النون مشددة بعدها عين مهملة هو هو تغطية الراس.

سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا، سر ڈھانکنا

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی، اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر پر ایک چادر کا کنارہ باندھا تھا۔

۵۴۱۸﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هَاجَرَ نَاسٌ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُوبَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُوبَكْرٍ فِدًا لَكَ أَبِي وَأُمِّي وَاللّٰهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا

أَحَثَّ الْجِهَازِ وَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَأَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمّٰى ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكُثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کر لی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابھی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (ہجرت کی) اجازت دی جائے گی اس پر ابوبکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ کو اس کی امید ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں تو ابوبکرؓ نے رفاقت سفر کے شرف حاصل کرنے کی غرض سے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار مہینے ببول کے پتے کھلاتے رہے (تاکہ خوب تیار ہو جائیں) "قال عروۃ" عروہ نے بیان کیا کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر چھپائے ہوئے تشریف لا رہے ہیں ایسے وقت میں آنحضور عموماً ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے ابوبکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آنحضور ﷺ پر قربان ہوں خدا کی قسم آنحضور ﷺ ایسے وقت میں (معمول کے خلاف) جو تشریف لائے تو ضرور اہم مقصد کی وجہ سے تشریف لائے ہیں چنانچہ آنحضور ﷺ نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابوبکرؓ نے آنحضور ﷺ کو اجازت دی آنحضور ﷺ اندر تشریف لائے آنحضور ﷺ نے اندر تشریف لاتے ہی ابوبکرؓ سے فرمایا جو لوگ اس وقت تمہارے پاس ہیں انہیں اپنے پاس سے اٹھادو (مجھے تم سے تنہائی میں کچھ کہنا ہے) ابوبکرؓ نے فرمایا میرے باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ یہاں سب آپ کے گھر ہی کے افراد ہیں (یعنی یہاں کوئی غیر نہیں ہے صرف آپ کی بیوی عائشہؓ ہیں اور ان کی ماں ام رومان) آنحضور ﷺ نے فرمایا ابوبکر مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا رفاقت سفر؟ (یعنی مجھے ساتھ لے چلئے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں تم ساتھ چلو ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر فدا ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لیکن قیمت سے لوں گا عائشہؓ نے بیان کیا پھر ہم نے دونوں کے سفر کا سامان جلدی جلدی تیار کیا اور دونوں کا زاد سفر ایک تھیلے میں رکھ دیا (اس کے باندھنے کا کپڑا نہ تھا) تو اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنے پٹکے (کمر بند)

کے ایک ٹکڑا اسے تھیلہ کا منہ باندھ دیا اسی وجہ سے ان کا نام ذات النطاق (پٹکے والی) پڑ گیا پھر نبی اکرم ﷺ اور ابوبکرؓ دونوں جا کر جبل ثور نامی ایک غار میں چھپ گئے اور تین راتیں اسی میں ٹھہرے رہے اور عبد اللہ بن ابی بکرؓ رات ان ہی دونوں بزرگوں کے پاس گذارتے تھے وہ نوجوان اور ذہین و ہوشیار تھے پھر صبح تڑکے میں ان دونوں کے پاس سے نکل کر قریش مکہ کے پاس صبح کرتے جیسے پوری رات یہیں رہے ہوں (یعنی ہر کوئی ان کو علی الصباح مکہ میں دیکھ کر یہ سمجھتا کہ عبد اللہ رات بھر یہیں رہا ہے) مکہ معظمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف سنتے اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے اور ابوبکرؓ کے مولیٰ عامر بن فہیرہؓ دودھ والی بکریاں چراتے تھے اور جب رات کا ایک حصہ گذر جاتا (عشاء کا وقت آجاتا) تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف ہانک لاتے تھے آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گذارتے پھر ابھی رات کی تاریکی باقی رہتی (یعنی صبح صادق کے وقت عامر وہاں سے روانہ ہو جاتے) عامر ان بکریوں کو لے کر آواز کرتے (جیسے اسی وقت مکہ سے بکریاں لے کر نکلے ہیں) تین راتوں میں عامر ایسا ہی کرتے رہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقبلا متقنعا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۴، مر الحديث ص:۲۸۷، ص:۳۰۱، ص:۳۰۷، ص:۵۵۲ تا ص:۵۵۷، ياتي ص:۵۸۷۔

تشریح | مفصل حدیث کا مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص:۸۳۶ تا ۸۴۰۔

۳۱۰۱ ﴿ بَابُ الْمِغْفَرِ ﴾

"المِغْفَر" بكسر الميم وسكون الغين المعجمة وفتح الفاء وفي آخره راء.

خود (جس کو فوجی لوگ پہنتے ہیں) کا بیان

قال ابن بطال المغفر من حديد وهو من آلات الحرب

۵۴۱۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے درانحالیکہ آپ ﷺ کے سر پر خود تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص:۸۶۴ و مر الحدیث ص:۲۴۹، ص:۴۲۷، ص:۶۱۴۔

اشکال: اشکال یہ ہے کہ حضرت انسؓ کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دخول مکہ کے وقت آنحضور ﷺ کے سر مبارک پر خود تھی اور حضرت جابرؓ کی حدیث میں ہے انه دخل یومئذ وعلیه عمامة سوداء فکیف التطبیق؟

جواب: (۱) اس میں کوئی تعارض نہیں ہے ہوسکتا ہے کہ دونوں (خود اور عمامہ) ایک ساتھ ہوں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ عمامہ کے اوپر مغفر ہو یا مغفر کے اوپر عمامہ ہو فلا اشکال۔

(۲) ممکن ہے کہ حضور اقدس ﷺ پہلے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک پر خود تھی پھر خود کو سر سے اتار دیا و لبس العمامة السوداء فی بقیة دخوله (عمدہ)

دخول مکہ کیلئے احرام

(۱) امام اعظمؒ کے نزدیک ہر شخص کیلئے احرام لازم ہے بغیر احرام دخول مکہ ممنوع ہے مطلقاً۔

(۲) امام شافعیؒ کے نزدیک اگر تفریح کی نیت سے جائے تو بغیر احرام کے جائز ہے۔

(۳) مالکیہ اور حنابلہ کی ایک روایت شوافع کے موافق اور ایک روایت احناف کے موافق ہے۔

۳۱۰۲ ﴿بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ﴾

وَقَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ.

دھاری دار چادروں اور یمنی چادروں اور اونی چادر (کمبل) کا بیان

تحقیق الفاظ: "برود" بضم الموحدة جمع بُردة بضم الباء الموحدة وسکون الراء وبالدال المهملة۔ دھاری دار چادر، وقال ابن بطال النمرة والبردة سواء (عمدہ)

"الحِبَرة" بکسر الحاء المهملة وتخفیف الباء الموحدة المفتوحة علی وزن عِنبة وهی البرد الیمانی۔

"الشَمْلة" بفتح الشین المعجمة وسکون المیم وہ چادر جو جسم پر لپیٹا جائے، اونی چادر۔

"وقال خباب الخ" حضرت خباب بن ارتؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مشرکین مکہ کی ایذا دہی کی) شکایت کی اور آپ ﷺ اس وقت اپنی ایک چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۵۴۲۰﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى

نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آنحضور ﷺ کے جسم مبارک پر (یمن کے شہر) نجران کی بنی ہوئی دبیز حاشیے کی چادر تھی اتنے میں ایک اعرابی آگیا (جسے آپ ﷺ سے کچھ مانگنا تھا) اس نے آپ ﷺ کی چادر پکڑ کر زور سے کھینچا (حضرت انسؓ کہتے ہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر دیکھا کہ اس اعرابی (گنوار) کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس چادر کے حاشیے نے نشان ڈال دیا پھر اس اعرابی (گنوار) نے کہا اے محمد (ﷺ) اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھے دلا یئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے اور اس کے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وعليه برد نجراني"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۴، مر الحديث ص:۴۴۶، ياتي ص:۸۹۹تا۹۰۰۔

۵۴۲۱﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِي مَا الْبُرْدَةُ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْسُنِيهَا قَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ایک خاتون ایک بردہ (جو اس نے خود بنی تھی) لے کر آئی حضرت سہلؓ نے ابوحازم سے پوچھا تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہے؟ (ابوحازم نے کہا ہاں! شملہ کو کہتے ہیں) حضرت سہلؓ نے فرمایا ہاں یہ شملہ (چادر) ہے جس کے حاشیوں پر جھالر بنادی گئی ہو، خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ چادر میں نے خاص کر آپ کو اوڑھانے کیلئے اپنے ہاتھ سے بنی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو اس طرح لی گویا آپ ﷺ کو اس کی ضرورت ہے پھر آنحضور ﷺ اسے تہبند کے طور پر باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے پھر جماعت صحابہ میں سے ایک صاحب (حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ) نے اس چادر کو ہاتھ لگا کر چھوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ چادر مجھے عنایت

فرما دیجئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں پھر جتنی دیر اللہ نے چاہا مجلس میں تشریف فرما رہے پھر اپنے گھر واپس لوٹ گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر عبدالرحمٰنؓ کے پاس بھیج دیا اس پر صحابہ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے کہا کہ آپ نے اچھا نہیں کیا کہ اس چادر کو حضور ﷺ سے مانگ لی آپ کو خوب معلوم ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی سائل کو رد نہیں کرتے ہیں تو اس شخص (عبدالرحمٰنؓ) نے فرمایا واللہ میں نے تو صرف آنحضور ﷺ سے چادر اس لئے مانگی ہے کہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن ہو حضرت سہلؓ نے فرمایا کہ یہ چادر ان کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۶۴، تا ص:۸۶۵، مر الحديث ص:۱۷۰، ص:۲۸۱، ياتي ص:۸۹۲۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنی زندگی میں کفن تیار کرلے تو جائز ہے۔ باقی کیلئے نصر الباری جلد چہارم، ص:۴۶۵ دیکھئے۔

۵۴۲۲﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کی ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے یہ سنتے ہی حضرت عکاشہ بن محصن اسدیؓ اپنی چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ ان ہی میں سے بنادے تو آنحضور ﷺ نے دعا کی اے اللہ عکاشہ کو بھی ان ہی میں سے بنادے اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنادے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يرفع نمرةً" والنمرة بفتح النون وكسر الميم هي الشملة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۶۵ ياتي الحديث في الرقاق ص:۹۶۸، ومر طرف في الطب ص:۸۵۶

۵۴۲۳﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ﴾

ترجمہ | قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا (کس طرح کا کپڑا) زیادہ پسند تھا؟ فرمایا یمنی چادر (یعنی یمن کی بنی سوتی چادر) وانما كانت احب اليه صلى الله عليه وسلم لانها فيما قيل لونها اخضر وهو لباس اهل الجنة (قس)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الحِبَرَةَ"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۵ وهذا الحديث اخرجه مسلم و ابوداود في اللباس.

۵۴۲۴ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ﴾

ترجمہ | قتادہ سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں یمنی چادر پہننا زیادہ پسند تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ؟ هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۵۔

تشریح | قال القرطبي سميت حبرة لانها تحبر اى تزين والتحبير التزيين والتحسين.

۵۴۲۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک کو حبرہ چادر سے ڈھانک دیا گیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۵، اخرجه مسلم و ابوداود في الجنائز، والنسائي في الوفات.

۳۱۰۳
﴿بَابُ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ﴾

کمبلوں اور چادروں کا بیان

"اَكْسِيَة" جمع ہے كِسَاء کی واصله كسا ولانه من كسوت الا ان الواو لما جاء ت بعد الالف قلبت همزة (عمده) مطلب یہ ہے کہ کساء اصل میں کساوٌ تھا کیونکہ کسا یکسو کسوا سے ماخوذ ہے جو

واوی ہے مگر قاعدہ ہے کہ جب واو الف کے بعد واقع ہو تو ہمزہ سے بدل جائے گی، کسار کے معنی ہیں کمبل، چادر، لباس۔

"خمائص" جمع خمیصة بالخاء المعجمة والصاد المهملة دھاری دار سیاہ چادر، کالاکمبل۔

۵۴۲۶﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب مرض الوفات طاری ہوا تو آپ ﷺ اپنی چادر اپنے چہرہ مبارک پر ڈال لیتے تھے پھر جب جی گھبراتا (گرمی محسوس ہوتی) تو چہرہ کھول لیتے اور اسی حال میں فرماتے اللہ یہود ونصاری پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا آنحضور ﷺ ان کے عمل سے (مسلمانوں کو) ڈراتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "يطرح خميصة له"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۶۵ ومر حديث عائشة ص: ۶۲، ومقرونا ص: ۶۳۹۔

مرض الوفات کی تفصیل کیلئے جلد ۸، ص: ۵۱۸ دیکھئے۔

۵۴۲۷﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا إِسْمَاعِيلُ قال أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عن حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عن أَبِي بُرْدَةَ قال أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وإزَارًا غَلِيظًا فقالت قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ﴾

ترجمہ ابو بردہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے ایک چادر اور ایک موٹے سوت کا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وكساء"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۶۵۔

۵۴۲۸﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي، وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک چادر جس پر نقش ونگار بنے ہوئے تھے اوڑھ کر نماز پڑھی اور اس نقش ونگار پر ایک نظر ڈالی پھر سلام پھیر کر فرمایا میری یہ چادر ابوجہم کے پاس (واپس) لے جاؤ کیونکہ اس نے مجھ کو میری نماز سے غافل کر دیا اور ان کی سادی چادر مجھ کو لا دو۔ یہ ابوجہم حذیفہ بن غانم کے بیٹے تھے جو بنی عدی بن کعب قبیلہ کے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "اذهبوا بخميصتی هذه"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۵ مر الحديث ص:۵۴، ص:۱۰۴۔

باقی کے لئے نصر الباری جلد دوم کا،ص:۳۹۰ تا ص:۳۹۱ دیکھئے۔

تشریح | تشریح مع اشکال وجواب ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم،ص:۳۹۰ تا ۳۹۱۔

﴿باب ۳۱۰۴ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ﴾

اشتمال صماء

اشتمال صماء یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اپنے جسم پر اس طرح لپیٹ لے کہ کسی طرف سے کھلا نہ رہے ہاتھ اور پیر سب بند ہو جائیں کوئی حصہ کپڑے سے باہر نہ رہے گویا اس کو اس پتھر سے مشابہت دی جس کو صخرة صمّاء کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جس میں کوئی سوراخ یا شگاف نہ ہو سب طرف سے سخت اور یکساں ہو۔

۵۴۲۹﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (دو بیع) ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے دو نمازوں سے بھی منع فرمایا ہے ایک تو فجر کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک اور دوسرے نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور آنحضور ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص ایک کپڑے سے احتبا کر کے بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو جو اس کے اور آسمان کے درمیان حائل ہو اور آنحضور ﷺ نے اشتمال صماء سے بھی منع فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وان يشتمل الصّماء"

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۸۶۵ مر الحدیث ص: ۵۳، ص: ۸۲، ص: ۲۸۷، ویاتی ص: ۸۶۶۔

تشریح | اس حدیث میں چھ مسائل ہیں: (۱) بیع ملامسہ، (۲) بیع منابذہ، ان دونوں کی تفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۶، ص: ۸۷، نیز نصر المنعم، ص: ۲۱۲۔ (۳،۴) دو وقت کی نماز یعنی بعد الفجر و بعد العصر کی تشریح کیلئے نصر الباری جلد سوم، ص: ۱۹۳ کا مطالعہ کیجئے۔ مسئلہ (۵) احتبار کی ممانعت کیلئے مطالعہ کیجئے جلد ۲، ص: ۳۸۰، نیز مسئلہ (۶) اشتمال صماء کیلئے بھی اسی ص: ۳۸۰ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۴۳۰﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونَ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے اور دو بیعوں سے منع فرمایا یعنی بیع میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص (یعنی خریدار) کا دوسرے (یعنی بائع) کے کپڑے کو چھو دینا (ہاتھ لگا دینا) رات میں ہو یا دن میں اور خریدار اس کو الٹ پلٹ کر یعنی کھول کر نہ دیکھے بس ہاتھ سے چھو دینا کافی تھا (مثلاً ایک لنگی رات کو خریدنا ہے ہاتھ لگا کر دیکھ لیا مگر کھول کر نہیں دیکھا کہ اندر کٹا ہے یا صحیح ہے یا دن کو دیکھا لنگی تہ لگی ہوئی کھول کر نہیں دیکھا بس بیع ہوگئی یہ بیع باطل ہے چونکہ خیار رویت کی نفی کی شرط پائی گئی)

"والمنابذة" اور بیع منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص مثلاً بائع نے اپنا کپڑا پھینکا مشتری کی طرف اور مشتری نے اپنا کپڑا پھینکا بائع کی طرف بس بیع ہو جاتی تھی بغیر رویت اور بغیر رضامندی کے (ان بیوع کی اور بھی صورتیں ہیں جو کتاب البیوع میں گذر چکی ہیں) اور آنحضور ﷺ نے دو طرح کے لباسوں (پہناوے) سے منع فرمایا: (۱) اشتمال صما سے اور صمّا کی صورت یہ ہے کہ ایک کپڑا (اپنی ایک چادر) اپنے ایک شانہ (کندھے) پر اس طرح ڈالے کہ دوسرے کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جائے کہ اس پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اور دوسرا ممنوع لباس ایک کپڑے سے احتبار کا تھا کہ زمین پر چوتڑ رکھ کر بیٹھ جائے اور ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی کو باندھ کر بیٹھ جائے کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو (لیکن اگر کوئی شخص پائجامہ پہن کر احتبار کرے تو جائز ہے اس لئے کہ شرمگاہ کے کھلنے کا خطرہ نہیں ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | فی قولہ "اشتمال الصمّاء"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۸۶۵تا۸۶۶، مر الحدیث ص:۵۲، ص:۲۸۷، ۲۸۸، ویاتی ص:۸۶۹، ۹۳۰۔

۳۱۰۵ ﴿بَابُ الْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ﴾

ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھ کر بیٹھنا

۵۴۳۱﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں کمر اور پنڈلی باندھ کر بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو (معلوم ہوا کہ اگر کوئی پائجامہ یا لنگی پہن کر پھر اس طرح بیٹھے تو منع نہیں کیونکہ ستر نہیں کھلے گا) اور دوسرے یہ کہ ایک کپڑے کو جسم پر اس طرح لپیٹ لے کہ دوسری جانب کھلی رہے اور آنحضور ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا۔

(ہر ایک کی تفصیل وتشریح گذر چکی ہے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "ان یحتبی الرجل فی الثوب الواحد"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۸۶۶، مر الحدیث ص:۵۳، ص:۸۲، ۸۳، ص:۲۸۷، ص:۲۸۸۔

۵۴۳۲﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صما سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھ کر بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ کھلی رہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۸۶۶، مر الحدیث ص:۵۳، ص:۲۶۷، ص:۲۸۷، ص:۲۸۸، ص:۷۶۹، ص:۹۳۰۔

﴿باب ۳۱۰۶ الخَمِيْصَةِ السَّوْدَاءِ﴾

کالی چادر کا بیان

۵۴۳۳﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ سَعِيْدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هٰذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ﴾

ترجمہ ام خالد بنت خالدؓ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ میں یہ چھوٹی چادر کسے اوڑھاؤں؟ صحابہ خاموش رہے آنحضور ﷺ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لے آو چنانچہ ام خالد کو (گود میں) اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ ام خالد بچی تھی) پھر حضور اکرم ﷺ نے چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انہیں پہنا دیا اور فرمایا (یعنی دعا فرمائی) اَبلي و اَخلِقي پرانا کر اور بوسیدہ کر اور اس چادر میں سبز نقش و نگار تھے یا زرد پھر فرمایا اے ام خالد یہ عمدہ ہے اچھا ہے لفظ سناہ حبشی زبان میں اچھائی و خوبصورتی کے معنی میں آتا ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۶۶، مر الحديث ص:۴۳۲،ص:۵۴۷، ياتي ص:۸۶۹،ص:۸۸۶۔

تشریح یہ ام خالد ملک حبش ہی میں پیدا ہوئی تھی اس لئے حضور اقدس ﷺ نے حبشی زبان میں اس سے یہ کلمہ فرمایا۔

۵۴۳۴﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جب ام سلیمؓ کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے (میری والدہ ام سلیمؓ نے) مجھ سے کہا انس اس بچہ کو دیکھتے رہو اس بچہ کے پیٹ میں کچھ نہ جائے یہاں تک کہ صبح اس کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ تا کہ حضور اقدس ﷺ کھجور چبا کر اس کے منھ میں دیں انسؓ کہتے ہیں کہ صبح کو میں اس بچہ کو لے کر حضور

اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک باغ میں ہیں اور آپ ﷺ کے جسم مبارک پر بنی حریث کی بنی ہوئی چادر تھی اور آپ ﷺ اونٹوں کو داغ دے رہے تھے (تاکہ دوسروں سے امتیاز ہو) جو فتح مکہ کے زمانہ میں آپ کے پاس آئے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وعليه خميصة"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۶۶ مر الحديث ص:۲۰۴،ص:۸۲۲،ص:۸۳۱۔

تشریح "عليه خميصة حُرَيثية" بالحاء المهملة المضمومة والمثلثة مصغرا آخره هاء تانيث منسوبة الى حريث رجل من قضاعة الخ بعض روایت میں خيبرية خیبر کی طرف منسوب ہے اور بعض میں جونیه بفتح الجیم ہے تفصیل کیلئے عمدۃ القاری، قسطلانی دیکھئے۔

﴿بابُ ثِيَابِ الْخُضْرِ﴾ ۳۱۰۷

سبز رنگ کے کپڑوں کا بیان

ای هذا بابٌ فی ذكر ثياب الخضر باضافة الثياب الى الخُضر بضم الخاء وسكون الضاد المعجمتين وفی رواية الكشميهنی باب الثياب الخضر على الوصف (عمده)

۵۴۳۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هَذِهِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيمِ وَلٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكِ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتَّى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلَتِكِ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ لَهُ فَقَالَ بَنُوكَ هٰؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هٰذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ فَوَاللّٰهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ﴾

ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ رفاعہ نے اپنی بیوی (تمیمہ بنت وہب) کو طلاق دے دی تو اس (تمیمہ بنت وہب) سے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی نے شادی کر لی، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ وہ خاتون سبز اوڑھنی (دوپٹہ) اوڑھے ہوئے آئی اور انھوں نے حضرت عائشہؓ سے (اپنے شوہر عبدالرحمٰن بن زبیرؓ کی) شکایت کی اور اس نے اپنے جسم پر (چوٹ کے) سبز نشان حضرت عائشہؓ کو دکھائے پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے (عکرمہ نے کہا عورتوں کا قاعدہ ہے کہ) عورتیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں تو حضرت عائشہؓ نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ کسی مومن عورت کا اس سے برا حال میں نے نہیں دیکھا کہ اس کا جسم اس کی اوڑھنی سے زیادہ سبز ہو رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ جیسی تکلیف میں شوہر کی ضرب سے اس تمیمہ کو میں نے دیکھا کسی اور مسلمان عورت کو ایسی تکلیف میں نہیں دیکھا) عکرمہ نے بیان کیا اور اس کے شوہر عبدالرحمٰن نے سنا کہ ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی ہے تو عبدالرحمٰن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے تھے جو دوسری بیوی سے تھے رفاعہ کی بیوی نے کہا واللہ ان کا اور کوئی گناہ نہیں (یعنی مجھے ان سے اور کوئی شکایت نہیں) مگر ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا اور اس عورت نے اپنے کپڑے کا حاشیہ (پھدنا) پکڑ کر بتایا (یعنی عبدالرحمٰن کا عضو بہت کمزور ہے) تو عبدالرحمٰن نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم یہ جھوٹ بولتی ہے میں تو اس کو چمڑے کی طرح رگڑ دیتا ہوں (یعنی بہت زور سے جماع کرتا ہوں مجھ میں ہمبستری کی پوری قوت ہے) لیکن یہ مجھے پسند نہیں کرتی ہے رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات ہے (کہ عبدالرحمٰن نے تجھ سے دخول نہیں کیا ہے) تو تو رفاعہ کیلئے حلال نہیں ہو سکتی یا فرمایا (شک راوی) تو رفاعہ کے پاس جانے کے قابل نہیں یہاں تک کہ عبدالرحمٰن تیرا مزہ چکھ لے، عکرمہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن کے ساتھ عبدالرحمٰن کے دولڑکے دیکھے تو دریافت فرمایا کہ یہ سب تیرے بیٹے ہیں؟ انھوں نے کہا جی ہاں تو حضور ﷺ نے عورت سے فرمایا تو کہتی ہے جو کہتی ہے (کہ عبدالرحمٰن نامرد ہے) خدا کی قسم یہ بچے عبدالرحمٰن کے اس سے بھی زیادہ مشابہ ہیں جیسے کوا کوے کے مشابہ ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وعليها خمار اخضر"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۶۶، مر الحديث ص:۳۵۹، ۹۱۷، ص:۷۹۲، ص:۸۰۱، ص:۸۶۱ تا ص:۸۶۲، ص:۸۹۸ تا ۸۹۹۔

مختصر تشریح اس حدیث سے اور دیگر احادیث سے معلوم ہوا کہ عبدالرحمٰن نے اس عورت تمیمہ کو اتنا مارا تھا کہ جسم پر داغ پڑ گئے تھے نیز حدیث میں تصریح ہے کہ عبدالرحمٰن نے اس عورت کے الزام کو قبول نہیں کیا بلکہ رد کر دیا اور اپنی تائید میں کہ میرے اندر ہمبستری کی پوری قوت ہے اپنے دو بیٹوں کو لا کر پیش کر دیا۔ مگر جب عورت تمیمہ نے شوہر ثانی عبدالرحمٰن سے ہمبستری کا انکار کیا تو حضور ﷺ نے اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا اور یہی حنفیہ کا مذہب ہے کہ اگر شوہر ثانی جماع کا اقرار

کرے اور عورت انکار کرے تو عورت شوہر اول کیلئے حلال نہ ہوگی۔

۳۱۰۸ ﴿باب الثیاب البیض﴾

سفید کپڑوں کا بیان

وهی من افضل الثیاب وهی لباس الملائکة الذین نصروا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یوم احد وغیره وکان صلی اللّٰه علیه وسلم یلبس البیاض ویحض علی لباسه ویامر بتکفین الاموات فیه وقد صح عن ابن عباسؓ ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال البسوا من ثیابکم البیاض فانها من خیر ثیابکم وکفنوا فیها موتاکم، اخرجه ابوداود والترمذی وابن ماجه وقال الترمذی حسن صحیح وصححه ابن حبان والحاکم ایضا (عمده)

۵۴۳۶ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ میں نے (جنگ احد کے موقعہ پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا (یہ دونوں فرشتے تھے حضرت جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام) وہ دونوں سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے میں نے انہیں نہ پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں کبھی دیکھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۶۶ مر الحدیث ص: ۵۸۰۔

جنگ احد کی تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ہشتم کا مطالعہ کیجئے۔

۵۴۳۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ

إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلُ﴾

ترجمہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ کے جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ سو رہے تھے پھر میں (دوبارہ) حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے آپ ﷺ نے فرمایا جو بندہ (صدق دل سے) لا الہ الا اللہ کہے (اور دوسرے اصول اسلام کا انکار نہ کرے) پھر اسی اعتقاد پر مرجائے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا (ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا) ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو میں نے (دوبارہ) عرض کیا اگرچہ وہ زنا کرتا ہو اور اگرچہ وہ چوری کرتا ہو آنحضور ﷺ نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو میں نے (تیسری بار) عرض کیا اگرچہ وہ زنا کرتا ہو اگرچہ وہ چوری کرتا ہو آنحضور ﷺ نے فرمایا وان زنی وان سرق ابوذر کے علی الرغم (یعنی وہ گنہگار ہونے کے باوجود داخل جنت ہوگا اگرچہ ابوذر کو ناگوار و برا معلوم ہو) اور حضرت ابوذرؓ بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو (آنحضور ﷺ کے یہ الفاظ) وان رغم انف ابی ذر ضرور کہتے۔

"قال ابوعبد اللّٰہ" الخ امام بخاریؒ نے کہا یہ صورت (صرف کلمہ توحید پڑھنے کی وجہ سے جنت میں داخلہ کی) اس صورت میں ہوگی جب بندہ مرتے وقت یا اس سے پہلے گناہوں سے توبہ کرلے اور ان پر شرمندہ ہوا اور کلمہ توحید کہا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تو اس کی مغفرت ہوجائے گی جو کچھ پہلے کر چکا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اتيت النبي ﷺ وعليه ثوب ابيض"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۶۶ تا ص:۸۶۷ مر الحديث ص:۱۶۵، ص:۳۲۱، ص:۴۵۷، ياتي ص:۹۲۷، ص:۹۵۳ تا ص:۹۵۴، ص:۱۱۱۹، واخرجه مسلم في الايمان.

تشریح توبہ کی شرط امام بخاریؒ کی رائے ہے اس حدیث میں توبہ کا ذکر نہیں ہے اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے کہ مرتکب کبائر اگر شرک وکفر سے محفوظ مومن بغیر توبہ بھی مرجائے تو مخلد فی النار نہ ہوگا اب اللہ تعالیٰ کچھ سزا دے کر داخل جنت کرے یا اپنے فضل سے معاف کر کے داخل جنت کرے اللہ کے اختیار میں ہے۔

﴿۳۱۰۹ بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ﴾

مردوں کیلئے ریشم پہننا اور اسے (اپنے لئے) بچھانا اور اس ریشم میں کتنا جائز ہے؟

۵۴۳۸﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ أَتَانَا كِتَابُ

عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ إِلَّا هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ قَالَ فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ﴾

ترجمہ | ابوعثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطابؓ کا مکتوب آیا ہم اس وقت عتبہ بن فرقدؓ کے ساتھ آذربیجان میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مردوں کو) ریشم (ریشمی کپڑا پہننے) سے منع فرمایا ہے مگر اتنا اور آنحضور ﷺ نے ان دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا جو انگوٹھے کے قریب ہیں (یعنی آنحضور ﷺ نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دو انگلیوں یعنی سبابہ اور وسطی کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی) ابوعثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہماری سمجھ میں جہاں تک آیا کہ مراد نقش و نگار ہے (مطلب یہ ہے کہ دو انگل کے مقدار حاشیہ ریشم کا بنا سکتے ہیں یا دو انگل چوڑا بیل بوٹہ بنا سکتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۷، ایضا متصلا ص:۸۶۷۔ اخرجه مسلم وابوداود في اللباس واخرجه النسائي في الزينة وابن ماجه في الجهاد واللباس.

تشریح | هذا الحديث حجة للجمهور بان الحرير حرام على الرجال (عمده)

مطلب یہ ہے کہ حریر وہ ریشمی کپڑا کہلاتا ہے جس کا تانا بانا سب ریشم ہو اس حریر کا پہننا مردوں کے لئے بالاتفاق حرام ہے مگر نقش و نگار بیل بوٹے کیلئے کچھ مقدار کی اجازت ہے مگر شرط ہے کہ چار انگل سے زیادہ نہ ہو حدیث الباب میں صرف دو انگل کی مقدار کا استثناء ہے لیکن ابوداود کتاب اللباس کی حدیث میں ہے ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الحرير الا ما كان هكذا وهكذا اصبعين وثلاثة واربعة.

وروى مسلم عن حديث سويد بن غفلة ان عمر رضي الله تعالىٰ عنه خطب فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لُبس الحرير الا موضع اصبعين او ثلاثا او اربعا وكلمة او هذا للتنويع والتخيير الخ (عمده)

مطلب یہ ہے کہ چار انگل کے برابر تک جائز ہے اس سے زیادہ حرام ہے۔ مزید کے لئے امام نووی کی شرح مسلم اور عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

۵۴۳۹﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ إِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ﴾

ترجمہ | ابوعثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہم آذربیجان میں تھے وہاں حضرت عمرؓ نے ہمیں لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنا درست ہے آنحضور ﷺ نے اس کی وضاحت دو انگلیوں سے کردی، زہیر راوی نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی اٹھا کر بتایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۸۶۷، مر ص: ۸۶۷ باقی کیلئے حدیث سابق کے مواضع دیکھئے۔

۵۴۴۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَىٰ﴾

ترجمہ | ابوعثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہم عتبہؓ کے ساتھ تھے کہ حضرت عمرؓ نے انہیں لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جو شخص بھی ریشم پہنے گا اسے آخرت میں ریشم نہیں پہنایا جائے گا اور ابوعثمان نے اپنی دو انگلیوں شہادت اور درمیان کی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۸۶۷

۵۴۴۱ ﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَىٰ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ﴾

ترجمہ | ہم سے حسن بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا کہا ہم سے میرے والد سلیمان تیمی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعثمان نے بیان کیا۔ (دوسری سند) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے حکم بن عتیبہ سے انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ مدائن میں تھے (والمدائن اسم مدينة كانت دار مملكة الا كاسرة یعنی مدائن ایک مشہور شہر ہے کسی زمانے میں شاہان ایران کا پایہ تخت (دار السلطنت) تھا) اتنے میں حذیفہؓ نے پینے کا پانی مانگا تو ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا آپؓ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اسے صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کرچکا ہوں (کہ چاندی کے برتن میں پانی نہ دیا کرو) لیکن یہ شخص باز نہیں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونا، چاندی اور ریشم و دیبا ان (کافروں) کیلئے دنیا میں اور تمہارے (مسلمانوں کیلئے) آخرت میں ہیں۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المفهوم منه عدم جواز استعمال هذه الاشياء للرجال. وقد تمسك به من منع استعمال النساء لان حذيفة استدل به على تحريم الشرب فى الاناء الفضة وهو حرام على النساء والرجال جميعا فيكون فى الحرير كذلك لیکن دوسری احادیث میں تصریح ہے کہ عورتوں کے لئے سونا اور ریشم جائز ہے کما سیجئی انشاء الله.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۸۶۷ مر الحديث ص: ۸۱۶، ص: ۸۴۱۔

تشریح | خالص سونے چاندی کے برتن میں مرد اور عورت سب کیلئے بالاتفاق حرام ہے، مگر عورتوں کیلئے سونے چاندی کے زیورات جائز ہیں۔ واللہ اعلم

۵۴۴۲ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ﴾

ترجمہ | عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عبدالعزیز بن صہیب سے پوچھا کیا یہ انسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا؟ تو عبدالعزیز نے (غصے ہوکر) سختی سے کہا ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت میں ہرگز نہیں پہنے گا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۸۶۷۔

تشریح | عبدالعزیز بن صہیبؒ کے غصہ اور خفا ہونے کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ یہ مسئلہ قیاسی نہیں ہے کہ حضرت انسؓ اپنی طرف سے فرمائیں تو عبدالعزیز نے صاف جواب دیا کہ ہاں آنحضور ﷺ سے سن کر ہی روایت کی ہے۔

پھر امام بخاریؒ نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے تین طریقے سے نقل کیا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے۔

۵۴۴۳ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۶۷، ياتي ص: ۸۶۷۔

۵۴۴۴﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذِبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا اور ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا انھوں نے یزید ضبعی سے کہ معاذہ (بنت عبداللہ عدویہ) نے بیان کیا کہ مجھے ام عمرو بنت عبداللہ (ابن زبیر) نے خبر دی کہ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے سنا انھوں نے حضرت عمرؓ سے سنا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا (ای نحو الحديث السابق)۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۶۷ اخرجه احمد والنسائي.

۵۴۴۵﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتِ ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثَ﴾

ترجمہ | عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے ریشم (استعمال کرنے) کے متعلق پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ابن عباسؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو عمران نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت ابن عمرؓ سے پوچھو چنانچہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھ کو ابو حفص یعنی عمر بن الخطابؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں ریشم تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں اس سے

کوئی حصہ نہیں اس پر عمران بن حطان نے کہا ابو حفص نے سچ کہا اور ابو حفصؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا ہے (یعنی جھوٹی نسبت نہیں ہے)

"وقال عبدالله بن رجاء" اور عبداللہ بن رجاء (شیخ البخاری) نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا انھوں نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انھوں نے کہا کہ مجھ سے عمران نے بیان کیا اور پوری حدیث نقل کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضحها (اى الترجمة)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸٦٧۔

عمران بن حطان عِمران: بكسر العين المهملة ابن حطان بكسر الحاء المهملة وتشديد الطاء المهملة وبالنون السدوسى كان رئيس الخوارج وشاعرهم وهو الذى مدح ابن ملجم قاتل على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه بالابيات المشهورة الخ (عمده)

امام بخاریؒ پر حیرت ہے کہ ایسے بدمذہب اور ظالم کی حدیث بخاری شریف میں کیسے لی امام مسلمؒ نے اس کی حدیث نہیں لی ہے۔

بعض علماء نے بخاری کی طرف سے جواب دینے کی کوشش کی ہے کہ امام بخاریؒ ایسے اہل بدعت کی روایت قبول کر لیتے ہیں جو صادق اللسان ہو اور معاند بدعتی نہ ہو۔

عمران نے ابن ملجم کی تعریف میں جھوٹ کا ارتکاب کیا ہے کہ ابن ملجم کی تعریف میں مبالغہ کیا ہے اس کی خباثت کیلئے یہی کافی ہے کہ شیر خدا علی مرتضیٰؓ کے قاتل کی تعریف کی۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ مَسِّ الْحَرِيْرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ﴾ ۳۱۱۰

وَيُرْوَى فِيْهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بغیر پہنے ریشم کا صرف چھونا

یعنی ریشم کا کپڑا پہننا ناجائز ہے لیکن اس کا چھونا، اور اسے فروخت کرنا اور اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کرنا سب جائز ہے۔ (عمدہ)

"ویروی فیه الخ" اور اس باب میں زبیدی سے روایت ہے انھوں نے زہری سے انھوں نے حضرت انسؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

وهذا وصله الطبرانى فى الكبير (قس)

۵۴۴٦ ﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک کپڑا ہدیہ میں بھیجا گیا تو ہم اسے چھونے لگے اور اس (کی نرمی و ملائمت) پر تعجب کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اس (کی نرمی اور عمدگی) پر حیرت ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا جنت میں سعد بن معاذؓ کے رومال اس سے بھی بہتر (اچھے) ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله فجعلنا نلمسه ونتعجب منه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۸، مر الحديث ص:۴۶۰،ص:۵۳۶، ويأتي ص:۹۸۳۔

﴿بَابُ [۳۱۱۱] افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ وَقَالَ عَبِيدَةُ هُوَ كَلُبْسِهِ﴾

ریشم بچھانا، عبیدہ سلمانی نے کہا بچھانا بھی پہننے کے مانند ہے یعنی ناجائز و حرام ہے

۵۴۲۷﴿حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا ہے اور ریشم اور دیبا پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله وان نجلس عليه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۸، مر الحديث ص:۸۱۶،ص:۸۴۱،ص:۸۶۷۔

﴿بَابُ [۳۱۱۲] لُبْسِ الْقَسِّيِّ﴾

وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّأْمِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ وَفِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُنْجِ وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ

مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّرْنَهَا وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ الْقَسِّيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ وَالْمِيثَرَةُ جُلُودُ السِّبَاعِ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ.

"باب لبس القسي" بفتح القاف وتشديد السين المهملة المكسورة وتشديد الياء. قسی ایک کپڑا ہے کتان کا جس میں ریشم ملا ہوتا ہے مصر میں ایک شہر کا نام ہے قس چونکہ یہ قس میں تیار ہوتا تھا اسی کی طرف نسبت کر کے قسی کہا جاتا ہے۔

"وقال عاصم الخ" اور عاصم (ابن کلیب) نے کہا ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ قسیہ کیا ہے (یعنی قسی کیا کپڑا ہے؟) فرمایا یہ وہ کپڑا ہے جو ہمارے یہاں (حجاز میں) شام یا مصر سے آتا ہے جس میں ریشم سے دھاریاں بنی ہوتی ہیں اور اس میں ترنج کی شکلیں (ترنج کی طرح بوٹے) بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

اور "میثرہ" وہ کپڑا ہے جسے عورتیں اپنے شوہروں کیلئے ریشم سے بن کر چادروں کی طرح تیار کرتی تھیں اور زرد رنگ میں رنگ دیتی تھیں۔

"وقال جرير" اور جریر بن عبدالحمید نے کہا کہ یزید سے روایت ہے انھوں نے اپنی حدیث میں کہا کہ قسیہ دھاری دار کپڑے ہیں جو مصر سے لائے جاتے ہیں اس میں ریشم ملا ہوا ہوتا تھا اور میثرہ درندوں کی کھال کو کہتے ہیں۔

"قال ابو عبد الله" امام بخاریؒ نے کہا کہ میثرہ کی تفسیر میں عاصم کا قول اکثر اور زیادہ صحیح ہے۔

۵۴۴۸﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سرخ میثرہ اور قسی (پہننے) سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والقسي"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۶۸، مر الحديث ص:۱۶۶، ص:۷۷۷، ص:۸۴۲، ص:۸۴۳، یاتی ص:۸۷۰، ص:۸۷۱، ص:۹۱۹، ص:۹۲۱، ص:۹۸۴۔

﴿بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ﴾ ۳۱۱۳

خارش کی وجہ سے مردوں کے لئے ریشم پہننے کی اجازت

"حکہ" بکسر الحاء المهملة وتشديد الكاف خارش، کھجلی۔

۵۴۴۹ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۸، مر الحديث ص:۴۰۹،ص:۴۰۹، ایضا مسلم شریف۔

یہ حدیث بخاری صفحہ ۴۰۹ پر متعدد طرق سے مروی ہے۔

۳۱۱۴ ﴿بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ﴾

عورتوں کیلئے ریشم پہننے کے جواز کا بیان

۵۴۵۰ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي﴾

ترجمہ | حضرت علی بن ابی طالبؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلہ (جوڑا) مجھ کو عنایت فرمایا پھر میں اس کو پہن کر باہر نکلا تو میں نے آنحضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار دیکھے چنانچہ میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله فرايت الغضب الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۸، مر الحديث ص:۳۵۶،ص:۸۰۸۔

تشریح | نصر الباری جلد ۶،ص:۴۷۶ کا مقصد پڑھئے۔

۵۴۵۱ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلہ فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ کاش آپ اس کو خرید لیں اور پہنا کریں جب آپ کے پاس وفود آئیں اور جمعہ کے دن، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے خود ریشم کی دھاریوں والا ایک حلہ عمرؓ کے پاس ہدیہ کے طور پر بھیجا تو عمرؓ نے عرض کیا آپ نے یہ حلہ مجھے عنایت فرمایا ہے حالانکہ میں خود آنحضور ﷺ سے وہ بات سن چکا ہوں جو آنحضور ﷺ نے فرمائی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے یہ تیرے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ اسے فروخت کردو یا کسی عورت کو پہنا دو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "اوتسكوها" لان معناها لتعطيها غيرك من النساء بالهبة ونحوها فهذا يدل على انها حلال للنساء .

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:٨٦٨ مر الحديث ص:١٢١ تا ص:١٢٢،ص:١٣٠،ص:٢٨٣،ص:٣٥٦،ص:٣٥٧، ٤٢٩، ياتي ص:٨٨٥،ص:٨٩٨۔

۵۴۵۲﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَام بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام کلثومؓ کے جسم پر ریشمی دھاری والی چادر دیکھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:٨٦٨ واخرجه النسائى فى الزينة .

ازالۂ شبہات | لايلزم من روية انس الثوب على ام كلثوم رؤيتها فيحتمل انه راى ذيل القميص مثلا او كان ذلك قبل بلوغ انس اوقبل الحجاب واستدل به على جواز لبس الحرير للنساء.

فان قلت حديث انس مضطرب قلت لانسلم لان عادة الاخوات ان تلبس زيا واحدا.

خلاصہ یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ حضرت انسؓ نے دونوں بہنوں کے اوپر ریشمی لباس دیکھا ہو فلا اشکال۔

۳۱۱۵ ﴿بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ﴾

نبی اکرم ﷺ لباس اور بستروں کے معاملے میں توسع سے کام لیتے تھے

یعنی کسی ایک قسم کے پابند نہ تھے جیسا مل جاتا اس پر قناعت کرتے

۵۴۵۳﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ

حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللّٰهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُوْرِنَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ قَالَتْ تَقُوْلُ هٰذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِيَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُوْرِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُوْنُ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُوْلُ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَاكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِي فَأَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيْرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں ایک برس تک یہ انتظار کرتا رہا کہ (موقع ہوتو) حضرت عمرؓ سے دریافت کروں ان دوعورتوں کے بارے میں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے معاملے میں اتفاق کرلیا تھا (پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا کہ وہ دونوں کون ہیں) لیکن میں ان سے ڈرنے لگتا (یعنی حضرت عمرؓ کا رعب سامنے آجاتا) پھر ایک جگہ (حج کے سفر میں لوٹتے وقت مرالظہران میں) اترے اور پیلو کے درختوں میں (قضاء حاجت کیلئے تشریف لے گئے پھر جب قضاء حاجت سے) فارغ ہوکر تشریف لائے (میں ان کو وضو کرانے لگا اس وقت) میں نے ان سے پوچھا آپ نے فرمایا حضرت عائشہ اور

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں پھر فرمایا ہم زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا (اور ان کے حقوق مردوں پر بتائے) تب ہم نے جانا کہ ان کا بھی ہم مردوں پر کچھ حق ہے لیکن اب بھی ہم اپنے معاملات میں ان کا دخیل ہونا پسند نہیں کرتے تھے اور میرے درمیان اور میری بیوی کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی تو اس نے مجھے سخت جواب دیا تو میں نے اس سے کہا ارے اب تو اس مقام پر پہنچ گئی؟ کہنے لگی تم مجھے یہ کہتے ہو اور تمہاری بیٹی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے پھر میں (اپنی بیٹی ام المومنین) حفصہؓ کے پاس آیا اور میں نے اس سے کہا بیٹی میں تجھ کو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اور میں آنحضور ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے اس معاملہ میں سب سے پہلے حفصہ ہی کے پاس گیا پھر میں ام سلمہؓ کے پاس آیا اور ان سے بھی میں نے وہی کہا جو میں نے حفصہ سے کہا تھا لیکن وہ کہنے لگیں اے عمر مجھے تم پر تعجب ہے کہ تم ہمارے تمام معاملات میں دخل اندازی کرنے لگے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج کے معاملات میں دخل دینا باقی تھا (سو اب وہ بھی شروع کردیا) چنانچہ انہوں نے میری بات رَد کردی قبیلہ انصار کے ایک صحابی تھے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں موجود نہ ہوتے اور میں حاضر ہوتا تو تمام خبریں ان سے آکر بیان کرتا اور جب میں آنحضور ﷺ کی صحبت سے غیر حاضر رہتا اور وہ موجود ہوتے تو وہ آنحضور ﷺ کی تمام خبریں مجھے آکر سناتے تھے (میں اور وہ باری باری آنحضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے) اس وقت حضور اکرم ﷺ کے چاروں طرف جتنے (بادشاہ وغیرہ) تھے ان سب سے آپ کے تعلقات ٹھیک تھے صرف شام کے بادشاہ غسان کا ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ کہیں ہم پر حملہ نہ کردے پھر وہی انصاری صحابی سے مجھے معلوم ہوا وہ کہنے لگے ایک بڑا حادثہ ہوگیا میں نے ان سے پوچھا وہ حادثہ کیا ہے؟ کیا غسانی آگیا؟ اس نے کہا اس سے بھی بڑا حادثہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی یہ سن کر میں جب حاضر ہوا تو دیکھا تمام ازواج کے حجروں سے رونے کی آواز آرہی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالا خانہ پر جاکر بیٹھ گئے ہیں اور بالا خانہ کے دروازہ پر ایک خادم (نوجوان رباح نامی) ہے میں اس خادم کے پاس پہنچا اور میں نے کہا میرے لئے حضور اکرم ﷺ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ، سو مجھے اجازت دی گئی چنانچہ میں اندر گیا دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو میں تھے اور آپ ﷺ کے سر مبارک کے نیچے ایک چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور دیکھا کہ چند کچی کھالیں لٹک رہی ہیں اور قرظ کے کچھ پتے (جس سے چمڑے کو دباغت دیتے ہیں) پھر میں نے حضور ﷺ سے ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حفصہ اور ام سلمہؓ سے کہی تھیں اور ام سلمہ نے جو جواب مجھ کو دیا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور حضور اقدس ﷺ نے بالا خانہ میں انتیس دن قیام فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله فاذا النبیؑ علی حصير الیٰ قوله ليف.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۶۸ تا ۸۶۹، مر الحديث ص: ۳۳۴، ۷۲۹ تا ۷۳۰، ص: ۷۳۱، ص: ۷۸۰ تا

ص:۷۸۱، باقی ص:۱۰۷۷، ص:۱۰۷۸۔

۵۴۵۴﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا﴾

ترجمہ | ام المومنین ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے اور آپ فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللہ آج کی رات کس قدر فتنے نازل کئے گئے اور کس قدر خزانے نازل کئے گئے کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو (عبادت کیلئے) بیدار کردے کیونکہ بہت سی دنیا میں پہننے والی قیامت کے دن ننگی ہوں گی، امام زہریؒ نے بیان کیا کہ ہند اپنے آستینوں میں اپنی انگلیوں کے درمیان گھنڈیاں لگاتی تھیں (تاکہ جسم کا کوئی حصہ نہ کھلے مطلب یہ ہے کہ ہند کو اپنا جسم چھپانے کا بہت خیال رہتا ہے کہ کہیں عارية يوم القيامة کا مصداق نہ بنے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه حذر من لباس رقيق الثياب الواسعة للجسد یعنی باریک کپڑے کی مذمت ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۹ مر الحديث في كتاب العلم ص:۲۲، وص:۱۵۱ تا ص:۱۵۲، باقی مواضع کیلئے نصر الباری جلد اول، ص:۵۰۰ دیکھئے۔

تشریح | ''ازرار'' جمع زر بمعنی گھنڈیاں۔ باقی تفصیل وتشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول، ص:۵۰۱۔

۳۱۱۶ ﴿بَابُ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا﴾

جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو کیا دعا دی جائے؟

۵۴۵۵﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ قَالَ إِسْحَاقُ

حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ﴾

ترجمہ | ام خالد بنت خالد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے ان میں ایک کالی اونی چادر بھی تھی آنحضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ چادر کسے پہناؤں؟ صحابہ خاموش رہے پھر خود حضور اقدس ﷺ ہی نے فرمایا میرے پاس ام خالد کو بلا لاؤ چنانچہ مجھ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا (میں کم سن تھی) پھر آنحضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ چادر عنایت فرمائی اور فرمایا پرانی کر اور پھاڑ دو مرتبہ فرمایا (یعنی آپ نے دوبار دعا دی زندہ باد) آپ ﷺ اس چادر کے نقش ونگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا اے ام خالد یہ سنا ہے "سنا" حبشی زبان میں اچھا وعمدہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسحاق نے کہا میرے گھر والوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ وہ چادر ام خالد کے جسم پر دیکھی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ابلی واخلقی"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۹ مر الحديث ص:۴۳۲، ص:۵۴۷، ص:۸۶۶، یاتی ص:۸۸۶۔

۳۱۱۷ ﴿بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ﴾

مردوں کیلئے زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۴۵۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد (کپڑے یا بدن میں) زعفران کا رنگ استعمال کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۶۹۔

۳۱۱۸ ﴿بَابُ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ﴾

بابُ الثوبِ المُزَعْفر: "ای هذا باب فی بیان حکم الثوب المزعفر ای المصبوغ بالزعفران" یعنی

زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کا حکم

۵۴۵۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی محرم (خواہ حج کا احرام ہو یا عمرے کا) ایسا کپڑا پہنے جو ورس یا زعفران سے رنگا گیا ہو۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۸۶۹، مر الحديث ص: ۲۵، ص:۵۳، ص:۲۰۹، ص: ۲۴۸، ص:۸۶۳ تا ۸۶۴، ويأتي ص:۸۷۰۔

تشریح | کتاب الحج کا مطالعہ کیجئے یعنی نصر الباری جلد ۵۔

﴿بَابُ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ﴾ ۳۱۱۹

سرخ کپڑے کا حکم

۵۴۵۸﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے (نہ بہت لمبے نہ ٹھگنے) اور میں نے حضور اقدس ﷺ کو سرخ حلہ میں دیکھا آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۸۷۰ مر الحديث ص:۵۰۲، يأتي ص:۸۷۶۔

تشریح | سرخ رنگ کا کپڑا مردوں کیلئے درست و جائز ہے یا نہیں؟ فقہاء اسلام کے اقوال مختلف ہیں مختصر یہ ہے کہ اگر صرف سرخ دھاری ہے تو جائز ہے اور اگر مکمل سرخ ہو اور عام طور پر عورتیں پہنتی ہیں تو تشبہ بالنساء سے بچنے کیلئے ممنوع قرار دیا جا سکتا ہے ویسے بھی اس زمانے میں سرخ لباس شرفاء کا خیال نہیں کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ﴾ ۳۱۲۰

سرخ زین پوش کا حکم؟

۵۴۵۹﴿حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِیَادَۃِ الْمَرِیضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیرِ وَالدِّیبَاجِ وَالْقَسِّیِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْمَیَاثِرِ الْحُمْرِ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا بیمار کی عیادت کا، جنازہ کے پیچھے چلنے کا، چھینکنے والے کے جواب (یرحمك اللّٰہ سے) دینے کا اور ہمیں سات چیزوں سے منع فرمایا خالص ریشمی، دیبا، اور قسی اور استبرق اور سرخ ریشمی زین پوش سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمياثر الحمر".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۰، مرالحديث ص:۱۶۶، ۳۳۱، ۷۷۷، یاتی ص:۸۷۱، ص:۹۱۹، ص:۹۲۱، ص:۹۸۴۔

تشریح | عجمیوں کے سواریوں کا زین پوش عام طور پر ریشم کا ہوتا تھا اب بھی اگر ریشمی زین پوش ہو تو بلاشبہ ناجائز ہے لیکن ریشمی نہ ہو سوتی ہو تو خالص سرخ مکروہ ہوگا۔ واللہ اعلم

۳۱۲۱
﴿بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا﴾

دباغت دیئے ہوئے اور بغیر دباغت دیئے ہوئے چمڑے کی جوتیاں

"السِبْتِية" بكسر السين المهملة وسكون الموحدة وكسر الفوقية وتشديد التحتية.

سِبت کے معنی ہیں مدبوغ کھال، نعال سبتیہ مدبوغ چمڑے کی جوتیاں، بن بال چمڑے کی جوتیاں۔

۵۴۶۰﴿حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ سَعِیدٍ أَبِی مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فِی نَعْلَیْہِ قَالَ نَعَمْ﴾

ترجمہ | ابو سلمہ سعید بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چپلوں کے ساتھ (چپل پہنے ہوئے) نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة امام بخاریؒ نے مطابقت اس طرح اخذ کی ہے کہ لفظ نعال عام ہے دونوں طرح کے جوتیوں کو شامل ہے مدبوغ ہو جس کے بال دباغت کے ذریعہ نکال دیئے گئے ہوں یا غیر مدبوغ جس پر بال ہوں، یہاں حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ آنحضورﷺ جوتے پہنتے تھے بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ سے پہننا ثابت ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۰، ومرالحديث ص:۵۶۔

۵۴۶۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ﴾

ترجمہ | عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں نے آپ کو چار کام ایسے کرتے دیکھا جنہیں آپ کے ساتھیوں (صحابہؓ) میں سے کسی کو کرتے نہیں دیکھا ابن عمرؓ نے فرمایا اے ابن جریج وہ کیا ہیں؟ ابن جریج نے کہا میں نے (طواف کے وقت) آپ کو دیکھا کہ دو یمانی رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) کے سوا کسی اور رکن کو نہیں چھوتے (یعنی خانہ کعبہ کے چار ارکان میں سے صرف دو ارکان کو چھوتے ہیں) اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی (بال صاف کئے ہوئے یعنی مدبوغ چمڑے کے) جوتے پہنتے ہیں، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ زرد رنگ سے (اپنا کپڑا یا بال) رنگتے ہیں، اور میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ (حج کے ایام میں) مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ احرام نہیں باندھتے ہیں یہاں تک کہ ترویہ کے دن (۸ر ذی الحجہ کو) احرام باندھتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے فرمایا ارکان کعبہ کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (طواف میں) یمانی رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) کے علاوہ کسی اور رکن کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا، اور سبتی جوتے (مدبوغ چمڑے کے جوتے) اس لئے پہنتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنتے دیکھا ہے جس پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ ﷺ ان ہی جوتوں (چپلوں) کو پہنے پہنے وضو فرمایا کرتے تھے تو میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں، رہا زرد رنگ کی بات؟ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ رنگتے دیکھا ہے اس لئے میں بھی اسی رنگ سے رنگنا پسند کرتا ہوں، اور رہا احرام باندھنے کا حال؟ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک احرام باندھتے (تلبیہ پڑھتے) نہیں دیکھا جب تک آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو لیکر نہ اٹھتی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۸۷۰ و مر الحدیث ص: ۲۸۔

تشریح | مفصل و مکمل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۶۹۔

۵۴۶۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا جس شخص کو چپل نہ ملیں وہ چمڑے کے موزے ہی پہن لے لیکن اسے ٹخنے سے نیچے کاٹ دے۔ (جیسا کہ بارہا گذر چکا ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من لم يجد نعلين"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۸۷۰، مر الحدیث ص: ۲۵، ص: ۵۳، ص: ۲۰۸ تا ص: ۲۰۹، ص: ۲۴۸، ص: ۸۶۲، ص: ۸۶۳، ص: ۸۶۴، ۸۶۹۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول کا آخری صفحہ یعنی، ص: ۵۳۹۔

۵۴۶۳ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ازار (تہبند) نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ خفین (چمڑے کے موزے) پہن لے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ومن لم يكن له نعلان"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۸۷۰ مر الحدیث ص: ۲۴۸، ص: ۲۴۹، ص: ۸۶۳۔

تشریح | جسکو چپل نہ ملیں وہ خفین پہن لے مگر شرط یہ ہے کہ ٹخنہ سے نیچے کاٹ لے جیسا کہ مختلف روایتوں میں گذر چکا ہے۔

﴿بَابٌ يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنٰى﴾ [۳۱۲۲]

جوتا پہنتے وقت پہلے داہنے پاؤں میں جوتا پہنے

۵۴۶۴ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي

يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں اور کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۷۰، مر الحديث ص:۲۹، ص:۶۱، ص:۸۱۰، ياتى ص:۸۷۸۔

﴿بَابٌ[۳۱۲۳] يَنْزِعُ نَعْلَهُ الْيُسْرَى﴾

جوتا اتارتے وقت پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے

۵۴۶۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں جانب سے ابتدا کرے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے ابتدا کرے تاکہ داہنی جانب پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۷۰، اخرجه ابو داؤد و الترمذى فى اللباس .

تشریح | مسجد میں داخل ہوتے وقت حکم یہ ہے کہ پہلے داہنا پاؤں مسجد میں داخل کرے اور پڑھے "اَللّٰهم افتح لى ابواب رحمتك" اور جب مسجد سے باہر نکلے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے بظاہر مسجد میں داخل ہوتے وقت اس پر عمل دشوار ہے لیکن اس کا حل یہ ہے کہ جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے بائیں پاؤں سے جوتے نکال کر جوتے پر رکھ لے پھر داہنے پیر سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو، اور جب مسجد سے باہر ہونے لگے تو پہلے بایاں پاؤں جوتے سے نکال کر جوتے پر رکھے پھر داہنا پاؤں جوتے سے نکال کر داہنا جوتا پہن لے پھر بایاں پہن لے۔

اس طرح دونوں سنتوں پر عمل ہو جائے گا صرف شرط یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر کام میں اتباع سنت ملحوظ خاطر رہے۔

﴿باب ۳۱۲۴ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ﴾

صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے

۵۴۶۶﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے یا تو دونوں پاؤں ننگے رکھے یا دونوں میں جوتا پہنے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۷۰، اخرجه مسلم في اللباس وكذا ابو داؤد والترمذي.

تشریح اس حدیث میں نعل کی صفت واحدة لائے جس سے معلوم ہوا کہ لفظ نعل مؤنث ہے ایک جوتے میں چلنا دشوار بھی ہے آدمی لنگڑاتا ہوا چلے گا۔

﴿باب ۳۱۲۵ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا﴾

ایک چپل میں دو تسمے اور جس نے ایک تسمہ کو جائز (کافی) سمجھا

۵۴۶۷﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہر) چپل میں دو تسمے تھے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۷۱ وهذا الحديث اخرجه ابو داود والترمذي وابن ماجه في اللباس والنسائي في الزينة.

۵۴۶۸﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | عیسیٰ بن طہمان (بفتح الطاء) نے بیان کیا کہ انس بن مالکؓ دو چپل لے کر ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تسمے لگے ہوئے تھے ثابت بنانی نے کہا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۱۔

تشریح | اس باب میں دو حدیثیں ہیں پہلی حدیث سے باب کا پہلا ترجمہ ثابت ہوا، اور دوسری حدیث سے باب کا دوسرا ترجمہ ثابت ہوتا ہے۔

فان قلت كيف دل على الجزء الثاني من الترجمة؟ قلت مقابلة المثنى بالمثنى تفيد التوزيع فلكل واحدة منها قبال (كرماني)

۳۱۲۶ ﴿بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ﴾

چمڑے کا سرخ خیمہ

"قبہ" خیمہ، گنبد جمع قِباب۔ "اَدَم" بفتحتين وهو الجلد المدبوغ.

۵۴۶۹﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوجحیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) اور آپ ﷺ اس وقت چمڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف فرما تھے اور میں نے حضرت بلالؓ کو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لئے ہوئے ہیں اور صحابہؓ آنحضور ﷺ کے وضو کے پانی کیلئے لپکتے ہیں (یعنی زمین پر گرنے سے پہلے لے لیتے ہیں) تو جس کو اس میں سے کچھ مل جاتا ہے تو وہ اسے (اپنے جسم پر) لگا لیتا ہے اور جسے کچھ نہیں ملتا تو وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے لگا لیتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۱ ومر الحديث ص:۳۱، ص:۵۴، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم، ص:۱۰۶۔

تشریح مفصل تشریح کیلئے جلد دوم، ص:۱۰۶ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۴۷۰﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلوایا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة انما يدل لبعض الترجمة وكثيرا ما يفعل المصنف ذلك، قال في فتح الباري ويمكن ان يقال لعله حمل المطلق على المقيد (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۷۱ مر الحديث ص:۴۴۵، ياتي ص:۵۰۰، ص:۵۳۳ في المغازى ص:۶۲۰، وص:۶۲۱۔

تشریح مفصل تشریح کیلئے نصر الباری جلد ہشتم، ص:۴۰۰ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْحَصِيرِ وَنَحْوِهِ﴾ ۳۱۲۷

چٹائی اور اس جیسے معمولی فرش پر بیٹھنا

۵۴۷۱﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک چٹائی سے گھیر کر حجرہ بنا لیتے اور اس میں (تہجد کی) نماز پڑھتے اور دن کو اسی کو بچھا کر بیٹھتے پھر صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرنے لگے (یعنی رات کی نماز کے وقت صحابہ جمع ہونے لگے) اور آنحضور ﷺ کی نماز کی اقتدا کرنے لگے جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو آنحضور ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو عمل اتنا ہی کیا کرو جتنی کہ تم میں طاقت ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں

تھکتا یہاں تک کہ تم (عمل سے) تھک جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ عمل کم ہی ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فيجلس عليه ای علی الحصير".

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۸۷۱۔

﴿باب ۳۱۲۸ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ﴾

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

"بَابُ الْمُزَرَّرِ" ای هذا باب فی ذكر لبس الثياب المزررة بالذهب وهی المشدود بالازرار.

ان کپڑوں کا بیان جن میں سونے کا بٹن لگا ہوا ہو یا سونے کی گھنڈی لگی ہو

"وقال الليث حدثنی الخ" اور لیث بن سعدؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہؓ نے کہ ان کے والد مخرمہؓ نے ان سے کہا اے بیٹے مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (کہیں سے) کچھ قبائیں (اچکنیں) آئی ہیں اور آنحضور ﷺ انہیں تقسیم فرما رہے ہیں ہمیں بھی حضور اکرم ﷺ کے پاس لے چلو چنانچہ ہم گئے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ﷺ کے گھر میں ہی پایا تو والد (مخرمہؓ) نے مجھ سے کہا بیٹے میرا نام لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لے تو میں نے اس کو بہت بڑی بات سمجھا (کہ آنحضور ﷺ کو اپنے والد کیلئے بلاؤں؟) اور میں نے (والد سے) کہا کہ میں آپ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤں؟ (یہ تو گستاخی ہے) تو والد نے کہا بیٹے حضور اکرم ﷺ (دنیا کے بادشاہوں کی طرح) جابر و مغرور نہیں ہیں (کہ آپ ﷺ اس طرح بلانا اپنی کسر شان سمجھیں) چنانچہ میں نے حضور ﷺ کو بلایا تو آنحضور ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے اوپر دیبا کی ایک قبا تھی جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں آنحضور ﷺ نے فرمایا اے مخرمہ یہ قبا میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی چنانچہ آنحضور ﷺ نے وہ قبا انہیں عنایت فرمائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من ديباج مزرر بالذهب"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۱ مر الحديث ص:۳۵۴، ص:۳۶۲ تا ص:۳۶۳، ص:۴۴۰ تا ص:۴۴۱، وص: ۸۶۳، ياتى ص:۹۰۵۔

تشریح | فقلت (اى لابى) ادعولك رسول الله، استفهام انكارى۔ وعليه قباء من ديباج؟ يحتمل ان يكون قبل تحريم الحرير فلا اشكال.

(۲) ويحتمل ان يكون بعده وحينئذ فيكون اعطاء ه له لينتفع به بان يبيعه او يكسوه للنساء ويكون معنى قوله فخرج وعليه قباء اى على يده فيكون من اطلاق الكل على البعض (قس)

۳۱۲۹ ﴿بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ﴾

سونے کی انگوٹھیوں (کے حکم) کا بیان

"خواتیم" جمع ہے خاتِم بفتح التاء وبکسرها کی۔

۵۴۷۲ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَإِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے منع فرمایا آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے یا فرمایا (بالشك من الراوى) سونے کے چھلہ پہننے سے، اور ریشم سے، استبرق سے اور دیبا سے اور سرخ میثرہ سے اور قسی سے اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا۔ اور آنحضور ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا مریض کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے اور چھینکنے والے کا جواب دینے اور سلام کے جواب دینے، اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے، کسی قسم کھا لینے والے کی قسم کو پوری کرانے اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "عن خاتم الذهب"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۱ مر الحديث ص:۱۶۶، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد:۴، ص:۲۳۴۔

تشریح | یہ حدیث بار بار گذر چکی ہے اور مذکور ہو چکا ہے سونا اور ریشم کے بارے میں "هذان حرامان على رجال امتي حل لاناثها".

۵۴۷۳ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَقَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا "وقال عمرو الخ" اور عمرو بن مرزوق باہلی نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے نضر سے سنا انھوں نے بشیر سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

اس سند کو لانے سے قتادہ کا سماع نضر سے ثابت کرنا مقصود ہے چونکہ قتادہ پر تدلیس کا الزام ہے اس لئے امام بخاریؒ نے ساری کتاب میں جہاں قتادہ کی روایت عن عن کے ساتھ ہے اکثر مقاموں میں وہاں ان کا سماع ظاہر کر دیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۱، اخرجه مسلم في اللباس والنسائي في الزينة.

۵۴۷۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی جانب رکھا پھر صحابہ نے بھی (آپ ﷺ کی انگوٹھی دیکھ کر) سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آنحضور ﷺ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اتخذ خاتما من ذهب"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۱، اخرجه مسلم في اللباس.

﴿بَابُ خَاتَمِ الْفِضَّةِ﴾ ۳۱۳۰

چاندی کی انگوٹھی کا بیان

۵۴۷۵ ﴿حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتّٰى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی یا چاندی کی (بالشک من الراوی) ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ اندرونی ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر کندہ کروایا (محمد رسول اللہ) پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی (سونے کی) انگوٹھیاں بنوائیں جب آنحضور ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالی ہیں تو آپ ﷺ نے انگوٹھی (سونے والی) پھینک دی اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا اس کے بعد آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس انگوٹھی کو ابو بکرؓ نے پہنا پھر حضرت عمرؓ نے پھر حضرت عثمانؓ نے یہاں تک کہ (حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں) وہ انگوٹھی بیئر اریس میں گر گئی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم اتخذ خاتما من فضة"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۷۲، ياتي ص:۸۷۲، ص:۸۷۳۔

بیئر اریس یہ کنواں مسجد قبا کے قریب ایک باغ میں تھا اور جب سے یہ انگوٹھی گری اس روز سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں تزلزل پیدا ہوا حضرت عثمانؓ نے اس انگوٹھی کیلئے انتہائی کوشش فرمائی حتی کہ کنواں کا سارا پانی نکلوایا لیکن انگوٹھی نہیں ملی اس انگوٹھی میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کی طرح تسخیر کی قوت تھی جب تک یہ انگوٹھی موجود رہی خلافت کا معاملہ درست رہا جب سے یہ انگوٹھی غائب ہوئی خلافت کے معاملے میں خلل پیدا ہوا۔ واللہ اعلم

۳۱۳۱
باب

هذا بابٌ بالتنوين من غير ترجمة فهو كالفصل لسابقه

۵۴۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ﴾.

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا پھر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے اور آنحضور ﷺ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اس کے بعد چاندی کی انگوٹھی بنوائی بہر حال انگوٹھی کا ذکر موجود ہے۔

۵۴۷۷﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أُرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور اسے پہننے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی پھر لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

اس حدیث کی متابعت ابراہیم بن سعد، اور زیاد بن سعد اور شعیب نے زہری سے کی اور ابن مسافر (یعنی امام لیث بن سعدؒ کے مولیٰ عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر) نے امام زہری سے یوں روایت کی میں سمجھتا ہوں (میرا خیال ہے) کہ زہری نے خاتما من ورق بیان کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة باب خاتم الفضة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۲، اخرجه مسلم في اللباس .

تشریح | حضرت انسؓ کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے پہلے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو اتار کر آپ ﷺ نے پھینک دیا۔ ظاہر ہے یہ حدیث خود حضرت انسؓ کی مروی حدیث اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کے معارض ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے پہلے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی پھر سونا جب مردوں کے لئے حرام ہوگیا تو حضور اقدس ﷺ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا اور آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی پھر اس کو استعمال فرماتے رہے۔ چنانچہ حضرات محدثین نے فرمایا ہے کہ المعروف ان الخاتم الذی طرحه انما كان خاتم الذهب فقال عياض وتابعه النووی ان جميع اهل الحديث قالوا ان قوله من ورق وهم من ابن شهاب (قس) وقال الكرمانی لايجوز توهيم الراوی اذا امكن الجمع وليس فی الحديث ان الخاتم المطروح كان من ورق بل هو مطلق فيحمل على خاتم الذهب او على ما نقش عليه نقش

خاتمه الذی اتخذه لیختم به الخ (قس) مطلب یہ ہے کہ مطروح انگوٹھی چاندی ہی کی ہو تو صحابہ نے اپنی اپنی انگوٹھیوں پر محمد رسول اللہ کا نقش کرایا تھا جس کو آنحضور ﷺ نے پسند نہیں فرمایا۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ فَصِّ الْخَاتَمِ﴾ ۳۱۳۲

انگوٹھی کے نگ (نگینہ) کا بیان

فصّ: بفتح الفاء قال فی الصحاح والعامة تکسرها.

۵۴۷۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز عشاء کی نماز میں نصف رات تک دیر کی پھر (نماز سے فراغت کے بعد) ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئے جیسے میں اب بھی آنحضور ﷺ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے اور تم لوگ چونکہ نماز کے انتظار میں رہے تو گویا اب تک نماز ہی پڑھتے رہے (باعتبار ثواب کے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "انظر الى وبيص خاتمه" لان الوبيص لايكون الا من الفص غالبا.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۸۷۲۔

۵۴۷۹ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگ بھی چاندی کا تھا۔ اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا انھوں نے انسؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۸۷۲۔

﴿۳۱۴۳ بَابُ خَاتَمِ الْحَدِيدِ﴾

لوہے کی انگوٹھی کا بیان

ای هذا باب يذكر فيه الخاتم من حديد ولا يفهم من هذه الترجمة ولا من حديث الباب كيف الحكم في الخاتم من الحديد (عمده)

مطلب یہ ہے کہ لوہے کی انگوٹھی کا حکم نہ تو امام بخاریؒ کے ترجمۃ الباب سے معلوم ہوا اور نہ ہی حدیث الباب سے۔ امام بخاریؒ نے اس باب کے تحت جو حدیث ذکر کی ہے وہ ایک خاتون کے قصہ سے متعلق ہے جو حدیث شریف سے معلوم ہوگا۔

۵۴۸۰﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلاً يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيْلاً فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا قَالَ لَا قَالَ انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ أُصْدِقُهَا إِزَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارُكَ إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی (یا رسول اللہ) میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے آئی ہوں پھر دیر تک وہ خاتون کھڑی رہی آنحضور ﷺ نے انہیں دیکھا پھر سر جھکا لیا پھر جب بہت دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں انہیں دے سکو انھوں نے عرض کیا کہ نہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دیکھ لو، چنانچہ وہ صحابی گئے پھر واپس آکر عرض کیا خدا کی قسم مجھے کچھ نہیں ملا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو اگر چہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی، وہ صحابی گئے اور واپس آکر عرض کیا

خدا کی قسم مجھ کوتو کچھ نہیں ملا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی اور وہ صحابی ایک تہبند پہنے ہوئے تھے اور ان کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی انھوں نے عرض کیا کہ میں انہیں اپنا تہبند مہر میں دیدوں گا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا تہبند یہ پہن لے گی تو تمہارے لئے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے پہن لوگے تو ان خاتون کیلئے کچھ نہیں رہے گا اس کے بعد وہ صحابی ایک طرف بیٹھ گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ وہ (مایوس ہوکر) پیٹھ پھیرے جا رہا ہے تو آنحضور ﷺ نے حکم دے کر اسے بلوایا اور فرمایا تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ اس نے کہا فلاں فلاں سورتیں، انھوں نے چند سورتوں کو شمار کیا آنحضور ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں اس خاتون کو تمہارے نکاح میں اس وجہ سے دیا کہ تمہیں قرآن کی سورتیں یاد ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولو خاتما من حديد"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۲ مر الحديث ص:۳۱۰، ص:۷۵۲، ص:۷۶۱، ص:۷۶۷، ص:۷۶۸، ۷۷۰ تا ۷۷۱، ص:۷۷۲، ص:۷۷۳ تا ۷۷۴، ياتي ص:۱۱۰۳۔

تشریح | حدیث الباب سے لوہے کی انگوٹھی کا کوئی حکم معلوم نہیں ہوسکا لیکن اصحاب سنن اربعہ نے حضرت بریدہؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیتل کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے میں تجھ سے بتوں کی بو پا رہا ہوں انھوں نے اسے پھینک دیا اور دوبارہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے حاضر ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے میں تیرے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں تو انھوں نے اسے پھینک دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ پھر کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا چاندی کی انگوٹھی بنا مگر ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی۔

مزید تفصیل کیلئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے خلاصہ یہ ہے کہ مردوں کے لئے سوائے چاندی کی انگوٹھی کے وہ بھی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی اجازت ہے اس کے علاوہ سونا اور کسی دھات کی انگوٹھی جائز نہیں واللہ اعلم۔

۳۱۳۴ ﴿بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ﴾

انگوٹھی کے نقش اور اس کی کیفیت کا بیان

۵۴۸۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَأَنِّي بِوَبِيصٍ أَوْ بِبَصِيصِ الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہو چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر یہ نقش تھا (محمد رسول اللہ) حضرت انسؓ کہتے ہیں گویا کہ میں اب بھی حضور ﷺ کی انگلی یا آپ کی ہتھیلی میں (شک راوی) انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله نقشه محمد رسول الله.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۷۲ تا ص:۸۷۳۔

۵۴۸۲﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی وہ انگوٹھی آپ ﷺ کے دست مبارک میں رہتی تھی پر آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رہتی تھی پھر اس کے بعد حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہتی تھی پھر اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں رہتی تھی یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں بیر اریس میں گر گئی اس کا نقش تھا محمد رسول اللہ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۷۳، و مر الحديث ص:۸۷۱ طرفا من حديث طويل.

۳۱۳۵ ﴿بَابُ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ﴾

چھنگلیا میں انگوٹھی پہننے کا بیان

"خِنْصَر" بكسر المعجمه وفتح الصاد المهمله چھنگلیا، چھنگلی، چھوٹی انگلی جمع خناصر.

۵۴۸۳﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشَنَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی (چاندی کی) بنوائی اور فرمایا ہم نے ایک

انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر نقش کندہ کروایا ہے اس لئے انگوٹھی پر کوئی شخص یہ نقش کندہ نہ کرائے، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنحضور ﷺ کی چھنگلیا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۷۳ وياتي في باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا ينقشن على نقش خاتمه ص:۸۷۳۔

﴿بابُ (۳۱۳۶) اتِّخاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ﴾

کسی چیز پر مہر لگانے کیلئے انگوٹھی بنانا یا اہل کتاب وغیرہ کے پاس خطوط بھیجنے کیلئے اس کی مہر لگانا

۵۴۸۴﴿حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے بادشاہ روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اگر آپ کے خط پر مہر نہ ہوئی تو وہ آپ کا خط نہیں پڑھیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر نقش تھا محمد رسول اللہ جیسے آنحضور ﷺ کے ہاتھ میں انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۷۳ مر الحديث ص:۱۵، وص:۴۱۱، ياتي ص:۱۰۶۱۔

﴿بابُ (۳۱۳۷) مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ﴾

جس نے انگوٹھی کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف رکھا

۵۴۸۵﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ قَالَ جُوَيْرِيَةُ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور جب آپ ﷺ انگوٹھی پہنتے اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تو لوگوں نے بھی (حضور اقدس ﷺ کی دیکھا دیکھی) سونے کی انگوٹھیاں بنالیں آنحضور ﷺ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا میں نے یہ انگوٹھی (سونے کی) بنوائی تھی لیکن اب اس کو (کبھی) نہیں پہنوں گا چنانچہ آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی اتار کر ڈال دی تو لوگوں نے بھی (اپنی سونے کی انگوٹھیاں) اتار ڈالیں، جویریہ نے بیان کیا کہ مجھے یہی یاد ہے کہ نافع نے داہنے ہاتھ میں بیان کیا (یعنی آنحضور ﷺ نے انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنی)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وجعل فصّه في بطن كفه"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۷۳۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے، مگر ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔ لیکن حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ داہنے ہاتھ میں پہننے کی روایتیں زیادہ معتبر ہیں۔ ويترجح جعله في اليمين مطلقا بان اليسار آلة الاستنجاء فيصان الخاتم اذا كان في اليمين عن ان تصيبه النجاسة ونقل النووي الاجماع على الجواز ولا كراهة فيه عند الشافعيه و انما الخلاف عندهم في الافضلية (قس) والله اعلم

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَنْقُشُ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِهِ﴾ ۳۱۳۸

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر یہ نقش محمد رسول اللہ نہ کھدوائے

۵۴۸۶﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی

بنوائی اور اس پر یہ نقش کندہ کروایا "محمد رسول اللہ" اور فرمایا لوگو! میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ نقش کرایا ہے "محمد رسول اللہ" اس لئے کوئی شخص یہ نقش نہ کھدوائے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۷۳۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ صرف یہ نقش نہ کھدوائے لیکن اور کوئی نقش کھدوا سکتا ہے۔

﴿بَابٌ ۳۱۳۹ هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ﴾

کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں رکھا جا سکتا ہے؟

تشریح یہی تین سطروں میں افضل و بہتر ہے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا۔ نیز ایک سطر میں عبارت لمبی ہو جائے گی اور حسن جاتا رہے گا۔

۵۴۸۷﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللَّهِ سَطْرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسَ قَالَ فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَزَحَ الْبِئْرَ فَلَمْ يَجِدْهُ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انہیں (حضرت انسؓ کو) زکوٰۃ کی تفصیلات لکھیں اور انگوٹھی کا نقش (مہر) تین سطروں میں تھا ایک سطر میں محمد، دوسری سطر میں رسول، اور تیسری سطر میں اللہ۔ "وقال ابو عبداللہ الخ" اور امام بخاری نے کہا اور امام احمد بن حنبل نے مجھ سے اتنا اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ ہم سے انصاری (محمد بن عبداللہ انصاری) نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ان سے ثمامہ نے ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رہی اور ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ آیا تو ایک مرتبہ اپنے دور خلافت میں بیر اریس پر بیٹھے تھے انگوٹھی کو نکال کر اس سے کھیل رہے تھے (کبھی نکالتے اور کبھی انگلی میں ڈالتے) اتنے میں وہ انگوٹھی کنویں میں گر پڑی۔ انسؓ

نے بیان کیا کہ ہم لوگ تین دن تک عثمانؓ کے ساتھ ڈھونڈتے رہے اور کنویں کا پانی بھی کھینچ ڈالا لیکن انگوٹھی نہیں ملی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه بين الحكم الذى لم يبين فيها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۳ مر الحديث ص:۱۹۴ تا ص:۱۹۵، ص:۱۹۵، ص:۱۹۵، ص:۱۹۶، ص:۲۳۸، ص:۴۳۸، ص:۱۰۲۹۔

﴿بَابُ الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ وَكَانَ عَلٰى عَائِشَةَ خَوَاتِيمُ ذَهَبٍ﴾ ۳۱۴۰

عورتوں کیلئے انگوٹھی کا بیان اور حضرت عائشہؓ کے پاس سونے کی متعدد انگوٹھیاں تھیں

۵۴۸۸﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں عید کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔

"قال ابو عبدالله الخ" امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ اور ابن وہب نے ابن جریج کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا کہ پھر آنحضور ﷺ عورتوں کے مجمع کے پاس تشریف لائے (انہیں خیرات کرنے کی ترغیب دی) تو عورتیں چھلے اور انگوٹھیاں بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "والخواتيم"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۳ مر الحديث ص:۱۱۹، ص:۱۳۱، ص:۱۳۳، ص:۱۳۵، ص:۱۹۴، ص:۱۹۵، ص:۷۸۹، ياتى ص:۸۷۴، ص:۱۰۸۹۔

تشریح | اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورتوں کیلئے سونے کی انگوٹھیاں جائز ہیں نیز ایک سے زائد انگوٹھیاں پہن سکتی ہیں۔

﴿بَابُ الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ يَعْنِي قِلَادَةً مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ﴾ ۳۱۴۱

عورتوں کیلئے ہار اور سخاب کا بیان یعنی خوشبو اور مشک کے ہار

تحقیق | قلائد جمع قلادة بمعنی گلے کا ہار، مالا۔ "سِخَاب" بكسر السين المهملة وبعد الخاء المعجمة

الف فمو حدہ خوشبو اور مشک کا ہار، ایک قول یہ ہے کہ سخاب وہ ہار ہے جو لونگ اور خوشبو سے تیار کیا جاتا ہے اس میں موتی اور جواہر کچھ نہیں ہوتے۔

"یعنی قلادة من طیب وسُك" اراد بهٰذا تفسیر السخاب یعنی السخاب قلادة من طیب وسُك.

۵۴۸۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (آبادی سے) باہر نکلے اور دو رکعت نماز پڑھی آنحضور ﷺ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی اس کے بعد آپ ﷺ عورتوں کے مجمع میں پہنچے اور انہیں صدقہ کا حکم دیا چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وسخابها"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۳ تا ص:۸۷۴، ومر الحديث ص:۲۰، ص:۱۱۹، ص:۱۳۱۔

﴿بَابُ اسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ﴾ ۳۱۴۲

ہار عاریت میں لینا

یعنی ایک عورت دوسری عورت سے بوقت ضرورت بطور عاریت مانگ سکتی ہے، جائز ہے

۵۴۹۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت اسماءؓ کا ایک ہار (جو میں نے اسماءؓ سے عاریت پر مانگ کر لیا تھا وہ ہار میرے پاس سے) گم ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں چند صحابہ کو بھیجا اسی دوران نماز کا وقت آگیا اور لوگ باوضو نہیں تھے اور نہ ہی وضو کیلئے پانی ملا اس لئے سب نے بلا وضو نماز پڑھی پھر صحابہ نے نبی اکرم ﷺ سے

اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔

ابن نمیر نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ یہ ہار حضرت عائشہؓ نے اپنی بہن حضرت اسماءؓ سے عاریۃً لیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله استعارت من اسماء اى قلادة من اسماء.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۷۴ مر الحديث ص: ۴۸، وغیرہ۔

تشریح | آیت تیمم کیلئے مفصل بحث ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ۸، ص: ۱۹۷۔

﴿بَابُ الْقُرْطِ لِلنِّسَاءِ﴾ ۳۱۴۳

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ إِلٰى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ.

عورتوں کے لئے بالی کا بیان

"قرط" بضم القاف وسكون الراء بعدها طاء مهملة، بالی، ایرنگ کان کا زیور خواہ سونے کا ہو یا چاندی کا جمع اقراط، قروط وغیرہ۔

"وقال ابن عباس الخ" اور حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف مائل ہو رہی تھیں (زیور نکال کر دینے کیلئے)

۵۴۹۱ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو رکعتیں نماز پڑھیں نہ اس کے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد پھر آنحضور ﷺ عورتوں کے مجمع میں پہنچے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلالؓ تھے آنحضور ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو عورتیں اپنی بالیاں (بلالؓ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تلقي قرطها"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۷۴ مر الحديث ص: ۲۰، ص: ۱۱۹، ص: ۱۳۱، ص: ۱۳۳ وغیرہ۔

۳۱۴۴ ﴿باب السخاب للصبيان﴾

بچوں کے لئے ہار کا بیان

وقد مر تفسير السخاب عن قريب

۵۴۹۲ ﴿حدثني إسحاق بن إبراهيم الحنظلي أخبرنا يحيى بن آدم حدثنا ورقاء بن عمر عن عبيد الله بن أبي يزيد عن نافع بن جبير عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سوق من أسواق المدينة فانصرف فانصرفت فقال أين لكع ثلاثا ادع الحسن بن علي فقام الحسن بن علي يمشي وفي عنقه السخاب فقال النبي صلى الله عليه وسلم بيده هكذا فقال الحسن بيده هكذا فالتزمه فقال اللهم إني أحبه فأحبه وأحب من يحبه وقال أبو هريرة فما كان أحد أحب إلي من الحسن بن علي بعد ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قال﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا پھر آنحضور ﷺ واپس ہوئے تو میں بھی (آپ ﷺ کے ساتھ) واپس لوٹا (آنحضور ﷺ حضرت علیؓ کے گھر پہنچے) اور آپ ﷺ نے فرمایا بچہ کہاں ہے؟ آپ نے تین بار فرمایا حسن ابن علی کو بلاؤ چنانچہ حضرت حسن بن علی چل کر آئے اور ان کی گردن میں ہار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلایا (حضرت حسنؓ کو گلے لگانے کیلئے) اور حضرت حسنؓ نے بھی اپنا ہاتھ پھیلایا پھر آنحضور ﷺ نے حسن کو چمٹالیا اور آنحضور ﷺ نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت رکھیں ان سے بھی محبت کر اور حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حضرت حسن بن علیؓ سے زیادہ مجھے عزیز و محبوب نہیں تھا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وفي عنقه السخاب"

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۷۴ مر الحديث ص: ۲۸۵، اخرجه مسلم في الفضائل والنسائي في المناقب وابن ماجه في السنة .

۳۱۴۵ ﴿باب المتشبهون بالنساء والمتشبهات بالرجال﴾

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں

یعنی ان مردوں کی مذمت کا بیان جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے لباس اور زینت میں مثلاً عورتوں کی طرح

زیورات پہننے لگے، اور ان عورتوں کی مذمت کا بیان جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں کہ مردوں جیسا لباس شروانی اور پگڑی باندھ کر مجلسوں میں جانے لگیں۔

۵۴۹۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

اس روایت کی متابعت عمرو نے کی۔ انھوں نے کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی ای بالسند المذکور.

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۴، اخرجه ابوداود فی اللباس والترمذی فی الاستئذان وابن ماجه فی النكاح.

﴿بَابُ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ﴾ ۳۱۴۶

عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں (ہیجڑوں) کو گھروں سے نکال دینا

۵۴۹۴﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں (ہیجڑوں) پر اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے اور فرمایا کہ انہیں (ان مردوں یعنی ہیجڑوں کو) گھروں سے نکال دو، ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فلاں کو نکالا تھا اور حضرت عمرؓ نے فلاں کو نکالا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۴ ويأتی ص:۱۰۱۰۔

تشریح | اس حدیث میں اور اس باب کی دوسری حدیث میں ہیجڑے کا تذکرہ ہے اس کی پوری تفصیل گذر چکی ہے نصر الباری جلد ۸، ص:۳۹۳ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۴۹۵﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ أَبُو عَبْد اللّٰهِ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ﴾

ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما تھے اور ا (اس وقت) گھر میں ایک مخنث بھی تھا اس نے حضرت ام سلمہؓ کے بھائی حضرت عبداللہؓ سے کہا اے عبداللہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف کی فتح عنایت فرمائی تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی (بادیہ) کو دکھلاؤں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو چار بل (پیٹ پر) اور جب پیٹھ پھیر جاتی ہے تو آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب یہ شخص تم لوگوں کے پاس ہرگز نہ آیا کرے (یعنی تم عورتوں کے پاس یہ مخنث نہ آنے پائے)

"قال ابو عبدالله" امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ تقبل باربع کا مطلب یہ ہے کہ بنت غیلان کے موٹی تازی ہونے کی وجہ سے چار بلیں (سلوٹیں) پڑی ہوتی ہیں تو جب وہ سامنے ہوتی ہیں تو اس کے پیٹ کی چار بلیں نظر آتی ہیں اور تدبر بثمان کا مفہوم یہ ہے کہ جب وہ پیٹھ پھیر کر جاتی ہے تو وہی چار بلیں (سلوٹیں) آٹھ ہو جاتی ہیں یعنی سامنے کے چار بلوں کے کنارے دونوں طرف سے نظر آتے ہیں تو یہ بلیں آٹھ دکھائی دیتے ہیں، چونکہ دو طرف کی بلیں مل جاتی ہیں اس لئے آٹھ دکھائی دیتی ہیں۔ (واضح رہے کہ عرب کے لوگ موٹی عورت کو پسند کرتے ہیں)

"وانما قال بثمان الخ" یہاں سے ایک شبہ کا ازالہ مقصود ہے کہ بثمان کہا حالانکہ نحوی قاعدہ کے لحاظ سے بثمانیة ہونا چاہئے کیونکہ مراد آٹھ اطراف ہیں اور اطراف کا واحد طرف ہے جو مذکر ہے مگر چونکہ ممیز یعنی اطراف کا لفظ مذکور نہیں تھا اور قاعدہ ہے کہ جب ممیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے اس لئے بثمان بھی درست ہے فلا اشکال۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "لا يدخلن هؤلاء عليكن" لان معناه اخراجه من البيت.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۷۴ مر الحديث في المغازي ص:۶۱۹، وفي النكاح ص:۷۸۷تا۷۸۸۔

﴿بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ﴾ ۳۱۴۷

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هَذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ.

مونچھ کے کترنے کا بیان

یعنی مونچھ کا اتنا کاٹنا وکترنا کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے لیکن حلق یعنی مونڈنا بہتر نہیں

"وكان ابن عمر الخ" اور حضرت ابن عمرؓ اپنی مونچھ کو اتنی باریک کراتے (کترنے میں مبالغہ کرتے) کہ جلد کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی اور ان دونوں کے درمیان یعنی مونچھ اور ڈاڑھی کے درمیان (عنفقہ) کا بال بھی کاٹتے تھے (عنفقہ نیچے کے ہونٹ اور ٹھڈی کے درمیان کا بال)

۵۴۹۶ ﴿حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ ح قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مونچھ کا کترنا (کم کرنا) فطرت میں سے ہے۔

تشریح مونچھ بڑھانے سے آدمی کا فطری حسن جاتا رہتا ہے اور آدمی بدصورت ریچھ کی طرح مہیب ہو جاتا ہے۔ نیز کھانا کھاتے وقت مونچھ کے بال کھانے میں جاتے ہیں جو باعث کراہت ہے۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۷۴

۵۴۹۷ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے "روایۃ" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت ہیں یا فرمایا (شك من الراوى وهو سفيان) پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں (پانچ خصلتیں فطرت میں سے ہیں:) ختنہ کرانا، زیر ناف کا بال مونڈنا بغل کے بال اکھاڑنا یعنی مونڈنا۔ اور ناخنوں کو قلم کرنا، اور مونچھ کا کترنا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وقصّ الشارب"

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۷۴تا۸۷۵۔

تشریح "عن ابی ھریرة روایة" ای عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھو کقول الراوی یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھو کنایة عن الرفع ۔

"او خمس من الفطرة" اراد بالفطرة السنة القدیمہ الخ یعنی فطرۃ سے مراد وہ پرانی سنت ہے جسے انبیاء کرام علیہم السلام نے اختیار کیا اور جس پر تمام شریعتیں متفق ہیں۔

حضرت ابوہریرۃؓ کی اس حدیث میں پانچ کا ذکر ہے و ذکر الخمس لا ینافی الزائد مسلم شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرة. معلوم ہوا کہ حدیث مذکور میں پانچ حصر کیلئے نہیں۔

﴿بابُ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ﴾ ۳۱۴۸

ناخنوں کے قلم کرنے، ترشوانے کا بیان

۵۴۹۸﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فطرت میں سے ہے موئے زیر ناف مونڈنا، ناخنوں کا ترشوانا، اور مونچھ کاٹنا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قولہ و تقلیم الاظفار.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۷۵۔

۵۴۹۹﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْآبَاطِ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت ہیں ختنہ کرانا، موئے زیر ناف مونڈنا، اور مونچھ کاٹنا، اور ناخنوں کا ترشوانا، اور بغل کے بال مونڈنا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قولہ وتقلیم الاظفار.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۸۷۵۔

۵۵۰۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو کہ ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ اور حضرت ابن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو بال مٹھی سے زیادہ ہوتے اسے کاٹ دیتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں محل ھذا الحدیث فی الباب الذی قبلہ ولا یناسب ذکرہ ھنا. (عمدہ)

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں "وھذا الحدیث لا تعلق لہ بما ترجم لہ کما لا یخفی ویمکن توجیھہ بتعسف (قس)

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۸۷۵۔

۳۱۴۹ ﴿بَابُ إِعْفَاءِ اللِّحٰى﴾

عَفَوْا كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ.

داڑھی (کو بڑھنے کیلئے) چھوڑ دینا

"عَفَوا" معنی کثروا ہے یعنی بہت بڑھ گئے وکثرت اموالھم ان کے مال بہت بڑھ گئے بہت مالدار ہوگئے۔

۵۵۰۱﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحٰى﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مونچھیں خوب کتروالیا کرو اور داڑھی چھوڑ دو، بڑھاؤ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "واعفوا اللحی"

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۸۷۵ اخرجہ مسلم ایضاً.

تشریح حدیث پاک میں اعفوا بصیغہ امر ہے معلوم ہوا کہ داڑھی بڑھانا واجب ہے داڑھی مونڈانا حرام ہے داڑھی مونڈانے والا داڑھی چور بلاشبہ فاسق ہے اس مسئلہ کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کا رسالہ "داڑھی کا فلسفہ" اور حضرت شیخ الحدیث کا رسالہ "وجوب داڑھی" کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

۳۱۵۰ ﴿بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ﴾

بڑھاپے کے متعلق روایات

۵۵۰۲ ﴿حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا﴾

ترجمہ محمد بن سیرینؒ نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا؟ فرمایا آنحضور ﷺ کے بال بہت کم سفید ہوئے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۷۵۔

۵۵۰۳ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ﴾

ترجمہ ثابت بنانی نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو انسؓ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خضاب کی نوبت ہی نہیں آئی تھی اگر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۷۵ والحديث اخرجه مسلم في فضائله.

تشریح شَمَطَاته بفتحات اى الشعرات البيض.

۵۵۰۴ ﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عن عُثْمَانَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ فِضَّةٍ فِيهَا شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا﴾

ترجمہ | عثمان بن عبداللہ بن موہب نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس ایک پیالہ پانی دے کر بھیجا، اسرائیل راوی نے تین انگلیاں بند کرلیں (اس سے اشارہ تھا کہ پیالی اتنی چھوٹی تھی) یہ پیالی چاندی کی تھی اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ڈال دیا گیا عثمان بن عبداللہ نے بیان کیا کہ جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کچھ ہو جاتا تو اپنا پیالہ پانی کا ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس بھیج دیتا عثمان نے بیان کیا کہ میں نے پیالے میں جھانکا تو دیکھا کہ کچھ سرخ بال تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "شعرات حمرا" لانه يدل على الشيب.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۵ وهذا الحديث اخرجه ابن ماجه في اللباس ايضا.

سوال وجواب: سوال یہ ہے کہ مسئلہ گذر چکا ہے کہ چاندی کے برتن میں کھانا پینا ناجائز وحرام ہے پھر ام المومنین حضرت ام سلمہؓ چاندی کا برتن کیسے استعمال کرتی تھیں؟

جواب: وہ پیالہ نفس چاندی کا نہ تھا بلکہ کسی اور دھات کا تھا اس پر صرف چاندی کی قلعی کی گئی تھی تو ظاہر کے اعتبار سے اس کو چاندی کا پیالہ کہہ دیا گیا۔ واللہ اعلم

۵۵۰۵﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ﴾

ترجمہ | عثمان بن عبداللہ بن موہب نے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال نکال کر دکھائے جن پر خضاب لگا ہوا تھا (یونس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان پر مہندی اور وسمہ کا خضاب تھا)

"وقال ابونعیم الخ" اور ابونعیم (الفضل بن دکین) نے ہم سے بیان کیا کہ ہم سے نصیر بن ابی الاشعث نے بیان کیا انھوں نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ حضرت ام سلمہؓ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک دکھلائے جو سرخ تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا وجه آخر في حديث عثمان بن عبدالله المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۵۔

۳۱۵۱ باب الخضاب

خضاب کا بیان

یعنی سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو مہندی وغیرہ سے متغیر کرنا جائز ہے لیکن بالکل سیاہ خضاب جمہور علماء مکروہ فرماتے ہیں امام نوویؒ نے مکروہ تحریمی قرار دیا ہے مگر بعض علماء نے جہاد کی مصلحت کے پیش نظر مجاہد کیلئے جائز قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

۵۵۰۶ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہود اور نصاری بالوں کو نہیں رنگتے ہیں اس لئے تم لوگ ان کی مخالفت کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فخالفوهم" لان مخالفتهم بالخضاب۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۷۵ ومر الحديث ص: ۴۹۲ واخرجه مسلم وابن ماجه في اللباس واخرجه ابو داؤد واخرجه النسائي في الزينة (عمده)

تشریح خضاب کا مسئلہ تفصیل طلب ہے چونکہ روایات مختلف ہیں خود آنحضور ﷺ کے متعلق سابق باب باب ما یذکر فی الشیب کی روایت سے معلوم ہو چکا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بال اتنے سفید ہی نہ تھے کہ آپ انہیں رنگتے اور خضاب لگاتے، اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے خضاب استعمال کیا ہے جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ کی روایت اوپر گذر چکی ہے کہ ایک پیالی میں حضور ﷺ کے سرخ بال کی زیارت کرائی۔

بہر حال اس مفصل بحث کیلئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

۳۱۵۲ باب الجعد

گھنگھریالے بال کا بیان

"الجعد" بفتح الجيم وسكون العين المهملة وبعدها دال مهملة ايضاً

۵۵۰۷ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ربیعہ نے سنا حضرت انسؓ سے کہ حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ لمبے (تڑنگے) قد کے نہیں تھے اور نہ آپ ﷺ پستہ قد کے تھے اور نہ بالکل سفید (چونے کی طرح) اور نہ بالکل ہی گندم گوں تھے (بلکہ آپ ﷺ سرخ وسفید تھے یعنی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی) اور نہ ہی آپ کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل ہی سیدھے (بلکہ ان میں تھوڑی خمدار تھی) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا پھر (نبوت کے بعد) دس سال آپ ﷺ مکہ میں مقیم رہے پھر دس سال مدینہ منورہ میں رہے اور ساٹھ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دنیا سے اٹھالیا درانحالیکہ آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وليس بالجعد"

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۸۷۵ و مر الحديث ص:۵۰۲، شمائل ترمذی۔

تحقیق وتشریح "انه سمعه" اى ان ربيعة سمع انسا یعنی سمع کا فاعل ربیعۃ الرائی ہیں و الغرض ان ربيعة اخذ هنا الحديث بطريق التحديث لا بالاخبار.

"الطويل البائن" اى المفرط فى الطول نمایاں طوالت لئے ہوئے "بائن" ہمزہ کے ساتھ اسم فاعل ہے بان يبين بيانا بمعنی ظاہر ہونا یا مشتق ہے بينونة سے بمعنی جدا ہونا یعنی دوسروں سے الگ تھلگ دکھائی دینے والے نہ تھے مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ ایسے لمبے نہیں تھے کہ سب سے نمایاں دکھائی دیں یا سب سے جداگانہ نظر آئیں۔

اشارة الى انه عليه السلام كان ربعة لكنه الى الطول اقرب. ولا بالقصير: اور نہ آپؐ پستہ قد تھے جسے ٹھگنا کہا جاتا ہے بلکہ آپؐ کا قد مبارک درمیانہ تھا۔

"وليس بالابيض الامهق" امهق از سمع مَهَقا بہت سفید ہونا ایسی سفیدی جس میں سرخی وغیرہ نہ ہو بالکل چونہ کی طرح سفید ہو "وليس بالآدَمِ از سمع اَدِم یا دم اَدَمًا گندم گوں ہونا۔

"آدم" اصله أءدم بهمزتين على وزن افعل دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل دیا گیا یعنی بہت زیادہ سانولا۔

"ليس بالآدم" مطلب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کا رنگ بہت زیادہ سانولہ نہیں تھا کہ جس پر سیاہی کی جھلک محسوس ہو

بلکہ آنحضور ﷺ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن پرنور اور کچھ ملاحت لئے ہوئے تھے۔

"القَطَط" قاف اور طاء دونوں پر فتحہ، ایضا بفتح القاف وکسر الطاء والاول ھو الاشھر شدید الجعودة.

"ولا بالسَّبِط" بفتح السین المھملة وکسر الموحدة سیدھا بال۔ یعنی آنحضور ﷺ کے بال نہ بہت زیادہ گھنگھریالے (پیچیدار) تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ہلکی سی پیچیدگی اور گھونگھریالہ پن تھا۔

باقی ترجمہ دیکھئے۔

۵۵۰۸﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ قَالَ شُعْبَةُ شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ میں نے سرخ حلّہ (جوڑا) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

(امام بخاریؒ نے کہا کہ) میرے بعض اصحاب نے مالک بن اسماعیل سے نقل کیا کہ آنحضور ﷺ کے سر کے بال شانہ مبارک کے قریب تک تھے، ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت براءؓ سے اس حدیث کو کئی مرتبہ سنا اور جب اس حدیث کو بیان کرتے تو مسکراتے، شعبہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے بال کانوں کی لو تک تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة یمکن ان توخذ من قوله "ان جمته لتضرب قریبا من منکبیه" لان الجمّه شعر فیتناول الجعد والسبط.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۷۶ مر الحدیث ص:۵۰۲، ص:۸۷۰۔

تشریح آنحضور ﷺ کے بال مبارک وفرہ، لمہ، جمہ کی تفصیل دیکھئے جلد ۸ ص:۲۵۴۔

۵۵۰۹﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات (خواب میں) مجھے کعبہ کے پاس دکھایا گیا تو میں نے ایک گندمی رنگ صاحب کو دیکھا گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ان کے زلف حسین تر (شانوں تک لمبے) کہ ایسے زلف والوں میں سب سے خوبصورت انھوں نے بالوں میں کنگھا کرر کھا ہے کہ پانی (سر سے) ٹپک رہا ہے (ایسے تروتازہ بال ہیں گویا کہ پانی ٹپک رہا ہے) دو آدمیوں پر سہارا لیکر یا فرمایا دو آدمیوں کے شانوں پر سہارا لے کر بیت اللہ کا طواف کررہے ہیں میں نے (فرشتہ سے) پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں پھر اچانک میں نے ایک بہت سخت گھونگھریالے بال والے شخص کو دیکھا داہنی آنکھ کا کانا ہے گویا پھولا ہوا انگور ہے میں نے پوچھا یہ (بدشکل) کون ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے (جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة "برجل جعد"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۷۶ مر الحديث ص:۴۸۹، ياتي ص:۱۰۳۶، ص:۱۰۴۰، ص:۱۰۵۵۔

۵۵۱۰﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کندھے تک لٹکے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الشعر يوصف بالجعد .

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۷۶ وياتي متصلاً ص:۸۷۶۔

۵۵۱۱﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے گیسوئے مبارک (زلف) شانے تک رہتے تھے۔

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۷۶ و مر الحديث ص:۸۷۶۔

۵۵۱۲﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ﴾

ترجمہ | قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک درمیانہ تھے نہ بالکل سیدھے تھے نہ

بالکل گھنگھریالے دونوں کانوں اور مونڈھوں کے درمیان رہتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث انسؓ .

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۷۶۔

تشریح | اس سے قبل کی روایت حضرت انسؓ ہی کی گذری کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کندھوں تک تھے اور اس روایت میں ہے کہ کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تھے اور بعض روایت میں ہے کہ کانوں کی لوتک تھے، ان روایات میں کوئی تعارض وتناقض نہیں ہے اصل میں مختلف اوقات میں مختلف حالت تھی اس لئے آپ ﷺ کے موئے مبارک کی تین قسمیں ذکر کی جاتی ہیں وفرہ، لمہ اور جمہ۔ سب کی تفصیل دیکھنے کے بعد کوئی اشکال نہ رہے گا۔

ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص: ۲۵۴۔

۵۵۱۳﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ پُر گوشت تھے میں نے حضور اقدس ﷺ جیسا (خوبصورت) حضور ﷺ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال درمیانہ تھے نہ گھنگھریالے نہ بالکل سیدھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۷۶۔

۵۵۱۴﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں پُر گوشت (فربہ) تھے چہرہ انور نہایت خوبصورت میں نے آپ ﷺ جیسا حسین نہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ ﷺ کے بعد اور آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر فيه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۷۶۔

تشریح | حدیث مذکور کے الفاظ فتح الباری، عمدۃ القاری، اور قسطلانی اور کرمانی کے مطابق ہیں، ہمارے ہندوستانی بخاری

کے متن کے الفاظ ہیں "كان النبى صلى الله عليه وسلم ضخم الراس والقدمين الخ" اس صورت میں ترجمہ ہوگا حضور اقدس ﷺ کا سر مبارک بڑا تھا اور پاؤں مبارک پُر گوشت۔

۵۵۱۵﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ وَقَالَ أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبَهًا لَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر گوشت تھے چہرہ مبارک حسین و جمیل میں نے آنحضور ﷺ جیسا (خوبصورت) حضور ﷺ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔

"وقال هشام" اور ہشام نے بیان کیا ان سے معمر نے ان سے قتادہ نے ان سے انسؓ نے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پُر گوشت ہاتھ پاؤں والے تھے۔ اور ابو ہلال محمد بن سُلیم نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے انسؓ یا جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور پاؤں مبارک پُر گوشت (بھرے ہوئے) تھے میں نے آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔

مطابقته للترجمة هذا طريق آخر فيه بالتردد بين انس وابى هريرةؓ.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۷۶۔

سوال و جواب: فان قلت هذه الروايات الواردة فى صفة الكفين والقدمين لاتعلق لها بالترجمة؟

اجيب بانها كلها حديث واحد واختلفت رواته بالزيادة والنقص والغرض منه بالاصالة صفة الشعر وما عدا ذلك فبالتبع (قس)

۵۵۱۶﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذْ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي﴾

ترجمہ: مجاہدؒ نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اتنے میں لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو ایک شخص نے کہا اس کی تو دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا ابن عباسؓ نے فرمایا میں نے تو آنحضور ﷺ سے یہ نہیں سنا ہے لیکن آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تم حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھنا چاہتے ہو تو تم اپنے صاحب (اپنے پیغمبرؐ) کو دیکھو (یعنی ابراہیم علیہ السلام میرے ہم شکل تھے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک گندمی رنگ کے گھونگھر بال والے شخص تھے سرخ اونٹ پر سوار جس کی لگام کھجور کی نہایت عمدہ بٹی ہوئی رسی کی ہے جیسے میں انہیں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ وادی (ازرق) میں تلبیہ کہتے ہوئے اتر رہے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "جعد"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۶ مر الحديث ص:۲۱۰، وص:۴۷۳۔

۳۱۵۴ باب التَّلْبِيدِ

بالوں کو گوند وغیرہ سے سر پر جمالینا

۵۵۱۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپؓ نے فرمایا کہ جو شخص سر کے بالوں کو گوند وغیرہ سے جمائے اسے چاہئے کہ (حج وعمرہ کے بعد) سر منڈائے (قصر کافی نہیں) احرام کی تلبید کے مشابہ نہ رکھے (یعنی جیسے احرام میں بالوں کو انتشار سے بچانے کیلئے بالوں کو جمالیتے ہیں اس طرح غیر احرام میں نہ بناؤ) اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حالت احرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوند سے بال جمائے ہوئے دیکھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بالتلبيد وفي ملبدًا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۶ مر الحديث ص:۲۰۸، ص:۲۱۰۔

تشریح: احرام کی حالت میں سر پر نہ ٹوپی رہتی ہے نہ عمامہ اس لئے بالوں کو انتشار سے بچانے کیلئے کسی لیس دار تیل یا گوند وغیرہ سے جمالینا جائز بلا کراہت ہے البتہ احرام کے علاوہ عام حالات میں مکروہ ہے۔

بہر حال سیدنا عمر بن الخطابؓ کا مقصد یہ تھا کہ غیر احرام میں احرام والوں کی مشابہت کر کے تلبید نہ کرو۔

۵۵۱۸ حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بالوں کو جما کر احرام کے وقت یوں تلبیہ کہہ رہے تھے "لبيك اللّٰهم لبيك لبيك لاشريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لاشريك لك" ان کلمات سے زیادہ اور کچھ آپ نہیں بڑھاتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ملبدا"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۷۶ مر الحديث ص:۲۰۸،ص:۲۱۰۔

تشریح کلمات تلبیہ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ۵،ص:۲۰۸۔

۵۵۱۹﴿حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ﴾

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ لوگ عمرہ کر کے احرام کھول چکے ہیں اور آپ ﷺ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ میں نے اپنے سر کے بال جما لئے ہیں اور اپنی ہدی (قربانی کے جانور) کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے اس لئے میں جب تک قربانی نہ کرلوں گا احرام نہیں کھولوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "لبّدت راسى"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۷۶تا۸۷۷ مر الحديث ص:۲۱۲،ص:۲۱۳،ص:۲۳۰،ص:۲۳۳،ص:۶۳۱۔

۳۱۵۴ ﴿بَابُ الْفَرْقِ﴾

بفتح الفاء وسكون الراء مانگ نکالنا

ای قسمة شعر الراس فی المفرق وهو وسط الراس یعنی بیچ سر سے مانگ نکالنا۔

۵۵۲۰﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ پر اگر کسی مسئلہ میں (وحی کے ذریعہ) کوئی حکم نازل نہیں ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب (یہود) کے مطابق عمل کو پسند کرتے تھے اور اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو (بغیر مانگ نکالے) لٹکائے رکھتے تھے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ابتداء میں اہل کتاب کی موافقت میں) سر کے بال پیشانی کی طرف لٹکاتے تھے اس کے بعد پھر بیچ سے مانگ نکالنے لگے۔

تشریح | وفي رواية معمر ثم امر بالفرق ففرق فكان آخر الامرين وروى ان الصحابة رضي الله عنهم كان منهم من يفرق ومنهم من كان يسدل ولم يعب بعضهم على بعض وصح انه صلى الله عليه وسلم كانت له لمة فان انفرقت فرقها والا تركها قال النووي الصحيح جواز الفرق والسدل (قس)

۵۵۲۱﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جیسے میں اب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں درانحالیکہ آپ ﷺ محرم تھے۔

عبداللہ بن رجاء نے (اپنی روایت میں) في مفرق النبي صلى الله عليه وسلم کہا یعنی بجائے مفارق بصیغہ مفرد کہا جیسا کہ بخاری، ص:۴۱ میں مفرد ہی کا صیغہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۷ مر الحديث ص:۴۱۔

۳۱۵۵
﴿بَابُ الذَّوَائِبِ﴾

گیسوؤں (زلفوں) کا بیان

تحقیق وتشریح | ذوائب جمع ہے ذُؤابة بالذال المعجمه کی بمعنی گیسو، زلف۔

۵۵۲۲﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح

وحَدَّثَنا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنا هُشَيْمٌ عَنْ أبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهٰذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارثؓ کے گھر گذاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات انہیں کے پاس تھے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اس پر آنحضور ﷺ نے میرا گیسو پکڑا اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

دوسری روایت ہم سے عمرو بن محمد نے (جو امام مسلم کے بھی شیخ ہیں) بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی پھر یہی حدیث نقل کی البتہ اس میں شک کے ساتھ بذؤابتی او براسی کہا۔ یعنی حضور اکرم ﷺ نے میرا گیسو یا میرا سر پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فاخذ بذؤابتی"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۷۷ مر الحديث ص: ۲۲، ص: ۲۵، باقی مواضع کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۵۰۴۔

﴿بَابُ الْقَزَعِ﴾ ۳۱۵۶

کچھ سر منڈانا اور کچھ چھوڑ دینا

بفتح القاف والزاى بعدها عين مهملة والمراد به هنا ترك بعض الشعر وحلق بعضه

قزع کے معنی ہیں کچھ سر منڈانا اور کچھ بال چھوڑ دینا

۵۵۲۳﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ وَتَرَكَ هَاهُنَا شَعَرَةً وَهَاهُنَا وَهَاهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ قِيلَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَا أَدْرِي هٰكَذَا

قَالَ الصَّبِيُّ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هٰذَا وَهٰذَا ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ قزع سے منع فرماتے تھے۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے (عمر بن نافع سے) پوچھا قزع کیا ہے؟ پھر عبید اللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے بیان کیا کہ بچہ کا سر مونڈتے وقت کچھ بال یہاں یہاں چھوڑ دے اور عبید اللہ نے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہمیں اس کی صورت بتائی عبید اللہ سے پوچھا گیا کیا اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں انھوں نے صرف لفظ صبی کا ذکر کیا تھا عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن نافع سے دوبارہ پوچھا تو انھوں نے کہا لڑکے کے کنپٹی اور گدی پر چھوڑ دینے میں کچھ حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں اور اسکے سر میں اور کہیں بال نہ ہو (یعنی پورا سر مونڈ دیا جائے) اور اسی طرح سر کے اس جانب اور اس جانب چھوڑ دیئے جائیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۷۷ ويأتي ايضا متصلاً ص: ۸۷۷ وهذا الحديث اخرجه مسلم في اللباس وابو داود في الرجل والنسائي في الزينة وابن ماجه في اللباس (قس)

۵۵۲۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۷۷ ومر الحديث ص: ۸۷۷۔

تشریح قزع کی یہ ممانعت بلا ضرورت پر محمول ہے لیکن اگر علاج وغیرہ کی ضرورت کیلئے ہو تو جائز بلا کراہت ہے نیز پورے سر کے مونڈنے (حلق) میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن حضور ﷺ کی سنت سر پر زلف رکھنا ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۳۱۵۷ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا ﴾

عورت کا اپنے ہاتھوں سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا

۵۵۲۵ ﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِيَدِي لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کیلئے (احرام کے وقت) اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اور میں نے آنحضور ﷺ کو (دسویں ذی الحجہ) منیٰ میں طواف زیارت کرنے سے پہلے خوشبو لگائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۷ واخرجه النسائي في اللباس.

تشریح | حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ احرام باندھنے کیلئے احرام سے پہلے خوشبو لگانا اور اسی طرح احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگانا ثابت ہے۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو رمی، قربانی اور حلق کے بعد احرام کھولنے کی اجازت ہے۔ اب وہ تمام چیزیں جو احرام میں ممنوع تھیں حلال ہو جاتی ہیں سوائے جماع کے اس لئے خوشبو لگا سکتے ہیں۔

﴿بَابُ الطِّيْبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ﴾ ۳۱۵۸

سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

۵۵۲۶﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عمدہ خوشبو لگاتی جو ہمارے پاس موجود ہوتی یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں دیکھتی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۷، مر الحديث ص:۴۱، ص:۲۰۸۔

﴿بَابُ الْإِمْتِشَاطِ﴾ ۳۱۵۹

کنگھی کرنے کا بیان

۵۵۲۷﴿حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا بْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک سوراخ سے جھانک کر دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنا سر کنگھی سے کھجلا رہے تھے (پھر جب یہ شخص آنحضور ﷺ سے ملا تو) حضور اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں اس کو تیری آنکھ میں بھونک دیتا (آنکھ پھوڑ دیتا) دیکھو اجازت لینے کا حکم نظروں سے بچنے ہی کیلئے دیا گیا ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة من حيث ان المِدرى هو المشط عند البعض.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۷۷تا۸۷۸ یاتی ص:۹۲۲،ص:۱۰۲۰۔

تشریح "ان رجلاً" یعنی جھانکنے والا شخص قيل هو الحكم بن ابی العاص بن اميه والد مروان (قس)
اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں سوراخ سے یا کھڑکی سے جھانکے اور گھر والا کچھ پھینک کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو گھر والے پر کچھ تاوان لازم نہ ہوگا۔(قس)

۳۱۶۰ ﴿بَابُ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا﴾

حائضہ عورت کا اپنے شوہر کو کنگھی کرنا

یعنی حیض کی حالت میں کنگھی کر سکتی ہے

۵۵۲۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی۔
دوسری حدیث حضرت عائشہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔

۳۱۶۱ ﴿بَابُ التَّرْجِيلِ وَالتَّيَمُّنِ فِيهِ﴾

کنگھی کرنا اور کنگھی کرنے میں داہنی طرف سے شروع کرنا (مستحب ہے)

۵۵۲۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ممکن ہوتا داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے کنگھی کرنے اور وضو کرنے میں بھی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۸ مر الحديث ص:۲۹۔

﴿بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ﴾ ۳۱۶۲

بكسر الميم وسكون المهملة

مشک کے بارے میں روایات

۵۵۳۰﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا ہر عمل اس کیلئے ہے (اس میں ریا کی نیت بھی ہو سکتی ہے) سوائے روزہ کے کہ روزہ خاص میرے لئے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منھ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ريح المسك"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۸ مر الحديث في الصوم ص:۲۵۴، ص:۲۵۵، ياتي ص:۱۱۱۶، ص:۱۱۲۵۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد پنجم، ص:۴۶۹۔

﴿بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ﴾ ۳۱۶۳

جس خوشبو کا استعمال مستحب ہے

اى لا يستعمل الاذل مع وجود الأعلى الا عند الضرورة

۵۵۳۱﴿حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنها قَالَتْ كُنتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عِندَ إِحرَامِهِ بِأَطيَبِ مَا أَجِدُ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ﷺ کے احرام کے وقت عمدہ تر خوشبو جو مل سکتی تھی لگاتی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "باطيب ما اجد"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۸ مر الحديث ص:۲۰۸، ص:۲۳۶، ص:۸۷۷۔

﴿بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ﴾ ۳۱۶۴

جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا

۵۵۳۲﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الأَنصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ (کو جب خوشبو ہدیہ کی جاتی) خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو واپس نہیں فرماتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۸ مر الحديث ص:۳۵۱۔

﴿بَابُ الذَّرِيرَةِ﴾ ۳۱۶۵

ذریرہ کا بیان (جو ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے)

۵۵۳۳﴿حَدَّثَنَا عُثمَانُ بْنُ الْهَيثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنهُ عَنِ ابنِ جُرَيجٍ أَخبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ عُروَةَ سَمِعَ عُروَةَ وَالقَاسِمَ يُخبِرَانِ عَن عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ لِلحِلِّ وَالإِحرَامِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ (کی خوشبو) لگائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۸ مر الحديث ص:۲۰۸، ص:۲۳۶، ص:۸۷۷۔ والحديث اخرجه مسلم.

تحقیق وتشریح | "ذريرة" بفتح الذال المعجمة وكسر الراء الاول بروزن عظيمة.

ذریرہ ایک جوف دار لکڑی کا ریزہ ہے جو ہندوستان سے عرب جاتا ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ قصب الذریرہ نہاوند سے آتا ہے۔

بعض حضرات کا قول ہے کہ ذریرہ ایک خوشبو ہے جو کئی چیزوں سے ملا کر بنائی جاتی ہے۔

۳۱۶۶ ﴿بَابُ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ﴾

حسن کیلئے جو عورتیں دانت کشادہ کرائیں (یعنی ان کی مذمت کا بیان)

۵۵۳۴﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عنه فانتهوا﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ اللہ نے لعنت فرمائی ہے گودنا گودنے والیوں اور چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کیلئے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر جو اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ میں ان لوگوں پر لعنت نہ کروں جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ حکم تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے "وما آتا كم الرّسول الايه" اور جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں سو چھوڑ دو (یعنی رسول کے تمام احکام اوامر ونواہی کی پابندی رکھو)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۸ مر الحديث ص:۷۲۵، ياتي ص:۸۷۹، ص:۸۸۰۔

۳۱۶۷ ﴿بَابُ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ﴾

بالوں میں الگ سے دوسرے بال ملانا (جوڑنا)

۵۵۳۵﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ﴾

ترجمہ | حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انھوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے حج کے سال (۵۱ھ) میں سنا اور معاویہؓ (مدینہ منورہ میں) منبر پر فرمارہے تھے اور بالوں کا ایک گچھا لیا جوان کے محافظ کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے اے مدینہ والو کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ اس طرح کرنے سے (یعنی دوسرے بال جوڑنے سے) منع فرماتے تھے اور فرمارہے تھے کہ بنی اسرائیل اسی وقت تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بنالیا۔ (بال جوڑنے لگیں)

"وقال ابن ابی شیبہ" (ابوبکر عبداللہ بن محمد) بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے بیان کیا انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ نے لعنت بھیجی ہے سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں اور لگوانے والیوں پر اور گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "حين اتخذ هذه نساؤهم اراد به وصل الشعر".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۸ مر الحديث ص:۴۹۳، ص:۴۹۶، ياتي ص:۸۷۹۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ۷، ص:۵۶۰۔

۵۵۳۶﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعَرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی پھر وہ بیمار ہوگئی اور اس مرض کی

وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے (گر گئے) تو اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بالوں میں مصنوعی بال جوڑ دیں تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی (دونوں پر) لعنت بھیجی ہے۔ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی ابان بن صالح سے انھوں نے حسن بن مسلم بن یناق سے انھوں نے صفیہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۸۷۸ مر الحديث في النكاح ص:۷۸۴۔

۵۵۳۷﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا فَسَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا پھر وہ بیمار ہوگئیں اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھے ابھار رہا ہے (مجھ پر زور دے رہا ہے) کیا میں اس کے سر میں دوسرے بال ملا دوں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی کو برا کہا (اس پر لعنت کی)

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۸۷۸تا۸۷۹ و ياتي متصلاً ص:۸۷۹۔

۵۵۳۸﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

مطابقته للترجمة | هذا طريق آخر في حديث اسماءؓ.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۸۷۹ و مر الحديث ص:۸۷۹۔

۵۵۳۹﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے، اور نافع نے کہا گودنا مسوڑھے پر ہوتا ہے۔ (کبھی مسوڑھے پر بھی گودا جاتا ہے)

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۸۷۹، یاتی ص:۸۷۹۔

۵۵۴۰﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ﴾

ترجمہ | سعید بن مسیبؒ نے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ جب آخری مرتبہ (۵۱ھ میں) مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ سنایا تو آپؓ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کر فرمایا میں تو سمجھتا تھا کہ یہ فعل یہودیوں کے سوا کوئی اور نہیں کرتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زور (فریبی) فرمایا ہے یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۸۷۹ مر الحديث ص:۴۹۳، ص:۴۹۶، ص:۸۷۸۔

٣١٦٨
﴿بَابُ الْمُتَنَمِّصَاتِ﴾

ای هذا باب فی بیان ذم النساء المتنمّصات

مُتَنَمِّصات جمع ہے مُتَنَمِّصَة کی بمعنی چہرے پر سے روئیں (بال) اکھاڑنے والی

چہرے سے بال اکھاڑنے والیوں (کی مذمت) کا بیان

۵۵۴۱﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللّٰهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ مَا هَذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ وَفِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾

ترجمہ | علقمہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے خوبصورتی کیلئے گودنے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو کہ اللہ کی خلقت (پیدائش) میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی، اس وقت ام یعقوب (جو بنی اسد بن خزیمہ کے قبیلہ کی تھیں) کہنے لگی یہ کیا ہے (جو آپ ان عورتوں پر لعنت کرتے ہیں یعنی اس کی دلیل کیا ہے؟) حضرت عبداللہؓ نے فرمایا میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی (ان پر) لعنت موجود ہے ام یعقوب نے کہا خدا کی قسم میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے اور کہیں بھی ایسی کوئی بات مجھے نہیں ملی، حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا بخدا اگر تو قرآن پڑھتی تو تمہیں مل جاتا۔

وما آتاكم الرسول الاية : اور جو کچھ رسول تمہیں حکم دیں اسے لے لو (یعنی عمل کرو) اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ (باز آجاؤ)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمتنمّصات"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۹ مر الحديث ص:۷۲۵، ص:۸۷۸، ياتي ص:۸۸۰۔

۳۱۶۹
﴿بَابُ الْمَوْصُولَةِ﴾

اى هذا باب في بيان ذم المرأة الموصولة

جس عورت کے بالوں میں دوسرے کے بال جوڑ دیئے جائیں

۵۵۴۲﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله المستوصلة وهى الموصولة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۹ مر الحديث ص:۸۷۹ ياتي ص:۸۸۰۔

۵۵۴۳﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلَتْ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُ فِيهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ﴾

ترجمہ حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری لڑکی کو کھسرا ہو گیا (چیچک نکلی ہے) تو اس کے بال جھڑ گئے اور میں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں (مصنوعی بال لگا دوں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ نے لعنت بھیجی ہے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "والموصولة"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:٨٧٩ مر الحديث ص:٨٧٩۔

تحقیق "فأمّرق" بهمزة وصل وميم مشددة وراء مفتوحة فقاف اصله انمرق فقلبت النون ميما وادغمت فی لاحقها من المروق ای خرج شعرها من موضعه یعنی بالوں کا اپنی جگہ سے جھڑ جانا۔

۵۵۴۴﴿حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةُ وَالْمُوتَشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ يَعْنِي لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بالشك من الراوی) گودنے والی اور گدوانے والی مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "والمستوصلة" لانها الموصولة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:٨٧٩ مر الحديث ص:٨٧٩، یاتی ص:٨٨٠۔

۵۵۴۵﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عز وجل﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور خوبصورتی پیدا کرنے کیلئے سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت فرمائی ہے پھر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

(ای فی قوله تعالیٰ "ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا" اذ معناه العنوا من لعنه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم)

مطابقتہ للترجمۃ | ولم یقع فی هذه الروایة ذکر ما ترجم له فیحتمل انه اشار الی ماورد فی بعض طرقه من ذکر ذلك . واللّٰه اعلم.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۸۷۹، مر الحدیث ص:۷۲۵،ص:۸۷۸، یاتی ص:۸۷۹،ص:۸۸۰۔

۳۱۶۹ ﴿بَابُ الْوَاشِمَةِ﴾

ای باب ذمّ المرأة الواشمة

گودنے والی عورت (کی مذمت) کا بیان

۵۵۴۶﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيْثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَنْصُورٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگ جانا حق ہے (سچ ہے لها تاثیر) اور آنحضور ﷺ نے گودنے سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة توخذ من قوله "عن الوشم" لان الوشم لا یحصل الا بالواشمة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۸۷۹، ومر الحدیث ص:۸۵۴۔

دوسری حدیث | حدثنی ابن بشار الخ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم نخعی کے واسطہ سے ذکر کرتے تھے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے تو عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب سے سنا ہے وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے واسطہ سے بیان کرتی تھیں۔

تشریح | یہ حدیث اسی صفحہ پر باب "المتنمصات" میں گذر چکی ہے۔

۵۵۴۷﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ﴾

ترجمہ | عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہؓ) کو دیکھا تو انھوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی قیمت (پچھنی لگانے کی اجرت) اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور سود کھلانے والے (یعنی سود لینے والے اور دینے والے) اور گودنے والی اور گدوانی والی پر لعنت بھیجی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "والواشمة"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۹ مر الحديث ص:۲۸۰،ص:۲۹۸، ياتی ص:۸۸۱۔

تشریح | ثمن الکلب کی تفصیل مع اختلاف اقوال ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ۶،ص:۳۶ تا ۳۷۔

۳۱۷۰
﴿بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ﴾

گدوانے والی عورت کا بیان

۵۵۴۸﴿حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور (اس وقت موجود صحابہؓ سے) فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق کچھ سنا ہے؟ تو ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا امیر المومنین میں نے سنا ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ فرمارہے تھے عورتوں گودنے کا کام نہ کرو اور نہ گدواؤ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ولا تستوشمن"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۷۹تا۸۸۰، والحديث اخرجه النسائی فی الزينة.

۵۵۴۹﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی آخر الحديث .

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۰ مر الحديث ص:۸۷۹۔

۵۵۵۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَا لِی لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی کِتَابِ اللّٰهِ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں، اور خوبصورتی کیلئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ہے پھر میں کیوں نہ لعنت کروں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور اس کی دلیل کتاب اللہ (قرآن مجید) میں موجود ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "المستوشمات"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۰، مر الحديث ص:۷۲۵، ص:۸۷۸، ص:۸۷۹۔

۳۱۷۱
﴿بَابُ التَّصَاوِیْرِ﴾

تصویروں کا بیان

۵۵۵۱﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِی طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَلَا تَصَاوِیْرُ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت ابوطلحہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے ہیں

جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں (ذی روح کی) تصویریں ہوں۔

"وقال اللیث" اور لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس بن یزید نے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی انھوں نے ابن عباسؓ سے سنا انھوں نے حضرت ابو طلحہؓ سے سنا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا تصاوير"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۸۰ مر الحديث ص: ۴۵۸، ص: ۴۶۸، مغازی، ص: ۵۷۰۔

تشریح تصویر سے مراد ذی روح (جاندار) کا چہرہ ہے اگر چہرہ نہ ہو تو مستثنیٰ ہے اسی طرح غیر جاندار مثلاً مسجد، مکان، درخت کی تصویریں داخل ممانعت نہیں ہیں اور تصویر خواہ فوٹو ہو یا مجسمہ ہو سب ناجائز ہیں جیسے ٹی وی، ویڈیو کیسٹ سب ناجائز و حرام ہیں۔

نیچری کا اعتراض و جواب ایک نیچری نے یہ حدیث سن کر اعتراض کیا کہ جب کتا رکھنے سے فرشتے پاس نہیں آتے تو میں ہمیشہ ایک کتا اپنے پاس رکھوں گا تاکہ موت کا فرشتہ ہمارے پاس نہ آسکے عالم صاحب نے جواب دیا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری جان نکالنے کیلئے وہ فرشتہ آئے گا جو کتوں کی جان نکالتا ہے اس پر نیچری لاجواب ہو گیا۔

بہر حال کتا اور تصویر والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں لیکن جو فرشتے ہر آدمی پر متعین ہیں یا جو فرشتے مامور بکار حکم الٰہی سے بھیجے جاتے ہیں وہ بہر حال اپنے اپنے کام پر آتے رہتے ہیں۔ واللہ اعلم

۳۱۷۲ ﴿بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

قیامت کے روز تصویر بنانے والوں کے عذاب کا بیان

۵۵۵۲ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ﴾

ترجمہ مسلم (ابوالضحیٰ بن صبیح یا مسلم بطین) سے روایت ہے کہ ہم مسروقؒ (تابعی) کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے تو مسروقؒ نے ان کے چبوترے پر کچھ تصویریں دیکھیں تو کہا میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے سنا انھوں نے فرمایا

کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورﷺ فرمارہے تھے اللہ کے یہاں قیامت کے دن تصویر بنانے والوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۸۰، اخرجہ النسائی فی الزینۃ.

تشریح تصاویر سے مراد اگر وہ تصاویر دمورتیاں ہوں جو پوجنے کیلئے بنائی جائیں تو ایسی مورتیاں بنانے والے تو مشرک و کافر ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، لیکن اگر پوجنے کیلئے نہ بنائی جائیں بلکہ صرف گھر کی زینت و یادگار مقصود ہو تو بھی کبیرہ گناہ ہے اس پر عذاب ہونا ممکن ہے۔ واللہ اعلم

۵۵۵۳﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو (زندہ کر کے دکھاؤ)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۸۰ ویاتی الحدیث فی التوحید ص:۱۱۲۸، واخرجہ مسلم.

﴿بَابُ نَقْضِ الصُّوَرِ﴾ ۳۱۷۳

تصویروں کوتوڑنے کابیان

۵۵۵۴﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ﴾

ترجمہ عمران بن حطان سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عائشہؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس میں تصویریں ہوتیں تو آپﷺ اسے توڑ دیتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۸۰ وھذا الحدیث اخرجہ ابوداود فی اللباس والنسائی فی الزینۃ.

تحقیق وتشریح "صُور" بضم الصاد المهملة وفتح الواو جمع صورة.
"معاذ بن فضالة" بفتح الفاء والضاد المعجمة. "تصاليب" جمع تصليب۔علامہ عینیؒ فرماتے ہیں تصالیب تصلیب کی جمع ہے بمعنی تصاویر۔حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں تصالیب صلیب کی جمع ہے۔واللہ اعلم

۵۵۵۵﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُوزُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأٰى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ﴾

ترجمہ ابوزرعہ نے بیان کیا کہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں گیا (وہ گھر مروان بن حکم کا گھر تھا) تو انھوں نے اس کے اوپر (یعنی چھت پر) ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنارہا تھا فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا (کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری تخلیق کی طرح پیدا کرنا (بنانا) چاہے تو ایک دانہ پیدا کرلیں یا ایک چیونٹی پیدا کرلیں اس کے بعد ابوہریرہؓ نے پانی کا ایک طشت منگایا (وضو کیلئے) اور اپنے ہاتھوں کو دھویا یہاں تک کہ بغل تک دھوڈالا تو میں (ابوزرعہ) نے عرض کیا ابوہریرہ کیا (وضو میں بغل تک دھونے کے متعلق) آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ (جنت میں) زیور پہننے کی یہ آخری حد ہے۔(یعنی میں آخری حد تک دھوتا ہوں) (حضرت ابوہریرہؓ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میں نے یہ حضور اقدس ﷺ سے نہیں سنا ہے بلکہ یہ میرا اجتہاد ہے حضرت ابوہریرہؓ نے اس حدیث سے استنباط کیا ہے جس میں ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے اٹھیں گے تو جہاں تک وضو میں اعضا زیادہ دھوئے جائیں گے وہیں تک سفیدی پہنچے گی یا اس آیت سے استنباط کیا یُحَلَّوْنَ فِيهَا أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ).

مطابقتہ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "ليس فيه تعرض الى النقض ولم تبق المطابقة الا فى لفظ الصور فقط (عمده)

﴿بَابُ (۳۱۷۴) مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ﴾

ان تصویروں کا بیان جو قدموں سے روندی جائیں (کیا حکم ہے؟ کیا اس میں رخصت ہے؟)

۵۵۵۶﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا

بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلٰى سَهْوَةٍ لِي فِيْهَا تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ۔

ترجمہ سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمٰن بن قاسم سے سنا اور اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں ان سے افضل (علم و فضل میں) کوئی نہ تھا انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؓ) سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک کے) سفر سے تشریف لائے اور میں نے اپنے گھر کے سائبان پر ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردہ کو دیکھا تو اسے کھینچ کر اتار دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو لوگ اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم نے اس پردہ کے ایک یا دو گدے بنا دیئے (جس پر آنحضور ﷺ بیٹھتے تھے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وسادة" لانه يرتفق بها ويمتهن.

یعنی آنحضور ﷺ اس پر ٹیک لگاتے تھے (اور بیٹھتے تھے)

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۸۸۰ مر الحديث ص:۳۳۷، ياتي ص:۹۰۲۔

تشریح حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں واستدل بهذا الحديث على جواز اتخاذ الصور اذا كانت لا ظل لها وهي مع ذلك مما يوطأ ويداس او يمتهن بالاستعمال كالمخاد والوسائد قال النووى وهو قول جمهور العلماء من الصحابة والتابعين وهو قول الثورى ومالك وابى حنيفة والشافعیؒ الخ (فتح)

۵۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں آنحضور ﷺ نے مجھے اس کے اتار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا، اور میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر في حديث عائشه.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۸۸۰ مر الحديث ص:۳۳۷، ص:۸۸۰، ياتي ص:۹۰۲۔

تشریح قوله: وكنت اغتسل الى آخره. اورد هذا عقيب حديث التصوير وهو حديث مستقل قد افرده في كتاب الطهارة ووجه ذكره عقيب حديث التصوير هو كانه سمعه على هذا الوجه فاورده مثل ما سمعه.

وقال الكرماني لعل الدرنوك كان معلقا باب المغتسل او بحسب سؤال او غير ذلك (عمده)

﴿بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى الصُّورَةِ﴾ ۳۱۷۵

جس نے تصویر پر بیٹھنے کو ناپسندیدہ فعل سمجھا

۵۵۵۸ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيْرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّوْرَةُ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں تو اسے دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہیں لائے تو میں نے عرض کیا کہ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ گدا کس لئے ہے؟ میں نے عرض کیا آپ کے بیٹھنے اور اس پر ٹیک لگانے کیلئے آنحضور ﷺ نے فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو پیدا کیا ہے اسے زندہ کرو (اس میں جان ڈالو) اور فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں نہیں داخل ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم انكر على عائشة حين قالت لتجلس عليها وتوسدها فدل ذلك على كراهة القعود على الصور.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۸۰ تا ص:۸۸۱ مر الحديث ص:۲۸۳، ص:۴۵۸، ص:۷۷۸، ياتی ص:۱۱۲۸۔

سوال و جواب: بظاہر یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی حدیث مذکورہ کے معارض ومخالف ہے جس میں تصریح ہے فجعلناه وسادة او وسادتين.

جواب: ممکن ہے کہ حضرت عائشہؓ نے جب پھاڑ کر گدا بنایا ہو تو تصویریں بھی پھٹ گئی ہوں سالم نہ رہی ہوں اس

لئے آنحضور ﷺ اس پر بیٹھتے ہوں۔ واللہ اعلم

۵۵۵۹﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوطلحہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو، بُسر بن سعید نے بیان کیا کہ پھر حضرت زید بن خالدؓ بیمار پڑے تو ہم ان کی عیادت کیلئے گئے تو ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پر ایک پردہ ہے جس میں تصویر ہے تو میں نے ام المومنین میمونہؓ کے پروردہ مولیٰ عبید اللہ سے کہا کیا زیدؓ نے ہمیں اول دن تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سنائی تھی؟ تو عبید اللہ نے کہا کیا تم نے سنا نہیں تھا حدیث بیان کرتے ہوئے انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے کے نقش ونگار اس سے مستثنیٰ ہیں (یعنی جائز ہے) اور عبد اللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر نے بیان کیا ان سے بسر نے ان سے زید نے ان سے ابوطلحہؓ نے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا الحديث ليس فيه تعرض الى ما فى الترجمة (عمده)

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۸۸۱ مر الحديث ص:۴۵۸، ص:۴۶۷ تا ص:۴۶۸، فى المغازى، ص:۵۷۰۔

تشریح گذر چکا ہے کہ غیر ذی روح کی تصویر جیسے درخت وغیرہ کی تصویر مطلقاً جائز ہے نیز لڑکیاں جو گڑیا بنا کر کھیلتی ہیں وہ جائز ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِى التَّصَاوِيرِ﴾ ۳۱۷۶

جس مکان میں تصویریں ہوں وہاں نماز پڑھنے کی کراہت کا بیان

۵۵۶۰﴿حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنِّيْ فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهُ تَعْرِضُ لِيْ فِي صَلَاتِي﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک پھول دار چادر تھی آپ نے پردہ کے طور پر گھر کے ایک کنارہ لٹکا دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اسے میرے سامنے سے ہٹاؤ اس لئے کہ اس کی تصویریں برابر میری نماز میں سامنے آتی رہتی ہیں (یعنی مخل ہوتی ہیں)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "اميطى عنّى الخ" کیونکہ پردہ ہٹانے کا حکم دلیل کراہیت ہے واللہ اعلم۔

نیز ترجمۃ الباب کے فی کو بمعنی الی لیا جائے تو مطابقت واضح ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۱ مر الحديث ص:۵۴۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص:۳۹۲۔

﴿بَابٌ ۳۱۷۷ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُورَةٌ﴾

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو

۵۵۶۱ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک وقت پر) آنے کا وعدہ کیا لیکن حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنے میں تاخیر کی (وقت پر نہیں آئے) یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ تاخیر گراں گذری پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ان سے ملاقات ہوئی تو آنحضور ﷺ نے ان سے شکایت کی تاخیر کی وجہ سے پریشانی کی اس پر جبرئیلؑ نے فرمایا ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو یا کتا ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۱ مر الحديث ص:۴۵۸۔

﴿باب مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ﴾ ۳۱۷۸

جو ایسے گھر میں نہیں گیا جس میں تصویر تھی

۵۵۶۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ يا رسولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فقال رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آپ نے بیان کیا کہ آپ نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے۔ حضرت عائشہؓ نے آپ کے چہرہ انور میں ناپسندیدگی دیکھی تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے؟ عائشہؓ نے عرض کیا میں نے ہی اسے خریدا ہے تا کہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر ٹیک لگائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے ان میں جان ڈالو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں اس میں (رحمت کے) فرشتے نہیں داخل ہوتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد وتسعہ | والحديث هنا ص: ۸۸۱ مر الحديث ص: ۲۸۳، ص: ۴۵۸، ص: ۸۷۷، ص: ۸۸۰ تا ۸۸۱، ياتى ص: ۱۱۲۸۔

﴿باب مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ﴾ ۳۱۷۹

جس نے تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی

۵۵۶۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ

عَن اَبِیهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَن ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْبَغِیِّ وَلَعَنَ آکِلَ الرِّبَا وَمُوکِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ﴾

ترجمہ حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت (یعنی خون نکالنے کی اجرت) اور کتے کی قیمت اور زنا کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور آپ نے سود لینے والے اور سود دینے والے اور گودنے والی اور گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضع والحديث هنا ص:۸۸۱ مر الحديث ص:۲۸۰، ص:۲۹۸، ص:۸۰۵، ص:۸۷۹۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ششم، ص:۳۶۔

۳۱۸۰
﴿ بابٌ ﴾

بالتنوين بغير ترجمة هكذا في النسخة الهندية وفي نسخ الشروح الثلاثه (عمدة القاری، فتح الباری، ارشاد الساری) بابُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

جس نے (دنیا میں جاندار کی) تصویر بنائی قیامت کے دن اس میں جان ڈالنے کا حکم ہوگا وہ جان ڈال نہ سکے گا۔

۵۵۶۴﴿حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عبدُ الأعلىٰ قال حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْئَلُونَه وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سُئِلَ فقال سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنيا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ﴾

ترجمہ سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا کہ میں نے نضر بن انس بن مالک سے سنا وہ قتادہ سے حدیث بیان کررہے تھے نضر نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا تھا لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے (آپ جواب دے رہے تھے) اور آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کرتے (یعنی حوالہ نہیں دیتے صرف سوال کا جواب دیتے) یہاں تک کہ آپ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس کو تکلیف دی جائے گی (اس کو حکم دیا جائے گا) کہ اس میں روح پھونکے (اس میں جان ڈالے) اور وہ جان ڈال نہ سکے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله من صور صورة في الدنيا كلّف الىٰ آخره.
والحديث هنا ص:۸۸۱ مر الحديث ص:۲۹۶ تا ۲۹۷، ياتي ص:۱۰۴۲۔

تشریح | "يحدث قتادة الخ" نصب علي المفعولية والفاعل النضر.

علامہ قسطلانیؒ نے مسلم شریف سے پوری تفصیل نقل کی ہے فرماتے ہیں "في مسلم عن النضر بن انس بن مالك قال كنت جالسا عند ابن عباس فجعل يفتي الخ یعنی نضر بن انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ فتوی دیتے تھے اور یہ نہیں کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تک کہ ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا میں یہ تصویریں بناتا ہوں حضرت ابن عباس نے کہا قریب آجاؤ وہ شخص قریب ہوا تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے من صوّر صورة ذات روح في الدنيا كلف يوم القيامة الخ.

عذاب کی وعید ذی روح تصویر والوں کیلئے ہے۔ كما مرّ.

﴿بَابُ الْإِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ﴾ ۳۱۸۱

سواری پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا

۵۵۶۵﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر کی زین تھی اور آپ ﷺ نے اسامہؓ کو اسی گدھے پر اپنے پیچھے بیٹھالیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۱ تا ۸۸۲، مر الحديث ص:۴۱۹، ص:۶۵۵ تا ۶۵۶، ص:۸۴۵، ياتي :۹۱۶۔

اشکال و جواب: اشکال یہ ہے کہ کتاب اللباس سے اس حدیث کی مناسبت نہیں معلوم ہوتی ہے نیز آنے والی حدیثوں پر بھی یہ اشکال ہوگا۔

جواب: بعض حضرات نے یہ جواب دیا ہے کہ جب سواری پر آدمی سوار ہو تو گویا سواری کا لباس ہو جاتا ہے۔
واللہ اعلم

﴿باب الثلاثة على الدابة﴾ ۳۱۸۲

ایک سواری پر تین اشخاص (اگر جانور مضبوط طاقتور ہے تو جائز ہے)

۵۵۶۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقعہ پر) مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنی عبد المطلب کے چند لڑکے آپ ﷺ کے سامنے آئے (استقبال کیا) تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو سواری پر اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۸۲ مر الحديث ص:۲۴۲۔

تشریح ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ۵، ص:۳۹۷۔

﴿باب حمل صاحب الدابة غيره بين يديه﴾ ۳۱۸۳

وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ

سواری کے مالک کا دوسرے کو سواری پر اپنے آگے بٹھانا

اور بعض نے کہا ہے کہ سواری کے مالک کو سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے، البتہ اگر مالک دوسرے کو (آگے بیٹھنے کی) اجازت دے (تو بیٹھ سکتا ہے)

۵۵۶۷ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ذُكِرَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ عِكْرِمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ﴾

ترجمہ ایوب سختیانی نے بیان کیا کہ عکرمہ (مولی ابن عباس) کے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ تین آدمی جو ایک جانور پر چڑھیں ان میں کون بہت برا ہے تو انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ

میں) مکہ تشریف لائے اور قُثم بن عباس کو اپنی سواری پر آگے اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے یا قُثم کو اپنے پیچھے اور فضل کو اپنے آگے اب تم ان میں سے کسے برا کہو گے اور کسے اچھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وقد حمل قُثم بين يديه.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۸۲۔

تشریح | ایک حدیث میں تین آدمیوں کے ایک جانور پر بیٹھنے کی ممانعت آئی ہے اس کے پیش نظر عکرمہ کی مجلس میں اس کا ذکر آیا۔

بخاری کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جانور طاقتور مضبوط ہے تو تین آدمیوں کا سوار ہونا جائز و درست ہے ممانعت والی حدیث اس وجہ سے ہے کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے، معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ جانور کے حالات پر موقوف ہے کہ کس جانور پر کتنے افراد بیٹھ سکتے ہیں فلا اشکال۔

۳۱۸۴ ﴿بَابُ إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ﴾

ایک مرد کا دوسرے مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھنے کا بیان

۵۵۶۸﴿حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا میرے اور آنحضور ﷺ کے درمیان صرف کجاوہ کی پچھلی لکڑی تھی (یعنی میں حضور ﷺ کے بالکل قریب تر تھا) تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے معاذ بن جبل میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ جو ارشاد ہو اس کو بجالانے کیلئے مستعد ہوں پھر حضور تھوڑی دیر چلے پھر فرمایا اے معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور حاضر ہوں پھر حضور ﷺ تھوڑی

دیر چلے پھر فرمایا اے معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ، آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر چلے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ بن جبل میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے جب بندے اس کے حکم کے مطابق کرلیں تو بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انا رديف النبي صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۸۲ مر الحديث ص:۴۰۰، ياتي ص:۹۲۷، ص:۹۶۲، ص:۱۰۹۷۔

"حق العباد على الله الخ" اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جو وعدہ فرمایا ہے وہ پورا کریگا اللہ کا وعدہ سچا ہے یعنی شرعی حق ہے ورنہ عقلاً اللہ پر کوئی چیز واجب نہیں وہ مالک ہے مالک پر مملوک کا کوئی حق نہیں۔

یا یہ بطور مشاکلت ہے پہلے فرمایا گیا تھا ما حق اللہ علی العباد اسی کے مشاکلت میں فرمایا ما حق العباد علی اللہ۔

۳۱۸۵

﴿بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ﴾

عورت کا ایک سواری پر (محرم) مرد کے پیچھے بیٹھنا

۵۵۶۹ ﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمُّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر سے واپس آرہے تھے اور میں ابوطلحہؓ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور ابوطلحہؓ چل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج

(صفیہ رضی اللہ عنہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر حضور ﷺ کے پیچھے تھیں کہ اچانک اونٹنی پھسل گئی میں نے کہا عورت کی خبر لو پھر میں اتر پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری ماں ہیں پھر میں نے کجاوہ باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے پھر جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے یا (راوی نے کہا) مدینہ کو دیکھا تو فرمایا آئبون تائبون الخ ہم (اللہ کے پاس) لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ: و الحديث هنا ص:۸۸۲ و مر الحديث ص:۴۳۴، ياتى ص:۹۱۳۔

تشریح: یہ واقعہ ۷ھ غزوہ خیبر سے واپسی میں پیش آیا۔

آنحضور ﷺ کا ارشاد انها امكم سے یہ بتانا مقصود تھا کہ صفیہ واجب التعظیم ہے۔

۳۱۸۶ ﴿بَابُ الْإِسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْأُخْرَى﴾

چت لیٹنا اور ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنا

۵۵۷۰﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى﴾

ترجمہ: عباد بن تمیم سے روایت ہے انھوں نے اپنے چچا (حضرت عبداللہ بن زید انصاریؓ) سے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک پاؤں کو اٹھا کر دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ: و الحديث هنا ص:۸۸۲ مر الحديث ص:۶۸، ياتى ص:۹۳۰، مسلم ثانى ص:۱۹۸۔ واخرجه ابو داود و الترمذى و النسائى.

تشریح: مفصل تشریح مع اشکال و جواب ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد سوم، ص:۶۶ تا ص:۶۷۔

● ● ●

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ الادب

(ای ھذا کتاب فی بیان الادب)

ادب کے ایک معنی ہیں پسندیدہ قول وفعل مثلاً بڑوں کی عزت وعظمت (تعظیم) کرنا اور اپنے چھوٹوں پر شفقت و مہربانی، اردو میں ادب کا ترجمہ تمیز ہے۔

﴿باب ۳۱۸۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ سورہ عنکبوت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا

۵۵۷۱﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي﴾

ترجمہ ابوعمرو شیبانی نے کہا ہمیں اس گھر والے نے خبر دی اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے گھر کی طرف اشارہ کیا انھوں نے نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا پھر کون؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، پوچھا پھر کون عمل؟ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے مجھکو ان اعمال کے متعلق فرمایا اور اگر میں اور سوال کرتا رہتا تو آپ ﷺ مزید جواب دیتے رہتے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان قوله باب البرهو برالوالدين والآية ايضا فى برالوالدين.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۸۸۲ مر الحدیث ص:۵۷۵تا۶۷۶، ص:۳۹۰، یاتی ص:۱۰۲۴۔

تشریح ملاحظہ فرمائیے اور ضرور دیکھئے جلد اول، ص:۲۱۹۔

﴿بَابٌ ۳۱۸۸ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ﴾

اچھے سلوک (معاملہ) کا سب لوگوں سے زیادہ مستحق کون ہے؟

(مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں سب سے بڑھ کر کس کا حق ہے؟)

۵۵۷۲﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِى زُرْعَةَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِى قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے اچھے معاملے کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تیری ماں پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں انھوں نے پوچھا پھر کون آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرا باپ۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۸۸۳، اخرجه مسلم فى الادب وابن ماجه فى الوصايا.

تشریح ہندوستانی بخاری میں یہ اضافہ ہے "وقال ابن شبرمة ويحيى بن ايوب حدثنا ابوزرعة مثله" اور ابن شبرمہ اور یحیٰ بن ایوب نے کہا ہم سے ابوزرعہ نے اسی کے مطابق حدیث بیان کی "عمارة بن القعقاع بن شُبْرُمه" بضم الشين المعجمة وسكون الموحدة وضم الراء وفتح الميم ابن اخى عبدالله بن شبرمة الضبى الكوفى. (قس)

مقصد یہ ہے کہ اس حدیث کو عبداللہ بن شبرمہ اور یحیٰ بن ایوب دونوں نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے۔

﴿بَابٌ ۳۱۸۹ لَايُجَاهِدُ اِلَّا بِاِذْنِ الْاَبَوَيْنِ﴾

والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کیلئے نہ جائے

مراد وہ جہاد ہے جو فرض کفایہ ہے کیونکہ فرض کفایہ دوسرے لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا لیکن ماں باپ کی

خدمت اس کے سوا کون کریگا جو فرض عین ہے۔

یہ حکم عام حالات میں ہے لیکن اگر دشمن ہجوم کر آئیں اور مسلمان حاکم جہاد کا عام اعلان کر دے تو اس صورت میں جہاد میں شرکت فرض عین ہے اب والدین اجازت دیں یا نہ دیں جہاد میں شرکت لازم ہے۔

۵۵۷۳﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ قَالَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ﴾

ترجمہ | عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں؟ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تیرے والدین موجود ہیں؟ انھوں نے کہا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر ان ہی دونوں میں جہاد کرو (یعنی انہیں کی خدمت کرو)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم ما امره بالجهاد الا في ابويه فيفهم منه انه لايجاهد الا اذا اذنا له بالجهاد فيجاهد فيكون جهاده موقوفا على اذنهما.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۳ مر الحديث ص:۴۲۱۔

تشریح | باب کے ذیل میں مذکور ہے۔

﴿بَابٌ ۳۱۹۰ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ﴾

کوئی شخص اپنے والدین کو گالی نہ دے (یعنی سبب نہ بنے فالاسناد مجازی)

۵۵۷۴﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ پر لعنت بھیجے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت کریگا؟ (اپنے والدین کو کون گالی دے گا؟) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس

کے باپ کو گالی دیگا اور کوئی کسی کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا (تو گویا اس نے خود اپنے والدین کو گالی دی کیونکہ سبب یہی بنا)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تفهم من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۸۳، ابوداؤد جلد ثانی فی "باب فی بر الوالدین، ص: ۷۰۰، ترمذی ثانی۔

﴿بَابُ ۳۱۹۱ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ﴾

اس شخص کے دعا کی قبولیت جس نے اپنے والدین کے ساتھ نیک معاملہ کیا

۵۵۷۵﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى

جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَاَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ (بنی اسرائیل کے) تین آدمی چل رہے تھے کہ ان لوگوں کو بارش نے پکڑ لیا (یعنی پانی برسنے لگا) تو یہ لوگ پہاڑ کی ایک غار (کھوہ) میں گھس گئے پھر ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور غار کا منہ بند ہو گیا اب بعض نے بعض سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال پر غور کرو جو تم نے خالص اللہ کیلئے کئے ہوں پھر ان اعمال کو وسیلہ بنا کر اللہ سے دعا کرو شاید وہ غار کو کھول دے (اس آفت سے تم کو نجات دے) چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ میرے والدین تھے جو دونوں بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان (کی پرورش) کیلئے بکریاں چراتا تھا اور جب میں شام کو ان کے پاس (گھر) آتا تو دودھ نکال کر سب سے پہلے والدین کو پلاتا اپنے بچوں سے بھی پہلے، ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جاڈالا (یعنی چارہ بہت دور میں ملا واپس آنے میں دیر ہو گئی) چنانچہ میں شام تک نہیں آسکا بلکہ رات کو واپس آیا تو دیکھا کہ دونوں ماں باپ سو چکے ہیں پھر میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا اور دوہنی (دودھ والا برتن) لے کر آیا اور والدین کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور مجھے یہ اچھا نہیں معلوم ہوا کہ انہیں نیند سے بیدار کروں اور نہ میں نے اس کو پسند کیا کہ ان دونوں (ماں باپ) سے پہلے بچے کو پلاؤں اور بچے میرے پاؤں کے پاس (بھوک کے مارے) شور مچاتے تھے پھر صبح طلوع ہونے تک میرا حال اور ان دونوں کا حال یہی رہا (یعنی والدین کے انتظار میں رات بھر دودھ لئے کھڑا رہا) پس اے اللہ اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام صرف تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کیا تھا تو ہمارے لئے کشادگی پیدا کر دے (یعنی اس چٹان سے ایک روشندان کھول دے) کہ جس سے ہم آسمان دیکھیں (اللہ نے دعا قبول کی) اور ان کے لئے اتنی کشادگی پیدا کر دی یہاں تک کہ وہ آسمان دیکھنے لگے۔ "وقال الثانی الخ" اور دوسرے شخص نے کہا اے اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا اتنی شدید محبت جو ایک مرد عورتوں سے کر سکتا ہے میں نے اس سے برا کام کرنا چاہا تو اس نے انکار کیا صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو اشرفیاں دوں چنانچہ میں نے کوشش کی (دوڑ دھوپ کی) اور سو دینار جمع کر لئے اور ان اشرفیوں کو لے کر اس کے پاس گیا پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھا تو کہنے لگی اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر اور مہر مت توڑ (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) یہ سن کر میں کھڑا ہو گیا (اور اس کو چھوڑ دیا) اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کیلئے کیا ہے تو ہمارے لئے اور کشادگی (چٹان کو ہٹا کر) پیدا کر دے چنانچہ ان کیلئے تھوڑی سی اور کشادگی ہو گئی۔ "وقال الآخر الخ" اور تیسرے

شخص نے کہا اے اللہ میں نے ایک شخص کو ایک فرق چاول کے عوض مزدور رکھا تھا اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا میری مزدوری دو میں نے اس کی مزدوری دی تو اس نے چھوڑ دی اور اس سے بے توجہی کی تو میں برابر اس فرق (غلہ) سے کھیتی کرتا رہا (اتنی برکت ہوئی کہ) میں نے اس سے گائے اور چرواہا جمع کرلیا (یعنی خریدا) پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور میرا حق مجھے دے دو تو میں نے کہا وہ گائیں اور اس کے چرواہے سب لے جاؤ (یہ سب تیرے ہیں) تو اس نے کہا خدا سے ڈرو اور مجھ سے ٹھٹھا نہ کرو تو میں نے کہا میں تجھ سے ٹھٹھا نہیں کرتا تم یہ گائے اور چرواہے سب لے جاؤ چنانچہ اس نے لیا اور سب لے کر چلا گیا، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کیلئے کیا تو باقی پتھر ہٹادے۔ اللہ نے ہٹادیا (یعنی پوری کشادگی کردی اور لوگ اس مصیبت سے نجات پاگئے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ فی الرجل الاوّل من الثلاثۃ.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص:۸۸۳تا۸۸۴، مر الحدیث ص:۲۹۴تا۲۹۵،ص:۳۰۳،ص:۳۱۳،ص:۴۹۳۔

مختصر تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ سے توسل جائز ہے نیز آیت قرآنی و ابتغوا الیہ الوسیلہ سے بھی ثابت ہے۔

﴿بَابٌ عُقُوقُ الوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ﴾ ۳۱۹۲

قَالَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے

اس کو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل فرمایا ہے (بخاری، ص:۹۸۷)

۵۵۷۶ ﴿حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ﴾

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی (ماں کو تکلیف پہنچانا) حرام قرار دیا ہے اور مستحقین کو مال دینے سے رکنا (یعنی جن چیزوں کا دینا تم پر لازم ہے ان سے رکنا) اور ناحق مال لینا (تم پر حرام کیا ہے) اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا (تم پر حرام کیا ہے) اور تمہارے لئے ناپسند فرمایا ہے (یعنی اللہ کو تمہاری تین باتیں ناپسند ہیں) قیل وقال (غیر مفید فضول باتیں کرنا) اور بکثرت سوال کرنا (یعنی بلاضرورت سوال کرنا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا کیا نام تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام جب دنیا میں آئے تو سب سے پہلے کیا کھایا

وغیرہ) اور مال ضائع کرنا (یعنی ناجائز کاموں میں مال خرچ کرنا اور فضول خرچی اضاعت مال ہے جو ناجائز وممنوع ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ فی عقوق الامھات.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۸۴، مر الحدیث ص:۱۹۹ تا ۲۰۰، ص:۳۲۴، یاتی ص:۹۵۸، ص:۱۰۸۳۔

۵۵۷۷﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ﴾

ترجمہ حضرت ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتادوں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں ضرور بتائیے یا رسول اللہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اور والدین کی نافرمانی کرنا، اور آنحضور ﷺ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے اب آپ (ٹیک چھوڑ کر) سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا سن لو اور جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا (سب سے بڑے گناہ ہیں) آنحضور ﷺ اسے بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے (دل میں) کہا کہ آنحضور ﷺ خاموش نہیں ہوں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "وعقوق الوالدین"

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۸۴، ومر الحدیث ص:۳۶۲، یاتی ص:۹۲۸، ص:۱۰۲۲۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۶ کا مقصد، ص:۵۱۳۔

۵۵۷۸﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبائر کا ذکر کیا یا آنحضور ﷺ سے کبائر کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، کسی کا (ناحق) خون کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جھوٹ بولنا یا فرمایا جھوٹی گواہی دینا (عظیم ترین گناہ ہے) شعبہ نے بیان کیا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے

جھوٹی گواہی فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۸۴، مر الحديث ص:۳۶۲، ياتي ص:۱۰۱۵۔ مسلم في الايمان، ترمذي في البيوع وفي التفسير۔

﴿بَابُ صِلَةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ﴾ ۳۱۹۳

مشرک والد کے ساتھ صلہ رحمی کا بیان (یعنی اچھا سلوک کرنا)

۵۵۷۹﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آصِلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهَا لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میری ماں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں (وہ مشرکہ تھیں اس کا نام قُتَیلہ بفتح القاف وسکون الباء تھا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی (نیک سلوک) کروں؟ آنحضور نے فرمایا ہاں (اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کر) سفیان بن عیینہ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين" اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے بارے میں تم سے نہیں لڑے (سورہ ممتحنہ آیت:۸)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم امر فيه بصلة الوالدة المشركة فيدخل فيه الوالد بالطريق الاولى.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۸۴ مر الحديث ص:۳۵۷، ص:۴۵۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۶، ص:۴۸۰۔

﴿بَابُ صِلَةِ الْمَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ﴾ ۳۱۹۴

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَ قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِهَا

فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ.

خاوندوالی مسلمان عورت کا اپنی مشرکہ ماں کے ساتھ صلہ رحمی (نیک سلوک) کرنا

"وقال اللیث الخ" اورلیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے بیان کیا انھوں نے عروہ سے ان سے حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ میری ماں جو مشرکہ تھیں ان دنوں میں (مدینہ منورہ میں) آئیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے صلح کا زمانہ تھا اس کا باپ (یعنی میرا نانا) بھی اس کے ساتھ تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور میں نے عرض کیا کہ میری ماں آئی ہیں اور وہ محبت آمیز سلوک کی خواہشمند ہیں کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کر سکتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة اذا قلنا ان الضمير في ولها راجع الى المرأة اذ اسماء كانت زوجة للزبير وقت قدومها الخ (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۸۴ و مر الحديث ص:۳۵۷، ص:۴۵۳۔

۵۵۸۰ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ ابوسفیانؓ نے انہیں خبر دی کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے انہیں بلا بھیجا (پھر پورا قصہ بیان کیا جو کتاب الوحی کی آخری حدیث میں گذرا اس میں یہ ہے کہ ہرقل نے پوچھا فما یامرکم یعنی وہ نبی تمہیں کیا حکم دیتے ہیں؟) "فقال" تو ابوسفیان نے جواب دیا "یا مرنا بالصلاۃ الخ" وہ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز، صدقہ، پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة بعموم لفظ الصلة و اطلاقه:

یعنی اس حدیث میں صلہ رحمی کا ذکر ہے مطلب یہ ہے کہ اس میں رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنے کا ذکر ہے اس میں ماں بھی داخل ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا مختصرا ص:۸۸۴، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد اول، ص:۱۵۵۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد اول، ص:۱۵۶۔

﴿بَابُ صِلَةِ الْاَخِ الْمُشْرِكِ﴾ ۳۱۹۵

مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی (نیک سلوک کرنا)

۵۵۸۱﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ﴾

ترجمہ عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی حلہ فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ حلہ خرید لیجئے اور جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفود آئیں تو اسے پہنا کیجئے آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ ریشمی حلہ وہی پہنے گا جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ویسے ہی کپڑے کے (یعنی ریشمی حلے کے) متعدد حلے آئے تو آنحضور ﷺ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں اسے کیسے پہن سکتا ہوں حالانکہ آپ اس حلہ کے متعلق ایسا ایسا فرما چکے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ حلہ تجھے اس لئے نہیں دیا ہے کہ تو خود پہنے بلکہ اس لئے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی کو پہنا دو چنانچہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو مکہ میں تھا اور ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔

(حضرت عمرؓ کے اخیافی بھائی تھے یا رضاعی وغیرہ)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۲۱، ص: ۱۲۲، ص: ۱۳۰، ص: ۲۸۳، ص: ۳۵۶، ص: ۳۵۷ وغیرہ۔

﴿بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ﴾ ۳۱۹۶

صلہ رحمی کی فضیلت

"صلة الرحم" بفتح الراء وكسر الحاء المهملة اى الاقارب من بينه وبين الاخر. یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کی فضیلت کا بیان۔

۵۵۸۲﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسٰى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَاَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَاَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ﴾

ترجمہ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔

(دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا) اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد بصری نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب اور ان کے والد عثمان بن عبداللہ ان دونوں نے سنا موسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اس پر لوگوں نے کہا اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اسے کیا ہوا ہے؟ (یعنی اسے پوچھنے کی کیا ضرورت) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سوال کی حاجت ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھنا، زکوٰۃ دیتے رہنا اور صلہ رحمی کرتے رہنا اب سواری کو چھوڑ دو، راوی نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ اس وقت سواری پر تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله وتصل الرحم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۸۵، مر الحديث ص: ۱۸۷۔

تحقیق وتشریح "اَرَبٌ ما له" بفتح الهمزة والراء بعدها موحده منونة بالرفع اى له حاجة (قس)

۳۱۹۷

﴿بَابُ اِثْمِ الْقَاطِعِ﴾

قطع رحم کرنے والے کا گناہ (رشتہ کاٹنے والے کا گناہ)

۵۵۸۳﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ

بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ﴾

ترجمہ | حضرت جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قطع رحم کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۸۸۵ واخرجه مسلم في الادب وابوداود في الزكاة والترمذي في البر. (قس)

﴿بَابُ ۳۱۹۸ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ﴾

جس کے رزق میں صلہ رحمی کی وجہ سے فراخی (وسعت) دی گئی ہو

(یعنی رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنا وسعت رزق کا باعث ہوتا ہے)

۵۵۸۴﴿حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی پیدا کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۸۸۵۔

۵۵۸۵﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے رزق کو کشادہ کیا جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۸۸۵۔

۳۱۹۹ ﴿بَابٌ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللّٰهُ﴾

جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے

۵۵۸۶ ﴿حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحِمُ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم (ناطہ) نے عرض کیا یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ جو شخص تجھ کو جوڑے میں بھی اس سے جوڑوں (ملاپ رکھوں) اور اس سے توڑوں جو تم سے اپنے آپ کو توڑے، رحم نے کہا کیوں نہیں ضرور میں راضی ہوں اے رب، اللہ تعالیٰ نے فرمایا بس یہ تیرے لئے ہے (یعنی تجھ کو دیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس کی تصدیق میں (سورہ محمد کی) یہ آیت پڑھ لو فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم (محمد: ۲۲)

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۸۵، مر الحديث ص: ۷۱۶ في التفسير.

۵۵۸۷ ﴿حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم مشتق ہے رحمان سے (یعنی رحمان سے تعلق ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (رحم سے) فرمایا جو تجھے ملائے گا میں بھی اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۸۵۔

۵۵۸۸﴿حَدَّثنا سَعِيدُ بنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ داری (رحمٰن کی) شاخ ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۸۵تا۸۸۶۔

﴿بَابٌ يُبَلُّ الرَّحِمَ بِبَلَالِهَا﴾ ۳۲۰۰

رشتہ کو اس کی تری سے تر رکھے

تحقیق و تشریح | "باب" بالتنوين. "يُبَلّ" فعل معروف کی صورت میں اس کا فاعل محذوف ہوگا اى الشخص المكلف اور "الرحمَ" مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا۔

"بِبَلَالِها" بكسر الموحدة الاولى وفتح الثانية و كسرها و البلال بمعنى البلل یعنی تری۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ "تُبَلُّ" بضم اوله بالمثناة یعنی مجہول کا صیغہ پڑھا جائے اس صورت میں الرَّحِمُ مرفوع ہوگا۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا "رشتہ داری کو اس کی تری سے تر رکھا جائے۔"

۵۵۸۹﴿حَدَّثَنا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي قَالَ عَمْرٌو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَاهَا يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بِبَلَاهَا كَذَا وَقَعَ وَبِبَلَالِهَا أَجْوَدُ وَأَصَحُّ وَبِبَلَاهَا لَا أَعْرِفُ لَهُ وَجْهًا﴾

ترجمہ | حضرت عمرو بن عاصؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اعلانیہ فرماتے تھے خفیہ طور پر نہیں آپ ﷺ فرماتے تھے اِنَّ آل ابی.

"قال عمرو" (هو ابن عباس شيخ البخاری) عمرو بن عباس نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر (یعنی غندر عمرو بن عباس کے شیخ) کی کتاب میں یہاں بیاض ہے (یعنی اس لفظ آل کے بعد کوئی لفظ چھوٹا ہوا ہے) میرے اولیا نہیں ہیں (یعنی جن لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا وہ میرے اولیا نہیں ہیں گو رشتہ داری ہو) میرا ولی صرف اللہ ہے اور صالح مسلمان۔ (گو ان سے نسبی رشتہ نہ ہو) عنبسہ بن عبدالواحد نے بیان بن بشر سے انھوں نے قیس سے انھوں نے عمرو بن العاصؓ سے اتنا اضافہ کیا ہے۔ عمرو بن العاصؓ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا البتہ ان سے رشتہ داری ہے اس کی تری سے تر رکھوں گا یعنی اگر وہ صلہ رحمی کریں گے تو میں بھی صلہ رحمی کروں گا۔ "قال ابوعبداللہ" ببلاها یعنی بعض روایتوں میں ببلالها کے بجائے ببلاها ہے لیکن ببلالها زیادہ صحیح ہے اور ببلاها کا کوئی مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ابلها ببلالها"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۶۔

﴿بَابٌ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي﴾ ۳۲۰۱

بدلہ دینے والا (درحقیقت) صلہ رحمی کرنے والا نہیں

یعنی بدلہ دینا درحقیقت صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ یہ تو صرف معاوضہ ہے۔

۵۵۹۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدلہ دینے والا درحقیقت صلہ رحمی کرنے والا نہیں (یعنی جو شخص بدلہ کے طور پر اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے وہ صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والا نہیں ہے) البتہ صلہ

رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۸٦ اخرجه ابو داود فی الزکوٰة والترمذی فی البر.

تشریح امام بخاریؒ نے اس حدیث کو بواسطہ محمد بن کثیر تین راویوں اعمش، اور حسن بن عمرو اور فطر (بکسر الفاء وسکون الطاء) کے ذریعہ امام مجاہدؒ سے روایت کیا ہے اور تینوں سے سفیان ثوری روایت کرتے ہیں۔ سفیان ثوری نے کہا کہ اعمش نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا بلکہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کا قول نقل کیا ہے البتہ حسن اور فطر ان دونوں نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

﴿۳۲۰۲ بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ﴾

جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

۵۵۹۱﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَيُقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَنَّتُ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ أَتَحَنَّتُ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُمْ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ﴾

ترجمہ حضرت حکیم بن حزامؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلایئے کہ کچھ کام ہیں جو میں عبادت کی نیت سے کفر کے زمانے میں کرتا تھا یعنی صلہ رحمی اور آزاد کرنا اور خیرات کرنا تو کیا میرے لئے ان میں ثواب ہے؟ (کیا مسلمان ہونے کے بعد ان کا ثواب مجھ کو ملے گا؟) حکیم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مسلمان ہوا ہے ان نیکیوں کے ساتھ جو تو پہلے کر چکا ہے۔

"ويقال ايضا الخ" بعضوں نے ابوالیمان سے بجائے اتحنث کے اتحنت بالمثناة الفوقية بدل المثلثه نقل کیا ہے (یہ امام بخاریؒ کا قول ہے، ولضعف هذا ذكره بصيغة التمريض)

"وقال معمر وصالح الخ" اور معمر بن راشد اور صالح اور ابن مسافر نے بھی اتحنت (بالمثناة الفوقيه) روایت کیا ہے۔ اور ابن اسحاق نے کہا التحنث (بالمثلثة) کے معنی نیکی و عبادت کرنا۔ اور ان لوگوں یعنی زہری وغیرہ کی متابعت ہشام نے اپنے والد عروہ سے کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ معنى الحديث .

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۶ ومر الحديث ص:۱۹۳، ص:۲۹۶، ص:۳۴۴ تا ۳۴۵۔

تشریح | مفصل ومکمل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم، ص:۱۰۲ تا ۱۰۳۔

۳۲۰۳ ﴿بَابُ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتّٰى تَلْعَبَ بِهٖ أَوْقَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا﴾

جس نے دوسرے کے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا یا اسے بوسہ دیا یا اس کے ساتھ ہنسی مذاق کی

۵۵۹۲﴿حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِي وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي اَبِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا﴾

ترجمہ | ام خالد بنت خالد بن سعیدؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی اور میں ایک زرد قمیص پہنے ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سَنَهْ سَنَهْ، عبد اللہ بن مبارکؒ نے فرمایا کہ یہ لفظ حبشی زبان میں اچھا کے معنی میں ہے ام خالد نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضور ﷺ کی خاتم نبوت سے کھیلنے لگی (میں اس وقت کم سن بچی تھی) تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دے (کھیلنے دے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی درازی عمر کیلئے دعا دی) اَبْلِي (بفتح الهمزة و كسر اللام) واخلقي (بفتح الهمزة وسكون المعجمة و كسر اللام) پرانا اور بوسیدہ کر پھر پرانا کر اور بوسیدہ کر پھر پرانا کر اور بوسیدہ کر (یعنی اللہ تعالیٰ تیری عمر دراز کرے) عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا کہ انھوں نے طویل عمر پائی اور اتنی طویل عمر کہ چرچے ہونے لگے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فذهبت العب"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۶ مر الحديث ص:۴۳۲، ص:۵۴۷، ص:۸۶۶، ص:۸۶۹۔

﴿بَابُ ۳۲۰۴ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ﴾

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ

بچہ پر شفقت کرنا اور اسے بوسہ دینا اور گلے سے لگانا

اور ثابت بنانی نے حضرت انسؓ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لیا اور انہیں بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کو بخاریؒ نے کتاب الجنائز، ص: ۱۷۴ میں وصل کیا ہے۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۴، ص: ۴۸۶۔

۵۵۹۳﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا﴾

ترجمہ عبدالرحمٰن بن ابی نعم نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمرؓ کی خدمت میں موجود تھا اور آپؓ سے ایک شخص نے (حالت احرام میں) مچھر مارنے کے متعلق پوچھا (کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا؟) ابن عمرؓ نے درمیان میں فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا، ابن عمرؓ نے (لوگوں سے) فرمایا اس شخص کو دیکھو مچھر کی جان لینے کے تاوان کا مسئلہ مجھ سے پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے نواسہ کو قتل کر ڈالا ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ یہ دونوں (حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دونوں پھول ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "هما ريحانتاى من الدنيا" والريحان مما يشم والولد مما يشم ويقبل.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۸۶ مر الحديث ص: ۵۳۰۔

تشریح مزید کے لئے مطالعہ کیجئے جلد ہفتم، ص: ۳۳۳۔

۵۵۹۴﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ

فَقَالَ مَنْ يَلِي مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ﴾

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک عورت میرے پاس مانگنے کیلئے آئی اس کے ساتھ دولڑکیاں تھیں اس نے میرے پاس سے ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ پایا میں نے وہ کھجور اسے دے دی تو اس نے وہ کھجور اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کردی پھر اٹھی اور چلی گئی اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جوشخص اس طرح کی لڑکیوں کا کچھ بھی منتظم ہو (ذمہ دار بنے، محبت کرے) اوران کے ساتھ اچھا معاملہ کرے تو یہ اس کیلئے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المرأة التى معها ابنتان لم تتناول شيئا من تلك التمرة التى اعطتها ام المومنين عائشه رضى الله عنها رحمة وشفقة على بنتيها.

تعدموضعہ والحديث هنا ص: ۸۸۷ مرالحديث ص: ۱۹۰، اخرجه مسلم جلد ثانى ص: ۳۳۰ والترمذى فى البر.

تشریح یہی حدیث عائشہؓ بخاری، ص: ۱۹۰ میں ہے جس کے الفاظ ہیں من ابتلى من هذه البنات بشىء یعنی جو شخص ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی آزمائش میں پھنس جائے الخ۔ تقریباً یہی الفاظ ترمذی جلد ثانی کتاب البر کے ہیں من ابتلى بشىء من هذه البنات الخ، نیز مسلم جلد ثانی، ص: ۳۳۰۔ مفہوم میں کوئی خاص فرق نہیں ہے کیونکہ منتظم ہونا، پھنسنا اور ذمہ دار بننا قریب المفہوم ہے۔

اشکال وجواب: مسلم شریف جلد ثانی، ص: ۳۳۰ میں ایک حدیث ہے:

عن عائشةؓ انها قالت جاء تنى مسكينة تحمل ابنتين لها فاطعمتها ثلاث تمرات فاعطت كل واحدة منهما تمرة ورفعت الى فيها تمرة لتاكلها الخ

مسلم کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس مانگنے والی عورت کو تین کھجوریں دیں بظاہر تعارض ہے۔

جواب: اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس عورت کو تین کھجوریں دیں جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے اس عورت نے پہلے ایک ایک کھجور دونوں لڑکیوں کو دیدی اور تیسری کھجور خود کھانے کا ارادہ کیا مگر اولاد کی غایت شفقت ورحمت کی بنا پر تیسری کھجور کے دوٹکڑے کر کے وہ بھی لڑکیوں ہی کو دیدی، تو بعض راویوں نے صرف اس تیسری اور آخری کھجور کا ذکر کیا اس لئے اس میں ایثار غالب ہے۔

(۲) بعض حضرات نے تعدد واقعہ پر محمول کیا۔ واللہ اعلم

۵۵۹۵﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى

عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا﴾

ترجمہ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص (جو آپ ﷺ کی نواسی تھی اور بچی تھی) آپ ﷺ کے شانہ مبارک پر تھیں پھر آنحضور ﷺ نے نماز پڑھی جب حضور اکرم ﷺ رکوع کرتے تو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھالیتے (یعنی اپنی گردن پر اٹھالیتے)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من فعله صلى الله عليه وسلم وذلك مرحمته وشفقته على ولد الولد و ولد الولد ولد لان امامة بنت ابى العاص بن الربيع من زينب بنت النبى ﷺ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۸۷ ومر الحديث ص:۷۴، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری ۳،ص:۱۱۰۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ثالث، ص:۱۱۰۔

۵۵۹۶﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا اور آنحضور ﷺ کے پاس اقرع بن حابسؓ بیٹھے ہوئے تھے اس پر اقرع نے کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں میں نے انمیں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۸۷۔

۵۵۹۷﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم لوگ تو انہیں بوسہ نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کرسکتا ہوں (میں تیرے دل میں رحم تھوڑے ڈال سکتا ہوں) جب اللہ نے تیرے دل سے رحم نکال دیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۸۸۷۔

تشریح | قوله "جاء اعرابی الخ" قیل یحتمل ان یکون الاقرع بن حابس، ویحتمل ان یکون قیس بن عاصم التمیمی قلت ویحتمل ان یکون عیینه بن حصن فزاری (عمده)

۵۵۹۸﴿حَدَّثَنَا ابنُ اَبِی مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو غَسَّانَ قَال حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عن اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ بنِ الخطَّابِ قَال قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلَّمَ سَبْیٌ فَاِذَا اِمْرَاَةٌ مِنَ السَّبْیِ قد تَحلَّبَ ثَدْیُهَا بِسَقْیٍ إذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فی السَّبیِ اَخَذَتْهُ فَالْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَها فی النَّارِ قُلْنا لَا وَهِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَا تَطْرَحَه فقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا﴾

ترجمہ | حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کے پستان سے دودھ اتر کر بہہ رہا تھا جب اس نے قیدیوں میں ایک بچہ کو پایا تو اسے لے لیا (غالبا یہ بچہ اسی عورت کا تھا جو گم ہوگیا تھا) اس عورت نے اس بچہ کو لیا اور اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی تو ہم سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں جب تک اس کو قدرت ہوگی وہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈالے گی اب آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ عورت اپنے بچہ پر جتنی مہربان ہے اس سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحیم ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة توخذ من معنی الحدیث.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۸۸۷، اخرجه مسلم فی التوبه.

﴿بَابٌ (۳۲۰۵) جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ﴾

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے (ولابی ذر فی مائة جزءٍ) (قس)

ہمارے ہندوستانی نسخہ میں ہے بابٌ بغیر ترجمة

۵۵۹۹﴿حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ البَهْرَانِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عنِ الزُّهْرِیِّ قَال اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ المُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَال سَمِعْتُ رَسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلَّمَ یقول جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ فی مِائَةِ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ جُزْءًا وَاَنْزَلَ فی الْاَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الجُزْءِ یَتَرَاحَمُ الخَلْقُ حتی تَرْفَعَ الفَرَسُ حَافِرَهَا عَن وَلَدِهَا

خَشْيَةَ اَنْ تُصِيبَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور صرف ایک حصہ زمین پر اتارا ہے اسی ایک جز (حصہ) کی مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں اٹھالیتی ہے اس خوف سے کہ اسے تکلیف ہوگی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۸۷، اخرجه مسلم في التوبه.

﴿بَابُ ۳۲۰۶ قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَهُ﴾

اولاد کو اس خوف سے مار ڈالنا کہ انہیں اپنے ساتھ کھلانا پڑے گا

(یعنی روزی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنا)

۵۶۰۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِىَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ الْآيَةَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا گناہ؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہاری روزی میں شریک ہوگی، انھوں نے پوچھا اس کے بعد کون سا گناہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد کی تصدیق میں آیت نازل فرمائی: "والذين لايدعون مع الله الها آخر الاية"

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۸۷ مر الحديث في التفسير ص: ۶۴۳، ياتي ص: ۱۰۰۶، ص: ۱۱۲۲۔
باقی مواضع کیلئے جلد ۹، ص: ۲۵ دیکھئے۔

﴿باب ۳۲۰۷ وَضعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ﴾

بچہ کو گود میں لینا

۵۶۰۱ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حَجْرِهِ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو اپنے گود میں بٹھایا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی (یعنی حضور ﷺ نے اس بچہ کی تحنیک کی) اور اس نے آنحضور ﷺ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آنحضور ﷺ نے پانی منگا کر اس حصہ پر ڈالا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۸۷تا۸۸۸، مر الحديث ص: ۳۵، ۸۲۱، ياتي ص: ۹۴۰۔

تشریح | مفصل تشریح کیلئے ضرور دیکھئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۱۵۳تا۱۵۵۔

﴿باب ۳۲۰۸ وَضعِ الصَّبِيِّ عَلَى الفَخِذِ﴾

بچہ کو ران پر رکھنا

۵۶۰۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ التَّيْمِيُّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے

تھے اور حضرت حسنؓ کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے تھے پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے اَے اللہ ان دونوں پر رحم کر کیوں کہ میں بھی ان دونوں پر رحم کرتا ہوں۔

"وعن علي الخ" اور علی بن مدینی سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا انھوں نے ابوعثمان نہدی سے حدیث نقل کی سلیمان تیمی نے بیان کیا کہ اس سے میرے دل میں کچھ شک پیدا ہو گیا (جب ابوتمیمہ نے یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے بیان کی تو میرے دل میں شک پیدا ہوا) کہ میں نے ابوعثمان سے بہت سی حدیثیں سنیں پھر یہ حدیث کیوں نہیں سنی پھر میں نے اپنی حدیثوں کی کتاب دیکھی تو میں نے اس حدیث کو بھی ان احادیث میں لکھا ہوا پایا جنہیں میں نے ابوعثمان سے سنا تھا (اس وقت میرا شک دور ہوا)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۸۸ مر الحديث ص: ۵۲۹، ص: ۵۳۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۷۳۰۔

۳۲۰۹

﴿بَابٌ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيْمَانِ﴾

مراسم وتعلقات کونبھانا کمال ایمان میں سے ہے

(یعنی باپ کے دوست واحباب سے تعلق رکھنا، عزت واحترام کرنا اسی طرح شاگرد کو اپنے استاذ سے محبت وتعلق رکھنا غرضیکہ ہر نیک کام کمال ایمان میں سے ہے۔

۵۶۰۳﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آئی (رشک نہیں آئی) جتنی حضرت خدیجہؓ پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے تین سال قبل وفات پا چکی تھیں (میری غیرت ورشک کی وجہ یہ تھی) کہ میں آنحضور ﷺ کو بکثرت خدیجہؓ کا ذکر کرتے سنتی تھی اور آنحضور ﷺ کو ان کے رب نے حکم دیا کہ خدیجہؓ کو جنت میں ایک موتی کے محل کی خوشخبری سنا دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو ان کی سہیلیوں کو اس کا گوشت تحفہ بھیج دیتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في حسن العهد وهو اهداء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اللحم لاخوان خديجة ومعارفها الخ (عمده)

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: فان قلت ماوجه المطابقة بين الحديث والترجمة؟ اجيب بان لفظ الترجمة ورد في حديث عائشة عند الحاكم والبيهقي في الشعب من طريق صالح بن رستم عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت جاء ت عجوز الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال كيف انتم كيف حالكم كيف كنتم بعدنا؟ قالت بخير بابي انت وامي يا رسول الله : فلما خرجت قلت يا رسول الله تقبل على هذه العجوز هذا الاقبال فقال يا عائشة انها كانت تاتينا زمان خديجة وان حسن العهد من الايمان فاكتفى البخاري بالاشارة على عائشة تشحيذا للاذهان تغمده الله تعالى بالرحمة والرضوان. (قسطلانی)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۸، مر الحديث ص:۵۳۸، ص:۵۳۹، ص:۷۸۶۔

﴿۳۲۱۰ بَابُ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيْمًا﴾

یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

۵۶۰۴ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلیوں کے اشارہ سے قرب کو بتلایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۸۸ ومر الحديث ص:۷۹۹۔

تشریح | یتیموں اور بے کس بیواؤں کی خبر گیری اور پرورش عظیم ترین عبادت ہے جہاد کے برابر ثواب ہے۔

﴿۳۲۱۱ بَابُ السَّاعِي عَلَى الْاَرْمَلَةِ﴾

اَرْمَلة بفتح الميم التى لازوج لها

بیواؤں کیلئے کوشش کرنے والا (پرورش کرنے والے کا ثواب)

۵۶۰۵ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ اِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ صفوان بن سُلیم سے روایت ہے (جو تابعی ہیں) وہ اس حدیث کو (مرسلا) روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اور مسکین کیلئے کوشش کرنے والا (اجروثواب میں) مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۸۸۸۔

تشریح اسماعیل بن عبداللہ هو اسماعيل بن ابى اويس بن اخت مالك بن انس.

"حدثنا اسماعيل الخ" حضرت ابوہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مذکور کے مثل روایت کی۔

(یہ حدیث موصول ہے اور پہلی حدیث مرسل ہے)

مطابقۃ للترجمۃ هذ طريق آخر فى الحديث المذكور.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۸۸۸ و مر الحديث ص:۸۰۵۔

۳۲۱۲
﴿بَابُ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ﴾

مسکین (محتاج) کیلئے کوشش کرنے والا

۵۶۰۶﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اور محتاج کیلئے کوشش کرنے والا (خبر گیری کرنے والا) مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے (اجروثواب میں) "واحسبہ" عبداللہ بن مسلمہ قعنبی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام مالکؒ نے کہا (اس میں قعنبی کو شک ہے) اس شخص کی طرح ہے (ثواب میں) جو رات بھر عبادت کرتا

ہے اور تھکتا نہیں اور دن میں روزے رکھتا ہے بے روزے نہیں رہتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | ھذا الحدیث ھو الذی ذکرہ قبل ھذا الباب عن ابی ھریرہ الخ (عمدہ)

تعدد موضعہ | و الحدیث ھٰھنا ص: ۸۸۸ و مر الحدیث ص: ۸۰۵۔

۳۲۱۳
﴿بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالبَهَائِمِ﴾

انسانوں اور جانوروں (سب) پر رحم کرنا

۵۶۰۷ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلٰى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ﴾

ترجمہ | ابو سلیمان مالک بن حویرثؓ نے بیان کیا کہ ہم لوگ (اپنے ملک سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب جوان تقریباً ہم عمر تھے اور ہم لوگوں نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں بیس روز قیام کیا پھر حضور اکرم ﷺ کو خیال ہوا کہ ہمیں گھر جانے کا شوق ہے (ہمیں گھر کے لوگ یاد آرہے ہوں گے) اور آنحضور ﷺ نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں میں چھوڑ کر آئے تھے تو ہم نے آپ ﷺ سے بیان کردیا اور آنحضور ﷺ نرم دل بڑے رحم کرنے والے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ اور گھر والوں کو تعلیم دو اور اچھی باتوں کا حکم دو اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لئے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "وکان رقیقا رحیما"

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص: ۸۸۸ مر الحدیث ص: ۸۷، ص: ۸۸، ص: ۹۰، ص: ۹۵، ص: ۱۱۳، ص: ۳۹۹، ص: ۱۰۷۶۔

۵۶۰۸ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى

مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ نَعَمْ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک شخص راستہ چل رہا تھا کہ اسے بہت زور کی پیاس لگی پھر اس نے ایک کنواں دیکھا تو وہ اس میں اترا اور پانی پیا پھر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس شخص نے اپنے دل میں کہا بلاشبہ اس کتے کو پیاس کے مارے اسی طرح کی تکلیف پہنچی ہے جیسی مجھ کو پہنچی تھی چنانچہ وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ سے دبالیا (اور چڑھ کر باہر آیا) پھر کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کام کی قدر کی اور اس کو بخش دیا یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ہم کو ثواب ملے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں ہر تر جگر والے (یعنی جاندار) میں ثواب ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۸۸۸ تا ص:۸۸۹ و مر الحديث ص:۲۹، ص:۳۱۸، ص:۳۳۲ وغیرہ۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص:۸۲۔

۵۶۰۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے اتنے میں ایک اعرابی (ذوالخویصرہ یا اقرع بن حابس) نماز ہی میں کہنے لگا اے اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا کہ تو نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا آپ ﷺ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله لقد حجرت واسعا يعني ضيقت ما هو اوسع من ذلك ورحمته وسعت كل شيء.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۸۸۹۔

تشریح | یہ اعرابی ذوالخویصرہ یمانی تھے جس نے مسجد میں پیشاب کیا تھا جیسا کہ ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی

ہے ایک اعرابی مسجد میں آئے اور کہا اللّٰھم اغفرلی ولمحمد (ﷺ) ولاتغفر لاحد معنا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لقد احتظرت واسعا ثم تنحی الاعرابی فبال فی ناحیة المسجد، الحدیث (عمدہ)

۵۶۱۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى﴾

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت کا اور محبت وشفقت کا معاملہ کرنے میں ایک جسم کے مثل دیکھو گے کہ جب کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم بے خوابی اور بخار کو دعوت دیتا ہے (یعنی سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور پورا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے)

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص:۸۸۹، وهذا الحديث اخرجه مسلم فى الادب.

۵۶۱۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جو بھی درخت لگاتا ہے پھر اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو یہ اس (لگانے والے) کیلئے صدقہ (کار ثواب) ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فى غرس المسلم الذى ياكل منه الانسان والحيوان فيه معنى الترجمة والعطف عليهم لان حال المسلم يدل على انه يقصد ذلك وقت غرسه.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص:۸۸۹ ومر الحديث ص:۳۱۲، مسلم جلد ثانی، ص:۱۶۔

تشریح: امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا جب تک وہ درخت اور کھیتی قائم رہیں۔

اقوال: قد اختلف العلماء فى اطيب المكاسب وافضلها فقيل التجارة وقيل الصنعة باليد وقيل الزراعة وهو الصحيح (شرح مسلم، ص:۱۵)

۵۶۱۲ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ

سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ﴾

ترجمہ | حضرت جریر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحم نہیں کرے گا رحم نہیں کیا جائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "من لا يرحم لايُرحم"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۸۹ ويأتي في التوحيد ص:۱۰۹۷۔

تشریح | کتاب التوحید میں ہے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرحم الله من لايرحم الناس (بخاری، ص:۱۰۹۷)

۳۲۱۴

﴿بَابُ الْوَصَاءَةِ بِالْجَارِ﴾

وقولِ اللّٰهِ تعالٰى "وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الٰى قولِهٖ مُخْتَالًا فَخُوْرًا.

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت

"اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو ارشادِ الٰہی مختالا فخورا" تک (سورہ نساء آیت:۳۶)

۵۶۱۳﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ يُوْصِيْنِي جِبْرِيْلُ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۸۹ اخرجه مسلم و ابو داود و ابن ماجه في الادب و الترمذي في البر

۵۶۱۴﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح مسلسل پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۸۹۔

۳۲۱۵ ﴿بَابُ اِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ﴾

يُوبِقُهُنَّ يُهْلِكُهُنَّ مَوْبِقًا مَهْلِكًا.

اس شخص کے گناہ کا بیان جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو

"یوبقھن" بمعنی یُھلِکھن ان کو ہلاک کر دے از افعال ایباق سے مضارع کا صیغہ ہے آیت ہے سورہ شوریٰ میں "أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا ويعف عن كثير"

"مَوبقا" بمعنی مھلِکا یعنی ہلاکت کی جگہ ظرف مکان۔

۵۶۱۵ ﴿حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ﴾

ترجمہ حضرت ابوشریحؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم وہ مسلمان نہیں بخدا وہ مسلمان نہیں واللہ وہ مسلمان نہیں عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ؟ فرمایا وہ جس کا پڑوسی اس کے ضرر سے محفوظ نہ رہے۔

"تابعه شبابة الخ" عاصم بن علی کی متابعت کی ہے شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے بھی۔

"وقال حميد بن الاسود الخ" اور حمید بن اسود اور عثمان بن عمر اور ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے اس حدیث کو ابن ابی ذئب سے یوں روایت کی انھوں نے سعید مقبری سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے۔

یعنی بجائے ابوشریح کے ابوہریرہؓ کا نام لیا۔ وصنيع البخاري يقتضي تصحيح الوجهين.

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۸۹۔

﴿بَابٌ ۳۲۱۶ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا﴾

کوئی عورت اپنی پڑوسن کو ذلیل نہ سمجھے

یعنی کوئی بات نہ کہے جس سے اس کی حقارت نکلے

۵۶۱۶﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ هُوَ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے مسلمان عورتو تم میں کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کیلئے کسی بھی چیز کو ہدیہ دینے کیلئے معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کا پایا (کھر) ہی کیوں نہ ہو۔

یعنی اگر کسی کو یہی میسر ہے تو اسے بھی پڑوسن کو ہدیہ بھیجنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہئے (نیز اگر کوئی پڑوسن معمولی چیز مثلاً بکری کا پایا ہدیہ کرے تو حقیر نہ سمجھے بلکہ قبول کرے) کیونکہ ہدایا و تحائف کے تبادلے سے تعلقات بڑھتے ہیں باہمی الفت و محبت بڑھتی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۸۸۹ وهذا الحديث اخرجه مسلم فى الزكوة.

﴿بَابٌ ۳۲۱۷ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهُ﴾

جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے

۵۶۱۷﴿حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهُ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا أَوْ لِیَصْمُتْ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ پر اور

یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | الترجمة هي جزء الحديث.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۸۹ مر الحديث ص:۹۰۷، ياتي ص:۹۰۶، ص:۹۵۹۔

۵۶۱۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

ترجمہ | حضرت ابوشریح عدویؓ نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے چنانچہ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے، اور جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عطایا (اور ضیافت میں اہتمام) کے ذریعہ عزت کرے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ جائزہ کب تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور مہمان داری تین دن ہیں اور جو اس کے ماسوا ہو وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۸۹ تا ۸۹۰، ياتي ص:۹۰۶، ص:۹۵۹۔

﴿بَابُ ۳۲۱۸ حَقِّ الْجِوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ﴾

دروازوں کے قرب کے اعتبار سے پڑوسیوں کا حق

۵۶۱۹ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے ہیں (اب اگر ہدیہ ایک ہو) تو

میں ان دونوں میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو تمہارے دروازہ سے قریب تر ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه ان الاقرب للجار وهو متعين للحق يعنى حق الجوار.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۰، مر الحديث ص:۳۰۰، ص:۳۵۳۔

﴿بَابٌ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ﴾ (۳۲۱۹)

ہر نیکی صدقہ ہے

(یعنی جو مسلمان اچھی حق بات کہے یا نیک کام کرے مثلاً خدمت خلق وغیرہ تو اس کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے)

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "المعروف اسم جامع لكل ما عرف من طاعة الله والتقرب اليه والاحسان الى الناس الخ (عمده)

۵۶۲۰ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر معروف (نیکی) صدقہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | الترجمة عين الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۰۔

۵۶۲۱ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے صحابہ نے عرض کیا اگر (صدقہ کرنے کیلئے) کوئی چیز میسر نہ ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے، صحابہؓ نے عرض کیا اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو یا کہا یہ بھی نہ کر سکے؟ تو حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا کسی محتاج مظلوم کی مدد کرے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ نہ کر سکے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا نیک بات کا حکم کرے یا فرمایا نیک کام کرے (یعنی خود بھی نیک کام کرے اور دوسروں کو نیک عمل کی ترغیب دے) صحابہ نے عرض کیا اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکے؟ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر برائی سے باز رہے (رکا رہے) یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "اوقال بالمعروف"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۹۰ مر الحديث ص: ۱۹۴۔

مقصد واضح ہے کہ اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے خود نیک عمل کرے اور لوگوں کو نیک عمل کی ترغیب و تعلیم دے۔

﴿ بَابُ طِيبِ الْكَلَامِ ﴾ ۳۲۲۰

وَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ.

اى هذا باب فى بيان ما يحصل من الخير بالكلام الطيب واصل الطيب ما تستلذ الحواس ويختلف باختلاف متعلقه وقال ابن بطال طيب الكلام من جليل عمل الخير لقوله تعالى "ادفع بالتى هى احسن" والدفع قد يكون بالقول كما يكون بالفعل (عمده)

طِیب الکلام، کلام کی شیرینی (یعنی خوش کلامی کے ثواب کا بیان)

"وقال ابو هريرة" اور حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہے (یعنی نیک بات کرنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے)

۵۶۲۲ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ قَالَ شُعْبَةُ اَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا اَشُكُّ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ﴾

ترجمہ | حضرت عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور منھ پھیر لیا (چہرہ سے اعراض و ناگواری کا اظہار فرمایا) پھر دوزخ کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرہ پھیر لیا، شعبہ نے بیان کیا کہ دو بار میں مجھے شک نہیں (یعنی مجھے بالیقین یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا لیکن تیسری بار میں شک

ہے) اس کے بعد فرمایا تم جہنم سے بچو خواہ آدھی کھجور ہی (کسی کو صدقہ کر کے) ہو سکے اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعہ (جہنم سے بچو کہ شیریں کلام بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۰، مر الحديث ص:۱۹۰، ياتي ص:۹۶۸،ص:۹۷۱،ص:۱۱۰۹،ص:۱۱۱۹۔

۳۲۲۱ ﴿بَابُ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ﴾

ہر کام میں (قول ہو یا فعل) نرمی کی فضیلت کا بیان

۵۶۲۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "السّام علیکم" (یعنی تمہیں موت آئے) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا وعليكم السام واللعنة (تمہیں ہی موت آئے اور تم پر لعنت ہو)

عائشہؓ نے بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو اے عائشہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی وملائمت کو پسند کرتا ہے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے سنا نہیں ان لوگوں نے کیا کہا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے اس کا جواب دے دیا وعليكم یعنی جو تم نے کہا تھا وہ تم ہی پر ہو"

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان الله يحب الرفق في الامر كله"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۰ مر الحديث ص:۴۱۱، ياتي ص:۸۹۱،ص:۹۲۵،ص:۹۴۶،ص:۹۴۷،ص:۱۰۲۳۔

۵۶۲۴ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کردیا صحابہ اس کی طرف دوڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مت روکو پھر (جب وہ پیشاب کر چکا تو) آپ ﷺ نے پانی کا ڈول منگایا اور اس پیشاب پر بہادیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قول الرسول صلى الله عليه وسلم فانه رفق به ونهاهم عن قطع بوله.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۰، مر الحديث في الطهارة، ص:۳۵۔

تشریح | مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے جلد دوم، ص:۱۵۰ تا ۱۵۲۔

باب ۳۲۲۲ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا

مسلمانوں کا باہمی تعاون

۵۶۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي جَدِّي اَبُو بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ اَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُوْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کیلئے مثل عمارت کے ہے کہ اسکا بعض بعض کو قوت پہنچاتا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کی تشبیک کی (ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں شیر وشکر ہوکر مل جل کر رہنا چاہئے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب آئے وہ سوال کررہے تھے یا (شک راوی) کوئی حاجت پوری کرنی چاہتے تھے آنحضور ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کی سفارش کرو (یعنی خاموش کیوں بیٹھے ہو تم سفارش کرو) تاکہ تمہیں بھی سفارش کا ثواب ملے اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبی کی زبان پر جاری کرے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۰، ومر الشطر الاول منه ص:۶۹، وص:۳۳۱۔

الحمدللہ چوبیسواں پارہ ختم ہوا

(پچیسواں پارہ)

﴿ باب ۳۲۲۳ قولِ اللّٰہِ تعالٰی "مَنْ یَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَکُنْ لَہٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَکُنْ لَہٗ کِفْلٌ مِّنْهَا وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ﴾

کِفْلٌ نَصِیْبٌ قَالَ اَبُو مُوسٰی کِفْلَیْنِ اَجْرَیْنِ بِالْحَبَشَةِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ نساء: ۸۵) جو کوئی سفارش کرے گا نیک بات میں اس کو بھی اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی سفارش کرے گا بری بات میں اس پر بھی اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہر چیز پر نگہبان (قادر) ہے

"کِفل" بمعنی نصیب یعنی حصہ یہاں مراد بوجھ، گناہ کا حصہ ہے۔

"قال ابو موسٰی الخ" ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ حبشی زبان میں کفلین بمعنی اجرین (دواجر) ہے۔

۵۶۲۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا اَتَاہُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْیَقْضِ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ مَا شَاءَ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مانگنے والا یا ضرورت مند آتا تو آپ ﷺ (صحابہ سے) فرماتے تم سفارش کرو تا کہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ تعالیٰ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے رسول کی زبان سے حکم دے گا۔

(مطلب یہ ہے کہ ہوگا تو وہی جو منظور الٰہی ہے مگر اگر تم کسی محتاج یا ضرورت مند کی سفارش کرو گے تو تمہیں اس کا ثواب مل جائے گا گو حاجت والے کی حاجت پوری ہو یا نہ ہو)

مطابقتہ للترجمۃ اعاد الحدیث الذی ذکرہ فی الباب السابق عن ابی موسیٰ عقیب الاٰیة المذکورة تنبیها علی ان الشفاعة علی نوعین فی الاٰیة المذکورة کما صرح فیها بذلك. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۸۹۱، مر الحدیث ص:۱۹۲، ص:۸۹۰، یاتی ص:۱۱۱۴۔

﴿بابٌ ۳۲۲۴ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا﴾

نبی اکرم ﷺ نہ فحش کلامی فرماتے نہ بہ تکلف فحش گوئی کرتے

(یعنی آنحضور ﷺ نہ طبعاً فحش گو تھے نہ تکلفاً فحش گوئی اختیار فرماتے کہ لوگ ہنسیں)

۵۶۲۷ ﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا﴾

ترجمہ مسروق نے بیان کیا کہ جب معاویہؓ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کوفہ تشریف لائے تو ہم حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ آنحضور ﷺ فحش گو نہ تھے اور نہ فحش گوئی کرتے اور آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۹۱، مر الحديث ص:۵۰۳، يأتي ص:۸۹۲۔

تحقيق الفاظ لم يكن فاحشا اى بالطبع. "متفحشا" اى بالتكلف اى لاذاتيا ولا عرضا اى لم يكن متكلما بالقبيح اصلاً (كرمانى)

۵۶۲۸ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئے اور کہنے لگے السَّامُ عَلَيْكُم (تمہیں موت آئے) اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم پر ہی (موت آئے) اور اللہ تم پر لعنت کرے اور اللہ

کا غضب تم پر نازل ہو، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ ٹھہرو نرمی وملائمت اختیار کرو اور سختی اور بدگوئی سے پرہیز کرو عائشہؓ نے عرض کیا کیا آپ نے ان یہودیوں کی بات نہیں سنی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا میں نے ان کی بات ان ہی پر لوٹا دی (یعنی حضور ﷺ نے ''وعلیکم'' فرمایا تھا) اور میری بدعا ان کے حق میں قبول ہو جائے گی لیکن میرے حق میں ان کی بددعا قبول نہیں ہوگی۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا الحديث ذكره في باب الرفق في الامر كله واعاده هنا ومن فائدة اعادته انه صلى الله عليه وسلم لما لم يكن فاحشا ولا متفحشا امر بالرفق ونهى عن الفحش والعنف وهذا هو وجه ذكره هنا (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۹۱، مر الحديث ص:۸۹۰، ياتي ص:۹۲۵، ص:۹۲۶، ص:۹۴۷، ص:۱۰۲۳۔

۵۶۲۹﴿حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ گالی دینے والے تھے اور نہ بدگو تھے اور نہ ہی لعنت کرنے والے تھے اگر کبھی حضور اکرم ﷺ ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۹۱، ياتي ص:۸۹۳۔

تشریح سبّابا، فحّاشا اور لعّانا یہ تینوں مبالغہ کے صیغے ہیں اور مبالغہ کی نفی سے اصل وصف کی نفی نہیں ہوتی تو اس سے بظاہر یہ لازم آتا ہے کہ ان اوصاف میں سے کچھ کے ساتھ متصف تھے؟ حالانکہ حضور اقدس ﷺ ان اوصاف میں سے کسی وصف کے ساتھ متصف نہ تھے ''والنبیؐ لم یتصف بهذه الاشياء اصلا لا بقليل ولا بكثير.

جواب: اہل عرب کبھی کبھی نفی کے موقع پر مبالغہ کا صیغہ استعمال کرتے ہیں لیکن ان کی مراد اصل وصف کی نفی ہوتی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے ''وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْد'' (آل عمران) اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

۵۶۳۰﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ

اللّٰهِ حِيْنَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی آنحضور ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو فرمایا برا ہے فلاں قبیلہ کا بھائی اور قبیلہ کا برا بیٹا اور جب وہ آکر بیٹھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشاشت اور خندہ پیشانی کا مظاہرہ کیا پھر جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ نے اسے دیکھا تھا تو اس کے بارے میں یہ یہ کلمات فرمائے تھے پھر حضور اس سے کشادہ روئی اور بشاشت سے ملے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ تم نے ہم کو فحش گو (بدگو) کب پایا ہے؟ دیکھو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین درجہ میں وہ لوگ ہوں گے جن کو لوگ اس کے شر سے بچنے کے لئے چھوڑ دیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "متى عهدتني فحاشا"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۹۱، یاتی ص:۸۹۴، ص:۹۰۵، مسلم، ابوداود فی الادب والترمذی فی البر۔

تشریح "ان رجلا الخ" قال ابن بطال هو عيينه بن حصن بن حذيفة بن بدر الفزاري وكان يقال له الاحمق المطاع (عمده)

آنحضور ﷺ کا شخص مذکور کے بارے میں یہ ارشاد: بئس اخوا العشيرة، وبئس ابن العشيرة من اعلام النبوة کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہو گیا تھا پھر گرفتار کر کے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ شخص مخرمہ بن نوفل تھا۔ واللہ اعلم

سوال و جواب: حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد: بئس اخو العشيرة وبئس ابن العشيرة الخ بظاہر غیبت معلوم ہوتا ہے جبکہ غیبت حرام ہے۔

جواب: ہر غیبت حرام نہیں بعض غیبت تو واجب و ضروری ہے تفصیل کیلئے مقدمہ مسلم پڑھئے خلاصہ یہ کہ فاسق معلن شخص کی غیبت حرام نہیں اس کے علاوہ اصل مقصد آنحضور ﷺ کا حضرت عائشہؓ کو متنبہ کرنا تھا کہ میں اپنی عادت کے مطابق نرمی برتوں گا اس سے تم کو یہ دھوکا نہ ہو کہ یہ اچھا شخص ہے۔ واللہ اعلم

۳۲۲۵ ﴿بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ﴾

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي

رَمَضَانَ وَقَالَ اَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِيْهِ ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ فَرَجَعَ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ.

حسن خلق اور سخاوت کا بیان اور بخل کا ناپسند ہونا

تحقیق و تشریح | "خُلق" بالضم وسکون اللام بمعنی عادت وخصلت۔

"والسخاء" وهو اعطاء ما ينبغي لمن ينبغي یعنی جس کیلئے جو چیز مناسب ہو اسے عطا کرنا مثلاً بھوکے کو کھانا دینا، ننگے کو کپڑے دینا، تشنگان علوم کو افاضہ علم کرنا وغیرہ۔ مزید تفصیل وتشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری، جلد اوّل، ص:۱۴۶۔

وقال ابنُ عباسٍ كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَجْوَدَ الناس الخ.

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں تو آپ کی سخاوت (اور دنوں کے مقابلے میں) نقطۂ عروج پر پہنچ جاتی تھی۔ (بہت زیادہ سخاوت کرتے)

"وقال ابوذر لمابلغه الخ" اور حضرت ابوذر غفاریؓ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت (نبوت) کی خبر پہنچی تو حضرت ابوذرؓ نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا تم سوار ہو کر وادی مکہ کی طرف جاؤ اور اس شخص کی (جو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں) باتیں سنو، جب وہ واپس آئے تو ابوذرؓ سے کہا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ اچھے اخلاق کا حکم (تعلیم) دیتے ہیں۔ (اس کی تفصیل کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۸۰۱)

۵۶۳۱﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِاَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا اَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات اہل مدینہ (کچھ آواز سن کر) گھبرا گئے اور لوگ آواز کی طرف چلے (لیکن ان لوگوں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے واپس آرہے ہیں آنحضور ﷺ ان لوگوں سے پہلے ہی آواز کی طرف روانہ ہو چکے تھے اور آنحضور ﷺ (واپس آکر) فرمارہے تھے ڈرنے کی کوئی بات نہیں تم لوگ مت گھبراؤ اور آنحضور ﷺ اس وقت ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار تھے (اس پر کوئی زین نہیں تھی) اور اس کی گردن میں تلوار تھی آپ ﷺ نے

فرمایا میں نے اس گھوڑے کو سمندر پایا یا فرمایا یہ سمندر ہے (تیز دوڑنے میں)
(آنحضور ﷺ خوفناک شور وغل سنتے ہی تنہا بنفس نفیس نکل پڑے شجاعت و بہادری ایسی، اور سخاوت ایسی کہ جو مال آیا تقسیم کردیا)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۸۹۱ و مر الحدیث ص: ۳۷۰، ص: ۳۹۵، ۴۰۰، ص: ۴۰۱، ص: ۴۰۷، ص: ۴۱۷، ص: ۴۲۶، باقی ص: ۹۱۷۔

۵۶۳۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا﴾

ترجمہ | حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے نہیں کبھی نہیں فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الجزء الثانی للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۸۹۱ تا ۸۹۲، اخرجہ مسلم فی فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرجہ الترمذی فی الشمائل.

تشریح | مقصد واضح ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے دنیا کے اموال واشیاء میں کوئی چیز طلب کی گئی تو آپ ﷺ نے کبھی منع نہیں کیا اگر دینا منظور ہوتا تو عنایت کر دیتے اور اگر نہ دینا منظور ہوتا تو حسب مصلحت وحکمت خاموش رہتے یا وعدہ کر لیتے مگر صاف انکار کر کے کسی سائل کا دل نہ توڑتے۔ قال الفرزدق:

ما قال لاقطّ الّا فی تشھّدہ　　لولا التّشھّد کانت لاءُہ نعم

حضور اکرم ﷺ نے تشہد کے سوا کبھی لا نہیں فرمایا اگر تشہد نہ ہوتا تو حضور ﷺ کا لا نعم ہوتا۔

۵۶۳۳ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا﴾

ترجمہ | مسروق نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہ ہم سے حدیثیں بیان کر رہے تھے اسی دوران میں انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بدگو تھے اور نہ بتکلف بدگوئی کرتے اور آنحضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی آخر الحدیث.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۸۹۲، مر الحدیث ص:۵۰۳، ص:۵۳۱، ص:۸۹۱۔

۵۶۳۴﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ الشَّمْلَةُ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكْسُوكَ هٰذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ فَاكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چادر لیکر آئیں پھر سہلؓ نے لوگوں سے کہا کیا تم جانتے ہو بردہ کیا چیز ہے؟ تو لوگوں نے کہا بردہ شملہ (یعنی چادر) کو کہتے ہیں حضرت سہلؓ نے فرمایا ہاں وہ شملہ جس کا حاشیہ بنا ہوا ہو اس خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یہ چادر آپ ﷺ کے پہننے کے لئے لائی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر ان سے قبول کرلی جیسے آپ ﷺ کو اس کی ضرورت رہی ہو پھر آپ ﷺ نے اسے پہن لیا صحابہ میں سے ایک صحابی (حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ) نے حضور اکرم ﷺ کے بدن پر وہ چادر دیکھی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ چادر (لنگی) کیا ہی عمدہ ہے یہ چادر مجھے عنایت فرما دیجئے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں لے لو پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھے تو صحابہ کرام نے ان صحابی کو ملامت کی اور کہنے لگے آپ نے اچھا نہیں کیا جب آپ نے دیکھ لیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس طرح قبول فرمایا تھا جیسے آپ ﷺ کو اس کی ضرورت تھی، اس کے باوجود آپ نے آنحضور ﷺ سے مانگ لی حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو آپ ﷺ انکار نہیں کرتے ان صحابی (عبد الرحمٰنؓ) نے کہا میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضور ﷺ نے اس کو زیب تن فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اسی میں کفن دیا جاؤں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۸۹۲ مر الحدیث ص:۱۷۰، ص:۲۸۱، ص:۸۶۴۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے کفن تیار کرے تو جائز ہے۔ یہی جمہور فقہاء کا قول ہے۔

۵۶۳۵﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ان ابا هُرَيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی قیامت کے قریب ہو جائے گا) اور عمل کم ہو جائے گا اور دلوں میں بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا صحابہ نے عرض کیا ہرج کیا ہے؟ (ہرج سے کیا مراد ہے؟) فرمایا قتل قتل (خوں ریزی)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "يلقى الشح"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۲ مر الحديث ص:۱۸، ص:۱۴۱، ص:۱۹۰، یاتی ص:۱۰۴۶، ص:۱۰۵۴ وغیرہ۔

۵۶۳۶﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی لیکن حضور اکرم ﷺ نے نہ کبھی مجھے اُف کہا اور نہ یہ فرمایا یہ کام کیوں کیا اور نہ یہ فرمایا فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يدل على حسن خلق النبي صلى الله عليه وسلم وهو مطابق للجزء الاول للترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۲ والحديث اخرجه مسلم في فضائل النبي صلى الله عليه وسلم.

اشکال: مسلم شریف میں ہے عن انس والله لقد خدمته تسع سنين الخ بظاہر تعارض ہے۔

جواب: انما خدم انس رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد قدوم المدينة باشهر فيكون تسع سنين واشهر (عمدہ)

یعنی حضرت انسؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت نو سال کچھ مہینے تک کی ہے تو مسلم کی روایت میں کسر چھوڑ کر بیان فرمایا تو نو سال فرمایا اور جب کسر کو پورا کر دیا تو دس سال فرمایا کما فی البخاری واللہ اعلم

۳۲۲۶
﴿بَابٌ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ﴾

آدمی اپنے گھر میں کس طرح رہے؟

۵۶۳۷﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ

سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ﴾

ترجمہ | اسود بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ اپنے گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اوضح ما كان من الابهام في الترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۲ ومر الحديث ص:۹۳،ص:۸۰۸۔ واخرجه الترمذي في الزهد.

تشریح | بعض روایتوں میں ہے کہ آنحضور ﷺ سودا بازار سے خود لے آتے، اور اپنا جوتا خود ٹانک لیتے، کپڑے رفو کر لیتے جب اذان ہو جاتی تو سارا کام چھوڑ کر نماز کیلئے مسجد تشریف لے جاتے۔

﴿بَابُ الْمِقَةِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى﴾ ۳۲۲۷

اس محبت کا بیان جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ثابت ہے

تحقیق | "مِقة" بكسر الميم وفتح القاف المخففة اى المحبة الثابتة من الله تعالى. (قس)

مِقة مصدر ہے بروزن عدة، زنة و مِقَ يَمِقُ وَمْقا و مِقة محبت کرنا۔

۵۶۳۸﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبریل علیہ السلام آسمان والوں کو ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے تم لوگ بھی اس سے محبت کرو چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں اس کے بعد زمین میں اس کو مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۲، مر الحديث ص:۴۵۶،ص:۴۵۶، ياتي ص:۱۱۱۵۔

۳۲۲۸ ﴿باب الحب فی اللہ﴾

اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے کا بیان

(یعنی خالص ذات باری تعالیٰ کیلئے محبت جس میں ریا وغیرہ نہ ہو اس کی فضیلت)

۵۶۳۹ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ اَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَحَتّٰى اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ اَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ وَحَتّٰى يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت (مزہ) اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک وہ اگر کسی سے محبت کرے (دوستی رکھے) تو صرف اللہ کیلئے محبت کرے اور کفر کی طرف لوٹنے سے آگ میں ڈالا جانا زیادہ پسند ہو اس کے بعد کہ اللہ نے اس کو کفر سے چھڑا دیا، اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے محبت تمام چیزوں کے مقابلہ زیادہ نہ ہو۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "لايحبه الا لله"

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۹۲، مر الحديث ص:۷، وص:۸۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص:۲۳۳، باب حلاوۃ الایمان۔

۳۲۲۹ ﴿باب قول اللہ تعالیٰ: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَکُونُوا خَیْرًا مِنْهُمْ إِلٰی قَوْلِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

اے ایمان والو کوئی جماعت کسی دوسری جماعت کا مذاق نہ بنائے ممکن ہے کہ وہ اس سے (عند اللہ) بہتر ہوں، فاولئك هم الظالمون تک

۵۶۴۰ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْاَنْفُسِ وَقَالَ بِمَ يَضْرِبُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ

وَأَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن زمعہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کی ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کس طرح ایک شخص اپنی بیوی کو جانور کی طرح مارتا ہے اس کے بعد (شام کو) پھر گلے لگا لیتا ہے۔

"وقال الثوری الخ" اور ثوری اور وہیب اور ابومعاویہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کی ان کی روایتوں میں ہے جیسے غلام کو مارتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | المناسبة بين الحديث والآية الكريمة هي ان ضحك الرجل مما يخرج من الانفس فيه معنى الاستهزاء والسخرية.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۲، مر الحديث ص:۷۳۷، ص:۷۸۴۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری، ج:۹، ص:۷۴۹۔

۵۶۴۱﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُوْنَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَدْرُوْنَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) منیٰ میں فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے یہ کون دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم آنحضور ﷺ نے فرمایا بلاشبہ یہ حرمت والا دن ہے آنحضور ﷺ نے پوچھا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ حرمت والا شہر (مکہ) ہے۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ حرمت کا مہینہ ہے پھر آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے تم پر تمہارا (ایک دوسرے کا) خون اور تمہارا مال اور تمہاری عزت حرام کیا ہے جیسے اس دن کی حرمت اس مہینے میں اس شہر میں۔

مطابقۃ للترجمۃ | وجه المناسبة بينه وبين الآية المذكورة من حيث ان فيه حرمة العرض التى تتضمنها الآية الكريمة ايضا على ما لايخفى على الفطن.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۲ تا ۸۹۳، مر الحديث ص:۲۳۵، في المغازي ص:۶۳۲، ياتي ص:۱۰۰۳، ص:۱۰۱۴، ص:۱۰۴۸۔

﴿بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ﴾ ۳۲۳۰

گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

۵۶۴۲ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور مسلمان سے (ناحق) قتال (لڑنا) کفر ہے۔

غندر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان بن حرب کی متابعت کی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۹۳، مر الحديث ص:۱۲، ياتي ص:۱۰۴۸۔

تشریح مفصل تشریح مع سوال وجواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول، ص:۳۳۰۔

۵۶۴۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَه عن أَبِي ذَرٍّ أَنَّه سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُه كَذٰلِكَ﴾

ترجمہ حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی شخص کو فسق کے ساتھ متہم کرتا ہے (مثلاً یا فاسق کہتا ہے) یا کسی کو کفر کے ساتھ متہم کرتا ہے (مثلاً یا کافر کہتا ہے) اور جسے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے تو یہ اتہام (فسق وکفر) متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۹۳۔

۵۶۴۴ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدگو نہیں تھے اور نہ لعنت کرنے والے تھے نہ گالی دینے

والے تھے ناگواری کے موقع پر صرف اتنا فرمادیتے اسے کیا ہوگیا ہے اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۳ مر الحديث ص:۸۹۱۔

۵۶۴۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ثابت بن ضحاکؓ جو اصحاب شجرہ (شرکاء بیعت رضوان) میں سے تھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دین اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائی (مثلاً کہے میں یہ کام کروں تو میں یہودی یا نصرانی ہوں پھر وہ کام کرے) تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی نذر نہیں ہوتی جن کا وہ مالک نہیں (یعنی اسی نذر کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے جو اس کے اختیار میں ہو) اور جس نے دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کرلی ہوگی اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا اور جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو وہ اس کے قتل کے مانند ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو وہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من لعن مومنا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۳ مر الحديث ص:۱۸۲، ياتي ص:۹۰۱، ص:۹۸۴۔

۵۶۴۶ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَتُرَى بِي بَأْسٌ أَمَجْنُونٌ أَنَا اذْهَبْ﴾

ترجمہ | حضرت سلیمان بن صردؓ جو نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی تھے انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو افراد نے باہم گالی گلوج کی پھر ایک صاحب کو غصہ آگیا اور بہت زیادہ آیا یہاں تک کہ ان کا چہرہ پھول گیا اور رنگ بدل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص (غصہ کرنے والا) کہہ لے تو اس کا غصہ دور

ہو جائے چنانچہ ایک (دوسرے) صاحب اس (غصہ والے شخص) کے پاس گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کی خبر اس کو کردی اور کہا شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ (یعنی یہ پڑھ لو اللّٰھم انّی اعوذ بك من الشیطان الرجیم) لیکن اس نے کہا کیا تمہیں میرے اندر کوئی خرابی (دیوانگی) نظر آتی ہے؟ کیا میں دیوانہ ہوں؟ دفع ہوجا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "استب رجلان"

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۸۹۳ مر الحديث ص:۴۶۴، ياتى ص:۹۰۳۔

۵۶۴۷ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ﴾

ترجمہ | حضرت عبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کیلئے باہر تشریف لائے اتنے میں دو مسلمان (حضرت کعب بن مالکؓ اور حضرت عبد اللہ بن ابی حدردؓ) جھگڑنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (لیلۃ القدر کی تعیین کے متعلق) بتانے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں نے لڑائی کرلی تو وہ (میرے قلب سے) اٹھالی گئی (یعنی میں بھول گیا) اور شاید یہی تم لوگوں کیلئے بہتر ہو اب تم اسے رمضان المبارک کے ۲۹ اور ۲۷ اور ۲۵ کی رات کو تلاش کرو۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فتلاحى رجلان" لان التلاحى التجادل والتخاصم وهو يفضى فى الغالب الى السباب.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۸۹۳ مر الحديث ص:۱۲، ص:۲۷۱۔

تشریح | ضرور مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص:۳۳۴، اور جلد پنجم، ص:۵۶۸۔

۵۶۴۸ ﴿حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هٰذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي أَسَابَبْتَ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي هٰذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ | معرور بن سوید سے روایت ہے انھوں نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے سنا، معرور نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کے جسم پر ایک چادر دیکھی اور آپ کے غلام کے جسم پر بھی ایک چادر دیکھی تو میں نے عرض کیا اگر آپ اپنے غلام کی یہ چادر لے لیں اور اسے بھی پہن لیں تو حلہ (جوڑا) ہو جائے گا اور غلام کو دوسرا کپڑا دے دیں، اس پر ابوذرؓ نے فرمایا (اصل واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں) میرے درمیان اور ایک صاحب (حضرت بلالؓ) کے درمیان سخت بات ہو گئی اور ان کی ماں (بلالؓ کی والدہ حمامہ عجمی تھیں) میں نے ان کو ماں کی گالی دی (یعنی میں نے بلالؓ کو کہا یا ابن السوداء) پھر بلالؓ نے جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا ذکر کر دیا (یعنی میری شکایت کر دی) تو آنحضور ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تو نے فلاں شخص کو گالی دی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کی ماں کو برا کہا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب بھی اس بڑی عمر میں بھی؟ ارشاد فرمایا ہاں (اب بھی موجود ہے) یہ (غلام بھی) تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحتی میں دیا ہے پس اللہ تعالیٰ جس کے ماتحت میں اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہئے کہ جو کھائے اس میں سے اسے بھی کھلائے اور جو پہنے اسے بھی پہنائے اور کسی ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرنے کے لئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اسابت فلانا"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۸۹۳ تا ص:۸۹۴ مر الحديث ص:۹، ص:۳۴۶۔

تشریح | اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ غلام اور لونڈی سے کام لینے میں تکلیف مالا یطاق سے پرہیز کرنا ضروری ہے وہ بھی اولاد آدم ہونے کی وجہ سے بھائی ہیں۔

مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص:۲۸۱ تا ص:۲۸۲۔

۳۲۳۱ ﴿بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيْلُ وَ الْقَصِيْرُ﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ

لوگوں کے ان اوصاف کا ذکر جو جائز ہے مثلاً لوگوں کا کسی کو کہنا کہ وہ لمبا ہے وہ ٹھگنا (پستہ قد) ہے (یہ کہنا جائز ہے بشرطیکہ تحقیر کی نیت نہ ہو)

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ذو الیدین یعنی لمبے ہاتھوں والا کیا کہتا ہے اسی طرح ہر وہ وصف (بیان کرنا

جائز ہے) جس سے کسی شخص کا عیب بیان کرنا مقصود نہ ہو (بلکہ صرف تعارف کی نیت ہو)

۵۶۴۹﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ قَالُوا بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر دیا اس کے بعد مسجد کے آگے ایک لکڑی کے پاس تشریف لے گئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا، اور حاضرین میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے مگر ان دونوں حضرات پر آپ ﷺ سے بات کرنے میں ہیبت مانع ہوئی (کیونکہ نزدیکاں رابیش بود حیرانی) اور جلد باز قسم کے لوگ باہر نکل گئے اور آپس میں کہنے لگے نماز میں کمی کردی گئی ہے (قصُرت بصورت معروف ترجمہ ہوگا نماز کی رکعتیں کم ہوگئی ہیں) اور حاضرین میں ایک صحابی تھے (خِرباق بکسر الخاء) جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین فرمایا کرتے تھے (چونکہ ان کے دونوں ہاتھ کچھ لمبے تھے) انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہوگئی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا (میرے خیال میں) میں بھولا نہیں ہوں اور نہ نماز کی رکعتیں کم ہوئی ہیں صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ بھول گئے ہیں چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذوالیدین نے صحیح کہا پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور (باقی) دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر (سہو کا) سجدہ کیا عام سجدہ کی طرح یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا عام سجدہ کی طرح یا کچھ طویل پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يدعوه ذا اليدين" فانه انما كان يعرف به فلذلك قال صلى الله تعالى عليه وسلم به.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۸۹۴ مر الحديث ص:۶۹، ص:۹۹، ص:۱۶۳، وص:۱۶۴، ياتي ص:۱۰۷۷۔

تشریح کلام فی الصلوٰۃ کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد:۳، ص:۷۵۔

* * *

۳۲۳۲
﴿ بَابُ الغِيبَةِ ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ.

غیبت (کی حرمت) کا بیان

ای هذا باب فی بیان تحریم الغیبة.

وقول الله تعالٰی و لایغتب بعضکم الایه (سورہ حجرات میں)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اسے ناپسند کرو گے اور اللہ سے ڈرو بلاشبہ اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

غیبت کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ غیبت کیا ہے؟ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرا اپنے (مسلمان) بھائی کا اس طرح تذکرہ کرنا جو اس کو ناگوار ہو (تکلیف ہو) سائل نے عرض کیا حضور یہ فرمایئے کہ اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہو جو میں کہہ رہا ہوں (تو کیا یہ بھی غیبت ہے؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر اس میں وہ عیب ہے جو تو کہتا ہے تو یقیناً تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ عیب اس میں نہ ہو جو تو کہتا ہے تو تو نے بلاشبہ اس پر جھوٹی تہمت لگائی (بہتان باندھا) اور یہ غیبت سے بھی سنگین ہے کیونکہ اس غیبت کے ساتھ جھوٹ کا گناہ بھی ہے۔ (ترمذی شریف جلد ثانی، ص: ۱۵، ابوداؤد ثانی، ص: ۶۶۸)

تشریح آیت کریمہ نے غیبت کرنے والے کو مردار بھائی کا گوشت کھانے کے ساتھ تشبیہ دے کر اس کی حرمت اور خست کو واضح فرمایا ہے کہ جس طرح مردہ بھائی کا گوشت کھانا حرام ہے اسی طرح غیبت کرنا بھی حرام ہے۔ حدیث پاک میں ہے الغیبة اشد من الزنا.

غیبت کی تعریف کسی کے پیٹھ پیچھے کسی کا عیب بیان کرنا خواہ قولاً ہو یا فعلاً، اشارۃً ہو یا کنایۃً کہ اس کو ناگواری و تکلیف ہو نیز غیبت سننا بھی حرام ہے اسلئے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اگر کسی کی غیبت سنے تو بشرط قدرت مدافعت کرے ورنہ سننے سے پرہیز کرے، وہاں سے اٹھ جائے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مرفوعاً روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب مجھے (معراج کی رات) آسمانوں پر لے جایا جا رہا تھا تو میرا ایسے لوگوں پر گذر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن کے ذریعہ وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جبریلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی ان کی غیبت کرتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے (ابوداؤد کتاب الادب، ص: ۶۶۹)

غیبت پر اکابر علماء نے کتابیں لکھی ہیں اور اردو میں بھی بہت رسائل ہیں مطالعہ کیا جائے البتہ ان بدعتیوں کی غیبت جائز بلکہ واجب ہے جو بدعات کا داعی ہو ضلالت وگمراہی پھیلاتا ہو تو قوم کو اس کی ضلالت وگمراہی سے بچانا ضروری ہے۔

۵۶۵۰ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلَى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گذرے اور فرمایا ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے عمل کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے ایک تو اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور یہ دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آنحضور ﷺ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے دو ٹکڑوں میں پھاڑ کر دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا پھر فرمایا جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة مع انها فى الغيبة والحديث فى النميمة من حيث ان الجامع بينهما ذكر ما يكرهه المقول فيه بظهر الغيب قاله ابن التين. (عمده)

علامہ کرمانی فرماتے ہیں: ان النميمة نوع من الغيبة لانه لو سمع المنقول عنه انه نقل عنه لغمه (كرمانى) و قيل يحتمل ان يكون اشار الى ما ورد فى بعض طرقه بلفظ الغيبة صريحا وهو ما اخرجه فى الادب المفرد من حديث جابر قال: "كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فاتى على قبرين" فذكر نحو حديث الباب وقال فيه "اما احدهما فكان يغتاب الناس" (عمده)

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۹۴، ایضاً ص:۸۹۴، ومر الحديث ص:۳۴ تا ۳۵، ایضاً ص:۳۵، وص:۱۸۲ الخ

تشریح مفصل بحث مع سوال و جواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص:۱۴۲ و ص:۱۴۳۔

۳۲۳۳ ﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الأَنْصَارِ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: قبائل انصار کے سب سے بہتر خانوادے (گھرانہ)

(بنو نجار کا گھرانہ ہے جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوگا ترجمہ میں خبر محذوف ہے)

۵۶۵۱ ﴿حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو اُسید ساعدیؓ (مالک بن ربیعہ الانصاری) نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنونجار کا گھرانہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انها جزء الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۴ والحديث طرف من حديث مر في ص:۵۳۴، ص:۵۳۵، ص:۵۳۷۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کی یا کسی قبیلہ کی فضیلت بیان کرنا، اس کو دوسرے اشخاص یا قبیلہ پر ترجیح دینا جائز ہے غیبت نہیں ہے۔ وهذا نحو قولك ابوبكر افضل من عمر (رضي الله عنهما) وليس ذلك غيبة لعمرؓ.

﴿بابٌ ۳۲۴۴ ما يَجُوزُ مِنْ اغْتِيَابِ اَهْلِ الفَسَادِ وَالرِّيَبِ﴾

فساد کرنے والوں اور تہمت لگانے والوں کی غیبت کے جواز کا بیان

(تاکہ دوسرے مسلمان ان مفسدوں کے شر اور فساد سے بچ سکیں)۔

تحقیق | "رِيَب" بكسر الراء وفتح الياء آخر الحروف وبالباء الموحدة جمع ريبة وهو الشك والتهمة.

۵۶۵۲﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيْرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِيْ قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ (اسمه عيينه بن حصن الفزاری او هو مخرمة بن نوفل) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے اجازت دیدو فلاں قبیلہ کا برا بھائی ہے یا فرمایا برا بیٹا ہے پھر جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضور ﷺ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی (جب وہ چلا گیا) عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا یہ قبیلہ کا برا آدمی ہے پھر آپ نے اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ ارشاد فرمایا اے عائشہ وہ شخص بدترین انسان ہے جسے لوگ اس کے بدکلامی سے چھوڑ دیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله صلى الله عليه وسلم بئس اخو العشيره او ابن العشيرة" فانه ذكر الرجل المذكور بهذا الذم وهو غائب عنه فدل على اباحة اغتياب اهل الفساد والشر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۴، ومر الحديث ص:۸۹۱، یاتی ص:۹۰۵۔

﴿بَابُ ۳۲۳۵ النَّمِيْمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ﴾

چغل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے

تحقیق: نَمّ از نصر، ضرب نمًّا چغل خوری کرنا۔ النمّام چغل خور۔ کبائر جمع کبیرۃ.

۵۶۵۳﴿حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيْرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ سے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دو ایسے انسانوں کی آواز سنی جنھیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی دشوار بڑے عمل کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے البتہ اس کا گناہ بڑا ہے ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ ﷺ نے کھجور کی (ایک ہری) شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا (گاڑ دیا) اور فرمایا امید ہے کہ جب تک وہ سوکھیں نہیں ان پر عذاب میں تخفیف رہے گی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وانه لكبير"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۴ تا ص:۸۹۵۔ مر الحديث ص:۳۴ تا ص:۳۵، ص:۳۵، ص:۱۸۲۔ باقی کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم، ص:۱۴۰۔

تشریح | مفصل بحث مع تحقیقات ملاحظہ فرمایئے جلد دوم، ص:۱۴۰۔

۳۲۳۶ ﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ﴾

وقوله هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ وَيَعِيبُ.

جو چغل خوری اور غیبت ناپسندیدہ وممنوع ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ قلم میں) بہت طعنہ دینے والا بڑا چغل خور ہے (اور سورہ ہمزہ میں ارشاد ربانی ویل لکل ھمزۃ لمزۃ) ہر عیب جوئی کرنے والے کیلئے پس پشت برائی کرنے والے کیلئے خرابی ہے

امام بخاریؒ کہتے ہیں یَهْمِز اور یَلْمِزُ اور یَعِیب سب کے معنی ایک ہیں۔

تحقیق وتشریح "هماز" هَمز مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت طعنہ دینے والا۔

"مشاء" مشی مصدر از ضرب مبالغہ کا صیغہ بہت زیادہ چلنے والا، ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر کرنے والا یعنی بڑا چغل خور۔

۵۶۵۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلاً يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ﴾

ترجمہ ہمام بن حارث نے بیان کیا کہ ہم حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے ساتھ تھے اتنے میں آپؓ سے کہا گیا کہ ایک شخص ہے جو یہاں کی بات حضرت عثمانؓ تک لگاتا ہے (یعنی لوگوں کی باتیں حاکم تک پہنچاتا ہے) تو حضرت عثمانؓ نے اس سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في معنى الحديث فان القتات هو النمام.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۹۰۔ اخرجه مسلم في الايمان وابو داود في الادب والترمذي في البر والنسائي في التفسير.

مختصر تشریح فتنہ وفساد پیدا کرنے اور آپس کے تعلقات خراب کرنے کی غرض سے ایک کی بات دوسرے کو پہنچانا نمیم اور چغل خوری ہے اور یہ کبائر میں سے ہے۔ مرتکب کبائر کے متعلق کتاب الایمان کا مطالعہ کیجئے۔

۳۲۳۷ ﴿بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ حج ۳۰ میں) اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو

جھوٹی بات زبان سے نکالنا، جھوٹی شہادت دینا یہ سب کبائر میں سے ہیں۔

۵۶۵۵﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ قَالَ اَحْمَدُ اَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا (دغابازی وفریب) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ (روزہ دار) اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

"قال احمد" احمد بن یونس نے کہا "افهمني رجل اسناده" یعنی حدیث مذکور کی سند۔

مطلب یہ ہیکہ احمد کہتے ہیں کہ متن حدیث تو اپنے شیخ ابن ابی ذئب سے سنا لیکن سند ایک دوسرے شخص نے پورے طور پر سمجھادیا جو مجلس میں موجود تھے۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "من لم يدع قول الزور" لان معناه من لم يترك ومن لم يجتنب.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۹۵ ومر الحديث ص: ۲۵۵، واخرجه الترمذى والنسائى وابن ماجه كلهم فى الصوم.

تشریح روزہ رکھنے کی غرض صرف یہ نہیں ہے کہ آدمی بھوکا پیاسا رہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نفس امارہ کو توڑ کر نفس مطمئنہ کے تابع کرے، گناہوں سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی مطلوب ومقصود ہو۔

فليس لله حاجة مراد مجاز ہے عدم قبول اور عدم ثواب سے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۳۲۳۸ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ﴾

دورخا (منافق) کے بارے میں حدیث

دورخا (دورویہ منافق) وہ انسان ہے جو ہر فریق (حق وباطل) میں ملا رہے یعنی رکابی مذہب جس فریق میں جائے اسی کی سی کہے۔

۵۶۵۶﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کے روز اللہ کے

نزدیک تمام لوگوں میں بدتر دورخ والے کو پاؤ گے جو یہاں آتا ہے ایک منہ لے کر اور وہاں جاتا ہے دوسرے منہ سے۔

تشریح | روی عن ابی هریرةؓ عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ذو الوجهین لا یکون عند الله وجیها (عمده) وروی عن انسؓ انه روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من کان ذا لسانین فی الدنیا جعل الله له لسانین من نار یوم القیامة (عمده)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۸۹۵ مر الحدیث ص:۴۹۶ فی اثناء حدیث و یاتی ص:۱۰۶۴۔

۳۲۳۹ ﴿بَابُ مَنْ اَخْبَرَ صَاحِبَه بِمَا يُقَالُ فِيْهِ﴾

اس شخص کا بیان جس نے اپنے صاحب کو ان کے بارے میں لوگوں کے خیالات بتادیئے

یعنی لوگوں نے جو کچھ کہا صحیح صحیح نصیحت کے مقصد سے بیان کردیا

۵۶۵۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللّٰهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوسٰى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ مال) تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا خدا کی قسم اس تقسیم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی (ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس انصاری کی یہ بات آپ ﷺ کو بتائی تو آنحضور ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انھیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انھوں نے صبر کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة من حیث انه یوضح ما ابهم فیها.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۸۹۵ مر الحدیث ص: ۴۴۶، ص: ۴۸۳، فی المغازی ص: ۶۲۱، ص: ۹۰۱، وص: ۹۳۱، ص: ۹۳۸۔

تشریح | مفصل واقعہ کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص: ۴۰۰ وغیرہ۔

فقال رجل من الانصار الخ اسمه کما قال الواقدی معتب بن قشیر المنافق (قس)

﴿بابٌ ۳۲۴۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ﴾

کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا (حد سے تجاوز کرنا مکروہ ہے، ناپسندیدہ ہے)

۵۶۵۸ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف کرر ہا ہے اور تعریف میں مبالغہ کرر ہا ہے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تم نے ہلاک کردیا یا یہ فرمایا تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث وهو ان يفرط فى مدح الرجل بما ليس فيه فيدخله من ذلك الاعجاب ويظن انه فى الحقيقة بتلك المنزلة ولذلك قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قطعتم ظهر الرجل حين وصفتموه بما ليس فيه فربما حمله ذلك على العجب والكبر الخ (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۹۵، مر الحديث ص: ۳۶۶۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ جس کی تعریف میں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا اس شخص کے اندر تکبر اور غرور پیدا ہوگا جو اس کی ہلاکت اور تباہی کا سبب ہوگا، واللہ اعلم۔

۵۶۵۹ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيبُهُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ﴾

ترجمہ حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے صاحب نے اس کی تعریف کی اور اچھی تعریف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تم پر تم نے اپنے صاحب کی گردن کاٹ ڈالی (یعنی تو نے اس کو ہلاک کردیا) آنحضور ﷺ نے یہ جملہ کئی بار فرمایا اگر تمہارے لئے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر ہوجائے تو اس طرح کہنا چاہئے کہ میں اس کے متعلق ایسا ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب

اس کے متعلق واقعی وہ ایسا ہی سمجھتا ہو اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے (جو حقیقت حال سے خوب واقف ہے) اور کوئی کسی انجام خیر کے متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے۔

"وقال وهيب الخ" وہیب نے (اس سند سے) خالد سے روایت کی ویلك بجائے ویحك کے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا في الحديث السابق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۵ ومر الحديث في الشهادات ص:۳۶۶۔

﴿بَابُ مَنْ اَثْنٰى عَلٰى اخيه بما يعلم﴾ (۳۲۴۱)

وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِاَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

جس نے اپنے بھائی مسلمان کی تعریف کی اپنے علم کے مطابق

(یعنی جتنا حال معلوم ہو اتنی ہی تعریف بلا مبالغہ کی تو جائز ہے)

اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہو یہ کہتے نہیں سنا کہ یہ جنتی ہے سوا عبداللہ بن سلامؓ کے۔

تشریح | یہ روایت موصولاً کتاب المناقب، ص:۵۳۸ میں گذر چکی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۶۸۷تا۶۹۷۔

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں واستشكل الحصر بما ثبت من انه صلى الله عليه وسلم بشر العشرة بذلك كما هو معروف واجيب، بان سعدا لم يسمع ذلك منه صلى الله عليه وسلم.

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: قيل عبدالله بن سلام من المبشرين فلا ينحصرون في العشرة. واجيب بان التخصيص بالعدد لا ينفي الزائد، او المراد بالعشرة الذين بشروا دفعة واحدة والا فالحسن والحسين وامهما وازواج النبي صلى الله عليه وسلم بالاتفاق من اهل الجنة الخ (عمده)

۵۶۶۰﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازار (تہبند) لٹکانے کے متعلق جو کچھ فرمانا تھا جب فرمایا (وهو قوله من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة) تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا

تہبند کبھی ایک طرف سے لٹک جاتا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا تو ان میں سے نہیں ہے (جو تکبر کی وجہ سے ایسا کرتا ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله صلى الله عليه وسلم "انك لست منهم" لان فيه مدح ابی بكر رضی الله تعالىٰ عنه بما يعلم منه.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۸۹۵ مر الحديث ص: ۵۱۷، ص: ۸۶۰، ص: ۸۶۱۔

۳۲۴۲ ﴿ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تعالیٰ: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ... ﴾

...وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. وَقَوْلِهِ: إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلٰى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ (سورہ نحل آیت: ۹۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے انصاف کرنے کا بھلائی کرنے کا

اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی اور منکر (بری باتوں سے) اور سرکشی سے تمہیں نصیحت کرتا ہے شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

وقوله: اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ (سورہ یونس آیت: ۲۳)

اور تمہاری سرکشی (شرارت) کا وبال خود تم پر ہی آئے گا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ (سورہ حج آیت: ۶۰) پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا اور مسلمان پر ہو یا کافر پر برائی پھیلانے کی ممانعت۔

۵۶۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي مَسْحُورًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَهَلَّا تَعْنِي تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِي وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا قَالَتْ

وَلَبِيْدُ بْنُ اَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں تک اس حال میں رہے کہ آپ ﷺ کو خیال ہوتا تھا کہ اپنی اہلیہ سے صحبت کرر ہے ہیں حالانکہ آپ ﷺ صحبت نہ کرتے ہوتے، عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ایک دن آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک معاملہ میں سوال کیا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا جواب دے دیا ہے کہ دو مرد (جبرئیل و میکائیل علیہما السلام) میرے پاس آئے ان میں سے ایک تو میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گئے اور دوسرے میرے سر کے پاس، تو پاؤں والے فرشتے نے سرہانے والے سے کہا ان صاحب (آنحضور ﷺ) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے کہا یہ مطبوب ہیں یعنی ان پر جادو کیا گیا ہے پھر اس نے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم (یہودی) نے پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا نر کھجور کے خوشے میں کنگھی اور بالوں پر کیا ہے (پوچھا کہاں رکھا ہے؟) جواب دیا کہ ذروان کے کنویں کے اندر ایک پتھر کے نیچے دبا رکھا ہے، چنانچہ حضور اقدس ﷺ اس کنویں کے پاس پہونچے اور فرمایا یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کے درختوں کے سر شیاطین کے سروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں اور اس کا پانی مہندی کے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح سرخ تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جادو کا سامان نکالا گیا (پھر اس جادو کو کنویں میں رکھ کر کنواں پاٹ دیا گیا) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں اس واقعہ کو مشہور کیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے شفا دی ہے اور میں لوگوں میں بری بات کو پھیلانا ناپسند نہیں کرتا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ لبید بن اعصم بنی زریق کا ایک شخص اور یہودیوں کا حلیف تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | وجه المطابقة بين هذا الحديث وبين الآيات المذكورة "ان الله لما نهى عن البغى" (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۵ تا ص:۸۹۶ مر الحديث ص:۴۵۰، ص:۴۶۲، ص:۸۵۷، ص:۸۵۸، یاتی ص:۹۴۵۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۳۸۸۔

﴿بَابُ ۳۲۴۳ مَا يُنْهٰى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

ایک دوسرے سے حسد کرنا اور ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنا (یعنی ترک ملاقات) منع ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ، حاسد کے شر سے جب حسد کرے پناہ مانگتا ہوں۔

۵۶۶۲﴿حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَاتَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے کسی کا ٹوہ نہ لگاؤ (کسی کے پیچھے نہ پڑو) جاسوسی نہ کرو (کسی کا عیب معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو) اور حسد نہ کرو اور کسی سے پیٹھ مت پھیرو، بغض نہ رکھو اور اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا تحاسدوا ولاتدابروا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۶، وياتي ص:۸۹۶۔

۵۶۶۳﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں بغض نہ رکھو اور نہ حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو اور اللہ کے بندے سب بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے (یعنی تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرے اگر کسی سے کوئی تکلیف بھی ہو تو تین دن کے اندر صلح کرلے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لاتحاسدوا ولاتدابروا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹۶، ياتي ص:۸۹۷۔

﴿بَابٌ ۳۲۴۴ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ الاية (سورہ حجرات)﴾

اے ایمان والو بہت سی بدگمانیوں (تہمتیں کرنے) سے بچو بلاشبہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور تجسس (جاسوسی) نہ کرو الایۃ۔

۵۶۶۴﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ

أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچتے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے اور کسی کا ٹوہ نہ لگاؤ (کسی کے پیچھے نہ پڑو) اور جاسوسی نہ کرو (کسی کا عیب معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو) اور نجش نہ کرو (کتاب البیوع میں نجش کے معنی گذر چکے ہیں کہ ایک چیز کا خریدنا مقصود نہ ہو لیکن دوسرے خریدار کو دھوکا دینے کیلئے خوامخواہ اس کی قیمت بڑھادے یہ دلالی جائز نہیں) اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو اور کسی سے پیٹھ مت پھیرو اور اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | وجه المطابقة بين هذا الحديث والآية المذكورة ان البغض والحسد ينشآن عن سوء الظن (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹٦ مر الحديث: ص:۷۷۲، ياتى ص:۹۹۵۔

﴿بَابُ[۳۲۴۵] ما يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ﴾

جوگمان درست (جائز) ہے

تشریح | باب کے عنوان میں یہاں نسخے مختلف ہیں ہندوستانی مطبوعہ میں یہاں ما يكون ہے ولابى ذر عن الكشميهنى مايجوز من الظن (قس)

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں ورواية ابى ذر انسب لسياق الحديث (عمده)

۵۶۶۵﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں، لیث بن سعدؒ نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافقین میں سے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | قيل لامطابقة بين الحديث والترجمة لان فى الترجمة اثبات الظن وفى الحديث نفى الظن . اجيب بان النفى فى الحديث لظن النفى لا لنفى الظن فلا تنافى بينهما.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۸۹٦ ویاتی بعد ص:۸۹٦۔

۵۶۶۶﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا يَعْرِفَانِ دِيْنَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ | اور حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا: عائشہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں جس دین پر ہم قائم ہیں۔

(مطلب یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں میرا گمان ہے کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کو جس پر ہم قائم ہیں کچھ نہیں جانتے پہچانتے ہیں)

مطابقته للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۸۹۶ ومر الحديث ص:۸۹۶۔

۳۲۴۶ ﴿بَابُ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلٰى نَفْسِهِ﴾

مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا

(یعنی مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھنا)

۵۶۶۷﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُولَ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کے ہر شخص کو معاف کیا جائے گا (بخش دیا جائے گا) مگر ان لوگوں کو جو علانیہ گناہ کرتے ہیں اور گناہوں کو علانیہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا اے فلاں میں نے گذشتہ رات فلان فلاں کام کیا تھا حالانکہ رات گذر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا تھا لیکن صبح ہوئی تو اس نے خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

مطابقته للترجمة | قيل لامطابقة بين الترجمة وبين الحديث لان الترجمة عقدت لستر المومن على نفسه وفي الحديث ستر الله على المومن.

واجیب بان ستر اللّٰہ مستلزم لستر المومن علی نفسه فمن قصد اظهار المعصیة والمجاهرة بها فقد اغضب اللّٰہ تعالیٰ فلم یستره ومن قصد التستر بها حیاء من ربه ومن الناس من اللّٰہ علیه بستره ایاہ (عمدہ) مطلب یہ ہے کہ حدیث پاک میں مذمت کی تصریح ہے جو شخص اپنے گناہ کو لوگوں پر ظاہر کرے بلاشبہ مومن کی پردہ دری ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۸۹۶۔

تشریح | ہمارے ہندوستانی بخاری میں بجائے "من المجاهرة کے "مِنَ المَجَانَةِ" ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا یہ بے باکی و ڈھیٹ پنا ہے الخ۔ بلاشبہ گناہ کرنا گناہ ہے، جرم ہے لیکن گناہ کا اعلان واظہار برا گناہ ہے اور عظیم جرم گناہ کی اشاعت ہے۔

۵۶۶۸﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ﴾

ترجمہ | ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ (یعنی قیامت کے دن جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سرگوشی کرے گا؟) (ابن عمرؓ نے کہا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم (مسلمانوں) میں سے کوئی (قیامت کے دن) اپنے رب سے قریب ہوگا یہاں تک کہ پروردگار اپنا ایک جانب اس پر رکھے گا (یہ سایہ رحمت سے کنایہ ہے) اور اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے تو نے (دنیا میں فلاں دن) یہ یہ (برا کام) کیا تھا؟ بندہ کہے گا جی ہاں پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے تو نے فلاں فلاں (برے) عمل کئے تھے؟ بندہ کہے گا جی ہاں چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے گناہوں کا اقرار کروالیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور آج میں تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | قيل لا مطابقة بين الحديث والترجمة لان الترجمة في ستر المومن والحديث في ستر اللّٰہ عز وجل . واجيب بان ستر اللّٰہ مستلزم لستره (عمده)

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۸۹۶ ومر الحدیث ص:۳۳۰، ص:۶۷۸، یاتی ص:۱۱۱۹۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم، ص:۲۹۵، نیز نصر الباری جلد ۶ کا صفحہ ۳۳۹ کا مقصد ضرور دیکھئے۔

﴿بَابُ الْكِبْرِ﴾ ۳۲۴۷

ای هذا باب فی بیان ذم الكبر بكسر الكاف وسكون الباء الموحده وهو ثمرة العجب وقد هلك بها كثير من العلماء والعباد والزهاد الخ (عمده)

"وقال مجاهدٌ" الخ اور امام مجاہدؒ نے فرمایا کہ سورہ حج کی آیت:۹ میں جو ہے ثَانِیَ عِطْفِهِ اس سے مراد متکبر ومغرور ہے جو اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے عِطْفه بمعنی رقبته ہے۔

تشریح عِطف کے معنی ہیں شانہ، پہلو اور گردن یعنی بدن کا ہر وہ حصہ جسے موڑ سکتے ہیں اس کی جمع اعطاف ہے جیسے حِمْلٌ کی جمع اَحْمَال ہے۔

"ثانی" اسم فاعل از باب ضرب بمعنی موڑنے والا اب معنی ہو گئے گھمنڈ سے اپنی گردن موڑنے والا تکبر وغرور سے پہلو موڑنے والا۔

۵۶۶۹﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ﴾

ترجمہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں؟ جنتی وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) کمزور اور متواضع تھے کہ اگر وہ قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کر دے کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں؟ ہر تندخو (سخت مزاج) اکڑ کر چلنے والا اور متکبر، اور محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشیم نے بیان کیا ہم سے حمید طویل نے بیان کیا کہا ہم سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کا یہ حال تھا) مدینہ والوں کی لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتی اور جہاں چاہتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی آخر الحديث ای "كل عتلّ جواظ مستكبر"

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۹۶ تا ص:۸۹۷ مر الحديث ص:۷۳۱، یاتی ص:۹۸۵۔

۳۲۴۸ ﴿باب الهجرة﴾

وقولِ رسول الله ﷺ لا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أنْ يَهْجُرَ أخاهُ فَوْقَ ثَلاثِ لَيَالٍ.

مسلمان سے قطع تعلق کرنا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا بیان کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے، قطع تعلق رکھے۔

۵۶۷۰﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهَا أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهُوَ قَالَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوا قَالُوا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا نَذْرَهَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ إِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ سے بیان کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے کسی بیع یا ہدیہ کے سلسلے میں جو

ام المومنین نے دیا تھا (حضرت عائشہؓ کی عادت تھی کہ اللہ کا جو رزق بھی انہیں ملتا تھا وہ سب صدقہ کر دیتیں جمع نہیں کرتی تھیں حضرت عائشہؓ عبداللہ بن زبیرؓ کی خالہ تھیں عبداللہؓ نے کسی سے کہا) واللہ لتنتھین الخ" واللہ حضرت عائشہ اس طرز عمل کو چھوڑ دیں باز آجائیں ورنہ میں روک لگاؤں گا (اتنی خیرات نہ کرنے پائیں) "فقالت اھو قال ھذا" اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا واقعی عبداللہ نے یہ کہا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں عبداللہ نے کہا ہے اس پر عائشہؓ نے فرمایا اللہ کیلئے مجھ پر نذر ہے کہ میں ابن زبیر سے کبھی بات نہیں کروں گی (یعنی اگر بات کروں گی تو مجھ پر نذر واجب ہے) پھر جب ترک تعلق پر عرصہ گذر گیا تو ابن زبیرؓ عائشہؓ کے پاس سفارش کرانے لگے (کچھ لوگوں کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کہ قصور معاف کرادو) حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہرگز نہیں خدا کی قسم میں اس کے بارے میں کوئی سفارش نہیں مانوں گی اور نہ اپنی نذر توڑوں گی پھر جب قطع تعلق ابن زبیرؓ پر طویل ہوگیا اور ابن زبیرؓ کیلئے تکلیف دہ ہوگیا تو ابن زبیرؓ نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوثؓ سے اس سلسلے میں بات کی اور یہ دونوں حضرات بنی زہرہ قبیلے کے تھے عبداللہ بن زبیرؓ نے ان دونوں سے کہا میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کسی طرح آپ لوگ مجھے حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں داخل کرادو کیونکہ ان کیلئے یہ جائز نہیں کہ قطع تعلق کی (صلہ رحمی توڑنے کی) قسم کھائیں چنانچہ مسور اور عبدالرحمٰنؓ دونوں ابن زبیرؓ کو اپنی چادروں میں لپیٹے ہوئے لے کر آئے اور حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور دونوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟ عائشہؓ نے فرمایا کہ آجاؤ انھوں نے عرض کیا ہم سب؟ عائشہؓ نے فرمایا ہاں سب آجاؤ، حضرت عائشہؓ کو اس کا علم نہیں تھا کہ ابن زبیرؓ بھی ان دونوں کے ساتھ ہیں جب یہ حضرات اندر گئے تو ابن زبیرؓ پردہ ہٹا کر اندر چلے گئے (حضرت عائشہؓ ان کی خالہ تھیں) ابن زبیرؓ حضرت عائشہؓ سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے اور رونے لگے (کہ معاف کردیں) اور مسور اور عبدالرحمٰنؓ بھی ام المومنین عائشہؓ کو اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ اب آپ عبداللہ سے بات کیجئے اور اس کا عذر قبول فرمایئے (قصور معاف کردیجئے) اور ان حضرات نے یہ بھی عرض کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک تعلق سے منع فرمایا ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین رات سے زیادہ ترک ملاقات کرلے پھر جب ان حضرات نے صلہ رحمی کی فضیلت اور قطع تعلق کا حرج ونقصان بکثرت ذکر کیا تو ام المومنین عائشہؓ بھی ان دونوں سے یہ حدیثیں ذکر کرنے لگیں اور رونے لگیں اور فرمانے لگیں کہ میں نے تو قسم کھالی ہے اور قسم کا معاملہ سخت ہے لیکن یہ دونوں حضرات مسلسل حضرت عائشہؓ سے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ نے ابن زبیرؓ سے بات کرلی اور اپنی اس نذر کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کیئے اور اس کے بعد جب بھی آپ اپنی یہ نذر یاد کرتیں تو رونے لگتیں یہاں تک کہ آپ کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث انہ متضمن لھجرۃ عائشۃ عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالٰی عنھم اکثر من ثلاثۃ ایام (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۸۹۷ ومر الحدیث ص:۴۹۷۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد:۷،ص:۵۷۰۔

۵۶۷۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ کسی سے پیٹھ پھیرو (یعنی قطع تعلق و ترک ملاقات نہ کرو) بلکہ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بن کر رہو، اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو چھوڑے رہے (خفا رہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۸۹۷ ومر الحدیث ص:۸۹۶۔

۵۶۷۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے (قطع تعلق کرے) اس طرح کہ جب دونوں کا (اتفاق سے) سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیرلے اور وہ بھی منہ پھیرلے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۸۹۷، ویاتی ص:۹۲۱۔ واخرجه مسلم وابوداود فی الاستیذان.

﴿بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصٰى﴾ (۳۲۴۹)

وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً.

نافرمانی کرنے والے سے (گناہ کے مرتکب سے) قطع تعلق کرنا جائز ہے

تشریح | معلوم ہوا کہ باب سابق میں جو مسئلہ گذرا اس کا تعلق دنیاوی معاملات کی رنجش و ناراضگی ہے کہ تین دن سے زیادہ ترک تعلق (بائیکاٹ) جائز نہیں۔

"وقال كعب الخ" اور حضرت کعب بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب وہ (غزوہ تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے (شریک نہیں ہوئے تھے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کردی تھی اور آپ نے (ترک سلام وکلام کے بارے میں) پچاس دن کا ذکر کیا۔

تشریح| اس واقعہ کی پوری تفصیل کتاب المغازی میں گذر چکی ہے۔

۵۶۷۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ﴾

ترجمہ| ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ کس طرح پہچانتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم، اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے رب کی قسم، عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا جی ہاں میں (ناراضگی کے وقت میں بھی) آپ کے نام کے سوا کوئی چیز نہیں چھوڑتی ہوں (یعنی آپ ﷺ کی محبت اور تعلق علی وجہ الکمال باقی رہتا ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ| مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لست اهاجر الا اسمك" وهذا من الهجران الجائز.

تعدد موضعہ| والحديث هنا ص: ۸۹۷ تا ص: ۸۹۸، واخرجه مسلم في الفضائل.

تشریح| فان قلت الغضب على النبي صلى الله عليه وسلم معصية كبيرة.

اجيب بان الحامل لعائشة على ذلك انما هو الغيرة التي جبلت عليها النساء وهي لا تنشأ إلّا عن فرط المحبة فلما كان غضبها ذلك لايستلزم البغض اغتفر وقد دل قولها رضي الله عنها لا اهجر الا اسمك على ان قلبها مملوء بمحبته (قس)

﴿بَابٌ^{۳۲۵۰} هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا﴾

کیا اپنے ساتھی (دوست) کی ملاقات کیلئے ہر روز (ایک بار) یا صبح شام (یعنی دو بار) جاسکتا ہے؟

۵۶۷۴﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ

ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَ إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ﴾

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا متبع پایا اور کوئی دن والدین پر (یا ہم پر) ایسا نہیں گذرتا تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے دونوں طرف صبح وشام ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں، ایک دن ہم (اپنے والد) ابوبکرؓ کے گھر میں بھری دوپہر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں آنحضور ﷺ کے آنے کا معمول نہیں تھا ابوبکرؓ کہنے لگے اس وقت جو آنحضور ﷺ (معمول کے خلاف) تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی نیا واقعہ ہوا ہے پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے مکہ سے نکلنے کی (ہجرت کی) اجازت مل گئی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشية"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۸۹۸ ومر الحديث ص: ۶۸، ص: ۲۸۷، ص: ۳۰۱، ص: ۳۰۷، ص: ۵۵۲، ص: ۵۸۷، ص: ۸۶۴۔

﴿بَابُ الزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ﴾ ۳۲۵۱

وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ.

زیارت کی مشروعیت کا بیان (ملاقات کیلئے جانا) اور جو شخص لوگوں سے ملاقات کیلئے گیا اور انہیں کے یہاں کھانا بھی کھایا (تو یہ محبت کی زیادتی اور تعلق کا ثبوت ہے)

اور حضرت سلمان فارسیؓ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں حضرت ابوالدرداءؓ سے ملاقات کیلئے گئے اور ان کے یہاں کھانا بھی کھایا۔

۵۶۷۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ﴾.

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک خانوادہ میں ملاقات کیلئے تشریف لے گئے اوران کے یہاں کھانا بھی تناول فرمایا پھر جب آپ ﷺ نے نکلنے کا (واپس تشریف لانے کا) ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے گھر میں ایک جگہ کا حکم دیا چنانچہ آپ کیلئے ایک چٹائی دھوئی گئی پھر آنحضرت ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور گھر والوں کیلئے دعا کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۹۸ مر الحديث ص: ۹۲، ص: ۱۵۷۔

﴿بَابُ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ﴾ ۳۲۵۲

جس نے وفود سے ملاقات کیلئے زیبائش کی

(جب باہر کے وفد ملاقات کیلئے آئیں تو ان کیلئے عمدہ کپڑے پہننا)

۵۶۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْتَرِ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى مِنْ ذٰلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ﴾

ترجمہ | یحییٰ بن ابی اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے؟ (کون سا کپڑا ہے؟) میں نے کہا دیبا کا دبیز (سنگین) بنا ہوا اور موٹا کپڑا (وروی بعضهم حسن یعنی عمدہ کپڑا) سالم نے بیان کیا کہ

میں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص (عطارد بن حاجب) کے پاس استبرق کا حلہ دیکھا تو آپ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ اسے خرید لیں اور جب آپ کے پاس لوگوں کا وفد آئے تو اسے زیب تن فرمایا کریں اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا ریشم تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو اس معاملہ میں جو وقت گذرنا تھا گذر گیا اس کے بعد خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے پاس ایک (ریشمی) حلہ بھیجا تو حضرت عمرؓ اس حلہ کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ ﷺ نے یہ (ریشمی) حلہ میرے پاس بھیجا ہے حالانکہ اس کے بارے میں ارشاد فرما چکے ہیں (کہ اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو) آنحضور ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے پاس یہ اس لئے بھیجا ہے کہ تم اس کے ذریعہ (یعنی بیچ کر) مال حاصل کرلو، چنانچہ حضرت ابن عمرؓ اسی حدیث کی وجہ سے کپڑے میں ریشم کے بیل بوٹے (نقش ونگار) کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة بقول عمرؓ "اشترِ هٰذه فالْبسها لوفد الناس اذا قدموا عليك"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۹۸ ومر الحديث ص: ۱۲۱، ص:۱۳۰، ص:۲۸۳، ص:۳۵۶، ص:۳۵۷، ص:۴۲۹، ص:۸۶۸، ص:۸۸۵۔

۳۲۵۳ ﴿بَابُ الإِخَاءِ وَالحِلْفِ﴾

وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بنِ الرَّبِيْعِ

بھائی چارگی اور معاہدہ کا بیان

الإِخَاء بكسر الهمزة اى المواخاة

"والحلف" بكسر الحاء المهملة وسكون اللام بعدها فاء العهد يكون بين القوم.

"وقال ابوجحيفة" الخ اور حضرت ابوجحیفہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کے درمیان مواخات (بھائی چارگی) کرائی تھی۔ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارگی کرائی۔

۵۶۷۷﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جب حضرت عبدالرحمٰنؓ ہمارے یہاں (مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ) آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاریؓ کے درمیان بھائی چارگی کرائی پھر (جب عبدالرحمٰنؓ نے نکاح کیا تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فآخى النبي صلى الله عليه وسلم بينه وبين سعد بن الرّبيع"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۹۸ مر الحديث ص: ۲۷۵، ص: ۳۰۶، ص: ۵۳۳، ص: ۵۳۳ تا ص: ۵۳۴، ص: ۵۶۱، وص: ۷۵۹، ص: ۷۷۷۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ۷، ص: ۸۶۳ "مواخاة دومرتبہ"

۵۶۷۸﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي﴾

ترجمہ | عاصم بن سلیمان احول نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لا حِلْفَ في الاسلام" یعنی اسلام میں حلف (معاہدہ) کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر میں معاہدہ کرایا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "لاحلف في الاسلام"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۹۸ مر الحديث ص: ۳۰۶، ويأتي ص: ۱۰۹۰۔

تشریح | حضرت انسؓ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ علی الاطلاق محالفت ممنوع نہیں ہے البتہ زمانہ جاہلیت میں جو محالفت تھی وہ اسلام میں نہیں ہے اور نہ اسلام میں اس محالفت کی کوئی ضرورت ہے اس لئے کہ اسلام نے باہمی ہمدردی اور حق کی نصرت کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ اب زمانہ جاہلیت والی محالفت وعہد و پیان کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

جاہلیت میں عرب قبائل اپنے دشمن قبائل سے لڑائی وغیرہ میں مدد کیلئے باہم دوسرے سے عہد و پیان (معاہدہ) کر لیتے تھے جن دو قبائل میں معاہدہ ہوتا انہیں حلیف کہتے تھے چنانچہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: "قد حالف النبي صلى الله عليه وسلم اور لا حلف في الاسلام میں کوئی منافات وتعارض نہیں ہے لان المنفي هو المعاهدة الجاهلية والمثبت هو المؤاخاة.

۳۲۵۴ ﴿بَابُ التَّبَسُّمِ وَالضِّحْكِ﴾

وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

ای هذا باب فی بیان اباحة التبسم والضحك یعنی مسکرانا اور ہنسنا

"التبسم" ظهور الاسنان عند التعجب بلاصوت وان كان مع الصوت فهو اما بحيث يسمع جيرانه ام لا فان كان فهو القهقهة (عمده)

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے ایک بات مجھ سے فرمائی تو میں ہنس دی، اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔

۵۶۷۹ ﴿حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰی أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظیؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور طلاق قطعی یعنی تین طلاق دی اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر نے ان سے نکاح کرلیا پھر وہ (تمیمہ بنت وہب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ میں حضرت رفاعہؓ کے نکاح میں تھی لیکن انھوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں پھر مجھ سے عبدالرحمٰن بن زبیر نے نکاح کرلیا مگر خدا کی قسم یارسول اللہ اس کے پاس تو کپڑے کے حاشیہ (کنارہ) کے سوا کچھ بھی نہیں اور انھوں نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر بتایا (مقصد یہ کہنا تھا کہ وہ نامرد ہیں) بیان کیا کہ

حضرت ابوبکرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور سعد بن العاص کے صاحبزادے (خالد قرشی) حجرہ کے دروازہ پر تھے خالد اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے پھر خالد بن سعیدؓ ابوبکرؓ کو آواز دے کر کہنے لگے اے ابوبکر آپ اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کس طرح کی بات کہتی ہے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کے سوا کچھ نہیں فرمایا پھر فرمایا شاید تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک تم اس (عبدالرحمٰن) کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی قوله وما يزيد رسول الله صلى الله عليه وسلم على التبسم.

تعدد موضعه والحديث هنا ص: ۸۹۸ تا ص:۸۹۹، مر الحديث ص: ۳۵۹، ص:۷۹۱، ص:۷۹۲، ص:۸۰۱، ص:۸۶۲، ص:۸۶۶

۵۶۸۰﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ﴾

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی اس وقت آنحضور ﷺ کے پاس (ازواج مطہرات میں سے) قریش کی چند عورتیں تشریف فرما تھیں (حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن) آنحضور ﷺ سے سوال کر رہی تھیں (یعنی حضور اکرم ﷺ جو خرچ انہیں دیتے تھے اس میں اضافہ کا تقاضا کر رہی تھیں) ان کی آواز آنحضور ﷺ کی آواز پر بلند تھی پھر جب حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی تو وہ جلدی سے بھاگ کر پردے کے پیچھے

چلی گئیں پھر آنحضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اجازت دی اور حضرت عمرؓ داخل ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت (ازواج مطہرات کی حرکت سے) مسکرا رہے تھے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا (خوش وخرم) رکھے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا ان ازواج پر مجھے حیرت ہوئی جو ابھی میرے پاس تھیں جب انھوں نے تمہاری آواز سنی تو فورا بھاگ کر پردے میں چلی گئیں اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ سب آپ سے ڈریں پھر حضرت عمرؓ عورتوں پر متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اپنی جانوں کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ (جبکہ آنحضور ﷺ کے سامنے میری کوئی حقیقت نہیں) عورتوں نے عرض کیا بیشک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو اے ابن خطاب قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر شیطان بھی تمہیں کسی راستہ پر دیکھے گا تو تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جائے گا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والنبيّ يضحك فقال اضحك الله سنّك"

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۹۹ مر الحديث ص:۴۶۵، ص:۵۲۰۔

تشریح اس حدیث سے سیدنا عمرؓ کی عظیم فضیلت معلوم ہوئی بعض روایت میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ اب یہ اشکال بھی نہ ہوگا کہ عمرؓ کی فضیلت آنحضور ﷺ پر نکلتی ہے کیونکہ یہ ایک خاص معاملہ ہے چور ڈاکو جتنا کوتوال (داروغہ) سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے۔

اشکال رفع صوت: ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۴۰۱۔

۵۶۸۱﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَسَكَتُوا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِالْخَبَرِ كُلِّهِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے (غزوۂ طائف کے موقعہ پر) آپ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم یہاں سے واپس ہوں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے کہا ہم تو اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک اسے فتح نہ کرلیں (او نفتحها میں او بمعنی حتی یا الی ان

ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو صبح لڑائی شروع کر دو بیان کیا کہ صبح کو صحابہؓ نے گھمسان کی سخت جنگ لڑی اور بکثرت صحابہؓ زخمی ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ ہم کل واپس ہوں گے بیان کیا کہ اب سب لوگ خاموش رہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے، حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے پوری سند خبر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فضحك رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم وكان ضحكه هنا للتعجب.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۸۹۹ فی المغازی ص:۶۱۹۔

تشریح غزوۂ طائف کیلئے نصر الباری جلد ہشتم غزوۂ طائف کا مطالعہ کیجئے، ص:۳۹۱۔

۵۶۸۲﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلٰى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلٰى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں تو تباہ ہو گیا میں نے رمضان میں (روزہ کی حالت میں) ہم بستری کر لی، آنحضور ﷺ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر دو انھوں نے عرض کیا میرے پاس کوئی غلام نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر دو مہینے لگاتار روزے رکھو ان صاحب نے کہا اس کی مجھ میں طاقت نہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو انھوں نے عرض کیا اتنا میرے پاس نہیں ہے (یعنی میں اس کی بھی قدرت نہیں رکھتا ہوں) پھر (آنحضور ﷺ کی خدمت میں) کھجور کا ایک تھیلا لایا گیا ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہ عرق (بفتح العين المهملة والراء) بمعنی مِکتل یعنی تھیلا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ اسے (فقیروں میں) صدقہ کر دے اس نے کہا جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو اسے دوں؟ خدا کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی گھر والا نہیں ہے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک کھل گئے حضور ﷺ نے فرمایا پھر تم ہی لے لو۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فضحك النبی صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۸۹۹ مر الحدیث ص: ۲۵۹، ص: ۲۶۰، ص: ۳۵۴، ص: ۸۰۸۔ یاتی ص: ۹۱۰، ص: ۹۹۲، ص: ۹۹۳، ص: ۱۰۰۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم، ص: ۵۰۵ کا مقصد۔

۵۶۸۳﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً قَالَ أَنَسٌ فَنَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْلِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ﷺ کے جسم پر ایک نجرانی چادر تھی جس کا حاشیہ دبیز تھا اتنے میں ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ کی چادر بڑے زور سے کھینچی انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے کو دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ گئے ہیں پھر اس اعرابی نے کہا اے محمد (ﷺ) اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے دینے کیلئے حکم فرمایئے پھر آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور آپ ہنس دیئے پھر آپ ﷺ نے اسے دینے کا حکم فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فضحك"

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۸۹۹ تا ص: ۹۰۰ مر الحدیث ص: ۴۴۶، ص: ۸۶۴۔

۵۶۸۴﴿حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا﴾

ترجمہ حضرت جریر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (اپنے گھر سے) کبھی نہیں روکا (یعنی پردہ کر کے اندر بلا لیتے تھے) اور جب بھی آپ ﷺ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا دیئے اور میں نے آنحضور ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں پاتا تو آنحضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی اے اللہ اس کو (گھوڑے پر) جما دے اور اسے ہادی (دوسروں کو سیدھی راہ بتانے والا) بنا دے اور خود اسے بھی ہدایت یاب بنا دے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "الا تبسم فی وجهی"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۰۰ مر الحديث ص:۲۲۴، ص:۴۲۶، ص:۴۳۳، ص:۵۳۹، ص:۶۲۴، ص:۹۳۷

۵۶۸۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ﴾

ترجمہ | ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ام سلیمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں جب عورت پانی دیکھے (یعنی جب کپڑے پر تری دیکھے تو غسل واجب ہے) اس پر ام المومنین ام سلمہؓ ہنس دیں اور عرض کیا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بچہ (ماں کی صورت سے) مشابہ کس طرح ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فضحكت ام سلمة"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۰۰ مر الحديث ص:۲۴، ص:۴۲، ص:۴۶۸۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم، ص:۲۴۱۔

۵۶۸۶﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کھل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کے حلق کا کوا نظر آنے لگتا ہو آپ ﷺ صرف مسکراتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "انما كان يتبسم"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۰۰ مر الحديث ص:۷۱۵۔

۵۶۸۷﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ

الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللّٰهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضور ﷺ اس وقت مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے انھوں نے عرض کیا بارش رُک گئی ہے (پانی کا قحط پڑ گیا ہے) آپ اپنے رب سے سیرابی کی دعا کیجئے آنحضور ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اس وقت ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہا تھا پھر آپ ﷺ نے بارش کی دعا کی اتنے میں بادل اٹھا اور بادل کا ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کی طرف بڑھا اور بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے پھر آئندہ جمعہ تک بارش ہوتی رہی سلسلہ رکتا ہی نہ تھا پھر (دوسرے جمعہ میں) وہی صاحب یا کوئی دوسرے کھڑے ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے انھوں نے عرض کیا ہم ڈوب گئے آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اللہ ہم سے بارش کو روک دے آنحضور ﷺ مسکرائے پھر دعا کی اَے اللہ ہمارے اطراف میں بارش ہو ہم پر نہ ہو آپ ﷺ نے دو بار یا تین بار فرمایا چنانچہ بادل مدینہ منورہ سے دائیں بائیں چھٹنے لگا ہمارے اطراف میں بارش ہوتی تھی اور ہمارے یہاں (مدینہ میں) بارش بالکل بند ہوگئی، یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور آپ کی دعا کی قبولیت دکھائی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فضحک"

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۹۰۰ ومر الحدیث ص: ۱۲۷، ص: ۱۲۷، ص: ۱۳۷، ص: ۱۳۸۔ باقی کیلئے دیکھئے جلد چہارم، ص: ۱۳۶۔

﴿باب [۳۲۵۵] قولِ اللّٰهِ تعالٰى يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوا مَعَ الصَّادِقِيْنَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْكَذِبِ﴾

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اَے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اور جھوٹ سے ممانعت کا بیان

۵۶۸۸﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ

وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِى إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِى إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِى إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِندَ اللّٰهِ كَذَّابًا﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت تک لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق (بہت سچا) ہو جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم تک لے جاتی ہے اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے یہاں کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

مطابقت : وجه المطابقة بينه وبين الآية المذكورة ظاهر وهو ان الصدق يهدى الى الجنة والاية فيها ايضا الامر بالكون مع الصادقين .

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۰ والحديث اخرجه مسلم فى الادب.

۵۶۸۹ ﴿حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِى سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِى عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے اور جب امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة لقوله وما ينهى عن الكذب الذى هو جزء الترجمة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۰ مر الحديث ص:۱۰،ص:۳۶۸۔

تشریح مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص:۲۸۶ وص:۲۸۷۔

۵۶۹۰ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِى قَالَا الَّذِى رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

ترجمہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو (خواب میں) میں نے دو شخص (حضرت جبرئیل وحضرت میکائیل علیہما السلام) کو دیکھا یہ دونوں میرے پاس آئے ان دونوں نے کہا جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا وہ کذاب (بڑا جھوٹا) تھا ایک جھوٹ بات کہہ دیتا پھر سارے ملک میں پھیل

جاتا اس لئے یہ معاملہ اس کے ساتھ قیامت تک کیا جائے گا (قیامت تک یہ سزا ملتی رہے گی)

مطابقتہ للترجمۃ | مثل الذی ذکرناہ فی الحدیث السابق .

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۰۰ مر الحدیث ص:۱۸۵، مطولاً۔ ص:۲۷۹ تا ص:۲۸۰۔

﴿ بَابٌ ۳۲۵۶ فِی الْهَدْیِ الصَّالِحِ ﴾

طریقہ صالحہ یعنی اچھے طور طریقے اچھی چال کا بیان

۵۶۹۱﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمُ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا﴾

ترجمہ | ہم سے اسحاق بن راھویہ نے بیان کیا کہا میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ سے اعمش نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے شقیق سے سنا کہا میں نے حضرت حذیفہؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ بلاشبہ تمام لوگوں سے چال ڈھال اور طور طریق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے جس وقت سے اپنے گھر سے باہر نکلتے ہیں اس کے بعد اپنے گھر واپس ہونے تک ان کا یہی حال رہتا ہے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں کہ جب وہ اپنے گھر میں تنہا ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں؟ (ابواسامہ نے کہا ہاں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "وھدیا"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۰۰ تا ص:۹۰۱ مر الحدیث ص:۵۳۱۔

۵۶۹۲﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا بلاشبہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۰۱ ویاتی ص:۱۰۸۰ تا ص:۱۰۸۱۔

﴿باب ۳۲۵۷ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذٰى﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

تکلیف پر صبر کرنے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ الاٰیۃ بلاشبہ صبر کرنے والے اپنا اجر پورا بلا حساب پائیں گے (سورہ زمر آیت: ۱۰)

۵۶۹۳﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُوْنَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص نہیں ہے یا (بالشک من الراوی) کوئی چیز نہیں ہے تکلیف پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کہ لوگ اللہ کیلئے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں (اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں معاذ اللہ) اور وہ انہیں عافیت دیتا ہے اور روزی بھی دیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ليس شيء اصبر على اذى" واطلاق الصبر على الله بمعنى الحلم يعني حبس العقوبة عن مستحقها الى زمن آخر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۱ ويأتي الحديث ص:۱۰۹۷۔

۵۶۹۴﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقًا يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ أَمَّا أَنَا لَأَقُوْلَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتّٰى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوْذِيَ مُوْسٰى بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کے مال غنیمت کو) تقسیم کیا جیسے اور موقعہ پر تقسیم کیا کرتے تھے اس پر قبیلہ انصار میں سے ایک شخص (معتب بن قشیر منافق) نے کہا خدا کی قسم اس تقسیم سے

اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا (اس کی یہ بات سن کر) میں نے کہا میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کہہ دوں گا چنانچہ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب میں تشریف فرما تھے میں نے چپکے سے یہ بات آپ ﷺ سے عرض کردی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بات بہت شاق گذری آپ کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا اور آپ غصہ ہوئے یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں نے آنحضور ﷺ کو اس کی اطلاع نہ دی ہوتی پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انھوں نے صبر کیا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۰۱ مر الحديث ص:۴۴۶، ص:۴۸۳، ص:۶۲۱، ص:۸۹۵۔

۳۲۵۸
﴿بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالعِتَابِ﴾

جولوگوں کے رُو در رُو عتاب نہ کرے

(یعنی جن پر غصہ ہے اس کو خطاب کر کے خفگی کا اظہار نہ کرے بلکہ یوں کہے کہ بعض لوگوں کا کیا حال ہے؟)

۵۶۹۵﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ إِنِّی لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اس میں (لوگوں کو) رخصت دی لیکن کچھ لوگوں نے اس کام سے احتراز کیا (تقویٰ کے خلاف سمجھا) یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو اس چیز سے بچتے ہیں (پرہیز کرتے ہیں) جو میں کرتا ہوں خدا کی قسم میں ان لوگوں سے زیادہ اللہ کو جاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔ (یعنی ان لوگوں سے علمی قوت اور عملی قوت میں فائق ہوں)

مطابقة للترجمة | وجه المطابقة بين الحديث والترجمة هي ان الترجمة في عدم مواجهة الناس بالعتاب وكذلك الحديث في عتاب قوم من غير مواجهتهم.

یعنی آنحضور ﷺ نے خاص کر ان لوگوں کو معین کر کے نہیں فرمایا کہ فلاں کا کیا حال ہے بلکہ آپ ﷺ نے عام خطاب فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۹۰۱ ویاتی فی الاعتصام ص:۱۰۸۴، واخرجه مسلم فی فضائل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم والنسائی فی الیوم واللیلة.

تشریح | قال ابن بطال انما کان لایواجه الناس بالعتاب اذا کان فی خاصة نفسه کالصبر علی جهل الجهال وجفاء الاعراب الخ (عمدہ)

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی سے ذاتی طور پر تکلیف پہنچتی تو صبر فرماتے جیسا کہ گذرا کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے حضور اقدس ﷺ کی چادر پکڑ کر اتنے زور سے کھینچی کہ نشان پڑ گیا لیکن حضور ﷺ نے صبر فرمایا لیکن جب کوئی ایسی بات ہوتی جس کا تعلق دین سے ہوتا تو عتاب فرماتے تنبیہ ضرور کرتے۔

۵۶۹۶﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ پردہ نشیں کنواری لڑکیوں سے زیادہ شرمیلے تھے چنانچہ جب آپ ﷺ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی تو ہم ناگواری کا اثر آپ ﷺ کے چہرے سے سمجھ جاتے تھے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحدیث للترجمة من حیث انه لشدة حیاله لایعاقب احدا فی وجهه واذا رای شیئا یکرهه یعرف فی وجهه واذا عاتب لایعین احدا ممن فعله بل کان عتابه بالعموم وهو من باب الرفق لامته والستر علیهم.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۹۰۱ ومر الحدیث ص:۵۰۳، یاتی ص:۹۰۳۔

﴿بَابُ ۳۲۵۹ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَاوِيْلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ﴾

جس نے اپنے کسی بھائی (مسلمان) کو بغیر تاویل کے کافر کہا تو وہ خود ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا

"کفّر" بتشدید الفاء ولابی ذر من اکفر الخ

۵۶۹۷﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ

عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی (مسلمان) کو کہے اَے کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے ایک پر لوٹا۔ (یعنی جس کو کافر کہا اگر وہ واقع میں کافر ہے تب وہ کافر ہوا لیکن اگر وہ کافر نہیں تو کافر کہنے والے پر یہ کفر عود کرے گا) وقال عكرمة الخ اور عکرمہ بن عمار نے بیان کیا انھوں نے یحییٰ سے روایت کی انھوں نے عبداللہ بن یزید سے انھوں نے ابو سلمہ سے سنا انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث .

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۰۱۔

تشریح حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ جس کو کافر کہا ہے اس سے کوئی کفر سرزد نہیں ہوا ہے تب تو بلاشبہ کافر کہنے والا کافر ہے اب اس سے بریلی کے ان بدعتی مولویوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہئے کہ محدثین عظام اور اولیاء کرام کی تکفیر کرتے ہیں جبکہ علماء دیوبند اہل قبلہ کی تکفیر سے بچتے اور احتیاط کرتے ہیں ان بدعتی مولویوں کو مسلمان بنانے کی توفیق تو نہیں ہوتی مگر مسلمانوں کو کافر بنانے میں پوری طاقت صرف کرتے ہیں اللہ انہیں ہدایت دے آمین۔

۵۶۹۸﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بھی اپنے بھائی (مسلمان) کو کہا اَے کافر (او کافر) تو یہ کفران دونوں میں سے ایک پر لوٹا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث .

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۰۱۔

تشریح حدیث سابق کی تشریح کا مطالعہ کیجئے۔

۵۶۹۹﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ﴾

ترجمہ حضرت ثابت بن ضحاک انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور جس نے کسی چیز سے خودکشی کر لی تو اس کو اسی چیز سے جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت بھیجنا قتل مومن کے مترادف ہے اور جس نے کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ قتل مومن کے مترادف ہے۔ (ای فی التحریم) .

مطابقۃ للترجمۃ هذا ايضا في المطابقة مثل الحديث السابق .

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۱ ومر الحديث في الجنائز ص:۱۸۲،ص:۸۹۳۔ ياتى ص:۹۸۴۔

﴿باب ۳۲۶۰ مَنْ لَمْ يَرَ اِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَاوِّلًا اَوْ جَاهِلًا﴾

وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ اِلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

جو شخص ایسے شخص کو کافر کہنا جائز نہیں سمجھتا جس نے یہ (کسی مسلمان کو کافر) کہا کسی تاویل (معقول وجہ) رکھ کر یا لاعلمی میں

اور حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے متعلق فرمایا کہ وہ منافق ہے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا معلوم؟ اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کے مستقبل کے بارے میں مطلع تھا اس کے باوجود فرمایا میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

تشریح اس کی تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص:۳۳۲ ''قصہ حاطب بن ابی بلتعہؓ''

۵۷۰۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا سَلِيْمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَاَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلّٰى صَلَاةً خَفِيْفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ اَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلَاثًا اقْرَاْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَنَحْوَهَا﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ معاذ بن جبلؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم (بنی سلمہ) میں آتے اور انہیں نماز پڑھاتے انھوں نے (ایک مرتبہ) نماز میں سورہ بقرہ شروع کردی، حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ اس پر ایک شخص نے (جماعت سے الگ ہوکر) اکیلے مختصر نماز پڑھ لی (اور چل دیا) پھر یہ خبر حضرت معاذؓ کو پہنچی تو معاذؓ نے فرمایا کہ وہ منافق ہے پھر حضرت معاذؓ کی یہ بات ان صاحب کو معلوم ہوئی تو وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ دن بھر محنت کا کام کرتے ہیں اور اپنے اونٹوں سے خود پانی لاتے ہیں اور حضرت معاذؓ نے گذشتہ رات ہمیں نماز پڑھائی تو سورہ بقرہ پڑھنی شروع کردی تو میں نے (الگ ہوکر) مختصر نماز پڑھ لی تو معاذؓ نے مجھ کو منافق کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا جب تم امامت کرو تو سورہ والشمس وضحاها اور سبح اسم ربك الاعلىٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم عذر معاذا فى قوله انه منافق لانه كان متاولا وظانا ان التارك للجماعة منافق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۲۔

۵۷۰۱﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے قسم کھائی اور قسم لات وعزیٰ کی (یا اور کسی بت کی) کھائی تو اسے لا الہ الا اللّٰہ کہنا چاہئے (تجدید ایمان کرے) اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ تیرے ساتھ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ کرنا چاہئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثانى من الترجمة وهو قوله اوجاهلا ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۲ مر الحديث ص:۷۲۱، ياتى ص:۹۳۲،ص:۹۸۴۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد نہم، ص:۶۳۱۔

۵۷۰۲﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو چند سواروں میں دیکھا اس

وقت حضرت عمرؓ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر کہا سن لو بلا شبہ اللہ تعالیٰ تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم کھاؤ پس جس کو قسم کھانی ہی ہے تو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الاول للترجمة وهو قوله متاولا ظاهرة وذلك ان النبى صلى الله عليه وسلم على عمر رضى الله عنه فى حلفه بابيه لتاويله بالحق الذى للآباء.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۲ مر الحديث ص:۳۶۸، ص:۵۴۱، ص:۹۸۳، ص:۱۱۰۰

تشریح | سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قسم کا قصہ اس وقت کا ہے کہ قسم بالآباء کی ممانعت نہیں ہوئی تھی یا اگر ہوئی تھی تو سیدنا عمرؓ کو اس کا علم نہیں ہوا تھا اس لئے وہ معذور تھے بہر حال غیر اللہ کی قسم ممنوع ہے۔

۳۲۶۱ ﴿بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللّٰهِ﴾

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ.

اللہ کے معاملہ میں (خلاف شرع کام پر) غصہ اور سختی کا جواز

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو (سورہ توبہ)

۵۷۰۳ ﴿حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں آنحضور ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر آپ ﷺ نے پردہ لیا اور اسے پھاڑ دیا، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ان لوگوں پر سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ" فان ذلك كان من غضبه لله تعالىٰ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۲ مر الحديث ص:۳۳۷، ص:۸۸۰۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ۶، ص:۳۶۹، وص:۳۷۰۔

۵۷۰۴﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ﴾

ترجمہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا (یارسول اللہ) میں فلاں کی وجہ سے صبح کی نماز سے پیچھے رہ جاتا ہوں (جماعت میں شریک نہیں ہوتا ہوں) کیونکہ وہ لمبی نماز پڑھاتے ہیں ابو مسعودؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ و نصیحت میں اس دن سے زیادہ غضبناک نہیں دیکھا ابو مسعودؓ نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ (باجماعت نماز پڑھنے سے) نفرت دلانے والے ہیں دیکھو جو کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ مختصر پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں مریض اور بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم قط اشد غضبا فى موعظة منه يومئذ"

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۰۲ مر الحديث ص:۱۹، ص:۹۷، ص:۹۸، ياتى ص:۱۰۶۰۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم، ص:۳۴۴ تا ۳۴۶۔

۵۷۰۵﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللّٰهَ حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کیا اور غصہ ہوئے پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں اس لئے کوئی شخص نماز میں سامنے نہ تھوکے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فتغيظ"

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۰۲ مر الحديث ص:۵۸، ص:۱۰۴، ص:۱۶۲۔

۵۷۰۶﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا﴾

ترجمہ حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (راستے میں گری ہوئی چیز جسے کسی نے اٹھالیا ہو) کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا سال بھر اس (کی شناخت) کا اعلان کرو اور اس کا بندھن اور اس کا ظرف پہچان لو پھر (اس کا مالک نہ ملے تو) اسے اپنے اوپر خرچ کرلو (یعنی اس سے فائدہ حاصل کرلو) پھر اگر (ایک سال کے بعد بھی) اس کا مالک آجائے تو اس کو ادا کردو اس نے پوچھا یا رسول اللہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے پکڑلو کیونکہ وہ تیری ہے یا تمہارے بھائی کی یا پھر بھیڑیے کی، اس نے پوچھا یا رسول اللہ گم شدہ اونٹ؟ (یعنی گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟) حضرت زید بن خالدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر اتنا غصہ ہوئے کہ آپ ﷺ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے یا (بالشک من الراوی) آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے اور اس کا مشک ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فغضب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۲ تا ص:۹۰۳ مر الحديث ص:۱۹، ص:۳۱۹، ص:۳۲۷، ص:۳۲۸، ص:۳۲۹، ص:۹۷۔

تشریح تحقیق وتشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص:۴۴۱۔

۵۷۰۷﴿وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً أَوْ حَصِيْرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ

صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ اى بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ﴾

ترجمہ اور مکی بن ابراہیم نے بیان کیا (یہ امام بخاریؒ کے شیخ ہیں نیز یہ ان کا نام ہے لا نسبة لمكة) کہا ہم سے عبداللہ بن سعید نے بیان کیا۔

(دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا) اور مجھ سے محمد بن زیاد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوالنضر سالم نے بیان کیا جو عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ تھے انھوں نے بسر بن سعید سے انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں) کھجور کی شاخ یا (بالشک من الراوی) چٹائی سے چھوٹا سا حجرہ کی طرح بنالیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکر اس میں نماز پڑھتے پھر بہت سے صحابہ وہاں آگئے اور حضور اقدس ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے پھر دوسری رات صحابہ کرامؓ (وقت پر) آگئے اور ٹھہرے رہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر کردی (گھر ہی میں رہے) اور ان لوگوں کے پاس تشریف نہیں لائے تو یہ لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر کنکریاں ماریں (تاکہ حضور اقدس ﷺ کو خبر ہو جائے) چنانچہ حضور اقدس ﷺ غصہ کی حالت میں تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات سے فرمایا تم لوگوں کا یہ طرز عمل (کہ نفل نماز میری اقتدار میں برابر پڑھتے رہو) دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کردی جائے دیکھو تم! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اس لئے کہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فخرج اليهم مغضبا الخ"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۳ ومر الحديث في باب صلوة الليل، ص:۱۰۱۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ثالث، ص:۳۷۶، وص:۳۷۷۔

﴿بابُ الحذرِ مِنَ الغضبِ﴾ ۳۲۶۲

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الإِثْمِ وَالفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (الشوریٰ:۳۷) وَقَوْلِهِ: الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الغَيْظَ وَالعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (آل عمران:۱۳۴)

غصہ سے پرہیز کرنا

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے: اور جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آئے تو درگذر کرتے ہیں (بدلہ نہیں لیتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وہ لوگ جو خوش حالی اور تنگ حالی میں خرچ کرتے ہیں

اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۵۷۰۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقت ور (پہلوان) وہ نہیں ہے جو اپنے مقابل کو پچھاڑ دیا کرے بلکہ طاقت ور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه الاغراء على الحذر من الغضب.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۳ اخرجه مسلم في الادب والنسائي في اليوم والليلة.

۵۷۰۹﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدْ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ﴾

ترجمہ | سلیمان بن صردؓ نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں باہم گالی گلوج کی اور ہم بھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے، اگر یہ شخص اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ لے تو لوگوں نے اس سے کہا کیا سنتے نہیں ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا میں دیوانہ نہیں ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "انى لاعلم كلمة لوقالها ذهب عنه ما يجد" فان من قال هذه الكلمة لحذر عن الغضب وسكن غضبه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۳ مر الحديث ص:۴۶۴، ص:۸۹۳۔

۵۷۱۰﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ مت کر انھوں نے کئی مرتبہ سوال کیا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا غصہ مت کیا کرو۔

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۹۰۳، اخرجہ الترمذی فی البر.

تشریح | شاید یہ صحابی بڑے غصہ والے تھے اس لئے آنحضور ﷺ نے ان کو یہی نصیحت فرمائی۔

۳۲۶۳ ﴿بَابُ الْحَيَاءِ﴾

حیاء (شرم کرنے) کا بیان

۵۷۱۱﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصین ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء بھلائی ہی لاتی ہے اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیاء سے وقار حاصل ہوتا ہے حیاء سے سکینت حاصل ہوتی ہے اس پر حضرت عمران ؓ نے (خفا ہو کر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے) کہا میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم مجھے اپنی کتابوں کی باتیں سناتے ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ فی قولہ "الحیاء لایاتی الا بخیر"

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۹۰۳ مسلم شریف اول کتاب الایمان، ص:۴۸۔

حضرت عمران ؓ کے ناراض ہونے کی وجہ (۱) بُشیر تابعیؒ نے جو کہا "مکتوب فی الحکمۃ ان من الحیاء وقارًا الخ" اسمیں من تبعیضیہ ہے جو ارشاد نبوی لا یاتی الّا بخیر کا معارض ہے۔

(۲) بشیر کا کلام خلاف ادب ہے کیونکہ چھوٹے کی تائید بڑے سے ہوسکتی ہے لیکن برعکس ادب کے خلاف ہے ایک مسلمان کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کافی ہے اس کے بعد کسی کتاب وکلام کی قطعاً ضرورت نہیں۔

تشریح | حیاء کے معنی مع اشکال وجواب کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص:۲۱۱۔

۵۷۱۲﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ اِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتّٰى كَاَنَّهُ يَقُولُ قَدْ اَضَرَّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر حیار کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو یہاں تک کہ وہ کہنے لگا کہ شرم نے تجھ کو نقصان پہنچایا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (ناراض ہونے والے ناصح سے) فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیار ایمان کا ایک جز (شعبہ) ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۰۳ مر الحديث في كتاب الإيمان، ص:۸۔

۵۷۱۳﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلٰى اَنَسٍ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا﴾

ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالکؓ کے مولیٰ سے ابوعبداللہ امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ انسؓ کے مولیٰ کا نام عبداللہ بن ابی عتبہ تھا انھوں نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیار والے تھے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۰۳ مر الحديث ص:۵۰۳، ص:۹۰۱۔

۳۲۶۴
﴿بَابٌ اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ﴾

جب تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کر

۵۷۱۴﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُولٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب حیا، نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

ع بے حیاباش و ہرچہ خواہی کن

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة لفظ الحديث .

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۰۴ ومر الحديث ص:۴۹۵۔

۳۲۶۵ ﴿باب مَا لاَ يُسْتَحىٰ مِنَ الحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِى الدِّيْنِ﴾

دین کے امور میں سمجھ حاصل کرنے کیلئے حق بات سے شرم نہ کی جائے

علم دین حاصل کرنے میں شرم وحیا نادانی ہے علم ایسا قیمتی سرمایہ ہے کہ ہر عمر میں مہد سے لے کر لحد تک حاصل کرنا چاہئے:

بنی آدم از علم یابد کمال نہ از حشمت وجاہ ومال ومنال

۵۷۱۵ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام سلیمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا (اس لئے میں پوچھتی ہوں کہ) کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں جب عورت پانی دیکھ لے، (یعنی جاگ کر اگر کپڑے پر منی کا اثر دیکھ لے تو عورت پر بھی غسل فرض ہے)

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث وذلك ان ام سليم ما استحيت فى سؤالها المذكور لانه كان لاجل الدين .

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۰۴ مر الحديث ص:۲۴، ص:۴۲، ص:۴۶۸، ص:۹۰۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۵۳۳۔

۵۷۱۶ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلاَ

يَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی سی ہے جس کے پتے نہیں گرتے ہیں اور نہ جھڑتے ہیں تو صحابہ نے کہا یہ فلاں درخت ہے یہ فلاں درخت ہے (یعنی بعض صحابہ نے ایک درخت کا نام لیا تو دوسرے نے کہا نہیں مرادوہ درخت ہے) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ ہوا کہ کہوں یہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں (حاضرین میں) نوجوان تھا (حاضرین مجلس میں اکابر صحابہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ تشریف فرما تھے) اسلئے (اکابر صحابہ کے رہتے ہوئے لب کشائی کرنے میں) مجھے شرم آئی پھر خود آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

"وعن شعبة" اور شعبہ بن حجاج سے (بالاسناد السابق) روایت ہے انھوں نے کہا ہم سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انھوں نے حفص بن عاصم سے انھوں نے حضرت ابن عمرؓ سے اسی طرح (ای مثل الحدیث السابق) اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر میں نے اس کا ذکر کیا (کہ میرے دل میں کھجور کا درخت آیا تھا لیکن شرم کی وجہ سے کہہ نہیں سکا) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تو نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے یعنی سرخ اونٹ ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

مطابقتہ للترجمۃ قيل لامطابقة هنا بين الحديث والترجمة لان الترجمة فيما لا يستحيى وفى الحديث استحى يعنى عبدالله، قلت تفهم المطابقة من كلام عمر لان عبدالله كان صغيرا فاستحى ان يتكلم عند الاكابر وقول عمر رضى الله تعالىٰ عنه يدل على ان سكونه غير حسن لانه لو كان حسنا لقال له اصبت فبا لنظر الى كلام عمر يدخل فى باب مالا يستحى فافهم (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۴ ومر الحديث ص:۱۴، ص:۱۶، تا ص:۱۷، ص:۲۴، ص:۲۹۳ تا ص:۲۹۴، باقی مواضع کیلئے نصر الباری جلد اول، ص:۳۷۰ دیکھئے۔

تشریح مفصل تشریح مع اشکال وجواب کیلئے جلد اول ص:۳۷۰ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۷۱۷﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کیلئے پیش کیا اور عرض کیا کیا آنحضور ﷺ کو میری ضرورت ہے؟ (کہ آپ مجھ سے نکاح کرلیں؟) اس پر انسؓ کی صاحبزادی (اُمینہ) بولیں وہ کتنی بے حیا تھی تو حضرت انسؓ نے فرمایا وہ تم سے (کہیں) بہتر تھیں کہ انھوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پیش کیا۔ (یہ تو ایک عظیم ترین سعادت ہے کہ آنحضور ﷺ کسی عورت کو ازواج مطہرات میں شامل فرمالیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المراة المذكورة لم تستح فيما سالته لما ذكر من ارادتها قربها من الرسول صلى الله عليه وسلم على مالا يخفى.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۰۴ ومر الحديث ص:۷۶۷۔

﴿بَابُ[۳۲۶۶] قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ﴾

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ (لوگوں پر) آسانی کرو سختی نہ کرو اور آنحضور ﷺ لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند فرماتے تھے

(اخرجه مالك في الموطا عن الزهرى عن عروه عن عائشه فذكر حديثا فى صلاة الضحى وفيه وكان يحب ما خف على الناس)

۵۷۱۸﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا قَالَ أَبُو مُوسٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (ابوموسیٰ اشعریؓ) اور معاذ بن جبلؓ و (حجۃ الوداع سے قبل یمن) بھیجا تو حضور اکرم ﷺ نے دونوں سے فرمایا تم دونوں (لوگوں پر) آسانی کرتے رہنا سختی نہ کرنا، خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اور تم دونوں آپس میں مل جل کر اتفاق سے رہنا، ابوموسیٰؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم

ایسی سرزمین میں جارہے ہیں جہاں شہد سے شراب بنائی جاتی ہے اور اسے بتع (بکسر الباء وسکون التاء وفی آخرہ عین مھملہ) کہا جاتا ہے اور ایک شراب جو سے بنائی جاتی ہے اور اسے مِزر (بسکر المیم وسکون الزاء وفی آخرہ زاء) کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "یسّرا ولاتعسرا"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۰۴ مر الحدیث ص:۴۲۶، ص:۶۲۲، وغیرہ۔

تشریح | مفصل تشریح ملاحظہ فرمایئے جلد ہشتم، ص:۴۱۴۔

نوٹ: اس باب میں احادیث کی ترتیب فتح الباری کی ترتیب ہے مگر حدیثیں سب ہیں صرف تقدیم وتاخیر ہے۔

۵۷۱۹﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (لوگوں پر) آسانی کرو سختی نہ کرو لوگوں کو مطمئن رکھو (تسلی دو) اور نفرت نہ دلاؤ (برگشتہ نہ کرو)

مطابقۃ للترجمۃ | الترجمۃ ماخوذۃ من ھذا الحدیث.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۰۴۔

۵۷۲۰﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلّٰهِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ ان دونوں میں سے آسان کو اختیار فرمایا بشرطیکہ گناہ نہ ہوتا اور اگر گناہ ہوتا تو آنحضور ﷺ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے (پرہیز کرتے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیا کبھی کسی چیز میں البتہ اگر اللہ کی حرمت وحد توڑی جاتی تو اللہ کیلئے انتقام لیتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ توخذ من قولہ "الا اخذ ایسرھما"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۰۴ مر الحدیث ص:۵۰۳، یاتی ص:۱۰۰۳، ص:۱۰۱۳۔

۵۷۲۱﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى

فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُهُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ﴾

ترجمہ ازرق بن قیس نے بیان کیا کہ ہم اَھواز میں (جو عراق اور فارس کے درمیان ایک شہر ہے) ایک نہر کے کنارہ پر تھے اس کا پانی خشک ہو گیا تھا اتنے میں حضرت ابو برزہ اسلمیؓ گھوڑے پر سوار تشریف لائے اور وہ نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا پھر گھوڑا بھاگنے لگا تو آپؓ نے نماز چھوڑ دی اور اس کا پیچھا کیا آخر اس کے قریب پہنچے اور اسے پکڑ لیا پھر واپس آئے اور اپنی نماز ادا کی اور ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جو فاسد رائے رکھتا تھا (یعنی خارجی تھا) وہ سامنے آ کر کہنے لگا اس بوڑھے کو دیکھو اس نے ایک گھوڑے کیلئے نماز چھوڑ دی، ابو برزہؓ نماز سے فارغ ہو کر متوجہ ہوئے اور فرمایا جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں کسی نے مجھ سے ایسی ناگوار بات نہیں کہی اور آپ نے فرمایا میرا گھر دور ہے اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو (بھاگنے کیلئے) چھوڑ دیتا تو میں اپنے گھر رات تک نہیں پہنچ پاتا اور ابو برزہؓ نے بیان کیا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اور آپ نے آنحضور ﷺ کو آسان صورتوں کو اختیار کرتے دیکھا ہے (میں نے دیکھا ہے کہ حضور ﷺ امت پر آسانی فرماتے تھے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث ومن قوله فرای من تيسره الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۴ مر الحديث ص:۱۶۱۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم، ص: ۴۰۷ کی تشریح۔

۵۷۲۲﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے (ذو الخویصرۃ الیمانی) مسجد میں (یعنی مسجد کے ایک کونے میں) پیشاب کر دیا تو لوگ اس کی طرف بڑھے کہ اسے سزا دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اسے چھوڑ دو اور (جہاں اس نے پیشاب کیا ہے) اس کے پیشاب پر پانی کا ایک بڑا ڈول بہادو کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر

بھیجے گئے ہو سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۰۴ تا ص:۹۰۵ مر الحدیث ص:۳۵

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص:۱۵۰، وص:۱۵۱۔

﴿بَابُ الْإِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ﴾ ۳۲۶۷

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ.

لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرنا (فراخی سے پیش آنا)

اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ لوگوں سے ملوجلو (میل ملاپ رکھو) لیکن اپنے دین کو زخمی نہ کرو (میل ملاپ سے دین کا نقصان نہ ہونے دو) اور اہل وعیال کے ساتھ خوش طبعی (ہنسی مذاق) کرنا

تحقیق وتشریح | "دِينَكَ" يجوز في دينك الرفع والنصب اما الرفع فعلى انه مبتدا ولا تكلمنه خبره واما النصب فعلى شريطة التفسير والتقدير لا تكلمن دينك وفسر المذكور المقدر (عمده) ايضا قس.

"لاتَكْلِمَنَّه" بسكر اللام وفتح الميم والنون المشددة من الكلم بفتح الكاف وسكون اللام وهو المجروح وزنا ومعنى. مطلب یہ ہے کہ لوگوں سے میل ملاپ رکھو مگر شرط یہ ہے کہ تمہارے دین میں نقصان نہ ہو۔

"الدُّعَابَةِ" بضم الدال المهملة وتخفيف العين المهملة وبعد الالف موحدة. خوش طبعی، ظرافت، معطوف على الانبساط فهو بالجر.

۵۷۲۳ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ اس درجہ خلط ملط رکھتے تھے کہ میرے ایک چھوٹے بھائی سے فرماتے "یا ابا عُمَیْر ما فعلَ النُّغَیْرُ" (اے ابوعمیر بلبل نے کیا کیا؟) یعنی تیرے بلبل کا کیا حال ہے؟ بخیر تو ہے؟

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۰۵ یاتی ص:۹۱۵ والحدیث اخرجہ مسلم فی الصلوۃ وفی الاستیذان

وفی فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، واخرجہ الترمذی فی الصلوۃ وفی البر واخرجہ النسائی فی الیوم واللیلۃ واخرجہ ابن ماجہ فی الادب.

تشریح ابوعمیر حضرت ابوطلحہؓ کے صاحبزادے تھے حضرت انسؓ کے ماں شریک یعنی اخیافی چھوٹے بھائی تھے ابوعمیر نے نغیر نامی ایک چڑیا پال رکھی تھی اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے اہل مدینہ اس کو بلبل کہتے ہیں اتفاقاً یہ مرگئی تو ابوعمیر کو بڑا غم ہوا آنحضور ﷺ کبھی کبھی ام سلیمؓ کے گھر تشریف لے جاتے تھے ابوعمیر حضرت ام سلیمؓ کا بیٹا رنجیدہ مغموم بیٹھا ہوا تھا حضور ﷺ نے اس سے مزاح فرمایا اور فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر مقصد اس کا غم دور کرنا اور ہنسانا تھا اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ چھوٹے بچے کی کنیت جائز ہے۔

۵۷۲۴﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں پھر آنحضور ﷺ میرے پاس انہیں بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینبسط الی عائشۃ حیث یرضٰی بلعبھا بالبنات ویرسل الیھا صواحبھا حتی یلعبن معھا وکانت عائشۃ حینئذ غیر بالغۃ فلذلک رخص لھا والکراھۃ فیھا قائمۃ للبوالغ (عمدہ)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۹۰۵ والحدیث اخرجہ مسلم فی الفضائل.

تحقیق "یَتَقَمَّعْن" بتحتیۃ وفوقیۃ وقاف ومیم مشددۃ وعین مھملۃ ساکنۃ من باب تفعل بوزن یَتَفَعَّلْن . اور کشمیھنی کی روایت میں ہے یَنْقَمِعْن وھو من الانقماع من باب الانفعال. "فیسربھن" بالسین المھملۃ ای یرسلین من التسریب وھو الارسال.

﴿بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ﴾ ۳۲۶۸

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ.

لوگوں کے ساتھ نرمی کرنا (خاطر سے پیش آنا)

اور حضرت ابوالدرداءؓ سے منقول ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے سامنے ہم مسکراتے ہیں (خاطر سے پیش آتے

ہیں) اور ہمارے قلوب ان پر لعنت کرتے ہیں۔

۵۷۲۵﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضر خدمت ہونے کی اجازت چاہی آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے (اندر آنے کی) اجازت دیدو یہ شخص قبیلہ کا برا بیٹا ہے یا فرمایا (شک راوی) قبیلہ کا برا بھائی ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضور ﷺ نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی (جب وہ چلا گیا) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا جو کچھ فرمایا (یعنی برا کہا) پھر آپ ﷺ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا اے عائشہ اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص سب سے بدتر ہے جسے لوگ اس کی فحش کلامی سے بچنے کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة (عمدة القاری)

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۰۵ مر الحديث ص:۸۹۱، ص:۸۹۴، مسلم ثانی ص:۳۲۲ فی باب مداراة من يتقی فحشه ابو داود فی الادب، ترمذی ثانی، ص:۲۰ فی باب ما جاء فی المداراة.

تشریح اس حدیث میں جس شخص کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں هو عيينة بن حصن بن حذيفة بن بدر الفزاری و كان يقال له الاحمق الخ (قس)

امام نوویؒ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہ اجازت چاہنے والا رجل عیینہ بن حصن ہے۔ یہ شخص بظاہر مسلمان تھا لیکن قلب ایمان سے خالی تھا چنانچہ آنحضور ﷺ کے وصال کے بعد مرتد ہو گیا تھا پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کو گرفتار کر لیا تو دوبارہ اس نے ایمان قبول کیا اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔

"بئس ابن العشير الخ" آنحضور ﷺ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ یہ قبیلہ کا برا شخص ہے۔ معلوم ہوا کہ فاسق معلن کی غیبت جائز ہے تاکہ لوگ اس سے دھوکا نہ کھائیں۔ "فلما دخل الان له الكلام" یہ مداراۃ ہے اور مداراۃ کے معنی ہیں ظاہری خوش خلقی، دوستانہ برتاؤ یہ سب سے جائز ہے خواہ کافر ہو یا فاسق۔ کافروں سے صرف موالات یعنی قلبی محبت، دلی دوستی حرام ہے۔ کیونکہ ایمان نور ہدایت ہے اور کفر ظلمت ضلالت ہے عقلاً ونقلاً اجتماع ضدین محال ہے۔

۵۷۲۶﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ قَدْ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ وَأَنَّهُ يُرِيْهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ﴾

ترجمہ عبداللہ بن ابی ملیکہ (تابعی) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ریشمی کپڑے کی چند قبائیں جن میں سنہری گھنڈیاں (یعنی سونے کے بٹن) لگے ہوئے تھے تحفہ کے طور پر آئیں آنحضور ﷺ نے وہ قبائیں اپنے صحابہ میں تقسیم کردیں اور ایک قبا مخرمہؓ کیلئے (جو اس وقت موجود نہ تھے) الگ رکھ لی پھر جب مخرمہؓ آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی۔ "قال ایوب" ایوب سختیانی نے (بالسند السابق) اپنے کپڑے کے اشارے سے یہ کیفیت بتائی کہ آنحضور ﷺ نے کس طرح مخرمہ کو وہ کپڑا دکھایا (تا کہ مخرمہ کا دل خوش ہوجائے) کیونکہ مخرمہؓ کے مزاج میں کچھ شدت تھی اسکی روایت حماد بن زید نے بھی ایوب کے واسطہ سے کی۔ "وقال حاتم الخ" اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت مسور بن مخرمہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس چند قبائیں آئیں۔

(امام بخاریؒ کا مقصد اس سند کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ اگرچہ حماد بن زید اور ابن علیہ کی روایتیں بظاہر مرسل ہیں مگر فی الحقیقت موصول ہیں کیونکہ حاتم بن وردان کی روایت سے معلوم ہوگیا کہ ابن ابی ملیکہ نے اس کو حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت کیا ہے جو صحابی ہیں جیسا کہ بخاری ص:۳۵۴ میں ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وكان في خلقه شيء" اى في خلق مخرمة شيء من الشدة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۵ مر الحديث ص:۳۵۴، ص:۳۶۲ تا ص:۳۶۳، ص:۴۴۰، ص:۸۶۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۲۷۷ کا مقصد۔

﴿بَابٌ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ﴾ ۳۲۶۹

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَكِيْمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ.

مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا

اور حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ حکیم تو وہی ہے جسے تجربہ ہو

کرمانی، فتح الباری اور قسطلانی میں اسی طرح ہے لاحکیم، قسطلانی نے تو تصریح کی ہے کہ لاحکیم بالکاف

المکسورة بوزن عظیم مطلب یہ ہے کہ تجربہ اٹھا کر ہی دانا بنتا ہے لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ میں ہے لا حِلمَ اِلَّا عن تجرِبَةٍ یعنی بردباری نہیں مگر تجربہ سے۔ عمدة القاری کے الفاظ ہیں لا حَلِیمَ اِلَّا ذو تجربة یعنی بردبار تو وہی ہے جسے تجربہ ہو یعنی ہندوستانی نسخہ میں مصدر ہے اور عمدة القاری میں اس مادہ سے صفت مشبہ ہے جس کے معنی ہیں بردبار، تحمل والا، باوقار، جوش غضب سے نفس اور طبیعت کو روکنے والا۔

۵۷۲۷ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔

مطابقة للترجمة الحديث هو عين الترجمة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۰۵۔

تشریح مطلب صاف ہے کہ مسلمان کو جب ایک بار کسی چیز کا یا کسی انسان کا تجربہ ہو جاتا ہے، اس سے نقصان اٹھاتا ہے تو پھر دوبارہ دھوکا نہیں کھا سکتا بلکہ ہوشیار رہتا ہے۔

﴿بَابُ ۳۲۷۰ حقِّ الضَّيْفِ﴾

مہمان کا حق

۵۷۲۸ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسٰى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ

نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ قَالَ أَبُوعَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ هُوَ زَوْرٌ وَهٰؤُلَاءِ زَوْرٌ وَضَيْفٌ وَمَعْنَاهُ أَضْيَافُهُ وَزُوَّارُهُ لِأَنَّهَا مَصْدَرٌ مِثْلُ قَوْمٍ رِضًا وَعَدْلٍ يُقَالُ مَاءٌ غَوْرٌ وَبِئْرٌ غَوْرٌ وَمَاءَانِ غَوْرٌ وَمِيَاهٌ غَوْرٌ وَيُقَالُ الْغَوْرُ الْغَائِرُ لَاتَنَالُهُ الدِّلَاءُ كُلُّ شَيْءٍ غُرْتَ فِيهِ فَهُوَ مَغَارَةٌ تَزَّاوَرُ تَمِيلُ مِنَ الزَّوَرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمْيَلُ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تو ساری رات قیام (یعنی عبادت) کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں صحیح ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر ایسا نہ کرو عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی، روزے بھی رکھو اور بلا روزے بھی رہو کیونکہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور شاید تمہاری عمر لمبی ہو تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تو اس طرح تین دن کے روزوں کے تیس روزے ہو گئے) اس طرح پوری زندگی کے روزے ہو گئے میں نے (جوانی کے جوش میں) اپنے اوپر سختی کی تو مجھ پر سختی ڈالی گئی چنانچہ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر ہر جمعہ (ہر ہفتہ) تین دن روزے رکھا کرو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو میں نے عرض کیا اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا آدھی زندگی کا روزہ (یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار)

"قال ابوعبداللہ" یہ عبارت شروح بخاری کرمانی، فتح الباری اور قسطلانی میں آئندہ باب میں ہے صرف ہندوستانی نسخہ اور عمدۃ القاری میں یہاں ہے۔

امام بخاریؒ نے بیان کیا یقال زَوْرٌ الخ مقصد یہ بتانا ہے کہ زَوْر مصدر ہے جسمیں مفرد، تثنیہ اور جمع سب برابر ہے چنانچہ بتاتے ہیں کہ کہا جاتا ہے ھذا زور اور ھؤلاء زور یعنی لفظ زور کا اطلاق واحد اور جمع سب پر ہوتا ہے واحد کیلئے کہتے ہیں ھو الزور اور جمع کے لئے کہتے ہیں ھؤلاء القوم زور اور کبھی "زور" زائر کی جمع جیسے رَکب رَاکب کی جمع۔ "وَضیف معناہ اضیافه" یعنی اسی طرح لفظ ضیف بمعنی اضیاف ہے وزُوّارہ یعنی ھؤلاء زور کے معنی ھذہ اضیافه اور زوّار بضم الزاء و تشدید الواو زائر کی جمع ہے لانها مصدر مثل قوم رضا وعدل النقلیة دونوں میں باعتبار اطلاق ہے جیسے زور کا اطلاق زُوّار پر ایسا ہی ہے جیسے قوم کا اطلاق جماعت پر۔ ویقال ماء غور الخ بفتح الغین المعجمة وسکون الواو وبالراء ومعناہ غائر یقال غار الماء یعنی پانی بالکل نیچے

گہرائی میں چلا گیا۔ یقال ماء غور، ما آن غور و میاہ غور "یقال الغور" الغائر یعنی ڈول پانی تک نہیں پہنچتا ہے۔ "کل شیء غرت فیه فهو مَغارة" ہر وہ چیز جو غار میں چلی جائے وہ مغارة ہے یعنی غار ہے۔ "تزاور تمیل الخ" یعنی تزاور بمعنی تمیل ہے اشار به الی قوله تعالٰی فی قصة اصحاب الکهف "وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ عَنْ كَهْفِهِمْ الاية اور تم دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے تو ان کے کھوہ سے کترا جاتی ہے یعنی انہیں دھوپ کی گرمی ستاتی نہیں ہے بلکہ ان سے مائل ہو جاتی ہے بچ کر نکل جاتی ہے۔ اور یہ ترجمہ عن کی وجہ سے ہے ورنہ تزاور کے معنی ہیں ایک دوسرے کی زیارت کرنے کے لیکن جب اس کے صلہ میں عن واقع ہوتا ہے تو کترانے، بچ کر نکل جانے کے معنی میں ہوتے ہیں۔ "وَالْأَزْوَرُ" بمعنی اَمْيَلُ ہے۔

مطابقة للترجمة | فی قوله وانَّ لِزَوْرِكَ علیك حقا.

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص: ۹۰۵ مر الحدیث ص: ۱۵۴، ص: ۲۶۵، ص: ۲۶۶ باقی کے لئے دیکھئے جلد ۵، مع صوم الدہر کا مفہوم۔

﴿بَابُ اِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِه اِيَّاهُ بِنَفْسِهٖ﴾ ۳۲۷۱

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ

مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ضَيْفِ ابراهيم الْمُكْرَمِين" (سورہ ذاریات: ۲۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمان (یعنی فرشتے) کما قال تعالٰی: بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُوْنَ (الانبیاء)

۵۷۲۹﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ مِثْلَهُ وَزَادَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

ترجمہ | ابوشریح کعبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اس کا جائزہ ایک دن اور ایک رات ہے اور مہمانی تین دن اور تین رات (مطلب یہ ہے کہ مہمان کی مہمانی تین دن تین رات ہے جس میں ایک دن ایک رات پر تکلف انعامی کھانا جو معمول

سے فائق خاطر تواضع، اور باقی دو روز حسب معمول جو کھاتا ہو کھلائے، بعض حضرات نے کہا کہ ایک دن ایک پر تکلف کھانا کے علاوہ تین دن مہمانی واللہ اعلم) اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے اور مہمان کیلئے جائز نہیں کہ میزبان کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے تکلیف ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فليُكرم ضيفه"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۶ مر الحديث ص:۸۸۹ تا ص:۸۹۰، ياتی ص:۹۵۹۔

حَدَّثَنَا اسماعيل الخ" اس سند سے اتنا اضافہ ہے فليقل خيرا او ليصمت یعنی اچھی بات کہے یا خاموش رہے تکلیف دہ بات اکرام ضیف کے خلاف ہے۔

۵۷۳۰﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فليكرم ضيفه"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۶، ص:۹۷۷ مختصراً، ص:۸۸۹، یاتی ص:۹۵۹۔

۵۷۳۱﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بھیجتے ہیں پھر ہم (راستے میں) کسی قبیلہ کے یہاں اترتے ہیں (پڑاؤ کرتے ہیں) اور وہ ہماری ضیافت (مہمان داری) نہیں کرتے ایسی صورت میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جب تم کسی قوم پر اترو اگر وہ لوگ (دستور کے موافق) تمہارے لئے وہ حکم دیں جو مہمان کے مناسب ہے تو اسے قبول کرو لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو جو مناسب ہے۔

(وهذا لايكون الا عند الاضطرار وبالثمن حالا او مؤجلا (عمده)

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا لانه يفهم منه اكرام الضيف.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۰۶ مر الحديث ص:۳۳۳۔

۵۷۳۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے (رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے) اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ زبان سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فليكرم ضيفه"

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۰۶ مر الحديث ص:۸۸۹۔

﴿بَابُ ۳۲۷۲ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ﴾

مہمان کیلئے تکلف کرنا اور کھانا تیار کرنا

(یعنی وسعت وقدرت کے مطابق تکلیف برداشت کرنا)

۵۷۳۳﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الآنَ قَالَ فَصَلَّيَا

فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبُ السُّوَائِيُّ يُقَالُ وَهْبُ الْخَيْرِ﴾

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کے درمیان بھائی چارگی کا رشتہ قائم فرمایا (بھائی بھائی بنادیا تھا) تو حضرت سلمانؓ حضرت ابوالدرداءؓ کی ملاقات کیلئے تشریف لائے تو ام الدرداءؓ کو خستہ حالت میں دیکھا (یعنی میلے کچیلے کپڑے میں دیکھا) تو اس سے پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ تو انھوں نے کہا آپ کے بھائی ابوالدرداءؓ کو دنیا کی کوئی رغبت نہیں ہے پھر حضرت ابوالدرداءؓ آگئے اور سلمانؓ کیلئے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھائیے میں روزے سے ہوں سلمانؓ نے کہا میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ بھی نہیں کھائیں گے چنانچہ ابوالدرداءؓ نے بھی کھایا پھر جب رات ہوئی تو ابوالدرداءؓ نماز کے لئے اٹھنے لگے تو سلمانؓ نے کہا سوجائیے تو وہ سوگئے اس کے بعد پھر اٹھنے لگے تو سلمانؓ نے کہا ابھی سوجائیے پھر جب اخیر رات ہوئی تو سلمانؓ نے کہا اب اٹھئے پھر دونوں حضرات نے (تہجد کی) نماز پڑھی اس کے بعد سلمانؓ نے ابوالدرداءؓ سے کہا بلاشبہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا بھی حق ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اسلئے ہر ایک حق والے کا حق دو پھر ابوالدرداءؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ ابوجحیفہ وہب سوائی کو وہب الخیر بھی کہتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فصنع له طعاما"

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص:۹۰۶ ومر الحديث ص:۲۶۴۔

تشریح: "ام الدرداء" قال النوويؒ لابی الدرداء زوجتان كل واحدة منهما كنيتها ام الدرداء الكبرى صحابية وهی خيره بفتح الخاء المعجمة والصغرى تابعية وهی هُجيمة مصغرا (عمده)

حدیث میں حضرت خیرہ صحابیہ کا واقعہ ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۳۲۷۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ﴾

مہمان کے سامنے غصہ اور پریشانی کا اظہار مکروہ (ناپسندیدہ) ہے

۵۷۳۴﴿حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ

لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اطْعَمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اطْعَمُوا قَالُوا مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتّٰى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ فَقَالُوا صَدَقَ أَتَانَا بِهِ قَالَ فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْآخَرُونَ وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ لِمَ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ الْأُولٰى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا﴾

ترجمہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے چند لوگوں کو مہمان بنایا (دعوت کی) اور (اپنے صاحبزادے) عبدالرحمٰن سے کہا اپنے مہمانوں کو لے جاؤ (مہمانوں کا پوری طرح خیال رکھنا کوئی تکلیف نہ ہو) اس لئے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جارہا ہوں میرے آنے سے پہلے ہی ان حضرات کو کھانا کھلا دینا چنانچہ عبدالرحمٰنؓ (مہمانوں کو لے کر) گھر گئے اور ماحضر مہمانوں کے پاس لائے اور کہا تناول فرمایئے مہمانوں نے پوچھا ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں؟ عبدالرحمٰنؓ نے عرض کیا آپ لوگ کھانا تناول فرمالیں مہمانوں نے کہا جب تک ہمارے گھر کے مالک (میزبان) نہ آجائیں ہم کھانا نہیں کھائیں گے، عبدالرحمٰنؓ نے عرض کیا ہماری طرف سے ضیافت قبول کر لیجئے کیونکہ اگر حضرت ابوبکرؓ کے آنے تک آپ حضرات کھانے سے فارغ نہیں ہوگئے تو ہمیں ان کی ناراضگی کا سامنا ہوگا (ہم پر خفا ہوں گے) مگر مہمانوں نے اس پر بھی (کھانے سے) انکار کیا اب میں سمجھ گیا کہ حضرت ابوبکرؓ مجھ پر ناراض ہوں گے اس لئے جب ابوبکرؓ آئے تو میں ان سے چھپ گیا حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا؟ گھر والوں نے انہیں بتایا تو ابوبکرؓ نے پکارا اے عبدالرحمٰن! لیکن میں خاموش رہا پھر (دوبارہ) فرمایا اے عبدالرحمٰن! میں پھر خاموش رہا تو آپؓ نے کہا اے نالائق میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو آجا (یہاں لمّا حرف استثناء ہے الاّ کے معنی میں ای لا اطلب منك مجيئك) پھر میں باہر نکلا اور عرض کیا آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں تو مہمانوں نے بھی کہا کہ عبدالرحمٰن سچ کہہ رہے ہیں (ان کا کوئی قصور نہیں) وہ ہمارے پاس کھانا لائے تھے (مگر ہم نے نہیں کھایا) حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا بخدا میں تو آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا مہمانوں نے کہا خدا کی قسم جب تک آپ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے ابوبکرؓ نے کہا آج کی رات جیسی برائی میں نے نہیں دیکھی افسوس آپ لوگ

ہماری میزبانی کیوں نہیں قبول کرتے عبدالرحمٰن کھانا لاؤ وہ کھانا لائے اور ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں پہلی حالت (کھانا نہ کھانے کی قسم) شیطان کی (کرشمہ کاری تھی) چنانچہ آپ نے کھایا اور آپ کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "انه يجد على" اى يغضب علی.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۰۶ تا ص:۹۰۷ مر الحديث ص:۸۴، ص:۵۰۵ تا ص:۵۰۶، یاتی ص:۹۰۷۔

تشریح | تفصیل کیلئے نصر الباری جلد سوم ص:۲۱۴ و ص:۲۱۵ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ ۳۲۷۴ قَولِ الضَّيفِ لِصَاحِبِهِ لا آكُلُ حتى تَاكُلَ﴾

فِيهِ حَدِيثُ اَبِى جُحَيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مہمان کا اپنے ساتھی (میزبان) سے کہنا جب تک آپ نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گا

اس باب میں ابوجحیفہؓ کی ایک حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

۵۷۳۵﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَاءَ أَبُوبَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ لَهُ أُمِّي احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ عَنْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبٰى فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتّٰى يَطْعَمَهُ فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتّٰى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَأَنَّ هٰذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَاهٰذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا﴾

ترجمہ | حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ اپنا ایک مہمان یا (بالشک من الراوی) چند مہمانوں کو لے کر آئے پھر آپ خود عشا تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے پھر جب (گھر) آئے تو میری والدہ نے آپؓ سے کہا آپ رات کو کہاں رک گئے تھے مہمانوں کو چھوڑ کر، ابوبکرؓ نے کہا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا انھوں نے

(ام رومان نے) عرض کیا ہم نے تو کھانا ان کے سامنے پیش کیا تھا لیکن انھوں نے انکار کیا پھر ابو بکرؓ غصہ ہوئے اور (گھر والوں کو) برا بھلا کہا اور کوسا (خدا کرے کہ تیرے کان کٹیں) اور قسم کھالی کہ کھانا نہیں کھائیں گے عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں میں تو (مارے ڈر کے) چھپ گیا تو آپ نے فرمایا اے نالائق (کدھر ہے؟) پھر عورت (والدہ) نے قسم کھالی کہ جب تک وہ (ابو بکرؓ) نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گی پھر مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ جب تک ابو بکرؓ نہیں کھائیں گے وہ بھی نہیں کھائیں گے اس پر ابو بکرؓ نے کہا کہ یہ (غصہ کرنا اور قسم کھانا) شیطانی کام تھا چنانچہ کھانا منگوایا پھر حضرت ابو بکرؓ نے کھایا اور سب نے کھایا (اس کھانے میں یہ برکت ہوئی) کہ یہ لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے اس میں اس لقمہ سے زیادہ اضافہ ہو جاتا تھا ابو بکرؓ نے (اپنی اہلیہ ام رومان سے) کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا حال ہے؟ (کھانا اور بڑھ رہا ہے) کہنے لگی قسم ہے میرے آنکھ کے ٹھنڈک (یعنی حضور اقدس ﷺ) کی اب یہ کھانا اس سے بھی زیادہ ہے جب ہم نے کھایا بھی نہ تھا غرض سب نے کھایا اور ابو بکرؓ نے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے بھی اس میں سے تناول فرمایا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله فحلف الضيف الى قوله حتى يطعمه.

تعدد موضعه والحديث هنا ص: ۹۰۷ مر الحديث ص: ۸۴، ص: ۵۰۶، ص: ۹۰۶ تا ص: ۹۰۷، ویاتی ص: ۹۰۷۔

﴿بَابُ (۳۲۷۵) إِكْرَامِ الْكَبِيرِ وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ﴾

بڑے کی تعظیم کرنا اور گفتگو کرنے اور پوچھنے میں بڑا ابتدا کرے

۵۷۳۶﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ﴾

ترجمہ | رافع بن خدیجؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعودؓ دونوں خیبر آئے (ان دنوں یہودیوں سے صلح تھی) اور کھجور کے باغ میں (اپنے اپنے کاموں کیلئے) دونوں الگ الگ ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن سہلؓ قتل کر دیئے گئے تو عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے دونوں صاحبزادے حویصہ اور محیصہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے (مقتول) ساتھی (حضرت عبداللہ بن سہلؓ) کے متعلق گفتگو کی تو عبدالرحمٰن نے گفتگو شروع کی اور عبدالرحمٰن تینوں میں سب سے چھوٹے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی کرو (یعنی بڑے کو پہلے بولنے دو) یحییٰ بن سعید نے کہا کہ کَبِّرِ الْكُبْرَ سے آنحضور ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ پہلے بات کرے پھر ان لوگوں نے اپنے ساتھی (عبداللہ بن سہلؓ) کے معاملہ میں گفتگو کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کے حقدار تم میں پچاس آدمیوں کے قسموں کے ذریعہ بن سکتے ہو؟ (اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں کہ عبداللہ کو یہودیوں نے قتل کیا ہے تو تم دیت کے مستحق ہو جاؤ اور چونکہ قتل کے گواہ نہیں ہیں اس لئے قصاص نہیں بلکہ قسامت ہو سکتی ہے اور قسامت میں دیت ہے۔) ان حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے تو قتل کرتے دیکھا نہیں تھا (پھر اس کے متعلق قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم کھلوا کر تم سے چھٹکارا پالیں گے ان حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں (ان کی قسم کا کیا اعتبار؟) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت خود اپنی طرف سے ادا کر دی سہلؓ نے بیان کیا کہ ان دیت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے پکڑا تو وہ اپنے مربد (تھان) میں گھس گئی اور اس نے مجھے لات ماری۔ "قال اللیث الخ" اور لیث نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انھوں نے بشیر سے انھوں نے سہل سے، یحییٰ نے کہا میرا خیال ہے کہ بشیر نے مع رافع بن خدیج کہا (یعنی عن سهل مع رافع بن خديج کہا) اور سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے انھوں نے بشیر سے انھوں نے صرف سہلؓ سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كبر الكبر" وفي قوله "وليلي الكلام الاكبر"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۷ مر الحديث ص:۳۷۲، ص:۴۵۰، یاتی ص:۱۰۱۸۔

۵۷۳۷﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ

فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ۔

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اس کے پتے نہیں جھڑتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے بات کرنا پسند نہیں کیا کیونکہ مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما موجود تھے پھر جب ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا تو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے پھر جب میں اپنے والد (حضرت عمرؓ) کے ساتھ نکلا تو میں نے (راستے میں) کہا والد محترم میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ اگر تم نے (اسی وقت) کہہ دیا ہوتا تو مجھ کو اتنے اتنے مال واسباب سے زیادہ خوشی ہوتی ابن عمرؓ نے عرض کیا میں نے صرف اس وجہ سے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور حضرت ابوبکرؓ کو خاموش دیکھا تو میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔ (بے ادبی محسوس کی)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة "فكرهت ان اتكلم وثم ابوبكر وعمر" لان فيه توقير الاكابر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۷، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۳۷۰۔

تشریح مطالعہ کیجئے جلد اول، ص:۳۷۰ تا ص:۳۷۱۔

۳۲۷۶ ﴿بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ﴾

وَقَوْلِهِ تعالىٰ: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ.

جو شعر اور رجز اور حداء جائز ہیں اور جو اس میں سے جس کا پڑھنا مکروہ ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ''اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں (اے مخاطب) کیا تم نے دیکھا نہیں (تم کو معلوم نہیں) کہ وہ (شاعر لوگ) ہر میدان میں سرگرداں پھرتے ہیں (خیالی مضامین کے ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں)

اور وہ زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو انھوں نے اس کا بدلہ لیا اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے (مراد اس سے جہنم ہے)

"قال ابن عباس" حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ فی کل واد یھیمون کا مفہوم یہ ہے کہ ہر لغو باتوں میں غوطہ زنی کرتے ہیں۔

۵۷۳۸﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً﴾

ترجمہ حضرت ابی بن کعبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اشعار حکمت ہیں (حکمت سے بھرے ہوتے ہیں)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الشعر فيه حكمة و الحكمة اذا كانت فى شعر من الاشعار يجوز انشاد هذا الشاعر.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۰۸۔

تحقیق وتشریح ما يجوز من الشعر یعنی کون سے اشعار پڑھنا جائز ہے؟ وهو الكلام المقفى الموزون قصدا (یعنی منظوم کلام) اشعار۔

"رجز" بفتح الراء و الجيم بعدها زاء وهو نوع من الشعر عند الاكثرين (یعنی رجز شعر کی ایک خاص قسم کو کہتے ہیں جس میں شاعر اپنی عظمت اور بہادری کو ظاہر کرتا ہے، اپنی بہادری جتلانے کیلئے جنگ میں پڑھتے ہیں)۔

"حُداء" بضم الحاء وتخفيف الذال المفتوحة المهملتين بمد و بقصر وہ اشعار یا گانے جو اونٹوں کو چلانے کیلئے گائے جائیں۔

۵۷۳۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ﴾

ترجمہ حضرت جندب بن عبداللہ بجلیؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کو ایک پتھر سے ٹھوکر لگی اور آپ گر پڑے تو آپ ﷺ کی انگلی خون آلود ہو گئی تو آپ ﷺ نے یہ شعر پڑھا

"هَل اَنتِ اِلّا اِصبَعٌ دَمِيتِ ☆ وفى سبيل اللّٰه ما لَقِيتِ"

تم صرف ایک انگلی ہی تو ہو جو خون آلود ہو گئی ہو، اور یہ جو کچھ تمہیں تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں پہنچی۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۰۸ مر الحديث ص. ۳۹۳۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص:۲۲۔

۵۷۴۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصدق کلمة الخ سب سے سچی بات جو شاعروں نے کہی وہ لبیدؓ کی بات (یعنی یہ مصرعہ) ہے "الا کل الخ" سن لو اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے، اور امیہ بن ابی الصلت (زمانہ جاہلیت کا ایک شاعر) قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔ (دوسرا مصرعہ ہے کل نعیم لا محالة زائل)

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث تلفظ النبي صلى الله عليه وسلم بالشعر.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۰۸ ومر الحديث ص:۵۴۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے جلد ہفتم، ص:۷۸۶۔

۵۷۴۱﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا عَلٰى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا فَقَالَ لِي مَا لَكَ فَقُلْتُ فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ﴾

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے اور ہم نے رات میں سفر کیا اتنے میں صحابہ میں سے ایک صاحب (حضرت اسید بن حضیرؓ) نے حضرت عامر بن اکوعؓ سے کہا کیا آپ اپنے کچھ اشعار نہیں سنائیں گے؟ حضرت سلمہؓ نے بیان کیا کہ عامرؓ شاعر تھے اس فرمائش پر وہ سواری سے اتر کر لوگوں کے واسطے حدی خوانی کرنے لگے پڑھنے لگے (ترجمہ) خدایا اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے، اور نہ ہم کوئی صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، ہم تجھ پر فدا ہوں ہم نے جو کچھ پہلے کیا (یعنی گناہ) اسے معاف کردے اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے (دشمنوں کا سامنا ہو جائے) تو ہمیں ثابت قدم رکھئے، اور ہم پر سکینت (طمانیت) نازل فرمایئے، ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کردیتے ہیں آج وہ چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں۔ (حسب عادت حدی کو سن کر اونٹ تیزی سے چلنے لگے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے اونٹ ہانکنے والا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ عامر بن اکوع، آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے تو صحابہ میں سے ایک صحابی (حضرت عمر بن خطابؓ) نے عرض کیا اے اللہ کے نبی لازم ہوگئی شہادت، (مطلب یہ ہے کہ آپ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دیدیا) کاش ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ حضرت سلمہؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم خیبر آئے اور ان کا محاصرہ کیا (محاصرہ طویل اور سخت تھا) یہاں تک کہ ہمیں سخت بھوک لگی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح خیبر عنایت فرمائی، جس دن ان پر فتح حاصل ہوئی اس کی شام کو لوگوں نے جگہ جگہ آگ روشن کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز پر آگ جلاتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا گوشت پر، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کس چیز کے گوشت پر؟ صحابہ نے عرض کیا کہ پالتو گدھوں کے گوشت پر اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا تمام گوشت کو پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو تو ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ یا ہم گوشت تو پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یا ایسا ہی کرلو پھر (دن میں) جب صحابہ نے جنگ کیلئے صف بندی کی تو عامرؓ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پر وار کیا تو چونکہ حضرت عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی اس لئے تلوار کی دھار الٹ کر خود عامرؓ کے گھٹنے میں لگی اور اسی سے آپ شہید ہوگئے، پھر جب صحابہ واپس آنے لگے، سلمہؓ

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو غمگین دیکھا تو مجھ سے فرمایا تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال اکارت گئے (کیونکہ ان کی موت خود ان کی تلوار سے ہوئی) آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کس نے کہا؟ میں نے عرض کیا فلاں اور فلاں اور فلاں نے اور حضرت اسید بن حضیر انصاریؓ نے کہا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا جس نے یہ بات کہی اس نے غلط کہا انہیں تو دوہرا اجر ملے گا اور آپ ﷺ نے دو انگلیوں کو ملا کر بتایا انھوں نے تکلیف و مشقت بھی اٹھائی (یعنی عبادت گذار تھے) اور جہاد کرنے والے بھی تھے بہت کم عربی ہیں جو اس جیسا مدینہ میں پیدا ہوا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لاشتماله على الشعر والرجز والحداء.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۸ مر الحديث مختصراً ص:۳۳۶، ص:۶۰۳۔

تشریح | غزوہ خیبر، ص:۶۰۳ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۷۴۲﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک سفر میں) اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ (حضرت انسؓ کی والدہ) ام سلیمؓ بھی تھیں آنحضور ﷺ نے فرمایا افسوس اے انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل (انجشہ خوش آواز تھا اس کے گانے سے اونٹ مست ہو کر خوب تیز بھاگ رہے تھے آنحضور ﷺ کو خوف ہوا کہ کہیں عورتیں گر نہ جائیں اس لئے فرمایا ہانکنا چھوڑ دے آہستہ لے چل چونکہ اونٹ پر صنف نازک مثل شیشہ سوار ہے) ابو قلابہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ استعمال فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اس کلمہ کو استعمال کرتا تو تم اس پر نکتہ چینی کرو یعنی آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد "سوقك بالقوارير"

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان فيه حدو انجشه بالنساء.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۸ یاتی ص:۹۱۰، ص:۹۱۵، ص:۹۱۷۔ مسلم جلد ثانی فی الفضائل، ص:۲۵۵، ///۔

تشریح | "اَنجَشَه" (بفتح الهمزه والجيم بينهما نون ساكنة و بعد الجيم شين معجمة) ایک حبشی غلام تھا جو خوش آواز تھا ان کی حدی خوانی سے اونٹ مست ہو کر تیز بھاگتے اور اونٹ پر شیشے کے مانند صنف نازک عورتیں سوار ہیں خطرہ ہے کہ اونٹ کے تیز بھاگنے سے عورتیں گر نہ جائیں اس لئے حضور اکرم ﷺ نے انجشہ سے فرمایا اپنی حدی بند کرو۔ ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اے انجشہ تمہاری آواز بہت شیریں ہے مناسب نہیں کہ عورتیں سنیں۔

﴿بَابُ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ ۳۲۷۷

مشرکوں کی ہجو (مذمت) درست ہے (بلکہ مستحب ہے)

۵۷۴۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبُّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابتؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین قریش کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ (کیونکہ میں بھی قریش ہوں) اس پر حسان نے کہا میں (اپنے کمال شاعری سے) آپ ﷺ کو ان مشرکوں سے نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ اور ہشام بن عروہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے والد عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے بیان کیا کہ میں حضرت حسان بن ثابتؓ کو حضرت عائشہؓ کی مجلس میں برا بھلا کہنے لگا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حسانؓ کو برامت کہو اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۸ تا ص:۹۰۹، مر الحديث ص:۵۰۰، ص:۵۹۷۔

۵۷۴۴﴿حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَاكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ:

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ☆ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا ☆ بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ☆ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِيْنَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ﴾

ترجمہ | ہیثم بن ابی سنان نے بیان کیا کہ انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ اپنے وعظ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کررہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی (عبداللہ بن رواحہؓ) فحش بات (اپنے اشعار میں) نہیں کہتے۔ (اخالکم سے) مراد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ تھے جن کے اشعار یہ ہیں:

ترجمہ: اور ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، جب مشہور فجر بلند ہوتی ہے (یعنی روشنی پھیل جاتی ہے)

"ارانا الھدی الخ" ہم کو گمراہی کے بعد ہدایت دکھائی ہمارے قلوب، یہ یقین کر چکے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا حق اور صحیح ہے، رات کو اپنا پہلو اپنے بستر سے الگ کر لیتے ہیں، جب مشرکین بستر (خواب گاہ) پر بھاری رہتے ہیں۔

"تابعہ عقیل الخ" یونس کی متابعت کی ہے عقیل نے زہری سے اور زبیدی نے بیان کیا ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب اور اعرج (عبدالرحمٰن بن ہرمز) نے ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "اذا استقلت بالكافرين المضاجع" فان هذا دم لهم وهو عين الهجو.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۹ ومر الحديث ص:۱۵۵۔

۵۷۴۵﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ﴾

ترجمہ | ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف تابعیؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ سے سنا کہ وہ (حسانؓ) حضرت ابو ہریرہؓ سے گواہی چاہتے تھے (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حسان کو مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع کیا تو حضرت ابو ہریرہؓ کو گواہ بنا رہے تھے) اور کہہ رہے تھے اے ابو ہریرہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف سے (مشرکوں کو) جواب دو، اے اللہ روح القدس (حضرت جبرائیل) کے ذریعہ حسان کی مدد فرما، ابو ہریرہؓ نے کہا "ہاں" (بیشک میں شہادت دیتا ہوں)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "اجب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص:۹۰۹ مر الحدیث ص:۶۴، ص:۴۵۶۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم، ص:۳۵۔

۵۷۴۶﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ﴾

ترجمہ | حضرت برار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسانؓ سے فرمایا کہ ان (مشرکوں) کی ہجو کر یا آنحضور ﷺ هاجهم کا لفظ فرمایا، اور جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص:۹۰۹ مر الحدیث ص:۴۵۶، فی المغازی، ص:۵۹۱۔

﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ الغَالِبُ عَلَى الإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتّٰى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ﴾ ۳۲۷۸

اس بات کی کراہت کا بیان کہ انسان پر شعر غالب ہو یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور علم اور قرآن سے روک دے

باب ما يكره ان يكون الغالبَ بالنصب كما في الفرع خبر كان على الانسان الشعرُ بالرفع اسمها ويجوز العكس حتى يصده الشعر عن ذكر الله والعلم والقرآن (قس)

مطلب یہ ہے کہ شعر گوئی کا ایسا غلبہ کہ اس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے کہ وہ ذکر اللہ اور علم اور تلاوت قرآن سے روک دے ممنوع ہے۔

۵۷۴۷﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ شعر سے بھرے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه لان امتلاء الجوف بالشعر كناية عن كثرة الاشتغال به حتى يكون وقته مستغرقا به فلا يتفرغ لذكر الله عز وجل ولا لقراء ة القرآن وتحصيل

العلم وهذا هو المذموم وفيه اشارة الى ان ذكر الله تعالى وقراءة القرآن والاشتغال بالعلم اذا كانت غالبة عليه فلا يدخل تحت هذا الذم. (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۹۔

۵۷۴۸﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ اس کو کھالے اس کیلئے بہتر ہے اس سے کہ وہ شعر سے بھرے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الحديث السابق للترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۹ والحديث اخرجه مسلم فى الطب وابن ماجه فى الادب.

۳۲۷۹
﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ وَعَقْرٰى حَلْقٰى﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں عقری حلقی

تشریح | "تربت يمينك" اصل تربت افتقرت ولكنها كلمة يقال ولا يرادبها الدعا وانما اراد التحريض على الفعل الخ (عمده)

یعنی ترِب الرجل کے لغوی معنی محتاج ہونے کے ہیں لیکن یہ کلمہ کام کرنے پر ترغیب کیلئے غصہ کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ "عقری حلقی" بانجھ، سرمنڈی۔

۵۷۴۹﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ابو القعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت طلب

کی پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد، تو میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لےلوں کیونکہ ابوالقعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا تھا بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے مجھ کو دودھ پلایا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا تھا البتہ ان کی بیوی نے مجھ کو دودھ پلایا تھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دیدو کیونکہ وہ تیرے چچا ہیں تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ رضاعت سے ان سب رشتوں کو حرام سمجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الجزء الاول للترجمة وهو قوله تربت يمينك.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۹ مر الحديث ص:۳۶۰، ص:۷۰۵، ص:۷۶۴، ص:۷۸۸۔

۵۷۵۰﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى لُغَةٌ لِقُرَيْشٍ إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج سے) واپسی کا ارادہ کیا پھر دیکھا کہ صفیہؓ اپنے خیمہ کے دروازہ پر مغموم و رنجیدہ ہیں کیونکہ وہ حائضہ ہوگئی تھیں (اور طواف وداع نہیں کرسکی تھیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا "عقری حلقی" یہ قریش کی زبان یعنی محاورہ ہے تم ہمیں (مدینہ واپس جانے سے) روک دوگی پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ یعنی طواف زیارت کرلیا تھا انھوں نے کہا جی ہاں تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر تو اب چل۔ (کیونکہ حائضہ سے طواف وداع کا وجوب ساقط ہوجاتا ہے کما مر)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۰۹ مر الحديث ص:۲۱۲، ص:۲۳۷، ص:۲۳۸، ص:۸۰۲۔

تشریح | "عقری حلقی" فی كلام المحدثين بالقصر. اہل عرب اس کو پیار میں بھی استعمال کرتے ہیں بل عادتهم التكلم بمثله على سبيل التلطف (قس)

﴿بابُ مَا جَاءَ فِي زَعَمُوا﴾ ۳۲۸۰

زعموا کہنے کا بیان (یعنی یہ کہنا کہ "لوگوں کا یہ خیال ہے" کے متعلق حدیث)

قال ابن بطال يقال زعم اذا ذكر خبراً لا يدرى احق هو ام باطل (عمده)

۵۷۵۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى﴾

ترجمہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ غسل کر رہے ہیں اور آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ، کا پردہ کئے ہوئے تھیں میں نے حضور ﷺ کو سلام کیا تو آنحضور ﷺ نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا ام ہانی خوش آمدید جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر آٹھ رکعتیں پڑھیں پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ میری ماں کے بیٹے (حضرت علیؓ) نے خیال کیا ہے کہ ایک ایسے شخص (فلاں بن ہبیرہ) کو قتل کریں گے جسے میں نے امان دے رکھی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی جسے تم نے امان دی ہے اسے ہم نے بھی امان دی، ام ہانیؓ نے بیان کیا کہ چاشت کا وقت تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "زعم ابن امی"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۰۹ تا ص:۹۱۰ مر الحديث ص:۴۲،ص:۵۲،ص:۱۴۹،ص:۱۵۷،ص:۴۴۹ في المغازي ص:۶۱۴ تا ص:۶۱۵۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص:۳۶۶۔

۳۲۸۱ ﴿بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ﴾

ویلك کہنے کے بارے میں حدیث (وَيْلَكَ تجھ پر افسوس ہے)

۵۷۵۲﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأٰی رَجُلاً یَسُوْقُ بَدَنَۃً فَقَالَ ارْکَبْھَا قَالَ إِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا قَالَ إِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا وَیْلَکَ﴾

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ (قربانی کیلئے) ایک اونٹنی ہانکنے لئے جارہا ہے (اور خود پیدل چل رہا ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ انھوں نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تجھ پر افسوس ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "ارکبھا ویلک"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص:۹۱۰ مر الحدیث ص:۲۲۹، ص:۳۸۵۔

تشریح: ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد پنجم، ص:۳۱۹۔

۵۷۵۳﴿حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکٍ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأٰی رَجُلاً یَسُوْقُ بَدَنَۃً فَقَالَ لَہٗ ارْکَبْھَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ إِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا وَیْلَکَ فِی الثَّانِیَۃِ أَوْفِی الثَّالِثَۃِ﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہنکائے جارہا ہے (اور خود پیدل چل رہا ہے) آنحضور ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تو اس پر سوار ہو جا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا تو اس پر سوار ہو جا آنحضور ﷺ نے دوسری بار یا تیسری بار میں فرمایا ارکبھا ویلک۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "ارکبھا ویلک"

تعدد موضعہ: والحدیث ھنا ص:۹۱۰ مر الحدیث ص:۲۲۹، ص:۲۳۰، ص:۳۸۵۔

تشریح: ملاحظہ فرمایئے جلد ۵، ص:۳۱۹۔

۵۷۵۴﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَأَیُّوبَ عَنْ أَبِی قِلَابَۃَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ وَکَانَ مَعَہٗ غُلَامٌ لَہٗ أَسْوَدُ یُقَالُ لَہٗ أَنْجَشَۃُ یَحْدُو فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْحَکَ یَا أَنْجَشَۃُ رُوَیْدَکَ بِالْقَوَارِیْرِ﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کا ایک حبشی غلام تھا اس کا نام انجشہ تھا وہ حدی خوانی کرنے لگے (جس کی وجہ سے سواری تیز چلنے لگی) تو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے انجشہ سے فرمایا افسوس اے انجشہ شیشوں کو (صنف نازک عورتوں کو) آہستہ لے چل۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ويلك يا انجشه" (عمده)

یہ اس صورت میں مطابقت صحیح ہوگی جب عمدۃ القاری کا نسخہ لیا جائے نیز حاشیہ میں بھی ویلك کا نسخہ مذکور ہے لیکن ہمارے متن کے نسخہ میں ویحك ہے اس صورت میں مطابقت مشکل ہے البتہ بعض حضرات سے منقول ہے هما بمعنى فلا اشکال.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۱۰ مر الحديث ص:۹۰۸ یاتی ص:۹۱۵، ص:۹۱۷، ص:۹۱۸۔

۵۷۵۵ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ﴾

ترجمہ حضرت ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے دوسرے صاحب کی تعریف کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا ویلك افسوس تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی تین مرتبہ (فرمایا) اگر تمہیں کسی کی تعریف ہی کرنی پڑ جائے تو یہ کہے کہ فلاں کے متعلق میرا یہ خیال ہے اگر وہ یہ جانتا ہو آگے اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے میں تو اللہ کے سامنے کسی کا تزکیہ یقین کے ساتھ نہیں کر سکتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ويلك قطعت عنق اخيك"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۱۰ مر الحديث ص:۳۶۶، ص:۸۹۵۔

تشریح معلوم ہوا کہ کسی کی تعریف میں غلو اور مبالغہ ممنوع ہے۔

۵۷۵۶ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلَأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلٰى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى

يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کر رہے تھے اس پر بنی تمیم کے ایک شخص ذوالخویصرہ نے کہا یارسول اللہ عدل (انصاف) سے کام لیجئے آنحضور ﷺ نے فرمایا افسوس اگر میں بھی انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا حضور مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن ماردوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں اس کے (قبیلہ میں) ایسے لوگ (نمازی، روزے دار) پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں معمولی سمجھو گے اور اپنے روزے کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں معمولی سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے تیر کے پھل کو دیکھا جائیگا تو اس پر کوئی چیز نظر نہیں آئے گی (کوئی نشان نہیں ملے گا) پھر اگر اس کے پٹھے کو دیکھا جائے گا تو وہاں بھی کچھ نہیں ملے گا اس کی لکڑی پر دیکھا جائے گا تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا پھر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا حالانکہ وہ تیر لید (گندگی) اور خون سے گذر چکا ہے یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے جب مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے گی (ایک برحق خلیفہ یعنی حضرت علیؓ پر متفق نہیں ہوں گے) ان کی علامت ایک مرد ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا فرمایا گوشت کے لوتھڑے کی طرح حرکت کرتا ہوگا۔

''قال ابو سعیدؓ'' حضرت ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جب حضرت علیؓ نے ان سے (نہروان میں) جنگ کی تھی پھر مقتولین میں تلاش کیا گیا تو ایک شخص ان ہی صفات کا لایا گیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ''ويلك من يعدل''

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۱۰ مر الحديث مختصرا ص: ۴۷۱، ص: ۵۰۹، ص: ۶۲۳، ص: ۶۷۳، ص: ۷۵۶، ياتي ص: ۱۱۰۵۔

۵۷۵۷﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ مَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ

مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہوگیا آنحضور ﷺ نے فرمایا افسوس (کیا بات ہوئی؟) عرض کیا میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرلی آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کردو انھوں نے عرض کیا کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر تو تم دو مہینے لگاتار روزے رکھو انھوں نے عرض کیا کہ اس کی مجھ میں طاقت نہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاؤ انھوں نے عرض کیا اتنا سامان میرے پاس نہیں ہے اتنے میں آنحضور ﷺ کے پاس کھجور کا ایک بڑا تھیلا آیا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے لو اور صدقہ کردو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کے سوا دوسروں پر صدقہ کردوں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے سارے مدینہ میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا اٹھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے آپ ﷺ نے فرمایا اسے لے لو۔

"تابعہ یونس الخ" اوزاعی کے ساتھ اس حدیث کو یونس نے بھی امام زہری سے روایت کی اور عبدالرحمٰن بن خالد نے امام زہریؒ سے بجائے ویحك کے ویلك نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله عن الزهري ويلك.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۹۱۰ تا ۹۱۱۔ مر الحدیث ص: ۲۵۹، ص: ۲۶۰، ص: ۳۵۴، ص: ۸۰۸، ص: ۸۹۹۔ یاتی ص: ۹۹۲، ص: ۹۹۳، ص: ۱۰۰۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۵، ص: ۵۰۴ نیز ص: ۵۰۵۔

۵۷۵۸﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہجرت کے بارے میں مجھے کچھ بتایئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا افسوس ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر

سات سمندر پار عمل کرتے رہو اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | لانتوجه المطابقة بين هذا الحديث والترجمة الا على قول من يقول ان لفظ ويل وويح كلاهما بمعنى واحد كما ذكرناه عن قريب (عمده)

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۱۱ مر الحديث ص:۱۹۵،ص:۳۵۸،ص:۵۵۸۔

۵۷۵۹﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ویلکم یا ویحکم شعبہ نے بیان کیا کہ ان کے شیخ واقد بن محمد نے شک کیا کہ آنحضور ﷺ نے ویلکم کا لفظ فرمایا یا ویحکم کا، میرے بعد تم لوگ کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، (یعنی کافروں جیسے افعال نہ کرنے لگو کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی گردن مارنے لگے) اور نضر بن شمیل نے شعبہ سے (بالسند السابق) ویحکم (بدون شک کے) نقل کیا ہے۔ اور عمر بن محمد نے اپنے والد سے ویلکم یا ویحکم (شک کے ساتھ)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويلكم"

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۱۱ مر الحديث ص:۲۳۵، في المغازي بطوله ص:۶۳۲، وص:۸۹۲ تا ص:۸۹۳۔ ياتي ص:۱۰۰۳،ص:۱۰۱۴،ص:۱۰۴۸۔

۵۷۶۰﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک بدوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی آنحضور ﷺ نے فرمایا ویلك افسوس تم نے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا میں

نے اس کیلئے تو کوئی تیاری نہیں کی ہے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر تم (قیامت میں) اس کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو (یعنی جنت میں جاؤ گے اور جب رویت وزیارت کا ارادہ ہوگا تو قدرت حاصل ہوگی) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں بس اس روز ہم بہت زیادہ خوش ہوئے پھر مغیرہؓ کا ایک غلام وہاں سے گذرا وہ میرے ہم عمر تھے آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر یہ زندہ رہا تو اس کے موت آنے سے پہلے قیامت آجائے گی (مطلب یہ ہے کہ تم لوگ دنیا سے گذر جاؤ گے اور موت بھی ایک قیامت ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے من مات فقد قامت قیامته باقی قیامت کبریٰ تو اس کو حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا) اس حدیث کو شعبہ نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے قتادہ سے انھوں نے کہا میں نے حضرت انسؓ سے سنا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويلك و ما اعددت لها"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۱۱ مر الحديث ص:۵۲۱، ياتي ص:۱۰۵۹۔

۳۲۸۲ ﴿بَابُ عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

لِقَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اللہ عز وجل کی محبت کی علامت

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا

۵۷۶۱ ﴿حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان (قیامت میں) اس کے ساتھ رہے گا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث لان قوله مع من احب اعم من ان يحب الله ورسوله وان يحب عبدا في ذات الله تعالى بالاخلاص الخ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۱۱، وياتي الحديث ص:۹۱۱۔

تشریح | آیت کریمہ ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران)

۵۷۶۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان سے (عمل اور فضل) میں مل نہیں سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی (جنت میں) اس کے ساتھ رہے گا (مع رفع الحجب حتی تحصل الرؤية والمشاهدة وكل في درجته)

"تابعه جرير بن حازم الخ" اس حدیث کو جریر بن عبدالحمید کے ساتھ جریر بن حازم اور سلیمان بن قرم اور ابوعوانہ نے اعمش سے انھوں نے ابوائل سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا۔

مطابقته للترجمة مطابقة هذا ومطابقة الحديثين الذين بعده مثل مطابقة الحديث السابق.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۱۱ ومر الحديث ص:۹۱۱۔

۵۷۶۳﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن (عمل اور فضل میں) ان کے ساتھ لاحق نہیں ہو سکا آنحضور ﷺ نے فرمایا انسان ان کے ساتھ رہے گا جن سے محبت رکھتا ہے۔

اس حدیث میں سفیان ثوری کی متابعت ابومعاویہ اور محمد بن عبید نے کی ہے۔

مطابقته للترجمة حدیث سابق میں مذکور ہو چکا۔

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۱۱۔

تشریح امام ابونعیم الفضل بن دکین نے اس حدیث یعنی المرء مع من احبّ کے سب طریقوں کو کتاب المحبّين مع المحبوبين میں جمع کیا تو بیس صحابہ کے قریب اس کے راوی نکلے، سبحان اللہ اس حدیث میں بڑی بشارت ہے ان مسلمانوں کیلئے جو اللہ اور رسول اور اہل بیعت اور صحابہ کرام و اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔

۵۷۶۴﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی؟ آنحضورﷺ نے فرمایا تم نے اس کیلئے کیا تیاری کررکھی ہے؟ عرض کیا میں نے تو اس کیلئے بہت ساری نمازیں اور روزے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آنحضورﷺ نے فرمایا تم ان کے ساتھ رہو گے جن سے محبت رکھتے ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مذکور ہو چکا۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۱۱ مر الحدیث ص:۵۲۱ یاتی ص:۱۰۵۹۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۶۸۸۔

۳۲۸۳
﴿ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ ﴾

کسی کا کسی کو دھتکارنا (یہ کہنا چل دور ہو)

۵۷۶۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَمَا هُوَ قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد (ابن صیاد) سے فرمایا میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے وہ کیا ہے؟ اس نے کہا "الدُّخ" آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور ہو جا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "قال اخسا"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۱۱۔

ابن صیاد کے متعلق امام مسلمؒ نے بہت سی روایات نقل کی ہیں دیکھئے، مسلم جلد ثانی، ص:۳۹۷، ص:۳۹۸۔

۵۷۶۶ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ خَسَأْتُ الْكَلْبَ بَعَّدْتُهُ خَاسِئِينَ مُبْعَدِينَ۔

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف تشریف لے گئے بہت سے دوسرے صحابہؓ بھی ساتھ تھے، آنحضور ﷺ نے دیکھا کہ وہ (ابن صیاد) چند لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا آنحضور ﷺ کی آمد کا اسے احساس نہیں ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر فرمایا کیا تو اس بات کی

شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے آنحضور ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ امیوں (عربوں) کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دفع کردیا پھر فرمایا آمنتُ باللّٰہ ورُسُلہ اس کے بعد آپ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا میرے پاس سچا اور جھوٹا (دونوں) آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو معاملہ تم پر مشتبہ کردیا گیا ہے (یعنی تیرے شیطان نے تجھے خلط ملط کردیا ہے سچ جھوٹ کا امتیاز ختم کردیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے (بتاؤ کیا ہے؟) اس نے کہا ھو الدُّخ (وہ دُخ ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا چل دور ہو تو اپنی حیثیت (اپنے مرتبہ) سے ہرگز آگے نہیں بڑھ سکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس کے بارے میں مجھے اجازت دیں گے کہ میں اس کی گردن ماردوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی (دجال) ہے تو اس پر غالب نہیں ہوا جاسکتا (یعنی اس کو مارا نہیں جاسکتا) اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں (ہوسکتا ہے کہ آگے چل کر توبہ کرے اور مسلمان ہوجائے) "قال سالم الخ" سالم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ اس کے بعد (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب انصاریؓ کو ساتھ لے کر کھجور کے اس باغ کا قصد کرکے روانہ ہوئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں داخل ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے کھجور کی ٹہنیوں میں چھپنا شروع کیا آنحضور ﷺ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے کہ وہ دیکھے چھپ کر ابن صیاد کی کچھ بات سنیں اور ابن صیاد اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے لیٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا رمرمة او زمزمة (بالشك من الراوى و معناهما واحد) پھر ابن صیاد کی ماں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہہ دیا کہ اے "صاف" اور یہ اس کا نام تھا یہ محمد (ﷺ) آرہے ہیں یہ سنتے ہی وہ خاموش ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی (متنبہ نہیں کرتی) تو بات صاف ہوجاتی (یعنی ابن صیاد کی باتوں سے اس کا حال معلوم ہوجاتا) سالم نے بیان کیا کہ عبداللہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہیں اس کی ایک ایسی علامت بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہوگا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

"قال ابو عبداللّٰہ" امام بخاری نے بیان کیا کہ خَسَاتُ الکلبَ میں نے دھتکار کر کتے کو دور کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اخسا فلن تعدو قدرك".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۱۱ تا ص:۹۱۲۔

﴿بَابُ ۳۲۸۴ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا﴾

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام مَرْحَبًا بِابْنَتِي وَقَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ.

کسی شخص کا مرحبا کہنا

اور حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا "مرحبا بابنتی" (خوش آمدید میری بیٹی) اور ام ہانیؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا بامّ ھانی.

تشریح ہمارے یہاں کسی معزز مہمان کی آمد پر کہتے ہیں آیئے آیئے تشریف لایئے یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ٹھیک اسی طرح اہل عرب کا محاورہ ہے کہ مہمان کی آمد پر کہتے ہیں مرحبا اھلا و سھلا۔

۵۷۶۷﴿حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا مرحبا (خوش آمدید) اس وفد کیلئے جو رسوائی اور ندامت اٹھائے بغیر آ گیا تو ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ سے تعلق رکھتے ہیں اور چونکہ ہمارے درمیان اور آپ ﷺ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اسلئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ ہمیں کچھ ایسی قطعی چیزوں کا حکم فرمادیں جس سے ہم داخل جنت ہوسکیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (نہیں آ سکے ہیں) انہیں بھی ہم اس کی دعوت دیں آنحضور ﷺ نے فرمایا "چار چار چیزیں ہیں (چار کرنے کی اور چار نہ کرنے کی) نماز قائم کرو، زکوۃ دیا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھا کرو اور اموال غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ بیت المال کو)

دو، اور دبا، جنتم، نقیر اور مزفت میں نہ پیو"۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "قال مرحبا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۱۲ مر الحديث ص:۱۳، ص:۱۹، ص:۷۵، باقی مواضع کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۳۵۳۔

﴿بَابُ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ﴾ ۳۲۸۵

لوگوں کو (قیامت کے دن) ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا

اى هذا باب في بيان ما يُدعى الناس بآبائهم اى باسماء آبائهم يوم القيامة.

وكلمة ما يجوز ان تكون مصدرية اى باب دعاء الناس والمصدر مضاف الى مفعوله والفاعل محذوف اى دعاء الداعى الناس باسماء آبائهم (عمده)

۵۷۶۸﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہد توڑنے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں (فلاں شخص کے بیٹے فلاں) کی عہد شکنی ہے (سب دیکھ لو)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلان بن فلان"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۱۲، ص:۹۱۲ مر الحديث ص:۴۵۲، ياتى ص:۱۰۳۰، ص:۱۰۵۳۔

۵۷۶۹﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد شکنی کرنے والے کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلان بن فلان"

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۱۲ تا ص:۹۱۳ مر الحدیث ص:۴۵۲، وص:۹۱۲، یاتی ص:۱۰۵۳۔ اخرجہ مسلم فی المغازی.

۳۲۸۶
﴿بَابٌ لا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي﴾

کوئی (مسلمان) یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے

۵۷۷۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے لَقِسَتْ نَفْسِي (میرا نفس بدمزہ ہو گیا ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعددموضعہ | والحديث هنا ص:۹۱۳ ویاتی ص:۹۱۳ اخرجه مسلم و ابوداود كلاهما في الادب والنسائي في اليوم والليلة.

تشریح | اہل عرب کا دستور تھا جب کسی وجہ سے کبیدہ خاطر ہوتے، جی متلانے لگتا، کسی کام کے کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بولتے تھے خبثت نفسی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ خبیث کا لفظ باطل اعتقاد کیلئے بولا جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے موقع پر لَقِست نفسی کہے۔

قال ابن بطال ليس النهي على سبيل الايجاب وانما هو من باب الادب.

مطلب یہ ہے کہ یہ ممانعت مکروہ تنزیہی خلاف اولیٰ ہے کیونکہ خود حضور اقدس ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو نماز فجر کیلئے نہ اٹھے فرمایا اصبح خبيث النفس كسلان.

۵۷۷۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن حنیف انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس بدمزہ (برا) ہو گیا ہے۔ اس حدیث کی متابعت عقیل نے کی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۹۱۳ اخرجه مسلم ثانی ص: ۲۳۸ فی الادب وابوداود فیه والنسائی فی الیوم واللیلة.

تشریح | یعنی لفظ خبیث میں قباحت زیادہ ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔

﴿بَابٌ ۳۲۸۷ لاتَسُبُّوا الدَّهْرَ﴾

زمانہ کو برا نہ کہو

۵۷۷۲ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِیَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ (کا خالق اور مقلّب) میں ہوں رات دن میرے قبضہ میں ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "یسبُّ بنو آدم الدهر"

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۹۱۳ مر الحدیث ص: ۷۱۵، اخرجه مسلم فی الادب.

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر، ص: ۵۸۵۔

۵۷۷۳ ﴿حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنب (انگور) کو کرم نہ کہو اور نہ یہ کہو زمانہ کی نامرادی (زمانہ کی خرابی) کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے (یعنی زمانہ کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے زمانہ خود مختار نہیں اس میں جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے "فعّال لما یرید").

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طریق آخر فی الحدیث السابق.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۹۱۳ ویاتی ص: ۹۱۳۔

﴿بَابٌ ۳۲۸۸ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ﴾

وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ

نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهِ لَا مُلْكَ إِلَّا لِلّٰهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ کرم مومن کا دل ہے

تشریح اس سے قبل حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث گذری کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تسمّوا العِنب الكَرْم (انگور کے درخت کو کَرْم نہ کہو) علامہ خطابی کہتے ہیں کہ نهى عن تسمية العنب كرما لتوكيد تحريم الخمر. چونکہ اہل عرب انگور کے درخت کو کرم کہتے تھے حضور اقدس ﷺ نے منع فرمادیا کہ اس سے تو شراب کی یاد آجائے گی اور شراب کا شوق بڑھے گا جبکہ شراب سے نفرت مطلوب ومقصود ہے لفظ کرم کا مستحق تو مومن کا دل ہے اس لئے کہ مومن کے قلب میں ایمان وتقویٰ کا نور ہے۔ قال الله تعالىٰ انّ اكرمكم عند الله اَتْقَاكُمْ.

"وقد قال انما المفلس الذی يفلس الخ" اور آپ ﷺ نے فرمایا مفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس (خالی ہاتھ) ہوگا، جیسے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے اِنَّمَا الصُّرَعَةُ الخ پچھاڑ دینے والا (پہلوان) وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے، جیسے آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے لامُلْكَ اِلاَّ لِلّٰہِ اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں بعض روایت میں ہے لامَلِكَ الاّ الله (جیسے عمدہ، نیز ہندی نسخہ) اس صورت میں معنی ہوگا اللہ کے سوا (حقیقی) بادشاہ کوئی نہیں۔

فوصفه بانتهاء الملك الخ" تو اللہ تعالیٰ کا وصف بیان کیا انتہائے ملک کے ساتھ (یعنی اخیر میں اس کی بادشاہت رہ جائے گی اور سب کی حکومتیں فنا ہونے والی ہیں) پھر بادشاہوں کا ذکر فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ الْمُلُوكَ اِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً اَفْسَدُوهَا (سورہ نمل)

جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے خراب کردیتے ہیں۔ (معلوم ہوا کہ مجازاً دوسرے بادشاہ کو بھی بادشاہ کہنا جائز ہے البتہ حقیقی بادشاہ صرف خالق ومالک اللہ ہی ہے)۔

۵۷۷۴﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ (انگور کے درخت کو) کرم کہتے ہیں کرم تو مومن کا قلب ہے (کہ اس کے دل میں ایمان وہدایت کا نور ہے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۱۳ ومر الحديث ص:۱۱۳، اخرجه مسلم فی الادب.

تحقیق وتشریح | يقولون الكرم بالرفع مبتدأ وخبره محذوف تقديره يقولون الكرم شجر العنب ويجوز ان يكون الكرم خبر مبتدأ محذوف تقديره شجر العنب الكرم (عمده)

﴿بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ فَدَاكَ اَبِي وَاُمِّي فِيْهِ الزُّبَيْرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ﴾ ۳۲۸۹

کسی شخص کا (کسی سے) یہ کہنا کہ میرے باپ اور ماں تم پر فدا (قربان) ہوں؟

تحقیق | "الفِدَاء" بكسر الفاء وبالمد وبفتح الفاء بقصر يعني انت مفدى بابي و امي (عمده)

"وفيه الزبير الخ" اور اس باب میں حضرت زبیر بن عوامؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ حدیث موصولاً بخاری، ص: ۵۲۷ میں گذر چکی ہے۔

۵۷۷۵ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ﴾

ترجمہ | حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے حضرت سعد (ابن ابی وقاص) کے سوا کسی کیلئے یہ فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان میں نے آنحضور ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے ارم فداك الخ تیر مارو میرے باپ ماں تم پر قربان ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ آپ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے موقعہ پر فرمایا تھا۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۹۱۳ مر الحديث ص: ۴۰۷، ص: ۵۸۱۔

تشریح | نصر الباری جلد ۸، ص: ۱۰۶ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ﴾ ۳۲۹۰

وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا

کسی کا (اپنے محترم ومحبوب سے) یہ کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے کہا ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور ماؤں کو قربان کیا۔

تشریح قوله قال ابوبکرؓ للنبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فدیناك بآبائنا وامّهاتنا هو طرف من حدیث لابی سعید اسنده المؤلف فی الهجرة ص:۵۵۳،اس کی تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے حدیث ہجرت کا ترجمہ نصر الباری جلد ہفتم،ص:۸۳۶۔

۵۷۷۶﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرِهِ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقٰى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقٰى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِينَةَ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ وہ اور ابوطلحہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (خیبر سے مدینہ) واپس آرہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آنحضور ﷺ کسی سواری پر حضور ﷺ کے پیچھے حضرت صفیہؓ سوار تھیں راستے میں کسی جگہ اونٹنی پھسل گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عورت (حضرت صفیہؓ) گر گئے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا یا نبی اللہ اللہ آپ پر مجھے قربان کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں البتہ عورت کی خبر لو چنانچہ ابوطلحہؓ نے اپنا کپڑا اپنے چہرہ پر ڈال لیا اور ام المومنین حضرت صفیہؓ کی طرف بڑھے اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا تو حضرت صفیہؓ کھڑی ہوگئیں پھر ابوطلحہؓ نے (آنحضورؐ اور صفیہؓ) دونوں کیلئے سواری پر کجاوہ باندھا پھر دونوں سوار ہوئے اور سفر شروع کیا یہاں تک کہ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے یا یوں کہا جب مدینہ دکھائی دینے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئبون الخ ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے آنحضور ﷺ برابر اس کو کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله جعلنی اللّٰہ فداك .

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۹۱۳ مر الحدیث ص:۸۸۲۔

۳۲۹۱ ﴿بَابُ اَحَبِّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ يَا بُنَيَّ﴾

اللہ عز وجل کے پسندیدہ نام اور کسی کا اپنے ساتھی سے کہنا اے بیٹے!

۵۷۷۷﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ﴾

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم نے کہا ہم تو تم کو ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور نہ یہ عزت تمہیں دیں گے (کیونکہ ابوالقاسم کنیت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی) ان صاحب نے اس کی اطلاع آنحضور ﷺ کو دی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله سمّ ابنك عبدالرحمن، لان عبدالرحمن من احب الاسماء الى الله عز وجل كما فى حديث مسلم عن ابن عمر مرفوعا وان احب الاسماء الى الله عز وجل عبد الله و عبدالرحمن (قس)

معلوم ہوا کہ عبدالرحمٰن اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ناموں میں سے ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۱۴ مر الحديث ص:۴۳۹، يأتى ص:۹۱۴۔

کسی غیر کو بیٹا کہنا بعض حضرات جو دوسرے کے بچوں کو بیٹا کہہ کر پکارتے ہیں جبکہ محض شفقت کی وجہ سے ہو متبنّیٰ قرار دینے کی وجہ سے نہ ہو تو یہ اگرچہ جائز ہے مگر بہتر نہیں کہ صورتاً ممانعت میں داخل ہے۔

۳۲۹۲ ﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت نہ اختیار کرو اس کی روایت حضرت انسؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے کی (مر الحدیث بخاری، ص:۵۰۱)

۵۷۷۸﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي﴾

ترجمہ | حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا صحابہ نے ان سے کہا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کرلیں گے ہم اس نام پر تمہاری کنیت (ابو القاسم) نہیں پکاریں گے (صحابہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۱۴ مر الحديث ص: ۴۳۹، ص: ۵۰۱۔

تشریح | مطالعہ کیجیے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۵۸۹۔

۵۷۷۹﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۱۴ ياتی ص: ۹۱۵۔

۵۷۸۰﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا صحابہ نے کہا ہم تو تمہاری کنیت ابو القاسم نہیں رکھیں گے اور نہ ہم (اس کنیت سے پکار کر) تیری آنکھ ٹھنڈی کریں گے پھر وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمٰن رکھ لو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه منع التكنية بابى القاسم لان الرجل الذى منع من ذلك لما اتى النبى صلى الله عليه وسلم وذكر له ذلك لم يقل له كن ولا قال له سم محمدا وانما قال سم ابنك عبدالرحمن، وبظاهره احتج من منع التكنية بابى القاسم .

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۹۱۴ مر الحدیث ص:۴۳۹، ص:۵۰۱، یاتی ص:۹۱۵۔

۳۲۹۳

﴿بَابُ اسْمِ الحَزْنِ﴾

حزن نام رکھنے کا بیان

"حَزن" بفتح الحاء المهملة وسكون الزاى وهو فى الاصل ماغلظ من الارض ضد السهل
یعنی حَزن کے لغوی معنی ہیں سخت زمین سہل کی ضد۔

۵۷۸۱﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ﴾

ترجمہ | سعید بن مسیب (تابعی) اپنے والد حضرت مسیبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد (یعنی حزن بن ابی وہب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا حزن (قساوت قلبی، غم، سختی) آنحضور ﷺ نے فرمایا "تو سہل ہے" (یعنی نرم ہے) انھوں نے کہا میں وہ نام نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے، سعید بن مسیبؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد سے ہمیشہ ہمارے خاندان میں سختی باقی رہی۔ (سعید بن مسیبؓ کے قول فما زالت الحزونة سے مراد سختی یعنی کج خلقی ہے، آنحضور ﷺ کا یہ نام بدلنا استحبابا تھا چنانچہ حضور اکرم ﷺ کی بات نہ ماننے کا یہ اثر پڑا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۹۱۴ ویاتی ص:۹۱۴۔

۵۷۸۲﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَحْمُودٌ هُوَ ابْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِهٰذَا﴾

ترجمہ | ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی اور محمود بن غیلان دونوں نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے ابن مسیب سے انھوں نے اپنے والد (مسیب) سے انھوں نے سعید کے دادا حزن سے اسی حدیث سابق کو نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر فى الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۱۴ و مر الحدیث ص:۹۱۴۔

﴿بَابُ تَحْوِيلِ الِاسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ﴾ ۳۲۹۴

کسی (برے) نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا

۵۷۸۳﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلٰكِنْ أَسْمِهِ الْمُنْذِرَ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسیدؓ جب پیدا ہوئے تو انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (تحنیک کیلئے) لایا گیا تو آنحضور ﷺ نے اس (بچہ) کو اپنی ران پر رکھ لیا اور ابو اسیدؓ (بچہ کے والد) بیٹھے ہوئے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز میں جو سامنے تھی مشغول ہو گئے (اور بچہ کی طرف سے توجہ ہٹ گئی) تو ابو اسیدؓ نے اپنے بچہ کے متعلق حکم دیا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے وہ بچہ اٹھالیا گیا پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی مشغولیت سے) فارغ ہوئے (اور بچہ کو نہیں دیکھا) تو دریافت فرمایا بچہ کہاں ہے؟ تو ابو اسیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے اس کو گھر بھیج دیا آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا اس کا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا فلاں، (یعنی ابو اسیدؓ نے ایک نام بتایا جو زیادہ اچھا نہیں تھا) آنحضور ﷺ نے فرمایا بلکہ اس کا نام منذر ہے چنانچہ آنحضور ﷺ نے اسی دن اس کا نام منذر رکھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ولكن اسمه المنذر" وذلك لانه صلى الله عليه وسلم لما سال عن اسمه فقال ابو اسيد فلان قال ولكن اسمه المنذر فكان الذى سماه ابوه قبيحا فغيره النبى صلى الله عليه وسلم الى المنذر .

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۱۴، اخرجہ مسلم فی الادب۔

۵۷۸۴﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا

فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت زینب کا نام بَرّہ تھا (جس کے معنی ہیں نیک اور صالح) کہا جانے لگا کہ آپ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه تحويل اسم برّه الى زينب.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۱۴ اخرجه مسلم في الاستئذان وابن ماجه في الادب.

تشریح | یہ زینب یا تو ام المومنین زینب بنت جحشؓ تھیں یا ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی صاحبزادی آنحضور ﷺ کی ربیبہ تھیں وقد وقع مثل ذلك لجويرية بنت الحارث ام المومنين رواه مسلم وابوداود والبخاري في الادب المفرد عن ابن عباس بلفظ كان اسم جويرية برّة فحوّل النبي صلى الله عليه وسلم اسمها فسماها جويرية.

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی نام اچھا اور مناسب نہ ہو تو بدل کر اچھا نام رکھ دیتے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے نام کے ساتھ پکارے جاؤ گے اس لئے اپنے نام اچھے رکھو۔

۵۷۸۵﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ﴾

ترجمہ | عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے بیان کیا کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے (یعنی میرے) دادا حزن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا میرا نام حزن ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں تو تو سہل ہے انھوں نے کہا جو نام میرا میرے والد نے رکھ دیا ہے میں اسے تبدیل نہیں کروں گا، ابن مسیبؒ نے بیان کیا کہ اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت رہی۔

(یہ سزا ہے اس کی کہ ان کے دادا حزن نے محسن اعظم آنحضور ﷺ کا رکھا ہوا نام قبول نہیں کیا کیونکہ اتباع کا ایک سبب محبت ہے اور ظاہر ہے کہ مومن کو ماں باپ اور ساری کائنات سے بڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہونی چاہئے یہی ایمان کا تقاضا ہے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۱۴ مر الحديث ص:۹۱۴۔

۳۲۹۵ ﴿بَابُ مَنْ سَمّٰى بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ عليهم السلام﴾

وَقَالَ أَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ

جس نے انبیاء علیہم السلام کے نام پر نام رکھا (جیسے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام)

اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کو بوسہ دیا۔

۵۷۸۶ ﴿حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ﴾

ترجمہ اسماعیل بن ابی خالد بجلی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا آپ نے نبی اکرم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کو دیکھا تھا انھوں نے فرمایا (ہاں) لیکن ان کی وفات بچپن ہی میں ہوگئی اور اگر آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد کا فیصلہ ہوتا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آنحضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں لانه خاتم النبيين.

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۹۱۴ و الحديث اخرجه ابن ماجه.

۵۷۸۷ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ جب (آنحضور ﷺ کے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کیلئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہوگی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۹۱۴ مر الحديث ص:۱۸۴، ص:۴۶۱۔

تشریح حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ڈیڑھ سال کی عمر میں انتقال ہوا جو ایام رضاعت ہے تو چونکہ ایام رضاعت میں انتقال ہوا تھا اس لئے ان کیلئے جنت میں ایک دایہ (مرضعہ) جو مدت رضاعت پوری ہونے تک دودھ پلائے گی۔

۵۷۸۸ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو کیونکہ میں قاسم (تقسیم کرنے والا ہوں) اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں، اس حدیث کو حضرت انسؓ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "سموا باسمي"

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۱۴ تا ص:۹۱۵ مر الحديث ص:۴۳۹، ص:۴۳۹، ص:۵۰۱۔

۵۷۸۹﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت میں متشکل نہیں ہوسکتا اور جس نے قصداً میری طرف جھوٹ بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "سموا باسمي" فانه يدل على جواز التسمية باسم النبى صلى الله عليه وسلم وغيره من الانبياء عليهم السلام.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۱۵۔

كذب على النبيؐ: نصر الباری جلد اوّل، ص:۱۷۴ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۷۹۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں اس کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کیلئے برکت کی دعا فرمائی اور اس کو مجھے دیدیا اور یہ حضرت ابوموسیٰؓ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۱۵ مر الحديث ص: ۸۲۱، اخرجه مسلم فى الاستئذان عن ابى بكر بن ابى شيبة.

تشریح حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں وهذا يشعر بان ابا موسىٰ كنى قبل ان يولد له والا فلو كان الامر على ذلك لكنى بابنه ابراهيم المذكور ولم ينقل انه كان يكنى ابا ابراهيم (قس)

۵۷۹۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ مغیرہ بن شعبہؓ نے بیان کیا کہ جس روز حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہوئی اس روز سورج گرہن ہوا تھا اس حدیث کو ابوبکرہؓ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله ابراهيم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۱۵ مر الحديث ص: ۱۴۲، ص: ۱۴۵۔

تشریح سورج گرہن کی تشریح و تفصیل کیلئے جلد ۴ صلوٰۃ کسوف کا مطالعہ کیجئے۔

۳۲۹۶ ﴿بَابُ تَسْمِيَةِ الْوَلِيْدِ﴾

ولید نام رکھنے کا بیان (یعنی جائز ہے)

۵۷۹۲ ﴿أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِي يُوسُفَ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو یہ دعا کی اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور مسلمانوں کو نجات دے اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی سخت پکڑ نازل فرما اے اللہ ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا قحط نازل فرما۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وليد بن الوليد" فانه اوضح الابهام الذى فى الترجمة و دل على جواز تسمية الوليد.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۱۵ ومر الحدیث ص:۱۳۶، باقی کیلئے دیکھئے جلد چہارم، ص:۲۱۵۔

۳۲۹۷ ﴿بَابُ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنْ اِسْمِهِ حَرْفًا﴾

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هِرٍّ

11/18 ج

جس نے اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام میں سے ایک حرف کم کرکے پکارا؟

اور ابو حازم نے ابو ہریرہؓ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا اباھِر" (وھذا التعلیق وصله البخاری فی الاطعمة ص:۸۰۹)

۵۷۹۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشَ (بفتح الشین) یہ جبریل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا "وعلیه السلام ورحمة الله" حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اور آنحضور ﷺ وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة (یعنی آنحضور ﷺ نے عائشہؓ کو عائش فرمایا اخیر سے تار تانیث کو کم کرکے)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۱۵ مر الحدیث ص:۴۵۷، ص:۵۲۲، ص:۵۲۳، ص:۵۲۴۔

تشریح | مطالعہ کیجئے جلد ہفتم، ص:۳۵۹۔

۵۷۹۴ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ان کی والدہ محترمہ) ام سلیمؓ مسافروں کے سامان کے ساتھ (سوار) تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام انجشہ عورتوں کی سواری چلا رہے (انجشہ کی حدی خوانی سے اونٹ تیز چل رہے

تھے آنحضور ﷺ کو خوف ہوا کہ کہیں عورتیں گر نہ جائیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ ان شیشوں کو لے چلنے میں آہستگی اختیار کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يا انجش" فانه مرخم و اصله يا انجشة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۱۵ مر الحديث ص:۹۰۸، ص:۹۱۰، ياتي ص:۹۱۷۔

تشریح | "يا انجشُ" يجوز فيه الفتح و الضم على ما هو قاعدة المرخمات .

باقی کیلئے بخاری، ص:۹۰۸ کی حدیث دیکھئے۔

❁ ❁ ❁

﴿ بَابُ ۳۲۹۸ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ وَقَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ ﴾

بچہ کی کنیت اور اولاد ہونے سے پہلے کسی شخص کا کنیت رکھنا (یعنی جائز ہے)

۵۷۹۵ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَکَانَ لِی اَخٌ یُقَالُ لَهُ اَبُو عُمَیْرٍ قَالَ اَحْسِبُهُ فَطِیْمًا وَکَانَ اِذَا جَاءَ قَالَ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ نُغَرٌ کَانَ یَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِی بَیْتِنَا فَیَاْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِی تَحْتَهُ فَیُکْنَسُ وَیُنْضَحُ ثُمَّ یَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَیُصَلِّی بِنَا.﴾

ترجمہ حدیث حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اخلاق کریمانہ کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے اور میرا ایک بھائی (کم سن) ابوعمیر نامی تھا میرا خیال ہے کہ بچے کا دودھ چھوٹ چکا تھا اور آنحضور ﷺ جب ہمار یہاں تشریف لاتے تو (اس بچہ سے مزاحا) فرماتے "یا اباعمیر ما فعل النغیر" نغیر ایک چڑیا تھی جس سے ابوعمیر کھیلا کرتا اور کبھی ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضور ﷺ ہمارے گھر میں ہوتے تو آپ ﷺ اس بستر کو بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ ﷺ بیٹھے ہوئے ہوتے چنانچہ اسے جھاڑ کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا پھر آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور ہم لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الجزء الاول للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۹۱۵، مر الحديث ص ۹۰۵۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچے کی کنیت جائز ہے اس لئے کہ ابوعمیر چھوٹا بچہ تھا۔

فطیما: یہ احسب کا مفعول ثانی ہے، ہمارے ہندوستانی نسخہ میں فطیمٌ ہے بالرفع، اس صورت میں اَخٌ کی صفت ہوگی اور موصوف صفت کے درمیان جملہ معترضہ ہے۔

﴿ بَابُ ۳۲۹۹ التَّكَنِّی بِاَبِی تُرَابٍ وَاِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ اُخْرٰى ﴾

ایک کنیت پہلے سے ہوتے ہوئے ابوتراب کنیت رکھنا

۵۷۹۶ ﴿حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

اِنْ كَانَتْ اَحَبَّ اَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَيْهِ لَاَبُوتُرَابٍ وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اَنْ يُدْعٰى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ اَبُو تُرَابٍ اِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ اِلَى الْجِدَارِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَاَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا اَبَا تُرَابٍ.

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدی انصاریؓ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سب ناموں میں ابوتراب کنیت سب سے زیادہ محبوب تھی اور اس کنیت سے انہیں پکارا جاتا تو خوش ہوتے تھے کیونکہ یہ کنیت ابوتراب نبی اکرم ﷺ نے ہی رکھی تھی (واقعہ یہ ہوا تھا کہ) ایک روز حضرت علیؓ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناراض ہوکر باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے پھران کے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ان کو ڈھونڈھ رہے تھے تو ایک صحابی نے کہا کہ وہ یہاں مسجد میں دیوار کے پاس لیٹے ہوئے ہیں چنانچہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس پہونچے حال یہ تھا کہ حضرت علیؓ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمانے لگے "اجلس یا ابا تراب" اے ابوتراب اٹھ جاؤ۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۱۵ تا ۹۱۶، مر الحديث ص۶۳، وص۵۲۵، ياتى ص۹۲۹، مسلم ثانى ص۲۸۰۔

﴿بَابُ ۳۳۰۰ اَبْغَضِ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغوض (ناپسندیدہ) نام

۵۷۹۷ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَى الْاَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بدترین اور ذلیل نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "اَخْنَى الاسماء" لان اخنى افعل من الخنى وهو الفحش من القول وكل فحش قبيح وكل قبيح مبغوض.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۱۶، یاتی ص۹۱۶۔

۵۷۹۸﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ اَخْنَعُ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے (نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے) روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اور سفیان بن عیینہ نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اسی طرح بیان کی اخنع الاسماء (بصیغہ جمع) یعنی سب ناموں میں بدتر نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک رکھے گا سفیان نے کہا ابوالزناد کے غیر اس کی تفسیر کرتے تھے شاہان شاہ (بسکون النون)۔

مطابقۃ للترجمۃ | ھذا طریق آخر فی حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۱۶ و مر ۹۱۶۔

۳۳۰۱ ﴿بَابُ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ﴾

وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِلَّا اَنْ يُرِيْدَ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ.

مشرک کی کنیت کا بیان

اور مسور بن مخرمہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے ہاں یہ اس وقت ہوسکتا ہے جب ابوطالب کا بیٹا (حضرت علیؓ) چاہے (یعنی میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں)۔

تشریح | بخاری جلد ثانی ص ۷۸۷ر میں روایت گذر چکی ہے کہ ہشام بن مغیرہ (جو ابوجہل کا باپ تھا) ان کی اولاد حارث وغیرہ نے آنحضور ﷺ سے اجازت طلب کی کہ حضرت علیؓ سے اپنی بیٹی کا نکاح کردیں آنحضور ﷺ نے فرمایا میں ہرگز اجازت نہیں دوں گا البتہ اگر علی میری بیٹی فاطمہ کو طلاق دے دیں تو میں رکاوٹ نہیں بنوں گا کیونکہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اس کو برا لگے وہ مجھ کو بھی برا لگتا ہے چنانچہ حضرت علیؓ نے پیغام رد کردیا۔

۵۷۹۹﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاُسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ

قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتّٰى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَاِذَا فِي الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ لَاتُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ اَيُّهَا الْمَرْءُ لَااَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلٰى يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَاغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى كَادُوا يَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَىْ سَعْدُ! اَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالَ اَبُوحُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قال كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اَىْ رَسُولَ اللّٰهِ! بِاَبِي اَنْتَ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ عَلٰى اَنْ يُتَوِّجُوهُ وَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِى اَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ به مَارَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَكَانَ رَسُولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم وَاَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْاَذٰى قَالَ اللّٰه تَعَالٰى وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوتُوا الْكِتَابَ الْآيَةَ وَقَالَ وَدَّ كَثِيْرٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَتَاَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَااَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ حَتّٰى اَذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيْدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم وَاَصْحَابُهُ مَنْصُورِيْنَ غَانِمِيْنَ مَعَهُمْ اُسَارٰى مِنْ صَنَادِيْدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوا۔ ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر فدک کا بنا ہوا

موٹا ایک کپڑا تھا اور اسامہؓ آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے آنحضرت ﷺ بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہؓ کی عبادت کے لئے تشریف لے جارہے تھے یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے یہ دونوں روانہ ہوئے اور راستے میں ایک مجلس سے گذرے جس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا یہ عبداللہ بن ابی کے بظاہر اسلام لانے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے دیکھا کہ مجلس میں مسلمان اور مشرکین یعنی بت پرست اور یہود سب ہی طرح کے لوگ تھے مسلمان شرکاء میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بھی تھے جب مجلس پر (آنحضور ﷺ کی) سواری کا غبار اڑ کر پڑا تو عبداللہ بن ابی (منافق) نے اپنی چادر سے اپنی ناک بند کرلی اور کہنے لگا ہم پر گرد نہ اڑاؤ (مجلس کے قریب پہنچنے پر) آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کیا پھر ٹھہرے اور سواری سے اتر گئے اور اہل مجلس کو اللہ کی دعوت دی اور انہیں قرآن مجید پڑھ کر سنایا اس پر عبداللہ بن ابی ابن سلول نے کہا اے جناب جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا اس سے عمدہ کوئی کلام نہیں ہوسکتا اگر یہ واقعی حق ہے تب بھی ہماری مجلسوں میں آکر اس کلام کے ذریعہ ہمیں تکلیف نہ پہنچایئے بس جو شخص آپ کے پاس پہنچے اس کے سامنے بیان کیجئے عبداللہ بن رواحہؓ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ (اس کلام کے ساتھ) ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوج ہونے لگی قریب تھا کہ سب باہم دست و گریباں ہوجائیں (یعنی ایک دوسرے پر حملہ کردیں) لیکن رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کو خاموش کرتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہوگئے۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور روانہ ہوگئے جب سعد بن عبادہؓ کے یہاں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا آج ابوحباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کیا کہا؟ اس نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں اس پر سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اسے معاف فرمادیں اور درگزر فرمائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حق کو بھیج دیا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے اس شہر (مدینہ) والوں نے (آپ کے یہاں تشریف لانے سے پہلے) اتفاق کرلیا تھا کہ اسے شاہی تاج پہنادیں اور عمامہ باندھ دیں لیکن جب اللہ نے اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا کیا ہے اس باطل کو رد کردیا تو وہ عبداللہ اس کی وجہ سے چڑ گیا اور اسی وجہ سے اس نے آپ کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو آپ نے خود ملاحظہ فرمایا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف کردیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب مشرکین اور اہل کتاب سے درگذر کیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ولتسمعنّ من الذین الایة اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَدَّ کثیرٌ من اھلِ الکتاب الایة (البقرة) بہت سے اہل کتاب تو دل سے چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان (لے آنے کے بعد) پھر سے کافر بنالیں حسد کی راہ سے جو ان کے نفسوں میں ہے الخ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان آیتوں کے موافق انہیں معاف کردیتے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا تھا۔

بالآخر آپ ﷺ کو (جنگ کی) اجازت دی گئی جب رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کیا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار

ے بڑے بڑے رؤسا اور قریش کے سردار ہلاک ہوئے تو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ فتح مند مال غنیمت لئے ہوئے واپس ہوئے ان کے ساتھ کفار قریش کے بڑے بڑے سردار قیدی کی حیثیت سے تھے اب عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اس کے بت پرست مشرک ساتھی کہنے لگے اب معاملہ بدل گیا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کرلو چنانچہ سب نے (بظاہر) اسلام قبول کرلیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ابو حُباب" فانه كنية عبد الله بن اُبی.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۱٦ تا ص۹۱۷، مر مختصرا ص۴۱۹، وص۸۴۵، وص۸۸۱ تا ۸۸۲، وص۹۱٦، وفی التفسير مفصلا ص۶۵۵، وفی الاستيذان ص۹۲۴، مسلم وغیرہ۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری کتاب التفسیر جلد ۹ ص ۱۲۹۔

۵۸۰۰﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.﴾

ترجمہ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے ابو طالب کو کوئی فائدہ پہنچایا وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کے لئے لوگوں پر غصہ ہوا کرتے تھے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ "ہاں" وہ جہنم کے اوپر والے حصہ میں ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ہوتے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ابا طالب" فانه كنية عبد مناف ابو طالب کا نام اگرچہ عبد مناف تھا لیکن مشہور کنیت ہی سے تھے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۱۷ ومر الحديث ص۵۴۸ ویاتی مختصرا ص۹۷۲۔

تشریح مطالعہ کیجئے جلد ہفتم ص۸۱۴/ باب قصة ابی طالب.

﴿بَابُ ۳۳۰۲ الْمَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ﴾

تعریض (توریہ) میں اتنی وسعت ہے کہ جھوٹ سے چھوٹ مل جاتی ہے

وَقَالَ إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَنَسًا مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ.

وقال اسحاق الخ اور اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے سنا کہ ابو طلحہؓ کے ایک بچے کا

انتقال ہو گیا (جب ابوطلحہؓ گھر آئے تو) ابوطلحہؓ نے اپنی بیوی (ام سلیمؓ) سے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ام سلیمؓ نے کہا سکون کے ساتھ ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ وہ آرام پا گیا اور ابوطلحہؓ نے سمجھا کہ ام سلیم سچ کہہ رہی ہیں۔

(اسحاق بن عبد اللہ کی یہ روایت موصولا کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد چہارم ص ۴۸۳ حدیث ۱۲۳۰)۔

۵۸۰۱﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيرِ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے راستے میں حدی خواں نے حدی پڑھی (جس کی وجہ سے سواری تیز بھاگنے لگی) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے انجشہ! ان شیشوں کو آہستہ لے چل تجھ پر افسوس۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ارفق يا انجشه بالقوارير" فانه صلى الله عليه وسلم ورى بذلك عن النساء".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۱۷ مر الحديث ۹۰۸، وص ۹۱۰، وص ۹۱۵۔

تشریح اس میں قواریر یعنی شیشوں سے عورتوں کی تعریض کی توریہ فرمایا۔

معاریض کی تحقیق معاریض جمع ہے معراض کی بمعنی تعریض یعنی گول مول مبہم بات کہنا جب ایسی ضرورت پیش آجائے کہ جواب دینا ضروری ہے اور صاف جواب دو تو جھوٹ ہوتا ہے نیز ضرر ونقصان کا ڈر ہے تو ایسے موقعہ پر توریہ جائز ہے یعنی ایسا لفظ استعمال کیا جائے کہ مخاطب کچھ سمجھے اور متکلم کی مراد کچھ اور ہو جیسے ایک سفر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ ساتھ تھے مشرک نے ابوبکرؓ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا "رجل يهديني السبيل" مشرک نے سمجھا کہ کوئی راستہ بتانے والا ہے اور حضرت ابوبکرؓ کی مراد یہ تھی کہ یہ مجھے دین کی صحیح راہ بتاتے ہیں تو جھوٹ سے بچ گئے اور مقصد پورا ہو گیا۔

۵۸۰۲﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غُلَامٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ يَعْنِي النِّسَاءَ.﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ کا ایک غلام انجشہ نامی عورتوں کی سواریوں کو حدی پڑھتا لے چل رہا تھا (تو چونکہ حدی پڑھنے کی وجہ سے سواری تیز بھاگ رہی تھی) تو نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا اے انجشہ ان شیشوں کو آہستہ لے چل ابوقلابہ نے بیان کیا کہ قواریر (شیشوں) سے مراد عورتیں تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الحديث السابق.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۱۷، مر الحديث ص ۹۰۸، وص ۹۱۰، وص ۹۱۵، ياتي ايضا ص ۹۱۷۔

۵۸۰۳﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے ایک حدی خواں تھے ان کا نام انجشہ تھا ان کی آواز بہت ہی اچھی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انجشہ سے فرمایا اے انجشہ ان شیشوں کو مت توڑو (یعنی آہستہ لے چلو) قتادہ نے بیان کیا کہ مراد کمزور عورتیں تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طريق آخر فى الحديث المذكور.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۱۷۔

۵۸۰۴﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ (ایک رات نا معلوم آواز کی وجہ سے) مدینہ منورہ پر خوف طاری ہوا چنانچہ رسول اللہ ﷺ ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے پھر (واپس آکر) فرمایا ہم نے تو کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی البتہ ہم نے اس گھوڑے کو (تیز چلنے میں) سمندر پایا۔

مطابقتہ للترجمۃ بحر یعنی سمندر سے آپ ﷺ نے اشارہ گھوڑے کی تیز رفتاری کی طرف کیا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۱۷ مر الحديث ص ۳۵۸، وص ۳۹۵، وص ۴۰۰ وص ۴۰۱ وغیرہ۔

﴿بابٌ ۳۳۰۳ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ﴾

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ بِلَا كَبِيرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ.

کسی شخص کا کسی چیز کے متعلق یہ کہنا کہ یہ کچھ نہیں ہے اور مقصد یہ ہو کہ اسکی کوئی حقیقت نہیں

اور حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دو قبر والوں کے متعلق فرمایا کہ دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور

کسی بڑے عمل کی وجہ سے نہیں اور وہ بڑا (گناہ) ہے۔ (گویا کہ آپ ﷺ نے ایک شئ کو لیس بشیء فرمایا)۔
(یہ تعلیق موصولا کتاب الطہارت میں گزر چکی ہے تفصیل وتشریح کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۴۰)۔

۵۸۰۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ اُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ.﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا وہ کوئی شئ نہیں ہیں (یعنی ان کی باتیں کچھ نہیں ہیں سب جھوٹی ہیں) صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کبھی ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سچی بات وہ ہوتی ہے جو شیطان (فرشتوں سے سن کر) اچک لیتا ہے پھر اپنے دوست (کاہن) کے کان میں مرغ کی آواز (کڑکڑوں) کی طرح ڈال دیتا ہے پھر یہ کاہن لوگ اس (ایک سچی بات میں) سو سے زائد جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ليسوا بشيء".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۱۷، مر الحديث ص ۴۵۶، وص ۴۶۴، وص ۸۵۷، ياتي ص ۱۱۲۸۔

﴿بَابٌ ۳۳۰۴ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالَى اَفَلَا يَنْظُرُونَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَقَالَ اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ.

آسمان کی طرف نظر اٹھانا

اور اللہ تعالی کا ارشاد: کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسے ان کی پیدائش کی گئی ہے اور آسمان کی طرف کہ کیسے وہ بلند کیا گیا ہے؟۔ اور ایوب سختیانی نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

۵۸۰۶﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ

بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ اَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (سورہ علق کی آیتیں نازل ہونے کے بعد) پھر مدت تک وحی بند رہی پھر ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی تو میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قول "فرفعت بصري الى السماء".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۱۷ تا ص ۹۱۸ مر الحديث ص ۳، وص ۷۳۲۔

۵۸۰۷ ﴿حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات (اپنی خالہ) حضرت میمونہؓ کے گھر گزاری اور نبی اکرم ﷺ بھی اس رات حضرت میمونہؓ کے یہاں ہی قیام پذیر تھے پھر جب رات کا آخری تہائی رہ گیا یا (شک من الراوی) رات کا کچھ حصہ رہ گیا تو آنحضور ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر اس آیت کی تلاوت کی (آل عمران کا آخری رکوع) اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ والارض الی قوله لِاُولِي الْاَلْبَابِ.

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فنظر الى السماء".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۱۸، مر الحديث ص ۲۲، ص ۲۵، وص ۳۰۔

باقی مواضع کے لئے نیز تحقیق وتشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۵۰۴۔

﴿بَابُ (۳۳۰۵) نَكْتِ الْعُودِ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ﴾

پانی اور مٹی (کیچڑ) میں لکڑی مارنا (فتح الباری قسطلانی)

لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ نیز عمدۃ القاری میں ہے: "بَابُ مَنْ نَكَتَ الْعُودَ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ".
جس نے کیچڑ میں لکڑی سے کریدا (نشان بنایا)۔

اصل میں نکت از باب نصر کے معنی ہیں سوچ کی حالت میں لکڑی سے یا انگلی سے زمین کریدنا۔

۵۸۰۸﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے باغ میں سے ایک باغ میں تھے اور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ (فکر وسوچ کی حالت میں) پانی اور مٹی کے درمیان نشان بنا رہے تھے اسی دوران ایک صاحب نے (باغ کا) دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنادو میں (ابوموسیٰؓ) گیا تو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ ہیں میں نے ان کے لئے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی پھر ایک دوسرے صاحب نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کیلئے بھی دروازہ کھول دو اور جنت کی بشارت دے دو دیکھا حضرت عمرؓ ہیں میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا آنحضور ﷺ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ان کیلئے دروازہ کھول دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو ان آزمائشوں کے ساتھ جس سے (دنیا میں) انہیں دوچار ہونا پڑے گا پھر میں گیا تو دیکھا کہ حضرت عثمانؓ ہیں ان کے لئے بھی میں نے دروازہ کھولا اور جنت کی خوشخبری دی اور وہ بات بھی بتادی جو آنحضور ﷺ نے فرمائی تھی حضرت عثمانؓ نے فرمایا "اللہ مددگار ہے"۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "عود يضرب به بين الماء والطين".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۱۸ مر الحديث ص ۵۱۹، وص ۵۲۲ ياتى ص ۱۰۵۱، وص ۱۰۷۸۔

﴿بَابُ (۳۳۰۶) الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ﴾

اس شخص کا بیان جو اپنے ہاتھ سے زمین میں کسی چیز کو کریدتا ہے

۵۸۰۹﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ

سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِى عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِى جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْاَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوا اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الْآيَةَ.

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے آنحضور ﷺ ایک لکڑی سے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا دیکھو تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا تجویز ہو چکا ہے بہشت میں یا دوزخ میں (علام الغیوب اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے لکھ دیا ہے) صحابہ نے عرض کیا پھر ہم کیوں نہ (تقدیر پر) بھروسہ کرلیں (اور عمل چھوڑ دیں) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عمل کرتے رہو جو شخص جس ٹھکانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کو اسی (تقدیر) کے مطابق آسانی ہوتی ہے (توفیق دی جاتی ہے) ارشاد الٰہی ہے فاما من اعطى واتقى الاية جس نے دیا اور تقوی اختیار کیا الخ۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فجعل ينكت فى الارض".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۱۸، مر الحديث ص ۱۸۲، وص ۷۳۷، وص ۷۳۸، ياتى ص ۹۷۷، وص ۱۱۲۷۔

باب (۳۳۰۷) التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا

۵۸۱۰ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهٖ اَزْوَاجَهٗ حَتّٰى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ اَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ.

ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا (اسمہا ہند بنت ابی امیہ) نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ (رات میں) بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ (آج کی رات) کتنے (رحمت کے) خزانے نازل کئے گئے اور کس قدر فتنے نازل کئے گئے کون ہے جو ان حجرے والیوں کو (عبادت کے لئے) جگائے آنحضور ﷺ کی مراد ازواج مطہرات تھیں تا کہ وہ نماز پڑھ

لیں کیونکہ بہت سی عورتیں جو دنیا میں کپڑے پہننے والی ہیں وہ آخرت میں ننگی ہوں گی (یعنی ذلیل ہوں گی)۔

وقال ابن ابی ثور الخ: اور ابن ابی ثور نے بیان کیا ان سے حضرت ابن عباسؓ نے اور ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا آنحضور ﷺ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے کہا "اللہ اکبر"۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فقال سبحان الله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۱۸ مر الحديث في كتاب العلم ص۲۲، ص۱۵۱ تا ص۱۵۲، وص۸۶۹ یاتی ۱۰۴۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص۵۰۰ تا ص۵۰۱۔

۵۸۱۱﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَقْلِبُهَا حَتَّى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا مَاقَالَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا۔﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت صفیہ بنت حیی نے بیان کیا کہ وہ (صفیہؓ) حضور اکرمؐ سے ملنے آئیں اور آنحضور ﷺ اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کئے ہوئے تھے رات کے وقت تھوڑی دیر انہوں نے آنحضور ﷺ سے باتیں کیں پھر واپس لوٹنے کے لئے اٹھیں تو نبی اکرم ﷺ بھی ان کو (صفیہؓ کو) گھر تک پہنچانے کے لئے اٹھے جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہونچیں جہاں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ کا حجرہ تھا تو ادھر سے دو انصاری صحابیؓ گزرے اور دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے لیکن آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا تم دونوں ذرا ٹھہر جاؤ یہ (میری زوجہ) صفیہ بنت حیی ہیں ان دونوں صحابہؓ نے عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ ان دونوں صحابہ پر بڑا شاق گزرا (کہ آنحضور ﷺ نے ان کے متعلق یہ خیال فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کے متعلق انہیں کوئی شبہ ہو سکتا ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں وہ

تمہارے دلوں میں کوئی شبہ نہ ڈال دے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قولهما "سبحان الله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۱۸، مر الحديث ۲۷۲، وص ۲۷۳، وص ۴۳۷، وص ۴۶۴، ياتي ۱۰۶۳۔

﴿ بَابُ (۳۳۰۸) النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ ﴾

کنکری پھینکنے کی ممانعت

خذف: بفتح الخاء وسكون الذال المعجمتين وبالفاء وهو رمي الحصى بالاصابع.

۵۸۱۲﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلِ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهُ لَايَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَاِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ.﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنیؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ وہ نہ شکار مار سکتی ہے اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے البتہ آنکھ پھوڑ سکتی ہے اور دانت توڑ سکتی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۱۸ تا ص ۹۱۹، مر الحديث ۷۱، وص ۸۲۳ تا ص ۸۲۴۔

مُزَنی: قبیلۂ مزینہ کی طرف نسبت ہے۔

﴿ بَابُ (۳۳۰۹) الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ ﴾

چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا

۵۸۱۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو اصحاب (عامر بن طفیل اور ان کے بھتیجے) چھینکے آنحضور ﷺ نے ایک چھینکنے والے کا جواب دیا (یعنی يرحمك الله اللہ تم پر رحم کرے) اور دوسرے کا

جواب نہیں دیا تو آنحضور ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اللہ کی حمد کی (یعنی الحمد للہ کہا) اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۱۹ یاتی ص۹۱۹ والحديث اخرجه مسلم فی آخر الكتاب واخرجه ابو داؤد فی الادب واخرجه الترمذی فی الاستیذان والنسائی فی الیوم واللیلة.

تحقیق وتشریح عاطس: اسم فاعل از عَطَسَ از باب نصر، ضرب بمعنی چھینکنا، عاطس چھینکنے والا، چھینک کے وقت اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لینا چاہئے۔

شمّت ماضی از تشمیت چھینکنے والے کے جواب میں یرحمك الله کہنا۔ اصله ازالة شماتة الاعداء یعنی تشمیت ماخوذ ہے شماتة سے اور مطلب ہے اللہ تعالیٰ تم کو شماتۃ اعدار سے دور رکھے اور باب تفعیل کی ایک خاصیت سلب ہے جیسے جلّدت البعير ای ازلت جلده فاستعمل بالدعاء للخير لا سيما بلفظ يرحمك الله.

مزید کے لئے عمدۃ القاری اور ارشاد الساری کا مطالعہ کیجئے ویسے امام بخاریؒ نے مختلف ابواب قائم کر کے کافی وضاحت کی ہے كما سيجيئ ان شاء الله.

﴿بَابُ ۳۳۱۰ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ فِيْهِ اَبُو هُرَيْرَةَ﴾

جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو یَرْحَمُكَ اللّٰه سے جواب دینا

۵۸۱۴﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ.﴾

ترجمہ حضرت برار بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا آنحضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا مریض کی عیادت (بیمار کی بیمار پرسی کرنے) کا، اور جنازہ کے پیچھے چلنے کا، چھینکنے والے کے (یرحمك الله سے) جواب دینے کا، داعی کی دعوت قبول کرنے کا، سلام کا جواب دینے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا، اور آنحضور ﷺ نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی

سے یا فرمایا (والشك من الراوی) سونے کے چھلے۔ ریشم، دیبا، اور سندس پہننے سے اور ریشمی زین سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وتشميت العاطس".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۱۹، مر الحديث ص ۱۶۶، ۳۳۱، ۷۷۷، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۳ تا ص ۸۴۴، ۸۶۸، ۸۷۰، ۸۷۱ یاتی ص ۹۲۱، ۹۸۴ مختصرا۔

تشریح | حریر، دیباج، سندس یہ سب ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں۔

۲؎ ممنوعات میں یہاں کل پانچ باتیں مذکور ہیں دو چھوڑ دی ہیں جو دوسری روایت میں مذکور ہیں۔

۱؎ قسی اور چاندی کے برتنوں سے۔

ردّ السلام سلام کا جواب دینا واجب علی الکفایۃ ہے یعنی جب ایک جماعت کو سلام کیا جائے تو ان میں سے ایک کا جواب دینا کافی ہے اسی طرح تشمیت یعنی چھینکنے والے نے جب الحمد لله کہا تو اس کا جواب یرحمك الله کہنا بھی واجب علی الکفایۃ ہے۔

﴿بَابُ [۳۳۱۱] مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَايُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ﴾

چھینک کے پسندیدہ ہونے اور جمائی کے ناپسندیدہ ہونے کا بیان

(یعنی چھینک اچھی چیز ہے اور جمائی بری)

تحقیق | عطاس بضم العین مصدر ہے عطس يعطس عَطْسا وعُطاسا از باب نصر وضرب بمعنی چھینکنا۔ تثاؤب وهوبالهمزة على الاصح (عمدہ) جمائی یعنی وہ سستی اور گراوٹ جو نیند آنے کے وقت ہوتی ہے۔

۵۸۱۵﴿حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يُشَمِّتَهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے (کیونکہ جمائی سستی اور جسم کے بھاری ہونے کی علامت ہے) تو جب کوئی مسلمان چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سنے حق ہے کہ اس کا جواب یرحمك الله سے دے، لیکن جمائی شیطان کی طرف

سے ہوتی ہے اسلئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے اسلئے کہ جب وہ (جمائی لیتے وقت) کہتا ہے "ھا" تو شیطان ہنسنے لگتا ہے۔

(آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: اذا تثاءب احدکم فلیمسك عنی فیه فان الشیطان یدخل (ابوداؤد ج ۲ ص ۶۸۵) جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ پر بند لگائے یعنی منہ نہ کھولے اس کو دبالے لیکن اگر یہ نہ ہو سکے تو ہاتھ یا رومال رکھ کر منہ کو بند کرلے تاکہ شیطان داخل نہ ہو نیز ایک صورت یہ بھی ہے کہ یہ تصور کرے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی۔ واللہ اعلم)

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۹۱۹، یاتی ص ۹۱۹، مر الحديث ص ۴۶۴۔

﴿بَابٌ ۳۳۱۲ اِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ﴾

جب کوئی چھینکے تو کس طرح جواب دیا جائے

تحقیق | يُشَمَّتُ: بفتح الميم المشددة على صيغة المجهول. اگر چھینکنے والا الحمد للّٰہ کہے تو سننے والا یرحمك الله کہے پھر چھینکنے والا کہے "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم".

۵۸۱۶﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ اَخُوهُ اَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمدللّٰہ کہے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (شک من الراوی) کہے یرحمك الله پھر جب اس کا ساتھی یرحمك الله کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا کہے یَھْدِیکُم اللّٰه ویُصْلِحُ بالکم (اللہ تمہیں سیدھے راستہ پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اوضح ما ابهمه فى الترجمة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۹۱۹، واخرجه ابو داؤد فى الادب والنسائى فى اليوم والليلة.

تشریح | وفى شعب الايمان للبيهقى صححه ابن حبان من طريق حفص بن عاصم عن ابى هريرة رفعه لما خلق الله ادم عطس فالهمه ربه ان قال الحمد لله فقال له ربه يرحمك ربك. (قس)

﴿ بابٌ ۳۳۱۳ لا يُشَمَّتُ العَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ ﴾

جب چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو اس کیلئے یرحمك اللہ بھی نہ کہا جائے

(یعنی ضروری نہیں لیکن جائز ہے)

۵۸۱۷﴿حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِی اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتْ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَمَّتَ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِی قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدْ اللّٰهَ.﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے دو حضرات چھینکے لیکن آنحضور ﷺ نے ان میں سے ایک کے چھینک پر یرحمك اللہ فرمایا اور دوسرے کی چھینک پر یرحمك اللہ نہیں کہا اس پر دوسرے صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ نے ان کی چھینک پر یرحمك اللہ فرمایا لیکن میری چھینک پر یرحمك اللہ نہیں فرمایا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

(اس سے معلوم ہوگیا کہ جو شخص چھینکتے وقت الحمد للہ نہ کہے تو اس کے لئے یرحمك اللہ ضروری نہیں)۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۹۱۹، مر الحديث ص ۹۱۹۔

تشریح جب کوئی چھینکنے والا الحمدللہ کہے تو اس کی تشمیت یرحمك اللہ سے واجب علی الکفایہ ہے جیسا کہ ردسلام کا حکم ہے کہ جب ایک جماعت کو سلام کیا جائے تو ان میں سے ایک کا جواب دینا کافی ہے۔ اختلاف اقوال کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ فرمایئے۔

﴿ بابٌ ۳۳۱۴ اِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰی فِيْهِ ﴾

جب جمائی آوے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے

(منہ بند کرلے تاکہ شیطان داخل نہ ہو سکے)

۵۸۱۸﴿حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

فَإِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يَّقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاوُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ اَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے اس لئے جب تم میں سے کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر اس مسلمان پر جو سنے اس پر واجب ہے کہ اس کیلئے یرحمك اللہ کہے، لیکن جمائی وہ تو شیطان کی طرف سے ہے اس لئے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اس کو روکے (منہ کو دبالے منہ نہ کھولے) اس لئے کہ جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ کمامر

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان عموم الرد يشمل وضع اليد على الفم.

(روایت گزر چکی ہے کہ مقصد منہ کو بند کرنا ہے خواہ ہاتھ رکھ کر یا رومال وغیرہ سے منہ بند کرلے)۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۱۹ و مر الحديث ص۹۱۹۔

هذا آخر كتاب الادب ادبنا الله تعالىٰ بآداب الاسلام بفضله العميم وعصمنا من نزعات الشيطان وزلات الاقدام بلطفه الكريم.

❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿كتابُ الاِسْتِيْذان﴾

کسی دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت حاصل کرنا، (یعنی استیذان واجب ہے، بغیر اجازت کسی کے گھر میں گھسنا جائز نہیں، گھسنا اور داخل ہونا تو نا جائز ہے ہی کھڑکی سے یا دروازہ کے شگاف سے جھانکنا اور دیکھنا بھی جائز نہیں تفصیل آرہی ہے)۔

﴿بابُ ۳۳۱۵ بَدْءِ السَّلامِ﴾

سلام کی ابتدار

(بَدْء بفتح الباء الموحده وسكون الدال المهملة وبالهمزة فی آخره بمعنی الابتداء) امام بخاریؒ نے استیذان کے متصل بدر السلام کا باب قائم کیا ہے جس سے استیذان کے مسنون طریقہ کی طرف اشارہ کیا کہ پہلے باہر سے سلام کرے السَّلامُ علیکم اس کے بعد اپنا نام لے کر کہے کہ عثمان ملاقات کرنا چاہتا ہے یعنی اجازت لینے کی ابتدا سلام سے کرے۔

۵۸۱۹﴿حدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ جَعْفَرٍ قال حدَّثَنا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامٍ عن اَبِی هُرَیْرَةَ عنِ النَّبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فلمَّا خَلَقَهٗ قال اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ المَلَائِكَةِ جُلُوْسٍ فاسْتَمِعْ ما يُحَيُّوْنَكَ فاِنَّها تَحِيَّتُكَ وتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فقال السَّلامُ عَلَیْکم فقالوا السَّلامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَتُ اللّٰهِ فزادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فكُلُّ مَن يَدْخُلُ الجَنَّةَ علٰی صُوْرَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حتّٰی الآنَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو ان کی صورت

کے مطابق پیدا کیا ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی، جب اللہ تعالیٰ انہیں پیدا کر چکا تو فرمایا جاؤ اور فرشتوں کے ان گروہ کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ فرشتے جو جواب دیں بغور سنو اس لئے کہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا چنانچہ آدم (علیہ السلام) نے کہا "السلام علیکم" تو فرشتوں نے جواب دیا السلام علیك ورحمة الله، فرشتوں نے آدم (علیہ السلام) کے سلام پر ورحمة الله کا اضافہ کیا پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر (حسن و جمال اور طول قامت میں) ہوں گے اس کے بعد (یعنی آدم علیہ السلام کے بعد) انسانوں میں (حسن و جمال اور طول کی) کمی ہوتی رہی یہاں تک کہ اب تک۔

مطابقتہ للترجمۃ [illegible]ة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فسلم على اولئك النفر من الملائكة" فان فيه البدء بال[illegible]م.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۱۹ تا ص۹۲۰، مر الحديث ص۴۶۸، واخرجه مسلم.

تشریح على صورته: الضمير عائد على آدم اى خلقه تاما مستويا طوله ستون ذراعا (قس).

مطلب یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ابتداء پیدائش سے اسی صورت پر مکمل انسان تھے جس صورت پر ہمیشہ رہے یہ نہیں ہوا کہ پہلے بچہ تھے پھر جوان ہوئے۔ یا على صورته کا یہ مطلب ہو کہ آدم علیہ السلام کی اس صورت جو اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی واللہ اعلم۔ مزید کے لئے عمدہ وغیر کا مطالعہ کیجئے۔

باب ۳۳۱۶ قولِ اللّٰه تعالٰى: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا...

... غَيْرَ بُيُوتِكُم حَتّٰى تَسْتَأنِسُوا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُم تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَم تَجِدُوا فِيْهَا اَحَدًا فلا تَدْخُلُوهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُم وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُم جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ (النور ۲۷. ۲۸. ۲۹).

وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِى الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ اِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُؤُسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ وَقَولُ اللّٰه تعالٰى قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ (النور ۳۰) قال قَتَادَةُ عَمَّنْ لا تحِلُّ لَهُم وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ. خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ النَّظَرُ اِلٰى مَا نُهِىَ عَنْه وقال الزُّهْرِىُّ فى النَّظَرِ اِلَى الَّتِى لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ اِلٰى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يَشْتَهِى

النَّظْرُ اِلَیْہِ وَاِنْ کَانَتْ صَغِیْرَۃً وَکَرِہَ عَطَاءٌ النَّظْرَ اِلَی الْجَوَارِی یُبَعْنَ بِمَکَّۃَ اِلَّا اَنْ یُرِیْدَ اَنْ یَشْتَرِیَ.

ارشاد باری یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا الخ

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد:- اے ایمان والو تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک کہ اجازت نہ حاصل کرلو اوران کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ (جب ایسا موقع ہو تو) تم خیال رکھو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ (یعنی اگر تمہیں معلوم ہو کہ ان میں کوئی آدمی موجود نہیں) تو بھی ان میں داخل نہ ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ مل جائے اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو تم واپس لوٹ جاؤ یہی تمہارے لئے پاکیزہ تر ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے، تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم ان گھروں میں داخل ہو جاؤ جن میں کوئی رہتا نہ ہو اوران میں تمہارا کچھ مال ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

اور سعید بن ابی الحسن نے (اپنے بھائی) حسن بصریؒ سے کہا کہ عجمی عورتیں اپنے سینے اور سروں کو کھولے رہتی ہیں تو حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ تم اپنی نگاہ پھیر لو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

قتادہ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ جوان کے لئے حلال نہیں ہیں (یعنی اجنبی اور غیر محرم عورتوں پر نظر نہ ڈالیں) اور آپ ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں.

خائنۃ الاعین: سے مراد اس چیز کی طرف دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے، اشارہ ہے سورہ مومن کی آیت یَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ کی طرف، اللہ تعالیٰ جانتا ہے چوری کی نگاہ، کن انکھیوں سے دیکھنے کو۔

وقال الزھری: اور امام زہریؒ نے نابالغ عورتوں کو دیکھنے کے سلسلے میں فرمایا کہ ان کے کسی ایسی عضو کی طرف دیکھنا جائز نہیں جس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نفسانی پیدا ہوسکتی ہو اگرچہ وہ چھوٹی لڑکی ہو۔ **وَکرہ عطاء الخ** اور عطاء بن ابی رباحؒ نے ان لونڈیوں پر نظر ڈالنا مکروہ کہا ہے جو مکہ میں فروخت کی جاتی ہیں مگر یہ کہ خریدنے کا ارادہ ہو (یعنی اگر خریدنے کا ارادہ ہو تو دیکھنا مکروہ نہیں بالکل جائز و درست ہے)۔

۵۸۲۰﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ یَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَہٗ عَلٰی عَجُزِ رَاحِلَتِہٖ وَکَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِیْئًا فَوَقَفَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِلنَّاسِ یُفْتِیْھِمْ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَۃٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِیْئَۃٌ تَسْتَفْتِی رَسُوْلَ

اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فطفِقَ الفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیھا وَاَعْجَبَہٗ حُسْنُھَا فالتفتَ النَبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَالفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْھَا فَاَخْلَفَ یَدَہٗ فَاَخَذَ بِذَقَنِ الفَضْلِ فعَدَلَ وَجْھَہٗ عنِ النَّظْرِ اِلَیْھَا فقالَتْ یا رسولَ اللّٰہِ اِنّ فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ فی الحَجّ عَلٰی عِبَادِہٖ اَدْرَکَتْ اَبِی شَیْخًا کَبِیْرًا لا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَسْتَوِیَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ فَھَلْ یَقْضِی عَنْہُ اَنْ اَحُجَّ عَنْہُ قال نعم.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) فضل بن عباسؓ کو قربانی کے دن (دسویں ذی الحجہ) اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور فضل بن عباسؓ خوبصورت گورے آدمی تھے پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کو مسائل بتانے کے لئے کھڑے ہو گئے اسی دوران میں قبیلہ خثعم کی ایک خوبصورت عورت بھی رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھنے آئی حضرت فضلؓ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور اس کا حسن انہیں پسند آگیا، نبی اکرم ﷺ نے مڑ کر دیکھا اور فضلؓ اس عورت کو دیکھ رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے لے جا کر فضلؓ کی ٹھوڑی پکڑی اور ان کا چہرہ اس عورت کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف پھیر دیا پھر اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ حج کے بارے میں اللہ کا جو فریضہ بندوں پر ہے وہ میرے والد پر عائد ہوتا ہے جو بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور سواری پر سیدھے بیٹھ بھی نہیں سکتے ہیں تو کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ''ہاں''۔

مطابقتہ للترجمۃ وجہ ذکر ھذا الحدیث ھنا ھو ان فیہ غض البصر خشیۃ الفتنۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۹۲۰، ومر الحدیث ص ۲۰۵، ۲۵۰، ۶۳۱۔

اشکال وجواب: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص ۱۸۲۔

۵۸۲۱﴿حدّثنا عبدُ اللّٰہِ بنُ مُحَمَّدٍ قال حدّثنا اَبُو عَامِرٍ قال حدّثنا زُھَیْرٌ عن زَیْدِ بنِ اَسْلَمَ عن عَطاءِ بنِ یَسَارٍ عن اَبِی سَعِیْدِ الخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اِیَّاکُمْ وَالجُلُوسَ بالطُّرقاتِ فقالوا یا رسولَ اللّٰہِ ما لَنَا مِن مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیھا قال فَاِذَا اَبَیْتُم اِلَّا المَجْلِسَ فاعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قالوا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رسولَ اللّٰہِ قال غَضُّ البَصَرِ وَکَفُّ الاَذٰی وَرَدُّ السَّلامِ وَالاَمْرُ بِالمَعْرُوفِ وَالنَّھْیُ عَنِ المُنْکَرِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے بچو اس پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری یہ مجلسیں تو ناگزیر ہیں (ہمیں اس سے چارہ نہیں ہے) ہم ان مجلسوں میں (روزمرہ کے مسائل پر) گفتگو کرتے ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے ہو، بیٹھنا ہی ضروری ہے (یعنی اگر تمہاری یہ مجلسیں ضروری ہیں) تو تم راستے کو اس کا حق دو صحابہ نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ یا رسول اللہ آنحضور ﷺ نے فرمایا (غیر محرم کو دیکھنے سے) نظر

نیچی رکھنا اور تکلیف دہ باتوں سے باز رہنا (یعنی راہی مسافر کو تکلیف نہ پہنچانا) اور سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة هنا كون ذكر غض البصر فيه صريحا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۰، ومر الحديث ص ۳۳۲۔

تشریح | مقصد کے لئے جلد ششم ص ۳۵۶ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بابٌ [۳۳۱۷] السَّلامُ اِسْمٌ مِنْ اَسْماءِ اللّٰهِ تعالٰى ﴾

سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْها اَوْ رُدُّوْهَا.

اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا (کم از کم) ویسا ہی جواب دو۔

۵۸۲۲﴿حَدَّثَنا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ قال حدَّثَنا اَبِي قال حدَّثَنا الاَعْمَشُ قال حدَّثَنِي شَقِيْقٌ عن عَبْدِ اللّٰهِ قال كُنّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِي صلى الله عليه وسلم قُلنا السَّلامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبادِهِ السَّلامُ على جِبْرَئِيْلَ السَّلامُ عَلى مِيكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلى فُلانٍ وفُلانٍ فلمَّا انْصَرفَ النَّبيُّ صلى الله عليه وسلم اَقْبلَ عَلَيْنا بِوَجْهِهٖ فقال اِنَّ اللّٰه هُوَ السَّلامُ فاِذَا جَلَسَ اَحدُكُم في الصَّلوٰة فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلام عَلَيْنا وَعَلى عِبادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْن فاِنّه اِذَا قال ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ في السَّماء وَالاَرْضِ اَشْهَدُ اَن لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الكلام مَاشَاءَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ جب ہم (ابتداء اسلام میں) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم (تشہد میں) کہتے اللہ پر سلام ہو اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبرئیل (علیہ السلام) پر سلام ہو میکائیل (علیہ السلام) پر سلام ہو فلاں فلاں پر، پھر (ایک مرتبہ) جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بلا شبہ اللہ تو خود سلام ہے اس لئے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو (یہ) کہے التحیات لِلّٰہ الخ (یعنی تمام قولی عبادتیں اور تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے پیغمبر آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل ہوتی رہیں) ہم پر سلام اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر (سلام ہو) کیونکہ جب وہ یہ کہے گا تو آسمان اور

زمین کے ہر صالح بندے کو یہ دعا پہونچے گی۔ اشهد ان لا الٰه إلاّ اللّٰه واشهد ان محمدا عبده ورسوله اس کے بعد اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "إنّ اللّٰه هو السّلام".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۲۰ تا ص۹۲۱، مر الحديث ص۱۱۵، ایضا ص۱۱۵، وص۱۶۰، باقی کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد۴ رص ۳۲۔

تحقیق وتشریح ملاحظہ فرمایئے جلد۴ رکا ص ۳۳۔

﴿بَابُ تَسْلِيمِ الْقَلِيْلِ عَلَى الْكَثِيْرِ﴾

کم تعداد کی جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کرنا

۵۸۲۳﴿حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الحَسَنِ قال اَخْبَرنا عبدُ اللّٰهِ قال اخبرنا معمر عن همّام بنِ مُنَبِّهٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النّبِي صلى اللّٰه عليه وسلم قال يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الكَبِيْرِ وَالمَارُّ عَلَى القَاعِدِ وَالقَلِيْلُ عَلَى الكَثِيْرِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کریں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۲۱، یاتی ص۹۲۱، وص۹۲۱، وص۹۲۱، اخرجه الترمذى فى الاستيذان.

﴿بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى المَاشِي﴾

(۳۳۱۹)

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے

۵۸۲۴﴿حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ سَلَامٍ قال اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قال اَخْبَرنا ابنُ جُرَيْجٍ قال اَخْبَرنِي زِيَادٌ اَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَولَى ابنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يقول قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى المَاشِي وَالمَاشِي عَلَى القَاعِدِ وَالقَلِيْلُ عَلَى الكَثِيْرِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا

بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والا بڑی تعداد والے کو سلام کرے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۱، مر ص ۹۲۱، وص ۹۲۱، اخرجه مسلم في الادب.

﴿ بَابٌ ۳۳۲۰ يُسَلِّمُ المَاشِي عَلَى القَاعِدِ ﴾

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

۵۸۲۵ ﴿حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا اَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ زَيْدٍ عَن اَبِي هُرَيْرَةَ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى المَاشِي وَالمَاشِي عَلَى القَاعِدِ وَالقَلِيْلُ عَلَى الكَثِيْرِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے او پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے کثیر تعداد والوں کو سلام کریں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۱ ومر مرارا.

﴿ بَابٌ ۳۳۲۱ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الكَبِيْرِ ﴾

وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَن مُوسَى بنِ عُقْبَةَ عَن صَفْوَانَ بنِ سُلَيْمٍ عَن عَطَاءِ بنِ يَسَارٍ عَن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الكَبِيْرِ وَالمَارُّ عَلَى القَاعِدِ وَالقَلِيْلُ عَلَى الكَثِيْرِ.

چھوٹا بڑے کو سلام کرے

(یعنی کم عمر والا بڑی عمر والے کو سلام کرے)۔

اور ابراہیم (ابن طہمان) نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور

گزرنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والے کو سلام کریں۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۹۲۱، و مر ص ۹۲۱۔

مختصر تشریح | وقال ابراهيم الخ شارح بخاری علامہ کرمانی نے فرمایا "انما قال بلفظ قال الخ یعنی امام بخاریؒ نے حدثنی وغیرہ نہیں کہا چونکہ ابراہیم بن طہمان سے علی سبیل المذاکرہ سنا، حافظ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ علامہ کرمانی سے غلطی ہوئی ہے کہ سماع ثابت کرر ہے ہیں صحیح یہ ہے کہ امام بخاری نے ابراہیم کا زمانہ نہیں پایا ہے امام بخاریؒ کی ولادت سے چھبیس برس قبل ابراہیم کا وصال ہو گیا (فتح الباری ص ۱۳ ج ۱۱)۔

﴿ باب ۳۳۲۲ اِفْشَاءِ السَّلَامِ ﴾

سلام کارواج دینا

(یعنی جو مسلمان بھی ملے ہر ایک کو سلام کرنا)

۵۸۲۶ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حدَّثنا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِى عن اَشْعَثَ بنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ عن مُعَاوِيَةَ بنِ سُوَيْدِ بنِ مُقَرِّنٍ عنِ البَراءِ بنِ عازِبٍ قال اَمَرَنا رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ المَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ وتَشْمِيتِ العاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيْفِ وعونِ المظلومِ وَإِفْشَاءِ السَّلامِ وَإِبْرَارِ المُقْسِمِ وَنَهٰى عَنِ الشُّربِ فى الفِضَّةِ وَنَهٰى عن تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وعن رُكُوبِ المَيَاثِرِ وعن لُبْسِ الحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالقَسِّى وَالإِسْتَبْرَقِ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا مریض کی عیادت (تیمارداری) کا اور جنازوں کے پیچھے چلنے کا اور چھینکنے والوں کے جواب دینے کا اور کمزور کی مدد کرنے کا اور سلام کے رواج دینے کا (یعنی بکثرت سلام کرنے کا) اور قسم کھانے والے کا قسم کو پوری کرنے کا، اور آنحضور ﷺ نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے بھی منع فرمایا اور میثر (ریشم کی زین) پر سوار ہونے سے اور ریشم، دیباج، قسی اور استبراق پہننے سے منع فرمایا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وافشاء السلام".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۹۲۱ مر الحديث ص ۳۳۱، وص ۷۷۷، وص ۸۴۲، وص ۸۴۳، یاتی ص ۹۸۴۔

﴿بَابُ ۳۳۲۳ السَّلامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ﴾

متعارف مسلمان ہو یا غیر متعارف سب کو سلام کرنا

(جانا پہچانا ہو یا نہ ہو سب کو سلام کرنا (مسلمان ہونے کی وجہ سے)

۵۸۲۷﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ قال حدَّثَنِي يَزِيْدُ عن اَبِي الخَيْرِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَيُّ الإِسْلامِ خَيْرٌ قال تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعرِفْ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تم (مخلوق خدا کو) کھانا کھلاؤ اور متعارف وغیر متعارف ہر ایک (مسلمان) کو سلام کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۲۱، مر الحديث ص۶، وص۹۔

تشریح مفصل ومکمل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۲۱۸، اور ص ۲۷۲۔

۵۸۲۸﴿حَدَّثَنَا عَلِي بنُ عَبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنا سُفيانُ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عَطاءِ بنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عن اَبِيْ اَيّوبَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَن يَهْجُرَ اَخاهُ فوقَ ثلاثٍ يَلْتَقِيَانِ فيَصُدُّ هٰذا وَيَصُدُّ هٰذا وَخَيْرُهُما الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلامِ وَذَكَرَ سُفيانُ اَنَّه سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلاثَ مرَّاتٍ﴾

ترجمہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے (خفا رہے) کہ جب دونوں ملیں بھی (آمنا سامنا ہو بھی) تو یہ ایک طرف منہ پھیر لے اور دوسرا دوسری طرف منہ پھیر لے اور ان دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے (پہلے سلام کرے) اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ انہوں نے امام زہری سے یہ حدیث تین مرتبہ سنی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الاوّل للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۲۱ و مر الحديث ص۸۹۷۔

تشریح وفي حديث ابن مسعودؓ مرفوعا عند الطبراني والبيهقي في شعبه ان من اشراط الساعة ان يمر الرجل بالمسجد لا يصلي فيه وان لا يسلم الا على من يعرفه (قس).

﴿ باب ۳۳۲۴ آيَةِ الحِجَابِ ﴾

اَخبرنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ إسمَاعِيلَ البُخَارِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ قالَ

آیت حجاب (کے نزول) کا بیان

اخبرنا ابو عبد الله الخ صاحب نسخہ علامہ فربریؒ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا پھر فرمایا حدثنا یحی بن سلیمان الخ.

افادہ: یہ اضافہ یعنی اخبرنا ابوعبد اللہ الخ صرف ہندوستانی نسخہ میں ہے باقی عمدۃ القاری فتح الباری، ارشادالساری اور کرمانی وغیرہ کسی میں نہیں ہے۔

۵۸۲۹﴿حدَّثَنا يَحيَى بنُ سُلَيمانَ قال حدَّثَنا ابنُ وَهبٍ قال اَخبَرَنِي يُونُسُ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخبَرَنِي اَنَسُ بنُ مالِكٍ اَنَّه كانَ ابنَ عَشرِ سِنِينَ مَقدَمَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلّم المَدِينَةَ فخَدَمتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَشرًا حَياتَه و كُنتُ اَعلَمَ النّاسِ بِشانِ الحِجَابِ حِينَ اُنزِلَ وقد كانَ اُبَيُّ بنُ كَعبٍ يَسئَلُنِي عَنه و كانَ اوّلَ ما نَزَلَ في مُبتَنى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بزَينَبَ بِنتِ جَحشٍ اَصبَحَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِهَا عَرُوسًا فدَعَا القومَ فاَصابُوا مِنَ الطَّعامِ ثمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنهُم رَهطٌ عِندَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فاَطَالُوا المَكثَ فقام رسولُ الله صلى الله عليه وسلم فخَرَجَ وخَرَجتُ مَعَهُ كَي يَخرُجُوا فمَشٰى رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وَمَشَيتُ مَعَهُ حتى جاءَ عَتَبَةَ حُجرَةِ عائِشَةَ ثم ظَنَّ رَسولُ الله صلى الله عليه وسلم اَنَّهُم خَرجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعتُ مَعَهُ حتى دَخَلَ عَلٰى زَينَبَ فإذَا هُم جُلُوسٌ لَم يَتفَرَّقُوا فَرَجَعَ رَسولُ الله صلى الله عليه وسلم وَرَجَعتُ مَعَهُ حتى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجرَةِ عائِشَةَ فظَنَّ اَن قَد خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعتُ مَعَهُ فإذَا هُم قَد خَرَجُوا فأنزِلَ الحِجَابُ فَضرَبَ بَينِي وَبَينَهُ سِترًا.﴾

ترجمہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالکؓ نے خبر دی کہ جب رسول اللہ ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو آپ دس برس کے تھے (یعنی اس وقت میری عمر دس سال کی تھی) پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے باقی دس سالوں میں خدمت کی اور میں پردہ کے حکم کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا اور حضرت ابی بن

کعبؓ (علم اور عمر میں بڑے ہونے کے باوجود) پردہ کے متعلق مجھ سے پوچھا کرتے تھے، پردہ کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس وقت ہوا جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحشؓ سے نکاح کے بعد ان کے ساتھ پہلی خلوت کی تھی نبی اکرم ﷺ ان کے دولہا تھے پھر آنحضور ﷺ نے لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی چنانچہ سب نے کھانا کھایا اور چلے گئے لیکن چند حضرات رسول اللہ ﷺ کے پاس رہ گئے اور دیر تک ٹھہرے رہے تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر باہر نکل گئے اور حضور ﷺ کے ساتھ میں بھی باہر نکل گیا تاکہ باقی حضرات سب نکل جائیں پھر رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اور میں بھی حضور اقدس ﷺ کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ آنحضور ﷺ حجرۂ عائشہؓ کی چوکھٹ پر پہونچے پھر رسول اللہ ﷺ نے خیال فرمایا کہ وہ لوگ نکل گئے ہیں تو حضور ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی حضور اقدس ﷺ کے ساتھ واپس آیا آنحضور ﷺ جب حضرت زینبؓ کے حجرہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ حضرات ابھی بیٹھے ہیں (آپس میں باتیں کر رہے ہیں) واپس نہیں گئے ہیں آنحضور ﷺ دوبارہ واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ واپس آیا یہاں تک کہ آنحضور ﷺ حجرہ عائشہؓ کی چوکھٹ پر پہونچے تو خیال فرمایا کہ وہ لوگ نکل چکے ہیں آپ ﷺ پھر واپس لوٹے اور میں بھی حضور اقدس ﷺ کے ساتھ واپس لوٹا تو دیکھا کہ واقعی وہ لوگ نکل چکے ہیں پھر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور آنحضور ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فانزل الحجاب اى فانزل آية الحجاب.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۲۱، تا ص۹۲۲، ومر الحديث فى التفسير ص۷۰۲۔

۵۸۳۰ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمانِ حدَّثَنا مُعْتَمِرٌ قال اَبِى حدَّثنا اَبُو مِجْلَزٍ عن اَنَسٍ قال لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم زَيْنَبَ دَخَلَ القومُ فطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَاَخَذَ كَاَنَّه يَتَهَيَّأُ لِلْقِيامِ فلَمْ يَقُومُوا فلمَّا رَآى قامَ فلمَّا قامَ قامَ مَنْ قامَ مِنَ القَومِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ القَومِ وانَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم جَاءَ لِيَدْخُلَ فاذا القَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوا فانْطَلَقُوا فَاَخْبَرتُ النَّبِيَّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم فجاءَ حتى دَخَلَ فذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقى الحِجَابَ بَيْنِى وَبَيْنَه وَاَنْزَلَ اللّٰهُ "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِى الاية.

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے زینبؓ سے نکاح کیا تو (آنحضور ﷺ کی دعوت پر) لوگ اندر آئے اور کھانا کھایا پھر بیٹھے باتیں کرتے رہے تو آنحضور ﷺ اٹھنے کی تیاری کرنے لگے (یعنی آنحضور ﷺ نے اس طرح اظہار کیا گویا کہ آپ ﷺ اٹھنا چاہتے ہیں تاکہ جو لوگ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں وہ سب بھی چلے جائیں) لیکن وہ لوگ نہیں اٹھے جب حضور ﷺ نے یہ دیکھا تو کھڑے ہو گئے جب آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے تو قوم میں سے جن لوگوں کو کھڑا ہونا تھا کھڑے ہو گئے لیکن بعض حضرات اب بھی بیٹھے رہے اور نبی اکرم ﷺ جب اندر داخل ہونے کے لئے تشریف لائے تو دیکھا بعض حضرات اب بھی بیٹھے ہیں (پھر آنحضور ﷺ واپس ہو گئے) اس کے بعد وہ لوگ بھی اٹھے اور چلے گئے تو

میں نے نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی تو آنحضور ﷺ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے پھر میں نے بھی اندر جانا چاہا تو آنحضور ﷺ نے میرے درمیان اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اے ایمان والو نبی کے گھر میں مت داخل ہوا کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث انسؓ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۲۔

۵۸۳۱ ﴿حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ قال اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حدَّثَنا اَبِي عن صالِحٍ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالتْ كانَ عُمَرُ بنُ الخطّابِ يقولُ لِرسولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم احْجُبْ نِسَاءَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَخْرُجْنَ لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَرَآهَا عُمَرُ بنُ الخطابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فقالَ عَرَفْتُكِ يا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُّنْزَلَ الحِجَابُ.﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہر حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کرتے تھے کہ اپنی عورتوں کو پردے کا حکم دیجئے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا (یعنی پردے کا حکم نہیں دیا) اور نبی اکرم ﷺ کی بیویاں رفع حاجت کے لئے صرف رات ہی کے وقت مناصع کی طرف جایا کرتی تھیں ایک مرتبہ حضرت سودہ بنت زمعہؓ (قضاء حاجت کے لئے رات کے وقت) باہر نکلیں اور یہ لمبے قد کی عورت تھیں حضرت عمر بن خطابؓ نے انہیں دیکھ لیا اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپؓ نے فرمایا اے سودہ میں نے آپ کو پہچان لیا، حضرت عمرؓ نے اس وجہ سے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کو حرص تھی کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے (چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرمادیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۲، مر الحديث ص ۲۶ وص ۷۰۷، وص ۷۸۸۔

تشریح | مکمل تشریح وتفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے جلد دوم ص ۳۴، تا ص ۳۶۔

﴿ بَابُ ۳۳۲۵ الاِسْتِيذَانِ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ﴾

استیذان (اجازت لینے کا حکم) نظر سے بچنے کے لئے ہے

(یعنی یہ حکم اس لئے دیا گیا تا کہ پرائیویٹ کاموں پر نظر نہ پڑے) واللہ اعلم۔

۵۸۳۲﴿حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال الزہری حفظتہ کما انک ھٰھنا عن سھل بن سعد قال اطلع رجل من جحر فی حجر النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم مدری یحک بہ راسہ فقال لو اعلم انک تنظر لطعنت بہ فی عینک انما جعل الاستیذان من اجل البصر.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حجرہ میں سوراخ سے جھانکا (یعنی دیکھا) اور نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ سر مبارک کھجا رہے تھے پھر آنحضور ﷺ نے اس سے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا (آنکھ پھوڑ دیتا) استیذان کا حکم تو نظر سے بچنے ہی کے لئے دیا گیا ہے (یعنی اندر داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اندر کی کوئی پرائیویٹ چیز یا پرائیوٹ حالت نہ دیکھی جائے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۲۲، مر الحديث ص ۸۷۷، تا ص ۸۷۸، ويأتى ص ۱۰۲۰۔

تشریح | "حدثنا سفیان قال الزہری حفظتہ کما انک ھٰھنا".

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں "قال سفیان حفظتہ ای الحدیث من الزہری الخ یعنی سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث زہری سے سن کر اس طرح یاد کی ہے جیسے تم اس وقت یہاں موجود ہو اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اسی طرح مجھ کو اس حدیث پر یقین ہے محسوس چیز کی طرح۔

قال اطلع رجل الخ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص الخ۔

قیل ھو الحکم بن ابی العاص بن امیة (قس) یعنی مروان کا باپ حکم بن ابی العاص اگرچہ فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہو گیا تھا پھر بھی کوئی اچھا آدمی نہ تھا آنحضور ﷺ نے اس کو طائف جلا وطن کر دیا تھا، ایک قول یہ ہے کہ یہ جھانکنے والا سعد تھا۔ واللہ اعلم

۵۸۳۳﴿حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زید عن عبید اللہ بن ابی بکر عن انس بن مالک ان رجلا اطلع من بعض حجر النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص او بمشاقص فکانی انظر الیہ یختل الرجل لیطعنہ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے کسی حجرے سے جھانکا تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف تیر کا پھل یا کئی پھل لے کر اٹھے (شک راوی) انسؓ کہتے ہیں گویا میں آنحضور ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ چپکے چپکے بڑھ رہے ہیں کہ اس شخص کی آنکھ میں چبھو دیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۲۲، ويأتي ص۱۰۱۷، وص۱۰۲۰، واخرجه مسلم في الاستيذان وابو داؤد في الادب.

تشریح | حدیث پاک سے معلوم ہوا اگر کوئی شخص بلا اجازت قصداً کسی کے گھر میں جھانکے تو صاحب خانہ اس پر حملہ کر سکتا ہے اور اگر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو صاحب خانہ پر دیت لازم نہیں ہوگی، لیکن بعض حضرات نے اس کو زجر و توبیخ پر محمول کیا ہے البتہ اگر بلا قصد و ارادہ کسی کے گھر پر نظر پڑ جائے تو لا حرج علیہ۔ واللہ اعلم

باب ۳۳۲۶ زِنَا الجَوَارِحِ دُونَ الفَرْجِ

شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کا زنا

۵۸۳۴ حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ قال حدَّثَنا سُفيانُ عنِ ابنِ طاوُسٍ عن اَبِيْهِ عنِ ابنِ عبّاسٍ قال لَمْ اَرَ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِن قولِ اَبِي هُرَيرةَ ح وحَدَّثَنِي محمودٌ قال اَخْبَرنَا عبدُ الرَّزّاقِ قال اَخْبَرنَا مَعْمَرٌ عنِ ابنِ طاوُسٍ عن اَبِيْهِ عنِ ابنِ عبّاسٍ قال مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَه بِاللَّمَمِ مِمَّا قال اَبُو هُرَيرة عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لا مَحالَةَ فزِنَا العَيْنِ النَّظْرُ وَزِنَا اللِّسانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّه وَيُكَذِّبُه.

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ عنہما نے فرمایا کہ میں لَمَم کو اس سے زیادہ کسی چیز سے مشابہ نہیں پاتا جو حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے (یعنی زندگی بھر میں جتنے زنا وہ کرنے والا ہے اس کی تقدیر میں لکھ دیا ہے) جس سے وہ لامحالہ دو چار ہوگا پس آنکھ کا زنا (شہوت سے غیر عورت کو) دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور آدمی کا نفس (دل) آرزو کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے اور تکذیب کرتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فزنا العين النظر الى آخره".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۲۲، تاص۹۲۳، ويأتي ص۹۷۸۔

تشریح | نظر بد اور کلام حرام پر زنا کا اطلاق مجازاً ہے چونکہ یہ سب دواعی زنا ہیں۔

ولله در القائل:

چوں بوید بوئے گل خواہد کہ بیند ❁ چوں بیند روئے گل خواہد کہ چیند

جب پھول کی خوشبو سونگھتا ہے تو دیکھنا چاہتا ہے، اور جب پھول دیکھ لیتا ہے تو اسے توڑنا چاہتا ہے۔

﴿بَابُ ۳۳۲۷ التَّسْلِيْمِ وَالاِسْتِيْذَانِ ثَلاثًا﴾

تین مرتبہ سلام کرنا اور تین مرتبہ اجازت چاہنا

۵۸۳۵﴿حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ قال اَخْبَرنا عبدُ الصَّمَدِ قال حدَّثنا عبدُ اللّٰهِ بنُ الْمُثَنّٰى قال حدَّثنا ثُمَامَةُ بنُ عبدِ اللّٰهِ عن اَنَسٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم كانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلاثًا.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو (زیادہ سے زیادہ) تین مرتبہ فرماتے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الاول من الترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۹۲۳، و مر الحديث فی كتاب العلم ص ۲۰۔

تشریح پوری تشریح وتوضیح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۴۴۵، تا ص ۴۴۶۔

۵۸۳۶﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قال حدَّثنا يَزِيْدُ بنُ خُصَيْفَةَ عَن بُسْرِ بنِ سَعِيْدٍ عن اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قال كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِن مَجَالِسِ الاَنْصارِ اِذْ جَاءَ اَبُومُوسٰى كَانّه مَذْعُورٌ فقال اسْتَاذَنْتُ عَلٰى عُمَر ثَلاثًا فَلَمْ يُوذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقال مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اِسْتَاذَنْتُ ثَلاثًا فَلَمْ يُوذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اِذَا اسْتَاذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلاثًا فَلَمْ يُوذَنْ لَه فَلْيَرْجِعْ فقال وَاللّٰهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةً اَمِنْكُمْ اَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النبيِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال اُبَيُّ بنُ كَعْبٍ وَاللّٰهِ لا يقومُ مَعَكَ اِلَّا اَصْغَرُ القومِ فكنتُ اَصْغَرَ القومِ فقُمتُ مَعَه فَاَخْبَرْتُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم قَالَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرنِي ابنُ عُيَيْنَةَ قال حدَّثَنِي يَزِيْدُ بنُ خُصَيْفَةَ عن بُسْرِ بنِ سَعِيْدٍ قال سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ بِهٰذا قال اَبُوعَبدِ اللّٰهِ اَرَادَ عُمَرُ التَّثَبُّتَ لا اَنْ لَا يُجِيزَ خَبَرَ الوَاحِدِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابوموسیٰ اشعریؓ تشریف لے آئے جیسے

گھبرائے ہوئے ہوں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضر خدمت ہونے کی اجازت چاہی لیکن مجھے اجازت نہیں ملی اس لئے میں واپس لوٹ آیا (پھر حضرت عمرؓ نے دوبارہ بلایا) اور پوچھا کہ (ہمارے پاس آنے میں) آپ کو کیا بات مانع ہوئی؟ میں نے عرض کیا میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو میں واپس لوٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اسے اجازت نہ ملے تو اسے واپس چلا جانا چاہئے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا واللہ تمہیں اس حدیث پر گواہ لانا ہوگا (ابوموسیٰؓ نے مجلس والوں سے پوچھا) کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو؟ (اور حضرت عمرؓ کے سامنے گواہی دے) حضرت اُبی بن کعبؓ نے کہا خدا کی قسم تیرے ساتھ (یعنی ابوموسیٰؓ کے ساتھ) صرف وہ جائے گا جو سب لوگوں میں چھوٹا (کم عمر) ہوگا ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں ہی سب سے چھوٹا تھا چنانچہ میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور حضرت عمرؓ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حدیث فرمائی تھی۔

وقال ابن المبارك اور عبداللہ بن مبارکؒ نے بیان کیا کہ مجھ کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ابوسعید خدریؓ سے سنی، قال ابو عبد اللہ امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے گواہ لانے کو فرمایا تو اس سے حضرت عمرؓ کا مقصد تثبت تھا یعنی اس حدیث کی مزید تقویت ہو جائے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ خبر واحد کو (حجت) نہیں مانتے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۲۳، واخرجه مسلم في الاستيذان دیکھئے جلد ثانی ص ۲۱۰ ابو داؤد في الادب.

توضیح وتشریح واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو آدمی بھیج کر بلایا ابوموسیٰؓ نے حضرت عمرؓ کے دروازہ پر پہنچ کر تین بار سلام کیا اور اجازت چاہی حضرت عمرؓ مشغول تھے جواب نہ دے سکے ابوموسیٰؓ کو جب اجازت نہیں ملی تو یہ واپس لوٹ کر مجلس میں پہونچ گئے اور چہرے پر گھبراہٹ تھی مجلس والوں نے پوچھا کیا حال ہے؟ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے:

قلنا ماشانك قال ان عمر ارسل الیّ ان آتيه فاتيت بابه فسلمت ثلاثا الخ.

لیکن جب کوئی جواب نہیں ملا تو میں واپس لوٹ آیا حضرت عمرؓ نے ان کو پھر بلایا اور فرمایا ما منعك ان تاتينا ہمارے پاس آنے سے کیا بات مانع ہوئی تو ابوموسیٰؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ کا یہی ارشاد ہے کہ تین مرتبہ استیذان کے بعد جواب نہ ملنے پر لوٹ جانا چاہئے اس پر حضرت عمرؓ نے مزید تقویت حدیث کے لئے گواہ طلب کیا پھر حضرت ابوسعید خدریؓ نے گواہی دی۔

اس کے بعد حدیث کا ترجمہ دیکھئے۔

﴿ بَابٌ ۳۳۲۸ اِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فجاءَ هَلْ يَسْتَاذِن ﴾

وقال سَعِيْدٌ عن قَتَادَةَ عن اَبِی رَافِعٍ عن اَبِی هُرَيرةَ عنِ النَّبیِ ﷺ قَالَ هُوَ اِذْنُهٗ.

جب کوئی شخص بلانے پر آیا تو کیا؟ (اندر داخل ہونے کیلئے) اسے بھی اجازت لینی چاہئے؟

اور سعید بن ابی عروبہ نے کہا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ یہی (بلانا ہی) اجازت ہے (اب پھر جدید اجازت ضروری نہیں)۔

تشریح وھذا التعلیق وصله المؤلف فی الادب المفرد وابوداؤد من طریق عبدالاعلی الخ.
ابوداؤد ثانی ص ۷۰۵۔

۵۸۳۷﴿حدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ قال حدَّثَنا عُمَرُ بنُ ذَرٍّ ح وحدَّثَنا محمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ قال اَخْبَرنَا عبدُاللهِ قال اَخْبَرنَا عُمَرُ بنُ ذَرٍّ قال اَخْبَرنَا مُجَاهِدٌ عن اَبِی هُرَيْرةَ قال دَخَلْتُ مَعَ رسولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم فوَجَدَ لَبَنًا فی قَدَحٍ فقال اَبَا هِرٍّ الحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ فادْعُهُمْ اِلَیَّ قال فاَتَيْتُهُم فدعوتُهم فاَقْبَلُوا فاسْتَاذَنُوا فاُذِنَ لَهُمْ فدَخَلُوا.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (آپ ﷺ کے گھر میں) داخل ہوا آنحضور ﷺ نے ایک بڑے پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا ابو ہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں ان کے پاس پہنچا اور انہیں بلا لایا تو وہ سب آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی تو انہیں اجازت دی گئی اور وہ لوگ اندر داخل ہوئے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحدیث للترجمة لاتتاتی الا اذا قلنا ان فی الترجمة تفصیلا وھو ان قوله فجاء ھل یَسْتَاذِن یعنی ھل جاء مع الرسول الداعی او جاء وحده بعد اعلام الرسول ایاه بالدعاء ففی مجیئه مع الرسول لا یحتاج الی الاستیذان والحدیث المعلق محمول علیه فلذلك قال ھو اذنه.

اس سے تعلیق کے تعارض کا جواب بھی واضح ہوگیا۔

تعدد موضعه والحدیث ھنا ص۹۲۳، یاتی مطولا ص۹۵۵۔

﴿ بَابٌ ۳۳۲۹ التَّسْلِيمِ عَلَی الصِّبْيَانِ ﴾

بچوں کو سلام کرنا

۵۸۳۸﴿حدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ الجَعْدِ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن سَيَّارٍ عن ثابِتٍ البُنَانِیِّ عن اَنَسِ بنِ

مالِكٍ انّه مَرَّ عَلٰی صِبیانٍ فسلَّم عَلَیهِم وقال و کانَ النّبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم یفعَلُه.

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہنے لگے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا کرتے تھے (یعنی بچوں کو سلام کرتے تھے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۳، والحديث اخرجه مسلم والترمذی کلاهما فی الاستيذان والنسائی

باب ۳۳۳۰ تَسلِیمِ الرِّجالِ عَلَی النِّساءِ وَالنِّساءِ عَلَی الرِّجالِ

مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں کو (سلام کرنا)

۵۸۳۹ حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسلَمَةَ قال حدَّثَنا ابنُ اَبی حَازِمٍ عن اَبِیهِ عن سَهلٍ قال کُنّا نَفرَحُ بیَومِ الجُمُعَةِ قلتُ وَلِمَ قال کانَتْ لَنا عَجُوزٌ تُرسِلُ اِلٰی بُضاعَةَ قال ابنُ مَسلَمَةَ نَخلٌ بالمَدِینَةِ فتاخُذُ مِنْ اُصولِ السِّلْقِ فتطرَحُهُ فی قِدرٍ وتُکَرکِرُ حبّاتٍ مِن شَعِیرٍ فاِذا صَلَّینا الجُمُعَةَ انصَرَفنا وَنُسَلِّمُ عَلَیها فتُقَدِّمُه اِلَینا فنَفرَحُ مِنْ اَجْلِهِ وَما کُنّا نَقِیلُ وَلا نَتغَدّی اِلّا بعْدَ الجُمُعَةِ.

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوا کرتے تھے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ بیان کیا کہ ہماری (قوم میں) ایک بڑھیا تھیں جو مقام بضاعہ بھیجا کرتی تھیں، ابن مسلمہ نے کہا کہ بضاعہ مدینہ منورہ میں کھجور کا ایک باغ تھا پھر وہ وہاں سے چقندر کی جڑیں لاتی تھیں اور اسے ایک ہانڈی میں ڈالتی تھیں اور جو کے کچھ دانے پیس کر اس میں ملاتی تھیں جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے اور انہیں سلام کرتے تو وہ اس پکوان کو ہمارے آگے کر دیتی تھیں ہم اس وجہ سے خوش ہوتے تھے اور قیلولہ اور دوپہر کا کھانا جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ونسلّم عليها".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۳، مر الحديث ص ۱۲۸، وص ۳۱۶، وص ۸۱۲۔

تحقیق الفاظ | السِّلْق: بکسر السین المهملة چقندر۔ تُکَرکِرُ: بضم الفوقیه وفتح الکاف وسکون الراء بعدها کاف اخری مکسورة بمعنی تطحن یعنی دانہ پیسنا۔

۵۸۴۰ حَدَّثَنا ابنُ مُقاتِلٍ قال اَخبَرَنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخبَرَنا مَعمَرٌ عَنِ الزُّهرِیِّ عن اَبی سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ عن عائِشَةَ قالَتْ قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم

یَاعائِشَةُ هٰذا جِبرَئِیلُ یَقرأ عَلَیكِ السّلامَ قالتْ قلتُ وعَلیهِ السَّلامُ وَرَحْمَتُ اللّٰهِ تَریٰ مَا لانَریٰ تُرِیْدُ رَسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم تابَعَه شُعَیْبٌ وَقالَ یُونُسُ وَالنُّعْمَانُ عنِ الزُّهْرِیِّ وَبَرَکاتُه.

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا وعلیہ السّلام ورحمة اللّٰه آپ دیکھتے ہیں ان چیزوں کو جو ہم نہیں دیکھتے عائشہ کی مراد رسول اللہ ﷺ تھے۔ تابعه الخ: معمر کے ساتھ اس حدیث کو شعیب اور یونس اور نعمان نے بھی زہری سے روایت کی اور یونس ونعمان کی روایت میں وبر کاته کا اضافہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمۃ الباب سے مشکل ہے کیونکہ فرشتے نہ مرد ہیں اور نہ عورت؟

جواب یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس دحیہ کلبیؓ کی شکل میں آیا کرتے تھے اور حضرت دحیہؓ مرد تھے تو ان کا حکم بھی مرد کا ہوا اور حدیث سے مرد کا عورت کو عورت کا مرد کو سلام کرنا ثابت ہوگیا وبھذا الاعتبار تتاتی المطابقة وادنی المطابقة کاف فی باب التراجم.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۹۲۳، مر الحدیث ص ۴۵۷، وص ۵۳۲، وص ۹۱۵، یاتی ص ۹۲۴۔

﴿ بابٌ ۳۳۳۱ اِذا قَالَ مَنْ ذا فَقالَ اَنا ﴾

جب کسی نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ دوسرے نے کہا میں (یعنی نام نہ بتائے)

(یعنی گھر والے نے آنے والے سے پوچھا آپ کون صاحب ہیں اس نے صرف انا کہا اور نام نہیں بتایا)۔

۵۸۴۱﴿حَدَّثَنَا اَبوالوَلِیْدِ هِشَامُ بنُ عبدِ المَلِكِ قال حَدَّثَنَا شُعبَةُ عن محمَّدِ بنِ المُنْکَدِرِ قالَ سَمِعْتُ جَابِرًا یقولُ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم فی دَیْنٍ کانَ عَلیٰ اَبِی فَدَقَقْتُ البَابَ فَقالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقالَ اَنا اَنا کَاَنَّه کَرِهَهَا.﴾

ترجمہ | محمد بن منکدر نے بیان کہ میں نے جابرؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے والد پر قرض تھا اس سلسلے میں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کیا ''میں'' اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ''میں، میں'' گویا حضور ﷺ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا (آپ ﷺ نے لفظ اَنا کو ناپسند فرمایا کیونکہ بسا اوقات صرف میں ہوں سے صاحب خانہ پہچان نہیں سکتا اس لئے جواب میں اپنا نام بتانا چاہئے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعددِ موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۲۳، ومر حدیث الدین ص۲۸۵، وص۳۲۲، وص۳۲۴، وص۳۵۴، وص۳۷۴، وص۳۵۰، في المغازی ص۵۸۰/وغیرہ۔

﴿ بَابُ مَنْ رَدَّ فقال عَلَيْكَ السَّلَامُ ﴾ ۳۳۳۲

وقالتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وقال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم رَدَّ المَلَائِكَةُ عَلٰى آدمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

جو شخص مسلمان کے سلام کا جواب دے اور کہے "عليك السلام"

(درست ہے مگر ازدیادِ ثواب کے لئے ورحمة الله وبركاته کا اضافہ بہتر ہے) اور حضرت عائشہؓ نے حضرت جبرئیلؑ کے سلام کے جواب میں فرمایا "وعليه السلام ورحمة الله وبركاته" اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو جواب دیا "السلام عليك ورحمة الله".

۵۸۴۲﴿حدَّثنا إسحَاقُ بْنُ مَنصُورٍ قالَ اَخبرنَا عبدُاللّٰهِ بنُ نُمَيْرٍ قال حدَّثنا عُبَيْدُاللّٰهِ عن سَعِيدِ بن اَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلا دَخَلَ المَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم جالِسٌ فِي نَاحِيَةِ المَسْجِدِ فصَلّٰى ثُمَّ جاءَ فَسلَّمَ عليه فقال لَهُ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فصَلِّ فإنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجعَ فَصَلّٰى ثمّ جاءَ فَسلَّم فقال وَعَلَيْكَ السَّلامُ فارْجِعْ فَصَلِّ فإنَّكَ لمْ تُصَلِّ فصَلّٰى فقال فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يا رسولَ الله فقال إذَا قُمْتَ إلَى الصَّلوٰةِ فاَسْبِغِ الوُضُوْءَ ثمّ اسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ فكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ ثمّ ارْكَعْ حتى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثمّ ارْفَعْ حتى تَسْتَوِيَ قائِمًا ثمّ اسْجُدْ حتى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثمّ ارفَعْ حتى تَطْمَئِنَّ جالِسًا ثمّ اسْجُدْ حتى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثمّ ارْفَعْ حتى تَطْمَئِنَّ جالِسًا ثمّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلوٰتِكَ كُلِّهَا وقال اَبُواُسَامَةَ فِي الاَخِيرِ حتى تَسْتَوِيَ قائِمًا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے (خالد بن رافعؓ نے) نماز پڑھی پھر حاضر خدمت ہو کر آنحضور ﷺ کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا "وعليك السلام" جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، وہ صاحب واپس گئے اور نماز پڑھی پھر آ کر سلام کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا "وعليك السلام" واپس جاؤ اور نماز پڑھو اس لئے کہ تم نے نماز نہیں

پڑھی (یعنی تمہاری نماز واجب الاعادہ ہے اس لئے دوبارہ پڑھو) چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور دوسری مرتبہ یا اس کے بعد (یعنی تیسری مرتبہ) عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے سکھا دیجئے آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے اٹھنے لگو تو پہلے پورے طور پر وضو کرو اس کے بعد قبلہ رو ہو کر تکبیر (اللہ اکبر) کہو اس کے بعد قرآن مجید میں سے جو تمہارے لئے آسان ہو وہ پڑھو پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع کی حالت میں اطمینان ہو جائے پھر (رکوع سے) سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان پیدا ہو جائے پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔

قال ابواسامة الخ: ابواسامہ نے اخیر لفظ "حتی تطمئن جالسا کی جگہ حتی تستوی قائما کہا یعنی دوسرے سجدے کے بعد پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑے ہو جاؤ (اس میں جلسہ استراحت کا ذکر نہیں ہے اور پہلا جملہ حتی تطمئن جالسا سے جلسہ استراحت کا ثبوت ہوتا ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وعليك السلام".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۲۴، مر الحديث ص۱۰۴، وص۱۰۹، یاتی ص۹۸۶۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد سوم ص۴۷۶۔

۵۸۴۳ ﴿حَدَّثَنِي ابنُ بَشَّارٍ قال حدَّثنا يَحْيٰى عن عُبَيْدِاللّٰه قال حدَّثني سَعِيْدٌ عن اَبِيْهِ عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قال قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ ارْفَعْ حتى تَطْمَئِنَّ جالِسًا.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ جا۔

اختصره البخاري ههنا وساقه في كتاب الصلوة بتمامه.

﴿ بَابٌ [۳۳۳۳] اِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ﴾

جب کوئی (کسی سے) کہے کہ فلاں تمہیں سلام کہتا ہے

۵۸۴۴ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قال حدَّثنا زَكَرِيَّاءُ قال سَمِعْتُ عامِرًا يقولُ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ حدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِي صلى الله عليه وسلم قال لَهَا اِنَّ جِبْرَئِيلَ يَقْرَءُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فقالتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۲۴، مر الحدیث ص۹۲۳۔

﴿باب ۳۳۳۴ التَّسْلِيْمِ فِى مَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ﴾

ایسی مجلس میں سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک سب مخلوط ہوں

۵۸۴۵﴿حَدَّثَنَا إبْرَاهِيْمُ بنُ مُوسٰى قال اَخْبَرَنا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عن الزُّهْرِيِّ عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيْرِ قال اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إكَافٌ تَحْتَه قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ فَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بنَ عُبَادَةَ في بَنِي الحارِثِ بنِ الخَزْرَجِ وَذٰلِك قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حتى مَرَّ في مَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الاَوْثَانِ وَاليَهُوْدِ وَفِيْهِمْ عبدُاللهِ بنُ اُبَيٍّ ابنُ سَلُوْلَ وفي المَجْلِسِ عَبْدُاللهِ بنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ المَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عبدُاللهِ بنُ اُبَيٍّ اَنْفَهُ بِرِدَائِه ثُمَّ قال لا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إلَى اللهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ القُرْآنَ فقال عبدُاللهِ بنُ اُبَيٍّ ابنُ سَلُوْلَ اَيُّهَا المَرْءُ لا اَحْسَنَ مِنْ هٰذا إنْ كانَ مَا تقولُ حَقًّا فلا تُؤذِنَا به في مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قال ابنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا في مَجَالِسِنَا فَإنَّا نُحِبُّ ذٰلِك فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ واليهودُ حتى هَمُّوا اَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُخَفِّضُهُم ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَه حتى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بنِ عُبَادَةَ فقال اَيْ سعدُ اَلَمْ تَسْمَعْ ما قالَ ابو حُبَابٍ يُرِيْدُ عَبْدَاللهِ بنَ اُبَيٍّ قال كَذَا وكَذَا قال اعْفُ عنه يا رسولَ اللهِ وَاصْفَحْ فَوَاللهِ لقد اَعْطَاكَ اللهُ الذي اَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ البَحْرَةِ عَلٰى اَنْ يُتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْهُ بِالعِصَابَةِ فلمَّا رَدَّ اللهُ ذٰلِك بِالحَقِّ الَّذِي اَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فذٰلِكَ فَعَلَ به مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا اور اس کے نیچے فدک کا بنا ہوا موٹا کپڑا تھا آنحضور ﷺ نے اپنے پیچھے اسامہ بن زیدؓ کو بٹھایا اور آپ ﷺ بنی حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے جارہے تھے اور یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے (اسامہؓ نے بیان کیا کہ) آنحضور ﷺ ایک مجلس سے گذرے جس میں مسلمان، بت پرست مشرکین اور یہود سب ہی شریک تھے اور عبداللہ بن اُبَی

ابن سلول (منافق) ان شرکار میں موجود تھا اور مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے پھر جب سواری (کی ٹاپوں) کا گرد مجلس پر پڑا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک چھپالی پھر کہا ہمارے اوپر گرد وغبار نہ اڑاؤ پھر نبی اکرم ﷺ نے مجلس والوں کو سلام کیا اور ٹھہر گئے اور اتر کر اللہ کی طرف بلایا اور اوران کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کی تو عبداللہ بن ابی ابن سلول کہنے لگا اے جناب (جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا ہے) اس سے بہتر کوئی دوسرا کلام ہو نہیں سکتا (قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کا یہ بھی قائل تھا) اگر یہ حق ہے جو آپ کہتے ہیں تو بھی ہماری مجلسوں میں آکر اس کلام کے ذریعہ ہمیں تکلیف نہ پہنچایئے آپ اپنے گھر جایئے اور جو لوگ ہم میں سے آپ کے پاس پہنچیں اس سے بیان کیجئے اس پر حضرت ابن رواحہؓ نے کہا یا رسول اللہ! ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے لگی یہاں تک کہ ایک دوسرے پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا لیکن نبی اکرم ﷺ انہیں برابر خاموش کراتے رہے (جب لوگ خاموش ہو گئے اور معاملہ رفع دفع ہو گیا) تو حضور ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو گئے یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کے یہاں پہنچ گئے اور فرمایا اے سعد اتم نے نہیں سنا جو ابوحباب نے کہا آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ عبداللہ بن ابی نے یہ باتیں کہیں ہیں حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور درگذر فرمایئے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو دیا ہے وہ آپ کو دیا (یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم سب کا سردار بنایا ہے) بلاشبہ اس شہر (مدینہ منورہ) والوں نے (آپ کی ہجرت اور انصار کے ایمان سے پہلے) اس پر اتفاق کرلیا تھا کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج پہنادیں اور (شاہی) عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اسی حق کے ذریعہ جو اللہ نے آپ کو دیا ہے ختم کر دیا تو اس کو اس حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حتى مر في مجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان واليهود، وفي قوله فسلم عليهم النبي صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۲۴ تا ۵۲۵، مر الحديث ص۴۱۹، وص۶۵۵ تا ۶۵۶، وص۸۴۵، وص۸۸۲، وص۹۱۶۔

۲۳۳۵ باب مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلٰى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا...

... وَلَمْ يَرُدَّ سَلامَهُ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَاِلٰى مَتٰى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِي وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بن عَمْرٍو ولا تُسَلِّمُوا عَلٰى شَرَبَةِ الْخَمْرِ.

جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا

اور اس وقت تک اس کے سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر نہ ہو جائے، اور گنہگار کی توبہ کب

ظاہر ہوتی ہے؟ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو۔

۵۸۴۲ ﴿حَدَّثَنَا ابنُ بُكَيرٍ قال حَدَّثَنَا اللَّيثُ عن عُقَيلٍ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عبدِالرَّحمٰنِ بنِ عبدِاللهِ اَنَّ عبدَاللهِ بنَ كَعبٍ قال سَمِعتُ كَعبَ بنَ مالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عن تَبُوكَ وَنَهٰى رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عن كَلَامِنَا وَآتِي رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فأُسَلِّمُ عليه فاقولُ في نَفسِي هَل حَرَّكَ شَفَتَيهِ بِرَدِّ السَّلامِ اَم لَا حتى كَمَلَت خَمسُونَ لَيلَةً وآذَنَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِتَوبَةِ اللهِ عَلَينَا حِينَ صَلَّى الفَجرَ.﴾

ترجمہ | حضرت کعب بن مالکؓ (اس وقت کا واقعہ) بیان کرتے تھے جب وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے (غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے) اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور اپنے دل میں سوچتا (اندازہ لگاتا) کہ میرے سلام کے جواب میں آپ ﷺ نے اپنے لبہائے مبارک ہلائے یا نہیں، یہاں تک کہ (مجھ پر اس طرح) پچاس راتیں گذر گئیں اور نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا نماز فجر کے بعد اعلان کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث اى ترك السلام وترك رد السلام.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۵، مر الحديث ص ۳۱۴، وص ۵۰۲، وص ۵۵۰، وص ۶۳۴، وص ۶۷۴، وص ۶۷۵، وص ۶۷۶، ياتي ص ۹۹۰، وص ۱۰۷۲، تلك عشرة كاملة.

تشریح | مفصل تشریح کے لئے حدیث کعب بن مالکؓ کا ترجمہ پڑھئے جلد ہشتم ص ۲۰۲۔ اور تشریحات دیکھئے ص ۵۰۸ تا ص ۵۰۹۔

﴿باب ۳۳۳۶ كَيفَ الرَّدُّ عَلٰى اَهلِ الذِّمَّةِ السَّلامَ﴾

ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دے

مختصر تشریح | شروح معتمدہ معتبرہ مثلاً عمدۃ القاری، ارشاد الساری اور کرمانی میں ہے: "كيف يَرُدُّ على اهلِ الذِّمَّةِ السَّلامُ" ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے؟

فتح الباری میں ہے: كيف يرد على اهل الذمة بالسّلام.

ترجمۃ الباب میں لفظ کیف سے اشارہ ہے کہ مسلمانوں کے سلام کے جواب میں اور کافروں کے جواب میں فرق ہوگا اور جواب دینا ممنوع نہیں کیونکہ ارشاد الٰہی ہے: وَاِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحسَنَ مِنهَا اَو رُدُّوهَا الآية سورہ نساء ۸۶۔

اس آیت کے عموم سے بعض علماء نے جواب دینا لازم قرار دیا ہے، وقال ابن بطال قال قوم رد السلام على اهل الذمه فرض لعموم قوله تعالىٰ: "وإذا حييتم الآية" وقال عطاء الاية مخصوصة بالمسلمين فلا يرد السلام على الكافر" (عمدہ)

۵۸۴۷﴿حدَّثَنَا اَبُوالیَمَانِ قالَ اَخبَرنا شُعَیبٌ عنِ الزُّهرِیِّ قال اَخبَرنِی عُروَةُ اَنَّ عائِشَةَ قالتْ دَخَلَ رَهطٌ مِنَ الیَهُودِ عَلیٰ رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقالوا السَّامُ عَلَیكَ فَفَهِمتُهَا فقلتُ عَلَیكُمُ السَّامُ وَاللَّعنَةُ فقال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مَهلًا یا عائِشَةُ فإنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الرِّفقَ فی الاَمرِ کُلِّه فقُلتُ یا رسولَ اللّٰهِ اَوَلَم تَسمَعْ مَا قَالُوا قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فَقَدْ قلتُ وَعَلَیكُم﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا "السام عليك (تمہیں موت آئے) میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے کہا عليكم السّام واللعنة" اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ صبر سے کام لو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان کا جواب دے دیا تھا وعليكم (تمہیں بھی)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه كيفية رد السلام على اهل الذمة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۹۲۵، مر الحديث ص ۴۱۱، وص ۸۹۰، وص ۸۹۱، وص ۶۴۶، وص ۹۴۷، ياتی ص ۱۰۲۳

۵۸۴۸﴿حدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ یُوسُفَ قال اَخبَرنا مَالِكٌ عن عبدِاللّٰه بنِ دِینَارٍ عن عبدِاللّٰهِ بن عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قال إذَا سَلَّمَ عَلَیکُمُ الیَهُودُ فإنَّما یقول اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَیكَ فقُلْ وَعَلَیكَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں یہودی سلام کریں اور انمیں سے کوئی اگر السّام عليك کہے تو تم اس کے جواب میں صرف وعليك کہہ دیا کرو، (اى وعليك الموت ايضا اى نحن وانتم فيه سواء كلنا نموت)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه كيفية رد السلام على اهل الذمة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۹۲۵، وياتی ص ۱۰۲۴۔

۵۸۴۹﴿حدَّثَنَا عثمانُ بنُ اَبی شَیبَةَ قال حدَّثَنِی هُشَیمٌ قال اَخبَرنا عُبَیدُ اللّٰهِ بنُ اَبی بَکرٍ بنِ اَنَسٍ قال حدَّثَنا اَنَسُ بنُ مَالِكٍ قال رَسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم إذَا سَلَّمَ عَلَیکم اَهلُ الکِتابِ فقُولُوا وَعَلَیکُم.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف وعلیکم کہہ دو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل المطابقة المذكورة في الحديث السابق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۵، ويأتي الحديث ص ۱۰۲۳، بطوله

﴿باب ۳۳۳۷ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ﴾

جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کیلئے ایسے شخص کا خط دیکھا

جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات تھی۔

(مطلب یہ ہے کہ جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اس خط کو منگوا کر دیکھنا تا کہ اس کی اصل حقیقت معلوم ہو)۔

۵۸۵۰﴿حَدَّثَنَا يُوسُفُ بنُ بُهْلُولٍ قال حدَّثَنَا ابنُ إدرِيسَ قال حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بنُ عبدِ الرَّحْمٰنِ عن سَعْدِ بنِ عُبَيْدَةَ عن أَبِي عبدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عن عَلِيٍّ قال بَعَثَنِي رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وَالزُّبَيْرَ بنَ العَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فقال انطَلِقُوا حتى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قال فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قال لنا رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال قُلْنَا أَيْنَ الكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قالتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فما وَجَدْنَا شَيْئًا قال صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا قال قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قال فلمَّ رَأَتِ الجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الكِتَابَ قال فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فقال مَا حَمَلَكَ يا حَاطِبُ عَلَى ما صَنَعْتَ قال مَا بِي إِلَّا أَكُونَ مُؤْمِنًا باللّٰهِ وبِرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ ولا بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ القَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عن أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ به عن أَهْلِهِ ومالِهِ قال صَدَقَ فلا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قال فقال عُمَرُ بنُ الخطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ والمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبَ عُنُقَهُ قال فقال يا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فقال اعْمَلُوا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ

لَكُمُ الْجَنَّةُ قال فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقال اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ.

ترجمہ | حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور حضرت زبیر بن عوام اور ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہم کو بھیجا ہم سب گھوڑ سوار تھے آنحضور ﷺ نے فرمایا تم لوگ جاؤ یہاں تک کہ جب روضہ خاخ (جو مدینہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان شفتالو کا باغ ہے) پر پہونچو گے تو وہاں مشرکین کی ایک عورت (سارہ نامی) ملے گی اس کے پاس حاطب بن بلتعہ کا ایک خط ہوگا جو مشرکین مکہ کو بھیجا گیا ہے حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پالیا وہ اپنے اونٹ پر جارہی تھی اور وہ عورت اسی مقام پر ملی جہاں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ ہم نے (اس عورت سے) کہا وہ خط جو تم ساتھ لے جارہی ہو کہاں ہے؟ کہنے لگی کہ میری پاس کوئی خط نہیں ہے پھر ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے کجاوہ میں تلاش کیا لیکن ہم نے کچھ نہیں پایا (یعنی کوئی خط نہیں ملا) میرے دونوں ساتھیوں نے کہا ہم تو کوئی خط نہیں دیکھتے ہیں علیؓ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا مجھے یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات غلط نہیں ہوسکتی ہے قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے تم ضرور خط نکالو ورنہ تجھے ننگا کردوں گا بیان کیا کہ جب عورت نے میرا سخت رویہ دیکھا تو اس نے اپنے نیفہ (ازار باندھنے کی جگہ) کی طرف ہاتھ بڑھایا حالانکہ وہ ایک چادر سے کمر باندھے ہوئے تھی پھر اس نے خط نکالا بیان کیا کہ ہم اس خط کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضور ﷺ نے (حاطبؓ سے) فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اس حرکت پر آمادہ کیا؟ (تم نے ایسی حرکت کیوں کی؟) حاطب نے عرض کیا (واللہ) یہ وجہ ہرگز نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر میرا ایمان نہیں رہا اور میرے اندر نہ کوئی تغیر ہوا ہے اور نہ تبدیلی آئی ہے، میرا مقصد (خط بھیجنے سے) صرف یہ تھا کہ قریش پر میرا ایک احسان ہوجائے اور احسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے اہل ومال (جو مکہ میں رہ گئے ہیں) ان سے ضرر کو دفع کرے آپ ﷺ کے جتنے صحابہ (مہاجر) یہاں ہیں ان کے مکہ میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے مال اور اہل کی حفاظت کرائے گا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہہ دیا ہے اب تم لوگ ان کے بارے میں سوائے خیر کے اور کچھ نہ کہو گے، بیان کیا کہ اس پر حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں، بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اے عمر! تمہیں کیا معلوم اللہ بدر کی لڑائی میں شریک صحابہ کی زندگی پر مطلع تھا اس کے باوجود کہا "اعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة". بیان کیا کہ اس پر عمرؓ کی آنکھیں اشک آلود ہوگئیں اور فرمایا اللہ ورسولہ اعلم (اللہ اور اللہ کے رسول ہی جانتے ہیں)

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان في بعض طرقه فتح الكتاب والنظر فيه من غير اذن صاحبه ليستبين امره.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۹۲۵، ومر الحديث ص ۴۲۲، وص ۴۳۳، وص ۵۶۷، وص ۶۱۲، وص ۷۲۶، ياتی ص ۱۰۲۵۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری کتاب المغازی جلد ہشتم ص ۳۹۔

﴿بابٌ ۳۳۳۸ كَيْفَ يُكْتَبُ الكِتَابُ إلىٰ اَهْلِ الكِتَابِ﴾

اہل کتاب کو کس طرح خط لکھا جائے؟

۵۸۵ ﴿حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الحَسَنِ قال اَخبَرنا عبدُاللهِ اَخبَرنا يُونُسُ عنِ الزُّهْرِىِّ قال اَخْبَرَنِى عُبَيْدُاللهِ بنُ عُتْبَةَ اَنَّ عبدَاللهِ بنَ عبَّاسٍ اَخبَرهُ اَنَّ اَباسُفيانَ بنَ حَرْبٍ اَخْبَرَه اَنَّ هِرَقْلَ اَرسَلَ إلَيْهِ فى نَفَرٍ مِن قُرَيْشٍ وكانوا تُجّارًا بِالشَّامِ فَاَتَوهُ فَذَكَر الحَدِيثَ قال ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقُرِئ فإذا فِيْهِ بِسْمِ اللهِ الرحمٰنِ الرَّحِيْمِ مِن مُحَمَّدٍ عبدِاللهِ وَرَسولِه إلىٰ هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلامُ علىٰ مَنِ اتَّبَعَ الهُدٰى اَمَّا بعد.﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ انہیں ابوسفیان بن حربؓ نے خبر دی کہ ہرقل نے قریش کے چند افراد کے ساتھ انہیں بلا بھیجا یہ لوگ تجارت کی غرض سے ملک شام گئے تھے (اس وقت شام کا ملک ہرقل ہی کے پاس تھا) پھر سب لوگ ہرقل کے پاس آئے پھر پورا واقعہ بیان کیا بیان کیا کہ پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا دیکھا کہ اس خط میں یہ لکھا ہوا ہے بسم الله الرحمن الرحيم من محمد (صلى الله عليه وسلم) الخ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد (ﷺ) کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے عظیم روم ہرقل کی طرف سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کی اتباع کی امابعد۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "بسم الله الرحمٰن الرحيم من محمد عبدالله الىٰ آخره" فإن فيه اعلامًا كيف يكتب الى اهل الكتاب.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۶، مر الحديث ص ۴، وص ۱۳، وص ۳۶۸، وص ۳۹۳، وغیرہ۔

باقی کے لئے نصر الباری اول ص ۱۵۵ رکا ضرور مطالعہ کیجئے اخرجہ الترمذی ج: ۲ رص: ۹۶۔

تشریح | مفصل ومکمل تشریح کے لئے ص ۱۵۶ رنصر الباری اول دیکھئے۔

﴿بابٌ ۳۳۳۹ بِمَنْ يُبْدَأُ فى الْكِتَابِ﴾

وقال اللَّيْثُ حدَّثَنِى جَعْفَرُ بنُ رَبِيعَةَ عن عبدِالرَّحمٰنِ بنِ هُرْمُزَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عن رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم انَّه ذَكَرَ رَجُلا من بَنِى إسْرَائِيلَ اَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا

فَاَدْخَلَ فِيهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَصَحِيْفَةً مِنْهُ اِلٰى صَاحِبِهِ وقال عُمَرُ بْنُ اَبِى سَلَمَةَ عن اَبِيْهِ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ قال قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ المَالَ فى جَوْفِهَا وَكَتَبَ اِلَيْهِ صَحِيْفَةً مِنْ فُلَانٍ اِلٰى فلانٍ.

خط کس کے نام سے شروع کیا جائے

(یعنی خط میں پہلے کاتب کا اپنا نام لکھے یا مکتوب الیہ کا؟) اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آنحضور ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ انہوں نے ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا اور اس سوراخ میں ہزار دینار اور ایک خط اپنے صاحب (جس سے قرض لیا تھا) کے نام رکھ دیا، اور عمر بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے سنا ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے ایک لکڑی میں سوراخ کر کے اس کے اندر مال (ہزار اشرفی) اور ان کے پاس ایک خط لکھا کہ فلاں کی طرف سے فلاں کو ملے (پہلے کاتب کا نام لکھا)۔

(اس تعلیق کو امام بخاری نے الادب المفرد میں موصولاً نقل کیا ہے)۔

باقی کے لئے نصر الباری جلد پانچ ص ۱۶۴ر کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ ۳۳۴۰ قولِ النَّبِيِّ ﷺ قُومُوا اِلٰى سيِّدِكُمْ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: کہ اپنے سردار کے لئے اٹھو

۵۸۵۲﴿حدَّثَنا اَبُوالوَلِيْدِ قال حدَّثنا شُعْبَةُ عن سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عن اَبِى اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عن اَبِى سَعِيْدِ الخُدرِى اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَو قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقالَ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قال فَاِنِّى اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ فقال لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِه المَلِكُ قال اَبُو عبدِاللّٰهِ اَفْهَمَنِى بَعْضُ اَصْحَابِى عن اَبِى الوَلِيْدِ من قولِ اَبِى سَعِيْدٍ اِلٰى حُكْمِكَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ کے یہودی حضرت سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہو کر

(قلعہ سے) اتر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعدؓ کو بلا بھیجا چنانچہ وہ آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ یا (شک راوی) فرمایا تم اپنے میں سے افضل کے لئے کھڑے ہو جاؤ پھر حضرت سعدؓ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ لوگ تمہارے فیصلے پر آمادہ (راضی) ہیں سعدؓ نے فرمایا پھر میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں سے جو جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں، عورتوں کو قید کر لیا جائے اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم تھا قال أبو عبدِ الله امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ میرے بعض اصحاب نے ابوالولید کے واسطہ سے ابوسعید ﷺ کا قول نزلوا علٰی حکمك کے بجائے الٰی حکمك نقل کیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة "الترجمة من بعض الحديث كما ترى".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۶، وص ۴۲۷، وص ۵۳۶، وص ۵۹۱۔

تشریح | غزوہ بنی قریظہ کی تفصیل کے آٹھویں جلد کتاب المغازی دیکھئے ص ۱۷۱۔

۳۳۴۱ ﴿بَابُ الْمُصَافَحَةِ﴾

قال ابنُ مسْعُودٍ عَلَّمَنِی النَّبِیُّ صلی اللہ علیه وسلم التَّشَهُّدَ وَكَفِّی بَيْنَ كَفَّيْهِ وقال كَعْبُ بنُ مالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فإذَا بِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیه وسلم فقامَ إلَیّ طَلْحَةُ بنُ عُبَيْدِاللهِ يُهَرْوِلُ فَصَافَحَنِی وَهَنَّأَنِی.

مصافحہ کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے تشہد سکھلایا اس طرح کہ میرا ہاتھ آنحضور ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا، اور کعب بن مالکؓ نے بیان کیا کہ مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اتنے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور (توبہ کے قبول ہونے پر) مجھے مبارک باد دی۔

(حضرت ابن مسعودؓ کی آئندہ باب میں حدیث موصولا آ رہی ہے)۔

۵۸۵۳ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَاصِمٍ قال حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن قَتَادَةَ قال قلتُ لِأَنَسٍ أكانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِی أَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیه وسلم قال نَعَمْ.﴾

ترجمہ | قتادہ بن دعامہ (تابعیؒ) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کیا مصافحہ کا دستور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۶، ترمذی جلد ثانی ص ۹۷۔

تشریح | المصافحة وهي مفاعلة من الصاق صفح الكف بالكف واقبال الوجه الخ (عمدہ)۔

یعنی مصافحہ باب مفاعلت سے ہے اس کے معنی ہیں ہتھیلی کو ہتھیلی سے ملانا اور چہرے پر نظر کرنا، قال الكرماني اى الاخذ باليد وهو مما يوكد المحبة.

۵۸۵۴ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قال حدَّثَنِي ابنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قال حدَّثَنِي اَبُوعَقِيلٍ زُهْرَةُ بنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عبدَاللهِ بنَ هِشَامٍ قال كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ.﴾

ترجمہ | عبداللہ بن ہشامؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آنحضور ﷺ حضرت عمر بن خطابؓ کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وهو آخذ بيد عمر فإنه هو المصافحة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۶، مر الحديث ص ۵۲۲، ياتی ص ۹۸۱۔

﴿بَابُ الاَخْذِ بِالْيَدَيْنِ﴾ ۳۳۴۲

وَصَافَحَ حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ ابنَ المُبَارَكِ بِيَدَيْهِ.

دونوں ہاتھوں کو پکڑنا

(یعنی مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا) اور حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارکؒ سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

۵۸۵۵ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قال حَدَّثَنَا سَيْفُ بنُ سُلَيْمَانَ قال سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يقولُ حَدَّثَنِي عبدُ اللهِ بنُ سَخْبَرَةَ اَبُو مَعْمَرٍ قال سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يقول عَلَّمَنِي رَسولُ الله صلى الله عليه وسلم وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ القُرآنِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ والطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَ انَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھلایا اس وقت میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا (اس طرح سکھایا) جس طرح آپ ﷺ مجھ کو قرآن مجید سکھایا کرتے تھے، "التحیات للہ والصلوات..... تا عبدہ ورسولہ" اور آنحضور ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے (یعنی یہ تشہد ہم اس وقت پڑھا کرتے تھے) جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو ہم السلام علیک (یعنی بجائے خطاب کے صیغہ کے اس طرح پڑھنے لگے السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

معلوم ہوا کہ مصافحہ دونوں ہاتھ سے سنت ہے، جیسا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ میری ہتھیلی آنحضور ﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی جب کسی سے مصافحہ کیا جائے گا تو ہر ایک کی ہتھیلی دوسرے کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان ہوگی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وكفي بين كفيه" وهو الاخذ باليدين.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۹۲۶، مر الحدیث ص۱۱۵، باقی مواضع کے لئے نیز تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائے نصر الباری جلد چہارم ص۳۲ تا ۳۳۔

الحمد للہ آج پچیسواں پارہ ختم ہوا، ۶؍رجب المرجب ۱۴۲۷ھ

(چھبیسواں پارہ)

﴿بَابُ الْمُعَانَقَةِ﴾ ۳۳۴۳

وقولِ الرَّجُل كيف اَصبحتَ.

معانقہ کا بیان

اور کسی شخص کا دوسرے سے یہ پوچھنا تم نے صبح کیسے گذاری۔

تشریح | معانقه: گلے ملنا، گلے لگانا، معانقه مصدر از باب مفاعلت عنق بمعنی گلا جمع اعناق.

قول الرجل: عطف ہے معانقہ پر ای باب فی قول الرجل.

۵۸۵۶﴿حدَّثنا إسْحَاقُ قال اَخبرنا بِشْرُ بنُ شُعَيْب قال حدَّثني اَبِي عنِ الزُّهْرِيِّ ح وحدَّثنا اَحْمَدُ بنُ صالِحٍ قال حدَّثنا عَنْبَسَةُ قال حدَّثنا يُونسُ عنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخبرني عبدُ اللّٰه بنُ كَعْبٍ اَنَّ عبدَاللّٰهِ بنَ عبَّاسٍ اَخبره اَنَّ عَلِيَّ بنَ اَبي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم في وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فقال الناسُ يا اَبَاحَسَنٍ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقال اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهِ العَبَّاسُ فقال اَلَا تَراهُ اَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ الثلاثِ عَبْدُالعَصَا وَاللّٰهِ إنِّي لَاَرىٰ رَسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم سَيُتَوَفّٰى في وَجَعِهِ فإنِّي لَاَعْرِفُ في وُجُوهِ بَنِي عبدِالمُطَّلِبِ الموتَ فَاذْهَبْ بِنَا إلىٰ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فنَسْاَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الاَمْرُ فإنْ كانَ فِينا عَلِمْنا ذٰلِكَ وَإنْ كانَ في غَيْرِنَا اَمَرْنَاهُ فَاَوْصٰى بِنا قال عَلِيٌّ واللّٰهِ لَئِنْ سَاَلْنَاهَا رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَيَمْنَعُنَاهَا لا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ اَبَدًا لا اَسْاَلُهَا رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اَبَدًا.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نبی اکرم ﷺ کے یہاں سے نکلے اس مرض میں جس میں آنحضور ﷺ کی وفات ہوئی تھی لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن (حضرت علیؓ کی کنیت) رسول اللہ ﷺ نے کس حال میں صبح کی؟ (یعنی آج کیا حال ہے؟) حضرت علیؓ نے کہا بحمد اللہ آج آپ اچھے ہیں پھر عباسؓ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا تم آنحضور ﷺ کو دیکھتے نہیں خدا کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام (محکوم) ہو گے اور خدا کی قسم میں

سمجھتا ہوں (ایسے آثار نظر آرہے ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ اس بیماری میں وفات پاجائیں گے میں بنی عبد المطلب کے چہروں پر موت کے آثار کو خوب پہنچانتا ہوں اس لئے تم ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو تاکہ ہم آپ ﷺ سے دریافت کرلیں کہ یہ معاملہ کس کے ہاتھ میں ہوگا (یعنی آپ کے بعد خلافت کسے ملے گی؟) تو اگر ہم (بنی ہاشم) میں ہوگی تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر ہمارے غیر میں ہوگی تو ہم حضور اکرم ﷺ سے عرض کریں گے تاکہ حضور ﷺ ہمارے بارے میں کچھ وصیت کردیں حضرت علیؓ نے کہا واللہ اگر ہم نے حضور اقدس ﷺ سے خلافت کی درخواست کی اور آنحضور ﷺ نے منع کردیا تو لوگ ہمیں کبھی نہ دیں گے میں تو رسول اللہ ﷺ سے اس (خلافت) کے متعلق کبھی نہیں پوچھوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة توخذ من قوله كيف اصبح رسول الله ﷺ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۷، ومر الحديث ص ۶۳۹۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۵۳۵ تا ۵۳۶۔

﴿بَابُ ۳۳۴۴ مَنْ اَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ﴾

جس نے لبیک وسعدیک سے جواب دیا

(یعنی جب کوئی پکارے، بلائے تو جواب میں لبّیك (حاضر ہوں) اور سعدیك خدمت واطاعت کے لئے مستعد۔)

۵۸۵۷﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ لَا قَالَ حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ أَلَّا يُعَذِّبَهُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی سواری پر آنحضور ﷺ کے پیچھے سوار تھا آنحضور ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے کہا لبیک وسعدیک (حکم کی بجا آوری کیلئے ہمیشہ حاضر ہوں) پھر آنحضور ﷺ نے اسی طرح تین مرتبہ مجھے مخاطب کیا پھر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اس کے بعد آنحضور ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ! میں نے کہا لبیک وسعدیک آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب وہ یہ کرلیں (شرک سے بچتے رہیں) تو بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے (یعنی ہمیشہ دوزخ میں نہ رکھے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لبيك وسعديك".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۷، مر الحديث ص ۴۰۰، وص ۸۸۲، يأتي ۹۶۲۔

۵۸۵۸﴿حَدَّثَنَا هُدْبَةُ قال حَدَّثَنا هَمَّامٌ قال حَدَّثَنا قَتَادَةُ عن اَنَسٍ عن معاذٍ بِهٰذا.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے اسی سابق حدیث کو نقل کیا۔

هذا طريق آخر في حديث معاذ اخرجه عن هدبة بن خالد الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۷، باقی کے لئے حدیث سابق کے مواضع دیکھئے۔

۵۸۵۹﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ قال حَدَّثَنا اَبِي قال حَدَّثَنا الاَعْمَشُ قال حَدَّثَنا زَيْدُ بنُ وَهْبٍ قال حَدَّثَنا وَاللّٰهِ ابو ذر بالرَّبَذَة قال كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم في حَرَّةِ المَدِينَةِ عِشاءً استَقبَلَنَا اُحُدٌ فقال يا اَبَا ذَرٍّ ما اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا لِي ذَهَبًا تَاتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ او ثَلاثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينارٌ إلّا اَرْصُدُه لِدَينٍ إلّا اَنْ اَقُولَ به في عبادِاللّٰهِ هٰكذا وهٰكذا وهٰكذا وَاَرَانا بِيَدِهِ ثمّ قال يَا اَبَاذَرّ قلتُ لَبَّيْك وَسَعْدَيْك يا رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال الاَكثَرُونَ هُمُ الاَقَلُّونَ إلّا مَن قال هٰكذا وهٰكذا ثم قال لِي مَكَانَكَ لا تَبْرَحْ يَا اَبَاذَرّ حتى اَرْجِعَ فانطَلَقَ حتى غابَ عنّي فَسَمِعْتُ صَوتًا فَخَشِيْتُ اَنْ يَكونَ عُرِضَ لِرَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَرَدتُ اَنْ اَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لا تَبْرَحْ فَمَكَثْتُ قلتُ يا رسولَ الله سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيْتُ اَنْ يَكُونَ عُرِضَ لكَ ثمّ ذَكَرتُ قولَكَ فَقُمْتُ فقال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ذاكَ جِبْرَئِيلُ اَتَانِي فَاَخبَرَنِي اَنَّهُ من ماتَ منْ اُمَّتِي لا يُشْرِكُ باللّٰه شَيْئًا دَخَلَ الجنّةَ قلتُ يا رسولَ اللّٰهِ وإنْ زَنٰى وإنْ سَرَق قَالَ وَاِن زَنٰى وَاِنْ سَرَق قلتُ لِزَيْدٍ إنّه بَلَغَنِي اَنّه اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَشهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ اَبُو ذَرٍّ بالرَّبَذَةِ وَقَالَ الاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي اَبوصَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهُ وَقَالَ اَبُو شِهَابٍ عن الاَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِي فوقَ ثَلاثٍ.﴾

ترجمہ | زید بن وہب نے بیان کیا واللہ ہم سے ابوذرؓ نے مقام ربذہ میں بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑ ہمارے سامنے آیا (احد پہاڑ دکھائی دیا) آنحضور ﷺ نے فرمایا اے ابوذر میں پسند نہیں کرتا کہ احد پہاڑ سونا ہوکر میرے پاس آئے اور میں ایک رات یا (بالشک من الراوی) تین رات اپنے پاس رکھ چھوڑوں سوائے اس دینار کے جسے میں قرض ادا کرنے کے لئے بچا رکھوں، میں چاہتا ہوں کہ وہ سب سونا اللہ کے بندوں پر خرچ کردوں اس طرح اور اس طرح اور اس طرح (یعنی دائیں، بائیں اور سامنے جو بھی نظر آئے اسے تقسیم

کردوں) زید راوی نے کہا کہ ابوذرؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا (تینوں طرف) پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے کہا لبیك وسعدیك یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا زیادہ مال والے (دولت مند) ہی نادار ہوں گے (یعنی آخرت میں ان کو ثواب کی کمی ہوگی آنانکہ غنی ترند محتاج ترند) سوائے ان لوگوں کے جو اس طرح اس طرح (بکثرت) خرچ کرلے پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابوذر یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا جب تک میں واپس نہ آجاؤں پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے پھر میں نے ایک آواز سنی تو مجھے خوف ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی پریشانی نہ پیش آ گئی ہو اور میں نے آنحضور ﷺ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے لا تبرح (یہاں سے نہ ہٹنا) کو یاد کیا تو میں رک گیا (جب آپ ﷺ لوٹ کر آئے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو (میں نے آگے بڑھ کر دیکھنا چاہا) پھر آپ ﷺ کا ارشاد (لا تبرح) یاد آیا تو میں ٹھہر گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ جبرئیل (علیہ السلام) تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے اطلاع دی ہے کہ میری امت کا جو فرد بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ زانی ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو (اعمش نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھ کو تو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابوالدرداءؓ ہیں زید نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابوذرؓ نے مقام ربذہ میں بیان کی، اور اعمش نے کہا کہ مجھ سے ابوصالح نے حضرت ابوالدرداءؓ سے اسی طرح حدیث نقل کی، اور ابوشہاب نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا (ابوذرؓ کی حدیث میں ہے کہ احد پہاڑ سونا ہو جائے تو میں پسند نہیں کروں گا کہ) میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۷، ومر الحديث ص ۱۶۵، وص ۳۲۱، وص ۴۵۷، وص ۸۶۷، ياتى ص ۹۵۳، وص ۹۵۳ تا ۹۵۴، وص ۱۱۱۵۔

تشریح | استقبلنا احد بفتح اللام اس صورت میں اُحُدٌ فاعل ہوگا اور مرفوع ہوگا اور "نا" مفعول، لیکن استقبلنا جمع متکلم کا صیغہ پڑھا جائے یعنی بسکون اللام تو اُحُدًا منصوب ہوگا علی المفعولیۃ۔

﴿بابٌ ۳۳۴۵ لا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ﴾

(خبر معناه النهي)

کوئی شخص کسی بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے

۵۸۶۰﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

صلی اللّٰہ علیه وسلم قال لا یُقِیمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِن مَجْلِسِه ثُمَّ یَجْلِسُ فِیهِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۲۷۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خود بیٹھنے کے لئے کسی بھی مسلمان کو اس کی مجلس سے اٹھانا جائز نہیں)۔

﴿باب ۳۳۴۶ قولِ اللّٰہِ تعالیٰ: إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ ... ﴾

... فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ الآية.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جب تم سے کہا جائے مجلس میں کشادگی کرلو تو کشادگی کرلیا کرو

(یعنی سمٹ کر جگہ دے دیا کرو) اللہ تعالیٰ تمہارے لئے (دنیا اور آخرت میں) کشادگی پیدا کریگا الایۃ (سورہ مجادلہ)

شانِ نزول نزلت يوم جمعة اقبل جماعة من المهاجرين والانصار من اهل بدر فلم يجدوا مكانا فاقام النبي صلى الله عليه وسلم الخ. (عمده)

خلاصہ یہ ہے کہ جب بدری صحابہ کو جگہ نہیں ملی تو آنحضور ﷺ نے چند ایسے صحابہ کو جو بعد میں ایمان لائے تھے کھڑا کردیا اور اہل بدر مہاجرین وانصار کو وہاں بٹھایا اس پر منافقین نے چہ میگوئیاں کیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بہر حال مطلب یہ ہے کہ جمعہ میں، عیدین میں یا مجلس وعظ ونصیحت میں مجلس بھر جانے کے بعد کچھ مسلمان آئیں تو جہاں تک ممکن ہو سمٹ جائیں اور آنے والوں کو جگہ دیں۔

۵۸۶۱ ﴿حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن عُبَيْدِاللّٰهِ عن نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِه ثُمَّ يَجْلِسُ فيه آخَرُ ولٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُل مِنْ مَكَانِه ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَه. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھایا جائے تا کہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھے البتہ (جب جگہ کی تنگی ہو تو) کشادگی پیدا کرو اور گنجائش نکالو (یعنی سمٹ کر آنے والوں کو جگہ دے دو) اور حضرت ابن عمرؓ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے وہاں دوسرا بیٹھ جائے (لان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال إذا قام احدکم من مجلسه ثم رجع اليه فهو احق به) (عمدہ)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تفسحوا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۲۷ تا ۹۲۸، مر الحديث ص ۱۲۴۔

افادہ: یہاں پر نصر الباری جلد چہارم ص ۱۱۱ تا ۱۱۲ کا ضرور مطالعہ کیا جائے عبرت آمیز واقعہ مذکور ہے۔

﴿بَابُ ۳۳۴۷ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ اَوْ بَيْتِهِ﴾

وَلَمْ يَسْتَاذِنْ اَصْحَابَهُ اَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ

جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا

یا کھڑے ہونے کی تیاری کی تاکہ دوسرے لوگ کھڑے ہو جائیں۔

۵۸۶۲ ﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قال حدثنا مُعْتَمِرٌ قال سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ عن اَبِي مِجْلَزٍ عن اَنَسِ بنِ مالكٍ قال لَمَّا تَزَوَّجَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قال فَاَخَذَ كَاَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ واِنَّ النَّبِي صلى الله عليه وسلم جاءَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قال فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا فجاءَ حتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَاَنْزَلَ اللهُ تعالىٰ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لا تَدْخُلُوا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى قولِهٖ اِنَّ ذٰلِكُم كانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيْمًا.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحشؓ سے نکاح کیا تو لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا لوگوں نے کھانا کھایا پھر (گھر کے اندر ہی) بیٹھ کر باتیں کرتے رہے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ ایسا (ظاہر) کرنے لگے کہ گویا آپ ﷺ اٹھنا چاہتے ہیں (تاکہ لوگ سمجھ جائیں اور اٹھ جائیں) لیکن لوگ نہیں اٹھے تو جب آنحضور ﷺ نے یہ دیکھا تو کھڑے ہو گئے جب آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کے ساتھ کچھ صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین حضرات اب بھی باقی رہ گئے اور نبی اکرم ﷺ اندر جانے کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ حضرات بیٹھے ہوئے ہیں اس کے بعد وہ حضرات بھی اٹھ گئے اور چلے گئے (آنحضور ﷺ باہر تشریف لے گئے تھے) انسؓ نے بیان کیا کہ پھر میں حاضر خدمت ہوا اور نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی کہ وہ (تینوں حضرات) بھی چلے گئے تو آنحضور ﷺ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے اور میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آنحضور ﷺ نے میرے درمیان اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل کی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا الآیۃ اے ایمان والو نبی کے گھر میں

اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے إلى قوله إن ذلكم كان عند الله عظيما.

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۸ ومر الحديث ص ۷۰۶، وص ۷۰۷، ،، ص ۷۷۴، وص ۷۷۵، وص ۷۷۶، وص ۷۷۷، وص ۸۲۱، وص ۹۲۱ تا ۹۲۲، ياتي ص ۱۱۰۴۔

تشریح | جب کوئی شخص کسی کی ملاقات کو جائے تو تہذیب یہ ہے کہ اپنی غرض پوری کر کے اٹھ جائے البتہ اگر صاحب خانہ مزید بیٹھنے کے لئے کہے تو بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں (یعنی درست ہے) لیکن خواہ مخواہ بیٹھے رہنا اور صاحب خانہ کے کاموں میں حرج ڈالنا تہذیب کے خلاف ہے، درست نہیں، اسی وجہ سے احقر نے اپنے دروازہ پر یہ لکھ کر چسپاں کر دیا ہے "وقت قیمتی سرمایہ ہے اس کو ضائع نہ کیجئے"۔

۳۳۴۸ ﴿بَابُ الْإِحْتِبَاءِ بِالْيَدِ وهو الْقُرْفُصَاءُ﴾

ہاتھ سے احتبار کا بیان

اور یہ قُرفُصاء بضم القاف وسكون الراء وضم الفاء ہے احتبار کی صورت یہ ہے کہ سرین زمین پر رکھ کر دونوں گھٹنوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلیوں کو پکڑے کہ رانیں پیٹ سے ملی رہیں۔

۵۸۶۳ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي غَالِبٍ قال حدَّثَنا إبراهِيمُ بنُ المُنْذِرِ الحِزَامِيُّ قال حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ فُلَيْحٍ عن أَبِيْهِ عن نَافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قال رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هٰكَذَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کے صحن میں اپنے ہاتھ سے اس طرح احتبار کئے ہوئے دیکھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "مُحتبيا بيده".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۸۔

۳۳۴۹ ﴿بَابُ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِه﴾

قال خَبَّابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ.

جو شخص اپنے ساتھیوں کے سامنے کسی چیز پر ٹیک لگا کر بیٹھے

حضرت خبابؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ (اس وقت) ایک چادر پر تکیہ

لگائے ہوئے تھے (اس زمانے میں ہم لوگ مشرکین مکہ سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے) میں نے عرض کیا آنحضور ﷺ اللہ سے دعا نہیں کرتے (یہ سن کر) آپ ﷺ بیٹھ گئے۔

(یہ حدیث موصلاً علامات نبوت میں گذر چکی ہے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہفتم ص ۷۹۳۔

۵۸۶۴﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عبدِاللّٰه قال حدَّثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قال حدَّثنا الْجُرَيْرِيُّ عن عبدِالرَّحْمٰنِ بنِ اَبِى بَكْرَةَ عن اَبِيْهِ قال قال رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قالوا بَلٰى يا رسولَ اللّٰهِ قال اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے (گناہ) کی خبر نہ دے دوں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور یا رسول اللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۹۲۸، مر الحدیث ص ۳۶۴۔

۵۸۶۵﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا بِشْرُ بنُ المُفَضَّلِ مِثْلَه وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فقال اَلَا وقولُ الزُّوْرِ فَمَازَالَ يُكَرِّرُهَا حتى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ.﴾

ترجمہ | ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا اسی حدیث سابق کی طرح اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضور ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا سن لو اور جھوٹی بات بھی پھر حضور اقدس ﷺ اسے بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش حضور ﷺ خاموش ہو جاتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وكان متكئا" اخرجه من طريقين احدهما عن على بن عبدالله المدينى عن بشر الخ. والطريق الاخر عن مسدد عن بشر الى آخره.

اس طریق کا مطالعہ کیجئے جلد ششم ص ۵۱۲، والحدیث هنا ص ۹۲۸۔

﴿بابٌ[۳۳۵۰] مَنْ اَسْرَعَ فِى مَشْيِهٖ لِحَاجَةٍ اَوْ قَصْدٍ﴾

جوشخص کسی ضرورت سے یا کسی مقصد سے جلدی جلدی (یعنی تیز) چلے

۵۸۶۶﴿حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عن عُمَرَ بنِ سَعِيْدٍ عنِ ابنِ اَبِى مُلَيْكَةَ اَنَّ عُقْبَةَ بنَ الحارِثِ حَدَّثَه قال صلى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم العَصْرَ فَاَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ البَيْتَ.﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن حارثؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر (نماز سے فارغ ہو کر) بڑی

تیزی کے ساتھ آپ گھر تشریف لے گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فاسرع".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۲۸، ومر الحدیث ص۱۱۷ تا ۱۱۸، وص۱۶۳، وص۱۹۲۔

تشریح | حدیث گذر چکی ہے، آپ ﷺ کے خلاف معمول بعجلت تیزی سے چلنے پر صحابہ کو تعجب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یاد آیا کہ میرے پاس سونے کا ایک ڈلا (تقسیم سے) رہ گیا ہے اور میں نے اس کا گھر میں رہنا پسند نہیں کیا پھر آنحضور ﷺ نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

۳۳۵۱ ﴿بَابُ السَّرِيْرِ﴾

تخت (چارپائی) بنانے کا حکم

(یعنی سونے کے لئے چارپائی بنانا جائز ہے اور یہ زہد وتقویٰ کے خلاف نہیں ہے)۔

۵۸۶۷﴿حَدَّثَنَا قتیبة قال حَدَّثَنا جَرِيْرٌ عنِ الاَعْمَشِ عن اَبِی الضُّحٰی عن مَسْرُوقٍ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يُصَلِّی وَسْطَ السَّرِيْرِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَه وَبَيْنَ القِبْلَةِ تكونُ لِی الحاجَة فاَكْرَهُ اَنْ اَقُومَ فَاَسْتَقْبِلَهُ فَانْسَلُّ انسِلالًا.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے اور میں آنحضور ﷺ اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی مجھے کوئی ضرورت ہوتی تو مجھ کو کھڑے ہو کر آپ ﷺ کے سامنے ہونا برا معلوم ہوتا چنانچہ میں آپ ﷺ کی طرف رخ کر کے آہستہ سے کھسک جاتی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "یصلی وسط السریر".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۲۸، مر الحدیث ص۵۶، ۷۲، وص۷۳، ،، ،، وص۷۴، وص۱۳۶۔

۳۳۵۲ ﴿بَابُ مَنْ اُلْقِیَ لَهُ وِسَادَةٌ﴾

جن کے لئے گدا بچھایا گیا

اُلقی فعل مجہول اور وسادۃٌ القی کا نائب فاعل۔

۵۸۶۸﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قال حَدَّثَنا خالِدٌ ح وحَدَّثَنِی عبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ قال حَدَّثَنا عَمْرٌو

بنُ عَونٍ حدَّثَنا خالِدٌ عن خالِدٍ عن اَبِی قِلَابَۃَ قال اَخبَرَنِی اَبُوالمَلِیحِ قال دَخَلتُ مَعَ اَبِیکَ زَیدٍ عَلٰی عبدِاللّٰہِ بنِ عَمرٍو فحدَّثَنا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذُکِرَ لَہ صَومِی فدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلقَیتُ لَہٗ وِسَادَۃً مِن اَدَمٍ حَشوُھَا لِیفٌ فَجَلَسَ عَلَی الاَرضِ وَصَارَتِ الوِسَادَۃُ بَینِی وَبَینَہٗ فقال لِی اَمَا یَکفِیکَ مِن کُلِّ شَھرٍ ثَلاثَۃُ اَیامٍ قُلتُ یا رسولَ اللّٰہِ قَالَ خَمسًا قُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ سَبعًا قُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ تِسعًا قُلتُ یَارَسُولَ اللّٰہِ قال اِحدٰی عَشرَۃَ قلتُ یا رسولَ اللّٰہِ قَالَ لا صَومَ فوقَ صَومِ دَاوٗدَ شَطرَ الدَّھرِ صِیَامُ یومٍ وافطَارُ یَومٍ۔

ترجمہ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ مجھے ابوالملیح نے خبر دی ابوالملیح نے (ابوقلابہ کو مخاطب کر کے) بیان کیا ابوقلابہ میں تمہارے والد زید کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا تو آنحضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ ﷺ کے لئے چمڑے کا ایک گدا بچھایا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی آنحضور ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور گدا میرے اور آنحضور ﷺ کے درمیان یوں ہی پڑا رہا پھر آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تجھ کو ہر مہینے میں تین دن کے روزے کافی نہیں ہیں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا پانچ دن رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا اچھا سات میں نے عرض کیا یارسول اللہ! فرمایا نو دن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ دن، میں نے عرض کیا یارسول اللہ (اس کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ہے پوری عمر کے نصف ایام ایک دن یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فالقیت لہ وسادۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۹۲۸، تا ص۹۲۹، مر الحدیث ص ۲۶۵، ۰۰۰ تا ص ۲۶۶، وص ۲۶۶، وص ۴۸۵، وص ۴۸۶، وص ۷۵۵، وص ۷۵۶، وص ۷۸۳، وص ۹۰۵۔

صوم الدھر: ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد پنجم ص ۵۳۶۔

۵۸۶۹ حَدَّثَنا یَحیَی بنُ جَعفَرٍ قال حدَّثَنا یَزِیدُ عن شُعبَۃَ عن مُغِیرَۃَ عن اِبرَاھِیمَ عن عَلقَمَۃَ اَنَّہ قدِمَ الشَّامَ ح وحدَّثَنا اَبو الوَلِیدِ قال حدَّثَنا شُعبَۃُ عن مُغِیرَۃَ عن اِبرَاھِیمَ قال ذَھَبَ عَلقَمَۃُ اِلَی الشَّامِ فَاَتَی المَسجِدَ فصَلّٰی رَکعَتَینِ فقال اللّٰھُمَّ ارزُقنِی جَلِیسًا فقَعَدَ اِلٰی اَبِی الدَّردَاءِ فقال مِمَّن اَنتَ فقال مِن اَھلِ الکُوفَۃِ قال اَلَیسَ فِیکُم صاحِبُ السِّرِّ الَّذِی کانَ لَا یَعلَمُہٗ غَیرُہٗ یَعنِی حُذَیفَۃَ اَلَیسَ فِیکُم او کَانَ فِیکُم الَّذِی

اَجارَه اللّٰهُ عَلٰی لِسانِ رَسُولِهٖ صَلی الله علیه وسلم مِنَ الشَّیْطَانِ یَعْنِی عَمَّارًا اَوَلَیسَ فِیکُم صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالوِسَادِ یَعنی ابنَ مَسْعُودٍ کَیفَ کَانَ عبدُاللّٰهِ یَقرَأُ وَاللَّیْلِ إِذَا یَغشٰی قال وَالذَّکرِ وَالأُنثٰی فقال مَا زَالَ هٰؤُلاءِ حتی کادُوا یُشَکِّکُونِی وَقَد سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم.

ترجمہ | ابراہیم نخعیؒ نے بیان کیا کہ علقمہ بن قیس شام گئے اور مسجد جا کر دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ دعا کی اے اللہ مجھے ایک (صالح) ہمنشیں عطا فرما چنانچہ آپ حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس بیٹھے ابوالدرداءؓ نے پوچھا تم کن لوگوں میں سے ہو؟ علقمہ نے جواب دیا اہل کوفہ سے حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا کیا تمہارے یہاں صاحب راز نہیں ہیں (یعنی منافقین کے نام واحوال جاننے والے نہیں ہیں) جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے یعنی حضرت حذیفہؓ کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں یا (شک شعبہ) وہ صاحب نہیں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبانی شیطان سے محفوظ رکھا (کیونکہ آنحضور ﷺ نے ان کے لئے شیطان کے اثر سے مامون ومحفوظ رہنے کی دعا فرمائی تھی) یعنی عمار بن یاسرؓ کیا تم میں مسواک والے اور گدے والے نہیں ہیں؟ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سورہ وَاللَّیل إذا یغشٰی کس طرح پڑھتے تھے؟ علقمہ نے کہا وہ وَالذَّکرِ والانثٰی پڑھتے تھے (یعنی واللیل إذا یغشی والنهار إذا تجلّی والذکرِ والانثٰی (بغیر وما خلق کے) اور ابوالدرداءؓ بھی اسی طرح پڑھتے تھے (چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کو قرأت متواترہ نہیں پہونچی تھی اس لئے جس طرح آنحضور ﷺ سے بلاواسطہ پہلے سنا تھا پڑھتے تھے) ابوالدرداءؓ نے فرمایا کہ یہ شام کے لوگ ہمیشہ کوشش میں رہے قریب تھا کہ مجھے شک میں ڈال دیتے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسے سنا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "والوساد".

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۹۲۹، مر الحدیث ص۴۶۴، وص۵۲۹، وص۵۳۱۔

۳۳۵۳ بَابُ القَائِلَةِ بَعْدَ الجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ (یعنی دوپہر کو سونا)

۵۸۷۰ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ کَثِیرٍ قال اَخبَرنا سُفیانُ عن اَبِی حازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ قال کُنَّا نَقِیلُ وَنَتَغَدّٰی بَعْدَ الجُمُعَةِ.

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ہم (جمعہ کے روز) نماز جمعہ کے بعد کھانا کھایا کرتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۹۲۹، مر الحدیث ص ۱۲۸،/ ص ۳۱۶، وص ۸۱۳، وص ۹۲۳۔

تشریح | بعینہ یہ باب ص ۱۲۸ میں گذر چکا ہے۔

﴿باب ۳۳۵۴ القَائِلَةِ فی المَسْجِدِ﴾

مسجد میں قیلولہ کرنا

۵۸۷۱﴿حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ قال حدَّثَنا عَبْدُالعَزِيزِ بنُ اَبِی حازِمٍ عن اَبِی حازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ قال ما كانَ لِعَلیٍّ اسْمٌ اَحَبَّ إلَيهِ مِنْ اَبِی تُرابٍ وَإنْ كانَ لَيَفْرَحُ بِهِ إذَا دُعِیَ بها جاءَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فی البَيْتِ فقال اَيْنَ ابنُ عَمِّكِ فَقالتْ كانَ بَيْنِی وَبَيْنَهُ شَیْءٌ فَغَاضَبَنِی فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِی فقال رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم لِإنْسانٍ انْظُرْ اَيْنَ هُوَ فجاءَ فقال يا رسولَ اللّٰهِ هُوَ فی المَسْجِدِ رَاقِدٌ فجاءَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم وَهُوَ مُضْطَجِعٌ وَقَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عن شِقِّهِ فاصابَهُ تُرابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يَمْسَحُه عنه وَهو يقول قُمْ اَبا تُرَابٍ قُمْ اَبا تُرابٍ مَرَّتَيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ کو (اپنے لئے) کوئی نام ابوتراب سے زیادہ محبوب نہیں تھا جب آپؓ اس کنیت (ابوتراب) سے بلائے جاتے تو آپ بہت خوش ہوتے، ایک روز رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا تو آنحضور ﷺ نے (حضرت فاطمہؓ سے) دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے لڑکے کہاں ہیں؟ (حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کے چچا کے لڑکے نہیں تھے بلکہ فاطمہؓ کے والد محترم حضور اقدس ﷺ کے چچا کے لڑکے تھے مگر اہل عرب باپ کے چچا کو بھی چچا کہہ دیتے تھے) حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ میرے درمیان اور ان کے درمیان کچھ تلخی ہوگئی تھی تو وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر پر) قیلولہ بھی نہیں کیا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ دیکھو تو کہ وہ (علیؓ) کہاں ہیں؟ وہ صاحب (جاکر) واپس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے حالی یہ تھا کہ حضرت علیؓ لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی ہے اور انہیں (یعنی ان کی پیٹھ میں) مٹی لگ گئی ہے پھر رسول اللہ ﷺ ان (کی پیٹھ) سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے قُمْ اَباتراب قم اباتراب (اے ابوتراب اٹھو اے ابوتراب

اٹھو) آپ ﷺ نے دومرتبہ فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی نوم علیؓ فی المسجد نوم القيلولة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۲۹، ومر الحديث ص ۶۳، وص ۵۲۵، وص ۹۱۵ تا ص ۹۱۶۔

﴿باب ۳۳۵۵ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ﴾

جو شخص کہیں ملاقات کیلئے گیا اور ان ہی کے یہاں قیلولہ کیا

فقال من القيلولة یعنی دوپہر دن کو سونا۔

۵۸۷۲﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عَبْدِاللهِ الاَنْصَارِیُّ قال حَدَّثَنِی اَبِی عن ثُمَامَةَ عن اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِیِّ صلى الله عليه وسلم نِطَعًا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا عَلٰى ذٰلِكَ النِّطَعِ فَإِذَا قَامَ النَّبِیُّ صلى الله عليه وسلم اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِی قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِی سُكٍّ قال فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ الوَفَاةُ اَوْصٰى اَنْ يُجْعَلَ فِی حَنُوْطِهِ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ قَالَ فَجُعِلَ فِی حَنُوْطِهِ.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سُلیمؓ (یعنی میری والدہ) نبی اکرم ﷺ کے لئے چمڑے کا فرش بچھادیتی تھیں اور آنحضور ﷺ ان کے یہاں اسی فرش پر قیلولہ فرماتے، پھر جب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوتے تو ام سلیمؓ آنحضور ﷺ کے پسینے اور بال کو لیتیں اور ایک شیشی میں جمع کرتیں پھر ایک سک (ایک خوشبو) میں ملالیتیں، ثمامہ نے بیان کیا جب حضرت انس بن مالکؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ اس سک (جس خشبو میں حضور اقدس ﷺ کا پسینہ مبارک ملا ہوا تھا) میں سے ان کے حنوط میں ملا دیا جائے بیان کیا کہ پھر ان کے حنوط میں وہ خوشبو (جس میں حضور اقدس ﷺ کا پسینہ اور بال تھے) ملائی گئی (جیسا کہ حضرت انسؓ نے وصیت کی تھی چنانچہ وصیت کے مطابق وہ خوشبو ملائی گئی تبرکاً به وعوذة من المكاره)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۲۹۔

تحقیق وتشریح ثُمَامَةَ: بضم الثاء المثلثة وتخفيف الميم ابن عبدالله بن انس الانصاری. (عمدہ)

اُمِّ سُلَيْمٍ: قال الداودی كانت ام سليم وام حرام واخوهما حرام اخوال رسول الله صلى الله عليه وسلم من الرضاعة وقال ابن وهب ام حرام خالة رسول الله صلى الله عليه وسلم

ولم یقل من الرضاعة. (عمدۃ)

ام سلیمؓ کے مختصر حالات کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول ص ۵۳۴۔

نِطعًا: بکسر النون وفتح الطاء المهملة. (قس)

سُكّ: بضم السين المهملة وتشديد الكاف طيب مركب. (مرکب خوشبو)

حَنوط: بفتح الحاء المهملة، خاص اس خوشبو کو کہا جاتا ہے جو مردے کے کفن میں لگانے کے لئے تیار کی جاتی ہے جس میں کافور اور صندل ہوتا ہے۔

شعرہ: بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہاں بال سے مراد وہ بال ہے جو کنگھی کرتے وقت جھڑتے تھے لیکن حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بال ام سلیم نے ابوطلحہؓ سے لئے تھے اور ابوطلحہؓ نے یہ بال اس وقت لئے تھے جب آنحضور ﷺ نے منیٰ میں سر منڈایا تھا۔

۵۸۷۳﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قال حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن اِسْحَاقَ بنِ عبدِاللّٰهِ بنِ اَبِي طَلْحَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ اَنَّه سَمِعَهُ يقولُ كانَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا ذَهَبَ اِلٰى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قالتْ فَقُلْتُ مَايُضْحِكُكَ يارسولَ اللّٰهِ! فَقَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْقَالَ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ يَشُكُّ اِسْحَاقُ قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قال اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.﴾

ترجمہ: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب قبا تشریف لیجاتے تو ام حرام بنت ملحان (انسؓ کی خالہ) کے یہاں بھی تشریف لیجاتے تھے اور وہ حضور اقدس ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں اور ام حرامؓ عبادہ بن صامتؓ کے نکاح میں تھیں، چنانچہ ایک دن آنحضور ﷺ ان کے یہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے آنحضور ﷺ کو کھانا کھلایا تو رسول اللہ ﷺ سو گئے پھر بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، ام حرامؓ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ راہ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کئے گئے کہ وہ اس سمندر کے بیچ میں اس پر سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہیں (یعنی تخت نشیں بادشاہ ہیں) یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر، اسحاق راوی کو شک تھا۔

ام حرامؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ مجھے ان میں سے کردے، آنحضور ﷺ نے دعا کی پھر اپنا سر رکھ کر سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کردے، آنحضور ﷺ نے فرمایا تو پہلے والے لوگوں میں ہے، پھر ام حرامؓ نے معاویہؓ (کی شام پر گورنری) کے زمانہ میں سمندری سفر کیا، اور جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۲۹ تا ص۹۳۰، مر الحديث ص۳۹۱، وص۳۹۲، وص۴۰۳، وص۴۰۵، ياتى ص۱۰۳۶۔

تشریح یہ غزوہ ۲۸ھ میں ہوا، جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت معاویہ بن سفیانؓ ملک شام کے گورنر تھے۔

۳۳۵۶ ﴿بَابُ الجُلُوسِ كَيْفَ مَا تَيَسَّرَ منه﴾

سہولت کے مطابق بیٹھنا

(یعنی آسانی کے ساتھ جس طرح بیٹھ سکتا ہے بیٹھنا جائز ہے، بشرطیکہ بے ستری نہ ہو)

۵۸۷۴ ﴿حدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِاللّٰهِ قال حدَّثَنَا سُفْيانُ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عطاءِ بنِ يَزِيْد اللَّيْثِيِّ عَن اَبِي سَعِيْدِ الخُدْرِيِّ قال نَهَى النَّبِي صلى اللّٰه عليه وسلم عن لِبْسَتَيْنِ وعن بَيْعَتَيْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِ الإنْسَانِ مِنْه شَيٌ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ تابَعَه مَعْمَرٌ ومحمَّدُ بنُ اَبِي حَفْصَةَ وعبدُ اللّٰه بنُ بُدَيْلٍ عنِ الزُّهْرِيِّ.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دو لباس سے اور دو بیع سے منع فرمایا (دو لباس) اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتبار کرنے سے کہ انسان کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو، اور (دو بیع سے) ملامسہ اور منابذہ سے۔ تابعہ اس حدیث کو معمر، محمد بن ابی حفصہ اور عبداللہ بن بدیل نے زہری سے نقل کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم خص النهى بحالتين فيفهم منه ان ما عداهما ليس منهيًا عنه لان الاصل عدم النهى فالاصل الجواز الخ. (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۳۰، ومر طرف اللباس ص۵۳، وفى اثناء الحديث ص۲۶۷، وص۲۸۷،

وص ۲۸۸، وص ۸۶۵، تاص ۸۶۶ بطوله.

تشریح اشتمال الصمّاء اور احتباء کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص ۳۸۰۔

چارزانو بیٹھنا نقل ابن بطال عن ابن طاوس انه کان یکره التربع الخ. (قس)
ابن بطال نے ابن طاؤس سے کراہت نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ نشست ہلاک کرنے والی ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ چارزانو بیٹھنا جائز ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نشست ثابت ہے علامہ قسطلانی فرماتے ہیں "لکن غورض بان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان إذا صلی الفجر تربع فی مجلسه حتی تطلع الشمس رواه مسلم وغیره. (قس)
نیز روایت مافی الباب میں بھی اس کی ممانعت وکراہت کا ذکر نہیں ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۳۳۵۷ مَن ناجٰی بَیْنَ یَدَیِ النَّاسِ﴾

وَمَنْ لَمْ یُخبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِه فإذَا ماتَ اَخبَرَ بِه.

جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی

(کانا پھوسی کی) اور جس نے اپنے ساتھی کا راز نہیں بتایا پھر جب ساتھی کی وفات ہوگئی تو بتایا۔

۵۸۷۵﴿حدَّثنَا مُوسٰی بنُ اِسمَاعِیلَ عن اَبی عَوَانَةَ قال حدَّثنَا فِرَاسٌ عن عَامِرٍ عن مَسْرُوْقٍ حدَّثَتنِی عائِشَةُ اُمُّ المُؤمِنِینَ قالتْ إنَّا کُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم عندَه جَمِیعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِیْ لَا وَاللّٰهِ مَا تَخفٰی مِشْیَتُهَا مِنْ مِشْیَةِ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ قال مَرْحَبًا بِابْنَتِی ثُمَّ اَجلَسَهَا عن یَمِینِه اَوْ عن شِمَالِه ثمَّ سَارَّهَا فَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا فلمَّا رَآی حُزْنَها سَارَّهَا الثَّانِیَةَ إذَا هِیَ تَضْحَکُ فَقُلتُ لَهَا اَنَا مِن بَیْنِ نِسَائِه خصَّکِ رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بِالسِّرِ مِن بَیْنِنَا ثُمَّ اَنْتِ تَبکِیْنَ فلمَّا قامَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم سَاَلْتُها عمَّا سَارَّکِ قالتْ ما کنتُ لِاُفشِیَ علٰی رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم سِرَّه فلمَّا تُوُفِّی صلی اللّٰه علیه وسلم قلتُ لَهَا عزمْتُ عَلَیْكِ بِمَا لِی عَلَیْكِ مِنَ الحَقِّ لَمَّا اَخبَرْتِنِی قالتْ اَمَّا الآنَ فَنَعَمْ فاَخبَرَتْنِی قالتْ اَمَّا حِیْنَ سَارَّنِی فی الاَمْرِ الاَوَّلِ فإنَّه اَخبَرَنِی اَنَّ جِبْرَئِیلَ کانَ یُعَارِضُهُ القُرآنَ کُلَّ سَنَةٍ مرَّةً وإنَّه قد عَارَضَنِی بِهِ العَامَ مَرَّتَیْنِ فلا اَرَی

الاَجَلَ اِلاَّ قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِی فَاِنِّی نِعْمَ السَّلَفُ اَنَالَکِ قَالَتْ فَبَکَیْتُ بُکَائِی الَّذِی رَاَیْتِ فَلَمَّا رَاٰی جَزَعِی سَارَّنِی الثَّانِیَةَ فَقَالَ یَا فَاطِمَةُ اَلاَ تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِی سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ سَیِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.

ترجمہ | مسروق سے روایت ہے کہ مجھ سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے تمام ازواج مطہرات (آنحضور ﷺ کے مرض وفات میں) حضور اقدس ﷺ کے پاس موجود تھیں ہم میں سے کوئی ایسی نہیں تھی جو وہاں موجود نہ ہو کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی تشریف لائیں نہیں خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بالکل مشابہ تھی) جب آنحضور ﷺ نے ان کو دیکھا تو خوش آمدید کہا فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر آپ ﷺ نے انہیں اپنی دائیں طرف یا بائیں جانب بٹھایا (بالشک من الراوی) پھر آہستہ سے ان سے (ان کے کان میں) کچھ فرمایا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں جب آنحضور ﷺ نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا (رنجیدہ دیکھا) تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے تمام ازواج مطہرات میں سے صرف میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کے درمیان صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی پھر آپ رونے لگیں پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھے تو میں نے فاطمہؓ سے پوچھا کہ آپ کے کان میں حضور اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا راز نہیں کھول سکتی اسکے بعد جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اب میں تم کو اپنے حق کی قسم دیتی ہوں جو آپ پر میرا ہے (آخر تو میں ام المؤمنین ہوں) آپ مجھے بتائیں (کہ آنحضور ﷺ نے آہستہ سے آپ کے کان میں کیا فرمایا تھا؟) فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں اب بتا سکتی ہوں چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ نے پہلی مرتبہ مجھ سے سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ مجھ سے جبرئیل علیہ السلام ہر سال قرآن مجید ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال جبرئیل علیہ السلام نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا بلاشبہ میں تیرے لئے ایک اچھا آگے جانے والا (پیش خیمہ) ہوں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی (یعنی حضور ﷺ کا انتقال) جب حضور ﷺ نے میرا غم و پریشانی دیکھی تو آنحضور ﷺ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم سارے مسلمانوں کے عورتوں کی یا فرمایا اس امت کی عورتوں کی (بہشت میں) سردار ہوگی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۰ مر الحديث ص ۵۱۲، وص ۵۲۶، و۵۳۲ فی المغازی ص ۶۳۸۔

تشریح | ملاحظہ فرمائے جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۵۲۸۔

﴿بَابُ ۳۳۵۸ الإِسْتِلْقَاءِ﴾

چت لیٹنا

۵۸۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰه قال حَدَّثَنَا سُفيانُ قال حَدَّثَنَا الزُّهرِيُّ قال اَخبَرَنِي عَبَّادُ بنُ تَمِيمٍ عَن عَمِّه قال رَاَيتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم في المَسجِدِ مُستَلقِيًا وَاضِعًا اِحدٰى رِجلَيهِ عَلَى الاُخرٰى.﴾

ترجمہ | عباد بن تمیم کے چچا حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ ﷺ ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۳۰ مر الحدیث ۶۸، وص۸۸۲ باقی کے لئے دیکھئے جلد سوم ص ۶۷۔

﴿بَابُ ۳۳۵۹ لا يَتَنَاجٰى اِثنَانِ دُونَ الثَّالِثِ﴾

وقولہ تعالٰی: "يٰاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا تَنَاجَيتُم فَلَا تَتَنَاجَوا بِالاِثمِ وَالعُدوَانِ" اِلٰى قولہ "فَلْيَتَوَكَّلِ المُؤمِنُونَ" وقولہ "يٰاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا نَاجَيتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَينَ يَدَي نَجوَاكُم صَدَقَةً" اِلٰى قولہ "وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعمَلُونَ" ٥

(جب کہیں صرف تین آدمی ہوں تو) تیسرے آدمی کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

اور اللہ تعالٰی کا ارشاد: اے ایمان والو جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی پر نہ کرو الی قولہ فلیتوکل المومنون (سورہ مجادلہ آیت: ۹-۱۰)

اور اللہ تعالٰی کا ارشاد: اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو الی قولہ واللہ خبیر بما تعملون. (سورہ مجادلہ آیت: ۱۲)

تشریح | عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وذلک ان الناس سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکثروا حتی شقوا علیہ الخ. (عمدۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کی کثرت کردی

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق گذرا سوالات کی کثرت کو ختم کرنے کے لئے حکم دیا گیا کہ سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات کرلیں تو یہ حکم صحابہ پر شاق گذرا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا، مجاہدؒ سے منقول ہے کہ صدقہ کے حکم کے بعد صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دینار صدقہ کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کی مکاتب بن حیان نے کہا کہ یہ حکم دس دن رہا پھر منسوخ ہوگیا، وعن الکلبیؒ کانت الاساعة من نهار یعنی صرف تھوڑی دیر رہا۔ واللہ اعلم

۵۸۷۷﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰه بنُ يُوسفَ قال اَخبَرنا مالِكٌ ح وحدَّثَنا إسماعِيلُ قال حدَّثَني مالِكٌ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰه اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال إذَا كَانُوا ثَلاثَةً فلا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دونَ الثَّالِثِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسری ساتھی کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۰، تا ص ۹۳۱۔

۳۳۶۰
﴿بابُ حِفْظِ السِّرِّ﴾

راز کو محفوظ رکھنا

یعنی اگر کوئی شخص راز کی بات کہے تو اس کو چھپانا واجب ہے دوسرے کو بتانا جائز نہیں چونکہ وہ امانت ہے۔

۵۸۷۸﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ صَبَّاحٍ قال حدَّثَنا مُعْتَمِرُ بنُ سُليمانَ قال سَمِعْتُ اَبِي قال سَمِعْتُ اَنَسَ بن مالِكٍ قال اَسَرَّ إلَيَّ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ به اَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِي اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِه.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تو میں نے وہ راز کسی کو حضور ﷺ کے بعد بھی نہیں بتایا اور (میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۱ والحديث اخرجه مسلم في الفضائل.

❁ ❁ ❁

﴿باب ۳۳۶۱ إذا كانوا أكثر من ثلاثة فلا بأس بالمسارة والمناجاة﴾

جب تین سے زیادہ آدمی ہوں تو کسی کے ساتھ رازدارانہ بات کرنے اور سرگوشی میں کوئی حرج نہیں

۵۸۷۹﴿حدثنا عثمان حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن عبد الله قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا كنتم ثلاثة فلا يتناج رجلان دون الآخر حتى تختلطوا بالناس أجل أن يحزنه.﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی سرگوشی نہ کریں تیسرے کو چھوڑ کر اس لئے کہ اس کو رنج ہوگا یہاں تک کہ یہ لوگ اور لوگوں سے مل جائیں۔ (مطلب یہ ہے کہ صرف ایک آدمی کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا درست نہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان مفهومه ان لم يكن ثلاثة بل اكثر يتناجى اثنان منهم.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص۹۳۱ والحديث اخرجه مسلم في الاستيذان.

۵۸۸۰﴿حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن شقيق عن عبد الله قسم النبي صلى الله عليه وسلم يوما قسمة فقال رجل من الأنصار إن هذه لقسمة ما أريد بها وجه الله قلت أما والله لآتين النبي صلى الله عليه وسلم فأتيته وهو في ملإ فساررته فغضب حتى احمر وجهه ثم قال رحمة الله على موسى أوذي بأكثر من هذا فصبر.﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن کچھ (مال) تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص (معتب) نے کہا کہ ایسی تقسیم ہے کہ جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں، میں نے کہا سن لو خدا کی قسم میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا اور آنحضور ﷺ اس وقت بہت سے لوگوں میں تشریف فرما تھے تو میں نے آہستہ سے آپ ﷺ کے کان میں یہ بات (معتب کی) نقل کی تو آپ غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہوگیا، پھر فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قول ابن مسعود فاتيته وهو في ملأ فساررته

فإن فی ذالك دلالة علی ان المنع یرتفع إذا بقی جماعة لا یتاذون بالمسارة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۳۱۔

۳۳۶۲ باب طُولِ النَّجْوٰی

وقوله تعالٰی: "وَاِذْهُمْ نَجْوٰی" مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُم بِهَا وَالْمعنٰی يَتَنَا جَوْنَ.

دیر تک سرگوشی کرنا

اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد: "وَاِذْهُم نَجْوٰی" (سورہ بنی اسرائیل ۴۷) میں نَجْوٰی نَاجَيْتُ کا مصدر ہے اس سے ان لوگوں کا وصف بیان کیا ہے اور مفہوم یہ ہے کہ وہ لوگ سرگوشی کرتے ہیں (چپکے سے باہمی مشورہ کرتے ہیں)۔

۵۸۸۱ حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثنا محمَّدُ بنُ جعفرٍ قالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عبدِ العَزِيْزِ عَنْ انسِ بنِ مالكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فَمَا زَالَ يُنَاجِيْهِ حتی نَامَ اَصْحَابه ثم قام فصَلّٰی.

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز (عشاء) کی اقامت کہی گئی اور ایک صاحب رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کرتے رہے اور دیر تک سرگوشی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے صحابہ سونے لگے پھر آنحضور ﷺ اٹھے اور نماز پڑھائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة توخذ من معنی الحدیث.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۳۱، مر الحدیث ص۸۹۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اقامت کے بعد اگر کسی دینی وشرعی ضرورت پر بات کی جائے تو جائز ہے مزید کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص/۲۶۸ کا مقصد۔

۳۳۶۳ باب لا تُتْرَكُ النَّارُ فی البَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے

(سوتے وقت گھر میں آگ نہ چھوڑی جائے بلکہ بجھادی جائے جیسا کہ روایات گذر چکی ہیں بخاری ص۴۶۶، وص۴۶۷، وغیرہ)

۵۸۸۲ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قال حدَّثنا ابنُ عُيَيْنَةَ عنِ الزُّهْرِيِّ عن سالِمٍ عن اَبِيْهِ عن النَّبِيِّ

صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا تَتْرُكُوا النَّارَ فِی بُیُوْتِكُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ نہ چھوڑو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۹۳۱ والحدیث اخرجه مسلم فی الاشربه وابوداؤد فی الادب والترمذی فی الاطعمه وابن ماجه فی الادب. (قس)

۵۸۸۳﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ العَلاءِ قال حدَّثنا اَبُو اُسَامَةَ عن بُرَیْدِ بنِ عبدِاللّٰهِ عن اَبِی بُرْدَةَ عن اَبِی مُوْسٰی قَالَ احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّیْلِ فَحُدِّثَ بِشَانِهِمُ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلّم فقَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر رات کے وقت اپنے اہل کے ساتھ جل گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا حال بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھادیا کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "فَاَطْفِئُوْهَا" لان الطفا عدم ترکها فی البیت عند النوم.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۹۳۱۔

۵۸۸۴﴿حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قال حَدَّثَنَا حمَّادٌ عن كَثِیْرٍ هُوَ ابنُ شِنْظِیْرٍ عن عَطَاءٍ عن جابِرِ بنِ عبدِاللّٰهِ قال قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خَمِّرُوْا الْاٰنِیَةَ وَاَجِیْفُوْا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوْا الْمَصَابِیْحَ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِیْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَیْتِ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (سوتے وقت) برتن ڈھانپ دو اور دروازے بند کرلیا کرو اور چراغوں کو بجھالیا کرو کیونکہ چوہا بعض وقت بتی کھینچ لیتا ہے اور گھر والوں کو جلادیتا ہے (کیونکہ اس سے آگ لگ جاتی ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة مثل ما ذکرنا فی الحدیث السابق.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۹۳۱ مر الحدیث ص۴۶۳، وص۴۶۶، وص۴۶۷، وص۸۴۱، ابو داؤد اشربه، ترمذی استیذان.

﴿بابُ ۳۳۶۴ إغلاقِ الاَبْوَابِ بِاللَّيْلِ﴾

رات کو (سوتے وقت) دروازے بند کرنا

۵۸۸۵﴿حَدَّثَنَا حَسَّان بنُ اَبِی عَبَّادٍ قال حَدَّثنا هَمَّامٌ قال حدَّثنا عطاءٌ عن جابرٍ قال قال النبیُّ صلی الله علیه وسلم اَطْفِئُوْا الْمَصَابِيْحَ بِاللَّيْلِ إذَا رَقَدْتُمْ وغَلِّقُوْا الاَبْوَابَ وَاَوْكُوْا الاَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوْا الطَّعَامَ والشَّرَابَ قال هَمَّامٌ وَاَحْسِبُ قال وَلَو بعُوْدٍ.﴾

ترجمہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو اور دروازے بند کرلیا کرو اور مشکیزہ کا منہ باندھ دو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھانک دو، ہمام نے کہا اور میرا خیال ہے کہ عطاء نے اس حدیث میں یہ بھی کہا اگر چہ ایک لکڑی ہی سے ہو (یعنی کھانا پانی ڈھانکنے کے لئے کوئی برتن نہ ملے تو ایک لکڑی اس پر رکھ دو)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله وغلقوا الابواب.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۳۱ مر الحديث ص ۹۳۱، مر الحديث ۴۶۳ تا ۴۶۴، ص ۴۶۶، ص ۴۶۷۔

تشریح برتنوں کو ڈھانکنے کا حکم اسلئے دیا ہے تا کہ کوئی زہریلا جانور منہ نہ ڈالدے یا چھپکلی اس میں گر کر مر نہ جائے۔ واللہ اعلم

﴿بابُ ۳۳۶۵ الخِتَانِ بَعْدَ ما كَبِرَ وَنَتْفِ الإبِطِ﴾

بڑے ہونے کے بعد ختنہ کرنا اور بغل کے بال اکھاڑنا (یعنی صاف کرنا)

اس باب کا کتاب الاستیذان سے تعلق؟ بظاہر مشکل ہے علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ختنے کی تقریب بالعموم گھر میں ہوتی ہے اور لوگ جمع ہوتے ہیں تو استیذان کی ضرورت پڑتی ہے۔ (کرمانی)

۵۸۸۶﴿حَدَّثَنَا يَحْيٰى بنُ قَزَعَةَ قال حدَّثَنَا إبْرَاهِيْمُ بنُ سَعْدٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن سَعِيْدِ بنِ الْمُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم قال الفِطْرَةُ خَمْسٌ الخِتَانُ وَالإسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الإبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الاَظْفَارِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فطرۃ پانچ ہیں (فطری خصلتیں پانچ ہیں) ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال مونڈنا، اور بغل کے بال اکھاڑنا، (یعنی صاف کرنا) مونچھ کاٹنا، اور ناخن کاٹنا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۹۳۱ مر الحدیث ص۸۷۵۔

تشریح الفطرة ای سنة الانبیاء علیهم السلام الذین امرنا ان نقتدی بهم (عمدہ)

ختان یعنی ختنہ کا شرعی حکم امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک ختنہ سنت ہے لیکن ایسی سنت جو شعائر اسلام میں سے ہے نیز ایک قول واجب ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی سنت ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے۔ امام نوویؒ لکھتے ہیں فالختان واجب عند الشافعی و کثیر من العلماء وسنة عند مالك واکثر العلماء (شرح مسلم ۱/۱۲۸) الختان واجب عند الشافعیة وقال مالك وابو حنیفة سنة (تس)

خصالِ فطرة کے متعلق اختلاف روایات یہاں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو ہے الفِطرة خمس الخ. نیز یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مسلم ص ۱۲۸، وص ۱۲۹ میں بھی ہے، لیکن ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا کی روایت میں ہے: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر من الفطرة قصّ انشارب الخ. مسلم اول، ص ۱۲۹، بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے؟

جواب نمبر ۱: ذکر القلیل لاینافی الکثیر بالفاظ دیگر کہئے کثیر میں قلیل داخل ہے فلہذا تعارض نہیں۔

جواب نمبر ۲: کسی میں حصر کا صیغہ نہیں چنانچہ کثیر والی راویت جو حضرت عائشہؓ سے مسلم شریف میں ہے اسکے الفاظ ہیں عشر من الفطرة یہ مِنْ صاف بتارہا ہے کہ دس میں بھی انحصار نہیں ہے بلکہ منجملہ خصال فطرۃ سے یہ ہیں فلا اشکال

جواب نمبر ۳: یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کو پہلے پانچ کا علم دیا گیا تو پانچ کا ذکر فرمایا پھر علم میں اضافہ ہوا تو دس کا ذکر فرمایا، یعنی حسب موقعہ اور حسب حاجت ذکر فرمایا۔ واللہ اعلم

ختنہ کرنے کا وقت یوم ولادت سے ساتویں دن کر دینا چاہئے یا پھر دس برس کی عمر تک یعنی بالغ ہونے سے پہلے کر دینا چاہئے۔

۵۸۸۷﴿حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قال اَخْبَرنا شُعَیْبُ بنُ اَبِی حَمْزَةَ قال حدَّثنا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قالَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ بعْدَ ثَمَانِیْنَ سَنَة وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کے بعد کلہاڑی سے ختنہ کیا، قدوم دال کی تخفیف یعنی بلاتشدید کے معنی ہیں کلہاڑی جس کی عربی ہے فاس.

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للجزء الاول للترجمة ظاهرة لان ابراهیم علیه السلام اختتن بعد الکبر.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۹۳۱، مز الحدیث ص۴۷۳۔

۵۸۸۸ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ قال حدَّثنا مُغيرَة عن ابى الزِّنادِ وقال بالقَدُومِ وَهُوَ مَوضِعٌ.﴾

یہی حدیث اس سند سے یعنی امام بخاریؒ کی یہ حدیث قتیبہ سے بخاری ص ۴۷۳ میں گذر چکی ہے، امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ لفظ قدوم میں دو روایت ہے شعیب بن ابی حمزہ عن ابی الزناد (جو اوپر گذری ابو الیمان کی سند سے) دال بالتخفیف کے ساتھ یعنی غیر مشدد ہے اور یہاں مغیرہ بن عبدالرحمٰن عن ابی الزناد قدّوم بتشدید الدال ہے جو ایک جگہ کا نام ہے۔

ہوسکتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مجلس قدّوم بتشدید الدال ہو اور جس آلہ سے آپ نے ختنہ کیا ہے وہ قدوم بتخفیف الدال یعنی کلہاڑی ہو۔ واللہ اعلم

۵۸۸۹ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عبدِالرَّحِيمِ قال اَخبَرنَا عَبَّادُ بنُ مُوسٰى قال حدَّثنا إسماعِيلُ بنُ جَعفَرٍ عن إسرَائِيلَ عن اَبِى إسحَاقَ عن سَعِيدِ بنِ جُبَيرٍ قال سُئِلَ ابنُ عبَّاسٍ مِثلُ مَنْ اَنتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِىّ صلى الله عليه وسلم قال اَنَا يَومَئِذٍ مَختُونٌ قال وكانُوا لا يَختِنُونَ الرَّجُلَ حتّى يُدرِكَ وَقال ابنُ إدرِيسَ عن اَبِيهِ عن اَبِى إسحَاقَ عن سَعِيدِ بنِ جُبَيرٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ قُبِضَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم وَاَنَا خَتِينٌ.﴾

ترجمہ | سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی آپ کس عمر کے تھے (آپ کی عمر کیا تھی؟) ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا، اور فرمایا کہ اہل عرب کی عادت تھی کہ جب تک لڑکا جوانی کے قریب نہ ہوتا اس کا ختنہ نہ کرتے، اور ابن ادریس (عبداللہ بن ادریس) نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

افادہ: اگر کوئی غیر مسلم بڑی عمر میں اسلام سے مشرف ہونا چاہے، مثلاً ادھیڑ ہے تو ختنہ لازم نہ کیا جائے ختنہ اسلام میں نہ فرض ہے نہ شرط، اب اگر نومسلم بخوشی راضی ہو تو ختنہ کے لئے کہا جاسکتا ہے بشرطیکہ اس کی قوت وصحت اجازت دے۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى كونه مشتملا على الخِتَان وهذا المقدار كاف.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۲۔

حضرت ابن عباسؓ: مختصر حال کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۱۱۴۔

﴿بَابٌ ۳۳۶۶ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إذَا شَغَلَهُ عن طَاعَةِ اللّٰهِ﴾

وَمَنْ قال لِصَاحِبِه تَعَالَ لِاُقَامِرُكَ وقولُه تعالىٰ "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشتَرِى لَهْوَ الحَدِيثِ

لِيُضِلَّ عن سَبِيْلِ اللّٰهِ".

ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کردے باطل ہے

اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ میں تجھ سے جوا کھیلوں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَمِنَ النَّاسِ مَن الآية (سورہ لقمان) بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے کے لئے کھیل کود کی باتوں (قصے کہانیاں، گانے بجانے) کے خریدار بنتے ہیں الخ۔

(شان نزول کے لئے روح المعانی یا معارف القرآن مفتی صاحبؒ کا مطالعہ کیجئے)۔

۵۸۹۰ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عَنْ ابنِ شِهابٍ قال أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بنُ عبدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قال قال رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم مَن حَلَفَ مِنكُمْ فقال فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قال لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں کہا "لات وعزی کی قسم" تو پھر اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہئے (یعنی تدارک کے لئے کلمہ توحید پڑھ لینا چاہئے) اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ کرنا چاہئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الحلف باللات لهو شاغل عن الحلف بالحق فيكون باطلاً.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۹۳۲، و مر الحديث ص۷۲۱، وص۹۰۲، ياتى ص۹۸۴۔

تشریح ضرور دیکھئے نصر الباری جلد نہم ص۶۳۱: "حلف باللات و العزّى".

﴿بابُ ۲۳۶۷ مَاجَاءَ فِي البِنَاءِ﴾

وَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ البُهْمِ فِي البُنْيَانِ.

عمارت بنانے کے متعلق روایات

اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ کالے اونٹوں کے چرواہے لمبی لمبی عمارتوں کے بنانے میں تفاخر کرنے لگیں (امیر بن جائیں)۔

(اس کی تشریح کے لئے نصر الباری جلد اول ص ۳۳۶ کا مطالعہ کیجئے)۔

۵۸۹۱ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قال حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عن سَعِيْدٍ عَنْ ابنِ عُمَرَ قال رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بَنَيْتُ بِيَدَيَّ بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ المَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا اَعَانَنِي عَلَيْهِ اَحَدٌ مِن خَلْقِ اللهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دیکھا میں نے آنحضور ﷺ کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا جو بارش سے مجھے بچائے اور دھوپ سے سایہ دے، اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی (یعنی میں نے خود بنایا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "بنيت بيدى بيتا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۲، والحديث اخرجه ابن ماجه فى الزهد.

۵۸۹۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِاللهِ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قال عَمْرٌو قال ابْنُ عُمَرَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قال سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ اَهْلِهِ فقال وَاللهِ لَقَدْ بَنَى قال سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قال قَبْلَ اَنْ يَبْنِيَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا واللہ! نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد نہ میں نے کسی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا۔ سفیان نے بیان کیا پھر میں نے ان کے بعض گھر والوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا واللہ! انہوں نے (گھر) بنایا، سفیان نے کہا میں نے کہا شاید یہ بات انہوں نے عمارت بنانے سے پہلے کہی ہو۔ وهو اعتذار حسن من سفيان رحمه الله تعالى.

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ايضا ماذكر فى الذى قبله.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۲۔

افادہ: حضرت ابن عمرؓ کا ارشاد: ماوضعت لبنة الخ سے یہ مراد لیا جائے کہ ضرورت سے زائد کوئی عمارت نہیں بنائی تو اشکال ختم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

* * *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿كِتَابُ الدَّعْوَاتِ﴾

اى هٰذا كتابٌ فى بيان الدعوات.

دَعَوات: بفتح الدال والعين المهملتين، جمع دَعْوة بفتح اوله، مصدر يراد به الدعاء.

﴿بابُ ۳۳۶۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "اُدْعُوْنِى اَسْتَجِبْ لَكُمْ ....."﴾

..... اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ" (المومن/۶۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا

(مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا) بلا شبہ جو لوگ میری عبادت (بندگی) سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

دعاء کے فضائل ودرجات آیت کریمہ میں دعاء مانگنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی قبولیت کا وعدہ کیا گیا اور جو دعا نہ مانگے اس کے لئے عذاب کی وعید آئی ہے۔

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعاء سے زیادہ کوئی چیز مکرم نہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: الدّعاء مخ العبادة دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی عن انسؓ)

(۳) آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے: من لم يسئل الله يغضب عليه جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا ہے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ (ترمذی وغیرہ)

مزید کے لئے معارف القرآن مفتی صاحبؒ جلد ہفتم کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابٌ ۳۳۶۹ وَلِكُلِّ نَبِىٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ﴾

ہر نبی کو ایک دعا مستجاب حاصل ہوتی ہے

۵۸۹۳﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قال حدَّثنا مالكٌ عن اَبِى الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ

رَسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قال لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ یَدْعُو بِهَا وَاُرِیْدُ اَنْ اَخْتَبِیَ دَعْوَتِی شَفَاعَةً لِاُمَّتِی فِی الْآخِرَةِ وَقال مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِی عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عَنِ النبیِ صلی اللّٰه علیه وسلم قال کُلُّ نَبِیٍّ سَاَلَ سُؤلًا اَوْ قال لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَابِهَا فَاسْتُجِیْبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِی شَفَاعَةً لِاُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک دعا ہے جسے وہ کرتا ہے (تو ضرور قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں، اور معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی نے (حق تعالیٰ سے) ایک سوال پیش کیا ہے یا فرمایا ہر نبی نے ایک ایک دعا کی اور وہ دعا قبول کی گئی لیکن میں نے اپنی یہ دعا (جس کا قبول ہونا یقینی ہے) اٹھا رکھی ہے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۹۳۲ یاتی فی التوحید ص۱۱۱۳۔

﴿بابٌ ۳۳۷۰ اَفْضَلِ الإسْتِغْفَارِ﴾

وقوله تعالیٰ: "واسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ إنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا یُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْکُمْ مِدْرَارًا وَیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنَّاتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْهَارًا (نوح)
وقوله تعالیٰ: "والَّذِیْنَ إذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ الآیة (آل عمران ۱۳۵)

افضل ترین استغفار

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اپنے رب سے مغفرت چاہو (بخشش مانگو) بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے (تم اگر مالک سے گناہوں کی معافی چاہو گے تو) تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ عطا فرمائے گا اور تمہیں نہریں عنایت کرے گا۔
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور وہ لوگ جب کسی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں سے معافی چاہیں الآیۃ۔

۵۸۹۴﴿حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قال حَدَّثَنا عبدُالوَارِثِ قال حَدَّثَنَا الحُسَیْنُ قال حَدَّثَنا عبدُاللّٰهِ

بنُ بُرَيدَةَ قال حدَّثني بُشَيرُ بنُ كَعبٍ العَدَوِيّ قال حدَّثني شَدَّادُ بنُ اَوسٍ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال سَيِّدُ الاِستِغفارِ اَن يَقُولَ العَبدُ اَللّٰهُمَّ اَنتَ رَبّي لا اِلٰهَ اِلاَّ اَنتَ خَلَقتَني وَاَنَا عَبدُكَ وَاَنَا عَلى عَهدِكَ وَوَعدِكَ ما استَطَعتُ اَعُوذُبِكَ مِن شَرِّ ما صَنَعتُ اَبُوءُ لَكَ بِنِعمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوءُ بِذَنبي فاغفِرلي فإنّه لا يَغفِرُ الذُّنُوبَ إلّا اَنتَ قال ومَن قالَها مِنَ النَّهارِ مُوقِنًا بِها فَماتَ مِن يَومِهٖ قَبلَ اَن يُمسِيَ فَهُوَ مِن اَهلِ الجَنَّةِ وَمَن قالَها مِنَ اللَّيلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِها فَماتَ قَبلَ اَن يُصبِحَ فَهُوَ مِن اَهلِ الجَنَّةِ.

ترجمہ حضرت شداد بن اوس انصاریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سید الاستغفار یہ دعا ہے کہ بندہ اس طرح دعا کرے اللّٰھم انت ربّی الخ اے اللہ تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں اور ان برائیوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر تیری نعمتیں ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں معاف کرسکتا آنحضور ﷺ نے فرمایا جس نے اس دعا پر یقین رکھتے ہوئے دن میں کہا اور اسی روز شام ہونے سے پہلے مرگیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں یہ کہہ لیا پھر صبح ہونے سے پہلے مرگیا تو وہ جنتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله سيد الاستغفار لان السيد فى الاصل الرئيس الذى يقصد فى الحوائج ويرجع اليه فى الامور ولما كان هذا الدعا جامعا لمعانى التوبة كلها استعير له هذا الاسم الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۳۲ تا ۹۳۳ ياتى ص۹۳۶۔

باب ۳۳۷۱ اسْتِغفَارِ النَّبيِّ صلى الله عليه وسلم فى اليَومِ وَاللَّيلَةِ

نبی اکرم ﷺ کا دن اور رات میں استغفار

۵۸۹۵ حَدَّثَنا اَبُو اليَمانِ قالَ اَخبَرَنا شُعَيبٌ عنِ الزُّهرِيِّ قالَ اَخبَرَني اَبُو سَلَمَةَ بنُ عبدِالرَّحمٰنِ قال قال اَبُو هُرَيرَةَ سَمِعتُ رَسولَ الله صلى الله عليه وسلم يَقُولُ وَاللهِ إنّي لَاَستَغفِرُ اللهَ وَاَتُوبُ إلَيهِ فى اليَومِ اَكثَرَ مِن سَبعينَ مَرَّةً.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا واللہ! میں دن میں

۷۰ مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اوضح الاجمال الذى فى الترجمة من كمية استغفار النبى صلى الله عليه وسلم فى اليوم وإنه اكثر من سبعين مرّة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۳۳۔

تشریح یہ استغفار و توبہ آنحضور ﷺ کا اظہار عبودیت کے لئے تھا یا امت کی تعلیم کے لئے اس لئے کہ آنحضور ﷺ معصوم و مغفور لہ تھے، ستر بار سے مراد خاص عدد سے زیادہ بھی مراد ہو سکتی ہے بعض روایت میں سو بار مذکور ہے۔ واللہ اعلم

﴿بابُ ۳۳۷۲ التَّوبَةِ﴾

قال قتادة: تُوْبُوْا إلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ

توبہ کا بیان

قتادہ نے بیان کیا کہ توبوا إلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا میں نصوح سے مراد سچی اور خالص توبہ ہے۔

مزید تشریح کے لئے نصر الباری اول ص ۳۶۰ رد دیکھ لیا جائے۔

۵۸۹۶﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ يُوْنُسَ قال حدَّثَنا اَبُوْ شِهَابٍ عنِ الاَعْمَشِ عن عُمَارَةَ بنِ عُمَيْرٍ عنِ الحَارِثِ بنِ سُوَيْدٍ قال حدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عنِ النبى صلى اللّٰه عليه وسلم وَالآخَرُ عن نَفْسِه قال إنَّ المُؤمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَه كَانَّه قاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإنَّ الفاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَه كَذُبَابٍ مرَّ عَلٰى اَنْفِهِ فقال به هٰكذا قال اَبُوْ شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ اَنْفِهِ ثمَّ قال لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوبَةِ العَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَل مَنْزِلًا وَبِهٖ مَهْلَكَةٌ وَمَعَه راحِلَتُهُ عَلَيْها طَعَامُهُ وَشَرابُه فَوَضَعَ رَاسَه فَنَامَ نَومَةً فاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتّٰى إذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الحَرُّ والعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قالَ اَرْجِعُ إلٰى مَكَانِى فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثمَّ رَفَعَ رَاسَه فإذا رَاحِلَتُه عِنْدَه تابَعَه اَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيْرٌ عنِ الاَعْمَشِ وقال اَبُواُسَامَةَ حدَّثَنَا الاَعْمَشُ قال حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قال سَمِعْتُ الحَارِثَ وَقَالَ شُعْبَةُ وابُو مُسْلِمٍ عنِ الاَعْمَشِ عن إبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ عنِ الحارِثِ بنِ سُوَيْدٍ وقال اَبُومُعَاوِيَة حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عن عُمَارَةَ عنِ الاَسْوَدِ عن عبدِاللّٰه وعن إبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ عنِ الحَارِثِ بنِ سُوَيْدٍ عن عبدِاللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حارث بن سوید نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں ان میں سے ایک نبی اکرم ﷺ سے اور دوسری اپنی طرف سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (اپنی طرف سے) کہا مؤمن اپنے گناہوں کو ایسا جانتا ہے (محسوس کرتا ہے) جیسے وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر گر پڑے گا، اور بدکار اپنے گناہوں کو ایسا جانتا ہے جیسے مکھی ناک پر سے گذری تو اس نے ہاتھ سے اس طرح کیا (یعنی ہاتھ سے دفع کیا، ہانک دیا) ابو شہاب نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک پر اشارہ کیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی جگہ اترا جہاں خطرہ تھا اور اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر اس کے کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں پھر وہ (تکیہ پر) سر رکھ کر سو گیا ہو، اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو (یا اللہ اب میں کیا کروں سواری کی تلاش میں چاروں طرف چکر لگائے) بالآخر گرمی کی شدت اور پیاس یا جو اللہ نے چاہا (شک من ابی شہاب) اسے سخت لگ جائے اس نے سوچا کہ میں اپنی پہلی جگہ لوٹ جاؤں چنانچہ لوٹا اور سو گیا ایک نیند پھر سر اٹھایا تو دیکھا کہ اس کی سواری (مع کھانے پینے کی ساری چیزوں کے ساتھ) اس کے پاس ہے ابو شہاب کے ساتھ اس حدیث کو ابو عوانہ اور جریر نے بھی اعمش سے روایت کی۔

وقال ابو اسامة: اور ابو اسامہ: (حماد بن اسامہ) نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا ہم سے عمارہ بن عمیر نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے حارث بن سوید سے سنا، وقال شعبة اور شعبہ بن حجاج اور ابو مسلم (عبید اللہ بن سعید) نے اس کو اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے روایت کیا وقال ابو معاوية اور ابو معاویہ نے بیان کیا **حدثنا الاعمش الى آخره عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه.**

مطابقتہ للترجمۃ | **مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لَلّٰهُ افرح بتوبة العبد الخ.**

تعدد موضعہ | **والحديث هنا ص ۹۳۳۔**

۵۸۹۷﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قال اَخْبَرَنَا حَبَّانُ قال حدَّثَنا هَمَّامٌ قال حدَّثَنا قَتَادَةُ قال حدَّثَنا اَنَسٌ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وحَدَّثَنَا هُدَبَةُ قال حدَّثَنا هَمَّامٌ قال حدَّثَنا قَتَادَةُ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى الله عليه وسلم اللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُم سَقَطَ عَلٰى بَعِيرِهٖ وقد اَضَلَّهُ في اَرْضٍ فَلَاةٍ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے تم میں کے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے اپنا (گم شدہ) اونٹ پالیا حالانکہ اس نے ایک چٹیل میدان (بے آب ودانہ جنگل) میں گم کر دیا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | **مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.**

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۳۳۔

تشریح | افرح از فرح من سمع خوش ہونا اور خوشی کے لئے تغیر لازم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایسی صفت سے منزہ اور پاک ہے جو تغیر کی مقتضی ہو، یہاں لازم معنی مراد ہے قاعدہ ہے کہ جب کوئی کسی سے خوش ہوتا ہے تو اس کی غلطیوں کو معاف کردیتا ہے اور اس پر انعام واکرام کرتا ہے یہاں یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کردیتا ہے اور اس پر انعام واکرام کرتا ہے۔

﴿بَابُ ۳۳۷۳ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الأَيْمَنِ﴾

داہنی کروٹ پر لیٹنا

۵۸۹۸﴿حَدَّثَنا عبدُاللهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثنا هِشَامُ بنُ يُوسُفَ قال اَخْبَرنَا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ احْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً فإذا طَلَعَ الفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الأَيْمَنِ حتى يَجِيْئَ المُؤَذِّنُ فيُؤْذِنَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ رات میں (تہجد کی) کی گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے جب صبح صادق ہوجاتی تو دو ہلکی رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھتے اس کے بعد داہنی کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن آتا اور آپ ﷺ کو نماز فجر کی اطلاع دیتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "ثم اضطجع علی شقہ الایمن".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۳۳، مر الحدیث ص۱۳۵، وص۱۵۱، وص۱۵۶۔

﴿بَابُ ۳۳۷۴ إذَا بَاتَ طَاهِرًا وَفَضْلِه﴾

جب کوئی شخص طہارت کی حالت میں رات گذارے اور اس کی فضیلت کا بیان

۵۸۹۹﴿حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنا مُعْتَمِرٌ قال سمِعْتُ مَنْصُورًا عن سَعْدِ بنِ عُبَيْدَةَ قال حدَّثَنِي البَرَاءُ بنُ عَازِبٍ قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضوئَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الأَيْمَنِ وقُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِي

إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ إِلَيْكَ وَاَلْجَاتُ ظَهْرِىْ إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِى اَنْزَلْتَ وبِنَبِيِّكَ الَّذِى اَرْسَلْتَ فإن مُتَّ مُتَّ عَلَى الفِطْرَة فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ ما تقولُ فقلتُ اسْتَذْ كِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِى اَرْسَلْتَ قال لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِى اَرْسَلْتَ.﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنی خوابگاہ پر (سونے کے لئے) آؤ تو نماز کے لئے وضو کی طرح وضو کرلو پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو: (ترجمہ) اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالہ کردیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کردیا اور میں نے اپنی پیٹھ تجھ پر ٹیک دی (تجھ پر بھروسہ کیا) میری تمام رغبتیں اور رہبتیں تیری طرف ہیں (یعنی تیرے عذاب سے ڈر کر اور تیرے ثواب کی امید کر کے بھروسہ کیا) تیرے سوا کہیں جائے پناہ اور مقام نجات نہیں میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیری نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے، پس اگر تم مر گئے تو تم فطرت (دین اسلام) پر مروگے اوران دعائیہ کلمات کو (رات کی) آخری بات بناؤ جنہیں تم اپنی زبان سے ادا کرو، براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان دعائیہ کلمات کو یاد کرلوں (چنانچہ میں نے آنحضور ﷺ کے سامنے ان دعائیہ کلمات کو دہرایا جب میں اس جگہ پر پہنچا آمنت بکتابك الذى انزلتَ تو اس کے بعد میں نے یوں کہا) وبرسولك الذى ارسلتَ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں (یوں کہہ) وبنبيك الذى ارسلت.

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فتوضا وضوئك للصلوٰة ثم اضطجع".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۳۳ تا ص۹۳۴، ياتى ۱۱۱۵، مر الحديث ص۳۸۔

تشریح مواضع اور تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص۱۹۶ الخ

﴿بابُ ۳۳۷۵ ما يقولُ إذَا نامَ﴾

سوتے وقت کیا دعا پڑھے؟

۵۹۰۰﴿حدَّثَنا قَبِيصَةُ قال حدَّثَنا سُفيانُ عن عَبدِ المَلِكِ عن رِبْعِيِّ بنِ حِرَاشٍ عن حُذَيْفَةَ بن اليَمَانِ قال كانَ النَّبى صلى الله عليه وسلم إذَا آوى إلى فِرَاشِهٖ قال بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيى وَإذَا قامَ قال الحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اَحْيانا بَعْدَ ما اَمَاتَنا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ کہتے اے اللہ میں تیرا ہی نام لے کر مرتا (سوتا) ہوں اور تیرا ہی نام لے کر زندہ رہتا ہوں اور جب اٹھتے (سو کر بیدار ہوتے) فرماتے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا (جگایا) اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کردی تھی (سلا دیا تھا) اور اسی کی طرف جانا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة هذا اوضح ما ابهمه في الترجمة لان فيه الارشاد الى ما يقول الشخص عند النوم وزيادة ما يقول عند قيامه من النوم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۴، ياتی ص۹۳۴، وص۹۳۶، ویاتی فی التوحید ص۱۱۰۰، والحديث اخرجه ابو داؤد في الادب والترمذى واخرجه النسائى في اليوم والليلة وابن ماجه في الدعاء.

۵۹۰۱﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ الرَّبِيعِ وَمحمَّدُ بنُ عَرعَرَةَ قالا حدَّثَنا شُعْبَةُ عن اَبِى إسْحَاقَ سَمِعَ البَرَاءَ بنَ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَمَرَ رَجُلًا ح وَحدَّثَنا آدَمُ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ قال حدَّثَنا اَبُو إسْحَاقَ الهَمْدَانِيُّ عنِ البَراءِ بنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَوْصٰى رَجُلا فقال إذَا اَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فقُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي إلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ إلَيْكَ ووَجَّهتُ وَجْهِي إلَيْكَ وَالْجَاْتُ ظَهْرِىْ إلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِى اَنْزَلْتَ وبِنَبِيِّكَ الَّذِى اَرْسَلْتَ فإنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الفِطْرَةِ.﴾

ترجمہ | ابو اسحاق سبیعیؒ (تابعی) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو حکم دیا۔ دوسری سند۔ اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسحاق ہمدانی نے بیان کیا انہوں نے حضرت براء بن عازبؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو وصیت کی اور فرمایا کہ جب (سونے کے لئے) بستر پر جانے لگو تو یہ دعا کہو اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تجھے سونپا اور اپنے آپ کو تیری طرف متوجہ کیا اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا تیرے ثواب کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے، تیرے سوا کہیں جائے پناہ اور مقام نجات نہیں میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جنہیں تو نے بھیجا پھر اگر مرا تو فطرت (دین اسلام) پر تیرا خاتمہ ہوا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة هذا حديث مثل حديث حذيفه اخرجه عن البراء بن عازب من وجهين.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۴، مر الحديث ص۳۸، وص۹۳۳، ياتی ۱۱۱۵۔

﴿باب ۳۳۷۶ وَضعِ اليَد اليُمنىٰ تحتَ الخَدِّ الاَيْمَنِ﴾

(سونے میں) دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا

۵۹۰۲﴿حَدَّثَنا مُوسىٰ بنُ إسماعِيلَ قال حَدَّثَنا أبو عَوانَةَ عن عبدِ المَلِكِ عن رِبْعِيٍّ عن حُذَيفَةَ قال كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إذا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَه تَحتَ خَدِّهِ ثُمَّ يقولُ اَللّٰهُمَّ بِاسمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيىٰ وإذا استَيقَظَ قال الحَمْدُ للهِ الَّذِي اَحْيانا بَعْدَ ما اَمَاتَنا وَإلَيهِ النُّشُورُ.﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں اور جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے زندہ کیا اس کے بعد کہ ہمیں موت (یعنی نیند) دے دی تھی اور اسی کی طرف ہم کو (قیامت کے روز) اٹھ کر جانا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وضع يده تحت خده" مطابقت میں امام نے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۴، مر الحديث ص ۹۳۴، ياتی ص ۹۳۶، وص ۱۱۰۰۔

﴿باب ۳۳۷۷ النَّوم عَلَى الشِّقِّ الاَيْمَنِ﴾

دائیں کروٹ پر سونا

۵۹۰۳﴿حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنا عبدُالوَاحِدِ بنُ زِيَادٍ قال حَدَّثَنا العَلاءُ بنُ المسيَّبِ قال حدَّثَنِي اَبِي عنِ البَرَاءِ بنِ عازِبٍ قال كانَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم إذَا اَوىٰ إلىٰ فِرَاشِهِ نامَ عَلىٰ شِقِّهِ الاَيْمَنِ ثُمَّ قال اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي إلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي إلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهرِي إلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إلَيْكَ لامَلْجَاَ وَلامَنْجَاَ مِنكَ إلّا إلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ وقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تحتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الفِطْرَةِ قال

اَبُوعبدِاللّٰهِ اسْتَرْهَبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوتٌ مُلْكٌ مَثَلُ رَهَبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ وَيقالُ تُرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَرْحَمَ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی خوابگاہ پر جاتے تو دائیں کروٹ پر سوتے اور پھر کہتے "اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ إِلَيْكَ وَاَلْجَاتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لامَلْجأً وَلامَنْجاً مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ دعا پڑھی پھر اسی رات اس کی وفات ہوگئی تو اس کی وفات فطرت (دین اسلام) پر ہوئی (ایمان پر خاتمہ ہوا)۔

قال ابو عبدالله الخ: چونکہ حدیث میں رھبة کا لفظ آیا ہے تو اس مناسبت سے امام بخاریؒ نے استرھبوھم کی تفسیر کردی (جو سورہ اعراف آیت ۱۱۶/ میں آیا ہے) امام بخاریؒ نے کہا کہ استرھبوھم رھبة سے مشتق ہے (جس کے معنی خوف کے ہیں) ملکوت بمعنی ملک ہے (یعنی سلطنت) جیسے کہتے ہیں رہبوت رحموت سے بہتر ہے اور کہا جاتا ہے ڈرانا رحم کرنے سے بہتر ہے (ڈرایا جانا رحم کئے جانے سے بہتر ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "نام على شقه الايمن".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۴، مر الحديث ص ۳۸، وص۹۳۳، ويأتي ص۱۱۱۵۔

﴿بابُ ۳۳۷۸ الدُّعاءِ إذَا انْتَبَهَ من اللَّيلِ﴾

رات میں جاگنے کے وقت کی دعا

۵۹۰۴﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِاللّٰهِ قال حدَّثَنا ابنُ مَهْدِيٍّ عن سُفيانَ عن سَلَمَةَ عن كُرَيْبٍ عنِ ابنِ عبَّاسٍ قال بِتُّ عندَ مَيْمُونَةَ فقامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَاَتَى حَاجَتَه فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نامَ ثُمَّ قامَ فَاَتَى القِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءً بين وُضُوئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فصَلَّى فقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ ان يَرٰى اَنِّي كُنْتُ اَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فقامَ يُصَلِّي فقُمْتُ عن يَسَارِه فَاَخَذَ بِاُذُنِي فَاَدَارَنِي عن يَمِينِه فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهُ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فنامَ حتى نَفَخَ وكانَ إذَا نامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلالٌ بالصَّلٰوةِ فصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكانَ فى دُعائه اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فى قَلْبِي نُوْرًا وفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وعن يَمِينِي نُورًا وعن يَسَارِي نُوْرًا و فَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاَمَامِي

نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا قال كُرَيْبٌ وسَبْعٌ فِي التَّابُوْتِ فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ العَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں ایک رات (اپنی خالہ) حضرت میمونہؓ کے پاس رہ گیا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے اپنی حاجت پوری کی پھر اپنا چہرہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر سو گئے اس کے بعد آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور مشک کا بندھن کھولا اور درمیانی وضو کیا، نہ بہت پانی بہایا (یعنی ہر عضو کو تین مرتبہ سے کم دو دو مرتبہ دھویا) البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا (یعنی پورا وضو کیا) پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو میں بھی کھڑا ہوا اور انگڑائی لینے لگا اس بات کو ناپسند کرنے کی وجہ سے کہ آنحضور ﷺ یہ سمجھیں کہ میں آپ ﷺ کا انتظار کر رہا ہوں (مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے انگڑائی لے کر یہ دکھلایا کہ میں ابھی تک غافل سو رہا تھا اب بیدار ہوا ہوں) چنانچہ میں نے بھی وضو کیا اور آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے میرا کان پکڑ کر (اپنے پیچھے سے) گھما کر دائیں طرف کر لیا پھر آپ ﷺ کی نماز تیرہ رکعتیں پوری ہوئیں پھر آپ ﷺ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آنحضور ﷺ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے پھر بلالؓ نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ ﷺ نے (صبح کی) نماز پڑھائی اور (جدید) وضو نہیں کیا اور آنحضور ﷺ اپنی دعا میں یہ فرماتے تھے اے اللہ میرے قلب میں نور پیدا کر اور میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں نور پیدا کر، میرے بائیں نور پیدا کر، میرے اوپر نور پیدا کر، میرے نیچے نور پیدا کر، میرے آگے نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر، (الغرض) مجھے سرتاپا نور بنا دے، اور کریب نے بیان کیا کہ تابوت میں سات نور تھے (آپ ﷺ کے اعضاء جسم یعنی گوشت، خون اور بال وغیرہ میں انوار تھے، یعنی آنحضور ﷺ مجسم نور تھے) پھر میں حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ایک شخص (علی بن عبداللہ بن عباس) سے ملا تو انہوں ان چیزوں کے متعلق مجھ سے حدیث بیان کی (جن چیزوں میں آنحضور ﷺ نے نور کی درخواست کی تھی) چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے دعا کی میرے پٹھے، میرے گوشت میرے خون اور میرے بال اور میری کھال اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا (میری ہڈی اور چربی)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۳۴ تا ۹۳۵، مر الحديث ص ۲۲، وص ۲۵، وص ۹۷، وص ۱۰۰ وص ۱۰۱، وص ۱۱۸، وص ۱۳۵، باقی کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۶۔

۵۹۰۵﴿حَدَّثَنِي عبدُاللهِ بنُ مُحَمَّدٍ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قال سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بنَ أَبِي مُسْلِمٍ عن طَاوُسٍ عن ابنِ عباسٍ قال كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قال اللّٰهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ

السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ ووَعْدُكَ الحق وقولُكَ حَقٌّ وَقولُكَ حَقٌّ وَلِقَاءُ كَ حَقٌّ وَالجنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِي ما قَدَّمتُ وَمَا أَخَّرتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لا إِلٰهَ غَيْرُكَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اللّٰهم لك الحمد الخ اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا نور ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں محمد (ﷺ) حق ہیں اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا تیری طرف رجوع کیا تیرے ہی مدد سے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور تجھ ہی کو حاکم بنایا پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی اور وہ بھی جو کھل کر کی تو ہی سب سے پہلے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۹۳۵، مر الحديث ص ۱۵۱، وص ۱۰۹۸، وص ۱۱۰۸، وص ۱۱۱۶، باقی کے لئے دیکھئے جلد چہارم ص ۳۲۹۔

﴿ باب ۳۳۷۹ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ عندَ المَنَامِ ﴾

سوتے وقت تسبیح (سبحان اللّٰه) اور تکبیر (اللّٰه اکبر) کہنا (نیز الحمد للّٰه کہنا)

۵۹۰۶ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عن ابن أَبِي لَيْلَى عن عَلِيٍّ أَنَّ فاطِمَةَ شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى فَأَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلم تجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فلمَّا جاءَ أَخْبَرَتْهُ قال فجاءَنا وقد أخذنا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقُومُ فقال مَكَانَكَ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حتى وجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فقال أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ إذا أَوَيْتُما إِلٰى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُما

مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلاثًا وَثَلاثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلاثًا وَثَلاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلاثًا وَثَلاثِيْنَ فَهٰذَا خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ وعن شُعْبَةَ عن خَالِدٍ عن ابنِ سِيرِيْنَ قال التَّسْبِيْحُ اَرْبَعٌ وَّثَلاثُوْنَ.﴾

ترجمہ | حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی (پیسنے) کی وجہ سے اپنے ہاتھ کی تکلیف کی شکایت کی اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک خادم (خادمہ) مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں لیکن آنحضور ﷺ نہ ملے (حضور ﷺ اس وقت گھر میں نہ تھے) تو حضرت فاطمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا (اور چلی گئیں) پھر جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ ہمارے یہاں اس وقت تشریف لائے جب ہم (سونے کے لئے) بستر پکڑ چکے تھے میں نے (آنحضور ﷺ کو دیکھ کر) اٹھنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی جگہ رہو پھر آپ ﷺ ہم دونوں (میاں بیوی) کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو تینتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور تینتیس بار الحمدللہ کہو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور شعبہ سے روایت ہے ان سے خالد نے ان سے محمد نے بیان کیا کہ سبحان اللہ چونتیس مرتبہ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۵، مر الحديث ص ۴۳۹، وص ۵۲۵ تا ص ۵۲۶، وص ۸۰۷، وص ۸۰۸۔

﴿ بَابُ ۳۳۸۰ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِندَ النَّوْمِ ﴾

سوتے وت پناہ مانگنا اور تلاوت کرنا

۵۹۰۷ ﴿حَدَّثَنَا عبدُاللهِ بنُ يوسُفَ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ قال حدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عن عائِشَةَ اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كانَ إِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدِهِ فَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی خوابگاہ پر تشریف لے جاتے تو معوذات پڑھ کر اپنے دست مبارک پر پھونکتے اور ہاتھوں کو اپنے جسم پر پھیر لیتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۵، مر الحديث ص ۷۵۰، وص ۸۵۵۔

باب ۳۳۸۱

بالتنوین بغیر ترجمة كالفصل من الباب السابق

۵۹۰۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ يُونُسَ قال حدَّثنا زُهَيْرٌ قال حَدَّثنا عُبَيْدُاللّٰهِ بنُ عُمَرَ قال حدَّثنِي سعيدُ بنُ اَبِي سَعِيْد المَقْبُرِيُّ عن اَبِيْهِ عن اَبِي هُرَيْرَة قال قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ إلىٰ فِراشِه فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَه بِدَاخِلَةِ إزَارِه فإنّه لا يَدْرِي ما خلَفَه عَلَيْهِ ثُمَّ يقولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وبِكَ اَرْفَعُهُ إنْ اَمْسَكتَ نَفْسِي فارْحَمْهَا وَإنْ اَرْسَلْتَهَا فاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ به الصَّالِحِيْنَ، تابعه اَبُو ضَمْرَةَ وإسْمَاعِيْلُ بنُ زَكَرِيَّاءَ عن عُبَيْدِاللّٰهِ وَقال يَحْيىٰ وَبِشْرٌ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن سَعِيْدٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وروَاهُ مالِكٌ وابنُ عَجْلانَ عن سَعِيْد عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی (سونے کے لئے) اپنے بستر پر جائے تو پہلے اپنے ازار کے اندر کی طرف کے کپڑے سے (جو لٹکتا رہتا ہے) بستر کو جھاڑے کیونکہ وہ نہیں جانتا ہے کہ اس کے پیچھے (لاعلمی میں) اس بستر پر کیا (سانپ بچھو) آگیا ہے پھر کہے باسمك ربی الخ اے میرے پروردگار تیرے نام سے میں نے اپنے پہلو کو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا (یعنی اگر میں مرجاؤں) تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دیا (زندگی باقی رکھی) تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح صالحین کی حفاظت کرتا ہے۔

تابعه الخ: زہیر بن معاویہ کے ساتھ اس حدیث کو ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے بھی عبید اللہ سے روایت کی، اور یحییٰ بن سعید القطان اور بشر بن مفضل نے عبید اللہ سے انھوں نے سعید مقبری سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

اور امام مالکؒ اور ابن عجلان نے سعید سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقته للباب المترجم المذكور قبل هذا الباب المجرد ظاهرة والباب المجرد تابع له.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۳۵، ياتي في التوحيد ص۱۰۹۹، مسلم في الدعوات، ابوداؤد في الادب والنسائي في اليوم والليلة۔

تشریح | معلوم ہوا کہ بستر پر سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لینا چاہئے اور ہاتھ سے جھاڑنے کے بجائے کسی کپڑے سے جھاڑنا چاہئے شاید بستر پر کیڑے مکوڑے یا بچھو وغیرہ ہوں۔

﴿ باب ۳۳۸۲ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيلِ ﴾

آدھی رات میں دعا کرنے کی فضیلت

(یعنی نصف رات کے بعد صبح صادق تک دعا کی فضیلت)

۵۹۰۹ ﴿حدَّثَنا عبدُالعَزِيزِ بنُ عَبدِاللّٰهِ قال حدَّثَنا مَالِكٌ عنِ ابنِ شِهابٍ عن أبِي عَبدِاللّٰهِ الأغَرِّ وَأبِي سَلَمَةَ بنِ عبدِالرّحمٰنِ عن أبِي هُرَيْرَةَ أنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال يَتنَزَّلُ رَبُّنَا تبَارَكَ وَتعالىٰ كُلَّ لَيْلَةٍ إلَى السَّماءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقىٰ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِي فَاسْتَجِيبُ لَه مَن يَسْألُنِي فَأُعْطِيَه ومَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأغْفِرَلَه. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا تک نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے کہ کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں گا کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں گا اور کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں گا (میں اس کے گناہ بخش دوں گا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۶، مر الحديث ص۱۵۳، یاتی ص۱۱۱۶، باقی مواضع کے لئے دیکھئے جلد چہارم ص۳۵۱۔

تشریح | مقصد و تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری چہارم ص۳۵۱۔

﴿ باب ۳۳۸۳ الدُّعَاءِ عِندَ الخَلاءِ ﴾

بیت الخلاء کے لئے دعاء (یعنی پاخانہ جاتے وقت کیا پڑھے)

۵۹۱۰ ﴿حدَّثَنا محمَّدُ بنُ عَرعَرَةَ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن عبدِالعَزِيْزِ بنِ صُهَيْبٍ عن أنَسِ بنِ مالِكٍ قال كانَ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم إذَا دَخَلَ الخَلاءَ قالَ اللّٰهُمَّ إنِّي أعُوْذُبِكَ

مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (یعنی داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ إِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۶، ومر الحديث ص۲۶۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص۲۴۔

﴿ باب ۳۳۸۴ ما يَقُوْلُ إذَا اَصْبَحَ ﴾

صبح کے وقت کیا دعا پڑھے؟

۵۹۱۱ ﴿حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا يَزِيْدُ بنُ زرَيْعٍ قال حدَّثنا حُسَيْنٌ قال حدثنا عبدُاللهِ بنُ بُرَيْدَةَ عن بُشَيْرِ بنِ كَعْبٍ عن شَدَّادِ بنِ اَوْسٍ عنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم قال سَيِّدُ الإِسْتِغْفَارِ اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لا إلٰهَ إلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِی وَاَنَا عبدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِی فَاغْفِرلِی فإنّه لا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إلَّا اَنْتَ اَعُوذُبِكَ مِنْ شر ما صَنَعْتُ إذَا قال حِيْنَ يُمْسِی فَمَاتَ دَخَلَ الجَنَّةَ اَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الجَنَّةِ وإذَا قال حِيْنَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِن يومِه مِثْلَهٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سید الاستغفار (سب سے عمدہ استغفار) یہ ہے اللّٰهم انت ربی الخ اے اللہ! تو ہی میرا مددگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں اور مجھ پر تیری نعمتیں ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی گناہ معاف نہیں کرسکتا اور میں ان برائیوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں، اگر کوئی شام کو یہ دعا پڑھ لے پھر (اسی رات کو) مرجائے تو جنت میں جائیگا یا (فرمایا اہل جنت میں سے ہوگا) اور اگر صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اور اسی دن مرگیا تو اسی کے مثل یعنی جنتی ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وإذا قال حين يصبح".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۶، مر الحديث ص۹۳۲ تا ص۹۳۳۔

۵۹۱۲ ﴿حدَّثَنَا اَبُونُعَيْم قال حدَّثنا سُفْيَانُ عن عَبدِالمَلِكِ بنِ عُمَيْرٍ عن رِبْعِیِّ بنِ حِرَاشٍ

عن حُذَيْفَـةَ قال كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إذَا اَرَادَ اَن يَنَامَ قال بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحيا وَإذَا اسْتَيقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قال الحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِى اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنا وَإلَيْهِ النُّشُوْرُ.

ترجمہ | حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے اے اللہ میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے الحمد للّٰہ الخ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف ہم کو (قبر سے) اٹھ کر جانا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وإذا استيقظ من منامه".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۹۳۶، مر الحديث ص۹۳۴، ياتى ص۱۱۰۰۔

۵۹۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عن اَبِى حَمْزَةَ عن مَنْصُوْرٍ عن رِبْعِيِّ بنِ حِرَاشٍ عن خَرَشَةَ بن الحُرِّ عن اَبِى ذَرٍّ قال كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قال اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيا فإذَا اسْتَيْقَظَ قال الحمدُ لِلّٰهِ الَّذِى اَحْيَانا بَعْدَ مَا اَمَاتَنا وإلَيْهِ النُّشُوْرُ.

ترجمہ | حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو اپنی خوابگاہ میں تشریف لے جاتے تو فرماتے اے اللہ میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف ہم کو اٹھ کر جانا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فإذا استيقظ".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۹۳۶، ياتى الحديث ص۱۱۰۰۔

۳۳۸۵ باب الدُّعَاءِ فِى الصَّلٰوةِ

نماز میں دعا کا بیان

۵۹۱۴ حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال حدَّثَنَا اللَّيْثُ قال حدَّثَنِى يَزِيْدُ عن اَبِى الخَيْرِ عن عبدِاللّٰهِ بنِ عَمْرٍو عن اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهُ قال لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَلِّمْنِى دُعَاءً اَدْعُوْ بِهِ فِى صَلٰوتِى قال قُل اَللّٰهُمَّ إنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِى مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِى إنَّكَ اَنْتَ الغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وقال

عَمْرُو بنُ الحارِثِ عن يَزِيْدَ عن اَبِى الخَيْرِ اَنَّه سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بنَ عَمْرٍو قال اَبو بَكْرٍ لِلنَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں پڑھ لیا کروں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّى ظلمتُ نفسى الخ اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف نہیں کر سکتا پس تو اپنی (خاص) مغفرت سے میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو بڑا مغفرت کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

وقال عمرو: اور عمرو بن حارث نے اس روایت کو یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا الخ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۶، مر الحديث ص۱۱۵، ياتى ص۱۰۹۹، مسلم ثانى ص ۳۴۷، ترمذی جلد ثانی ص۱۹۱۔

تشریح | مطالعہ ضرور کیجئے نصر الباری جلد۳ ص۳۶ تا ص۳۷۔

۵۹۱۵﴿حَدَّثَنَا عَلِىٌّ قال حدَّثَنا مَالِكُ بنُ سُعَيْرٍ قال حدَّثَنا هِشَامُ بنُ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ "وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلا تُخَافِتْ بِهَا" اُنْزِلَتْ فِى الدُّعَاءِ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ (سورہ بنی اسرائیل کی یہ) آیت "لا تجهر بصلاتك الخ" دعا کے بارے میں نازل ہوئی (یعنی دعا نہ بہت زور سے کرو اور نہ بالکل آہستہ بلکہ درمیان میں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۶، مر الحديث فى التفسير ص۶۸۷، ياتى ص۱۱۲۳۔

تشریح | انزلت فى الدعاء : اى الدعاء الذى فى الصلاة ليوافق فى الترجمة قاله الكرمانى (عمدہ)

علامہ عینی فرماتے ہیں: "ولكنه عام يتناول الدعاء الذى فى الصلاة وخارج الصلاة".

مزید تشریح سے اشکال وجواب کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد۹ ص۳۷۱ تا ۳۷۲۔

۵۹۱۶﴿حَدَّثَنَا عُثمانُ بنُ اَبِى شَيْبَةَ قال حَدَّثَنا جَرِيْرٌ عن مَنْصُوْرٍ عن اَبِى وَائِلٍ عن عبدِاللّٰهِ قال كُنَّا نقولُ فى الصَّلٰوةِ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فقال لَنا النَّبِىُّ صلى اللّٰه عليه وسلم ذاتَ يومٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فى الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ اِلٰى قولِه الصَّالِحِيْنَ فَاِذَا قَالَهَا اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ فى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ صَالِحٍ

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَاشَاءَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ ہم (پہلے) نماز میں کہا کرتے تھے: السّلام علی اللّٰہ السلام علی فلان پھر نبی اکرم ﷺ نے ہم سے ایک روز فرمایا اللّٰہ خود سلام ہے (یعنی سب کو سلامت رکھنے والا) اس لئے جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھو: التحیات لِلّٰہ ارشاد صالحین تک، جب بندے نے یہ کہہ لیا تو اللہ کے ہر صالح بندہ کو آسمان وزمین میں پہنچے گا، اشھد ان لا الٰہ الاّ اللّٰہ الخ اس کے بعد اختیار ہے جو چاہے پڑھے۔

(بعض روایت میں ہے کہ اس کے بعد درود شریف پڑھے پھر دعا ر ماثور)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۶ تا ص ۹۳۷، مر الحديث ص ۱۱۵، ،، وص ۱۶۰، وص ۹۲۰، وص ۹۲۶، ياتى ص ۱۰۹۸۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد چہارم ص ۳۸۔

﴿بابُ ۳۳۸۶ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ﴾

نماز کے بعد کی دعا ر (یعنی صلٰوۃ مکتوبہ کے بعد کی دعا کا بیان)

۵۹۱۷﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قال حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قال اَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عن سُمَيٍّ عن اَبِى صَالِحٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قالوا يا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ قال كَيفَ ذَاكَ قالوا صَلُّوا كما صَلَّيْنا وَجَاهَدُوا كما جَاهَدْنا وَاَنْفَقُوْا مِنْ فُضُولِ اَمْوَالِهِم وَلَيْسَتْ لَنَا اَموالٌ قال اَفَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَاتِى اَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ اِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ تُسَبِّحُوْنَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَ تَحْمَدُونَ عَشْرا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرا، تَابَعَه عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَر عن سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلانَ عن سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابنُ عَجْلانَ عن سُمَيٍ وَرَجَاءِ بنِ حَيْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ عن عبدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عن اَبِى صالِحٍ عن اَبِى الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عن اَبِيهِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِىِّ صلى اللّٰه عليه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ (محتاج) مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ بلند درجات اور نعیم مقیم (ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں) کو لے گئے آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کیسے؟ صحابہ نے عرض کیا وہ لوگ بھی

نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں اور وہ لوگ بھی جہاد کرتے ہیں جیسے ہم لوگ جہاد کرتے ہیں (اور اس کے ساتھ) وہ لوگ (اپنی ضرورت سے) زائد مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتلا دوں کہ جس سے تم اپنے آگے کے لوگوں کو پالو (برابر ہو جاؤ) اور اپنے بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور (قیامت کے دن) تمہارے جوڑ کا عمل کوئی شخص نہ لا سکے سوائے اس شخص کے جو اس کے مثل عمل کرے (وہ عمل یہ ہے کہ) ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

تابعه الخ: ورقاء کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ عمری نے بھی سُمَی سے روایت کی، اور ابن عجلان نے اس کو سُمَی سے اور رجاء بن حیوہ دونوں سے نقل کیا، اور جریر بن عبد الحمید نے بھی اس کو عبد العزیز بن رفیع سے نقل کیا انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے حضرت ابو الدرداءؓ سے، اور سہیل نے اپنے والد ابو صالح ذکوان السمان سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "تسبحون فى دبر كل صلوٰة الخ"

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۹۳۷، مر الحديث ص ۱۱۶۔

۵۹۱۸ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حدَّثنا جَرِيْرٌ عن مَنْصُورٍ عنِ المُسَيَّبِ بنِ رَافِعٍ عن وَرَّادٍ مَوْلَى المُغِيْرَةِ بنِ شُعْبَةَ قال كَتَبَ المُغِيْرَةُ إلى مُعَاوِيَةَ بنِ اَبِى سُفْيَانَ اَنَّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم كانَ يَقولُ فِي دُبُرِ صَلوٰتِه إذا سَلَّمَ لَا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شئٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ لا مانِعَ لِما اَعْطَيْتَ وَلا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلا يَنْفَعُ ذَاالجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ وقال شُعْبَةُ عن مَنْصُورٍ قال سَمِعْتُ المُسَيَّبَ.﴾

ترجمہ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے مولی ورّاد نے بیان کیا کہ حضرت مغیرہؓ نے حضرت معاویہ بن ابو سفیانؓ کو (معاویہؓ کے خط کے جواب میں) لکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ پڑھتے تھے: "لا إله الا الله الخ". اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور ساری تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ! جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو نے روک دیا اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکے گی۔

اور شعبہ نے بیان کیا ان سے منصور نے بیان کیا کہ میں نے مسیّب سے سنا۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "كان يقول فى دبر كل صلوٰة إذا سلّم".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۳۷، مر الحديث ص ۱۱۶ تا ۱۱۷، یاتی ص ۹۵۸، وص ۹۷۹، وص ۱۰۸۳۔

تشریح نصر الباری جلد چہارم ص ۴۷، وص ۴۸ رکا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بَابُ ۳۳۸۷ قولِ اللّٰه تعالیٰ: "وصَلِّ عَلَيْهِم" ﴾

وَمَنْ خصَّ اَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ نَفْسِهِ وقال اَبُوْمُوْسٰى قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِى عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِاللّٰهِ بنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ توبہ ۱۰۳) اور ان کے لئے دعا کیجئے

اور جس نے اپنے آپ کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے لئے دعا کی، اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ عبید ابو عامر کی مغفرت فرما (وهو عم ابی موسیٰؓ) اے اللہ! عبد اللہ بن قیس (یعنی ابوموسیٰ اشعریؓ) کے گناہ معاف کردے۔

تشریح تفصیل وتشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۳۸۸۔

۵۹۱۹ ﴿حدَّثنا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا يَحْيٰى عن يَزِيْدَ بنِ اَبِى عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ قال حدَّثنا سَلَمَةُ بنُ الْاَكْوَعِ قال خَرَجْنَا مَعَ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم إلٰى خَيْبَرَ قال رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَىْ عامِرُ لَوْ اَسْمَعْتَنَا مِن هُنَيَّاتِكَ فنزَلَ يَحْدُوبِهِمْ يُذَكِّرُ "تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا" وذَكَرَ شِعْرًا غيرَ هٰذا ولٰكِنِّى لَمْ اَحْفَظْه قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ هٰذا السَّائِقُ قالوا عَامِرُ بنُ الْاَكْوَعِ قال يَرْحَمُهُ اللّٰهُ وقال رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يا رسولَ اللّٰهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا به فلمَّا صافَّ القَوْمُ قاتَلُوهُم فأُصِيْبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِه فمَاتَ فلمَّا اَمْسَوا اَوْقَدُوا نارًا كَثِيْرَةً فقال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَا هٰذِهِ النَّارُ عَلٰى اَىِّ شَىْءٍ تُوْقِدُوْنَ قالوا عَلٰى حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فقال هَرِيْقُوا مَا فِيْهَا وَكَسِّرُوهَا قال رَجُلٌ يا نبىَّ اللّٰهِ اَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا قال اَو ذَاكَ.﴾

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے (راستے میں) مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا اے عامر کاش تم کچھ اشعار ہمیں سناتے (تو بہتر ہوتا) اس فرمائش پر وہ سواری سے اتر کر لوگوں کے سامنے حدی خوانی کرنے لگے اور پڑھنے لگے: "تا اللّٰه! لولا اللّٰه ما اهتدينا" (بخدا! اگر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے) اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے پڑھے (جو کتاب المغازی میں مذکور ہیں)۔

(یحیٰ القطان نے کہا کہ یزید بن ابی عبید نے اور بھی اشعار سنائے) لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہے (حدی سن کر اونٹ تیز چلنے لگے تو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے یہ اونٹ ہانکنے والا؟ لوگوں نے کہا یہ عامر بن اکوع ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا اس پر اللہ رحم کرے صحابہ میں سے ایک صاحب (سیدنا عمر بن خطابؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش ابھی ان سے چند روز اور ہمیں فائدہ اٹھانے دیتے (چونکہ حضرت عمرؓ یہ جانتے تھے کہ آنحضور ﷺ جس کے لئے یرحمہ اللہ فرمادیتے ہیں تو وہ شہید ہوجاتا ہے) پھر جب صف بندی ہوئی اور مسلمانوں نے کفار سے جنگ کی تو حضرت عامرؓ خود اپنی تلوار کی نوک سے زخمی ہوگئے (چونکہ عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی جب انہوں نے ایک یہودی کی پنڈلی پر جھک کر وار کرنا چاہا تو خود انہیں کی تلوار کی دھار سے گھٹنہ زخمی ہوگیا) اور آپ کا انتقال ہوگیا پھر شام ہوئی تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی (یعنی بہت چولہے سلگائے) تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز پر آگ جلاتے ہو (کیا پکار ہے ہو؟) لوگوں نے عرض کیا پالتو گدھوں کے گوشت پر، آنحضور ﷺ نے فرمایا جو کچھ گوشت ہانڈیوں میں ہے اسے انڈیل دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسا کیوں نہ کرلیں کہ ہانڈیوں کا گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں آنحضور ﷺ نے فرمایا یا یہی کرلو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يرحمه الله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۷، مر الحديث ص ۳۳۶، في المغازي ص ۶۰۳، وص ۸۲۶، وص ۹۰۸، ياتي ص ۱۰۱۷۔

۵۹۲۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن عَمْرٍو هُوَ ابنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفٰى يقول كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إذَا اَتٰى رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قال اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلانٍ فاَتاهُ اَبِي فقال اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِي اَوْفٰى.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی صدقہ لاتا تو آنحضور ﷺ فرماتے اے اللہ! آل فلاں (صدقہ لانے والے) پر اپنی رحمتیں نازل فرما پھر آنحضور ﷺ کی خدمت میں میرے والد (صدقہ لے کر) آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! آل ابی اوفی پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "صَلِّ على آل فلان".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۷، مر الحديث ص ۲۰۳، وص ۵۹۹، ياتي ص ۹۴۱۔

۵۹۲۱ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللهِ قال حدَّثَنا سُفيانُ عن إسْمَاعِيلَ عن قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيْرًا قال قال لِي رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ وَهُوَ نُصُبٌ كانوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قلتُ يا رسولَ اللهِ! إنِّي رَجُلٌ لا اَثْبُتُ على

الخَيْلِ فصَكَّ فِي صَدْرِي فقال اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قال فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ اَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قال سُفيانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَاَتَيْتُهَا فَاَحْرَقْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فقلتُ يا رسولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَتَيْتُكَ حتى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الجَمَلِ الاَجْرَبِ فَدَعَا لِاَحْمَسَ وَخَيْلِهَا.

ترجمہ حضرت جریر عبداللہ البجلیؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے راحت نہیں پہونچاؤ گے؟ (یعنی ذوالخلصہ کو گرا کر مجھے قلبی راحت پہنچاؤ) یہ ایک بت تھا جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے اس کا نام الکعبۃ الیمانیہ (یمن کا کعبہ) رکھتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا (یعنی اچھی طرح سواری نہیں کرسکتا) تو حضور اقدس ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا فرمائی یا اللہ! اسے ثبات قدم عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یاب کردیجئے جریرؓ نے بیان کیا پھر میں اپنی قوم کے پچاس سواروں کو ساتھ لے کر نکلا اور بعض اوقات سفیان نے کہا میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا چنانچہ میں ذوالخلصہ پہونچا اور اس کو جلا دیا اس کے بعد میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس وقت تک نہیں حاضر ہوا یہاں تک کہ ذوالخصلہ خارش زدہ اونٹ کی طرح سیاہ ہوگیا (یعنی جلا کر مکمل سیاہ کر کے حاضر خدمت ہوا ہوں) پھر آنحضور ﷺ نے قبیلہ احمس اور اس کے سواروں کے لئے دعا فرمائی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فدعا لِاحمس" لان معناه انه قال اللهم صلى على احمس وعلى خيلها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۳۷ تا ۹۳۸، ومر الحديث ص۴۲۴، وص۴۲۶، وص۴۳۳، وص۵۳۹، وفی المغازی ص۶۲۴۔

تشریح مطالعہ کیجئے جلد ہشتم ص۴۲۴، وص۴۲۵۔

۵۹۲۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ الرَّبِيعِ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ قال سَمِعْتُ اَنَسًا قال قالتْ اُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَسٌ خَادِمُكَ قال اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا اَعْطَيْتَهُ.

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ (میری والدہ) ام سلیمؓ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ یہ انس آپ کا خادم ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا یا اللہ! اس کو مال واولاد بہت دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا اس میں برکت عطا فرما۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى دعاء النبى صلى الله عليه وسلم لانس بكثرة المال والولد وبالبركة فى رزقه.

تعددموضعہ | والحديث هنا ص۹۳۸، مر الحديث ص۲۶۶، ياتی ۹۳۹، وص۹۴۴، مسلم فی الفضائل۔

تشریح | اس دعا کی برکت یہ ہوئی کہ بصرہ میں ان کا ایک باغ تھا جو سال میں دومرتبہ پھل دیتا، اس میں ایک پھول تھا جس سے مشک کی خوشبو آتی، اور اولاد کی کثرت اتنی ہوئی کہ ان کے ایک سوبیس اولاد ہوئی وقيل ثمانون ولداً ثمانية وسبعون ذكراً وابنتان حفصه وام عمرو اور عمر کی برکت کا یہ حال ہوا کہ ایک سوبیس برس قیل ایک سوتین برس وغيره من الاقوال. (عمدہ)

۵۹۲۳﴿حَدَّثَنَا عثمانُ بنُ اَبِی شَيْبَةَ قال حدَّثنا عَبْدَةُ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ قالتْ سَمِعَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه عليه وسلم رَجُلًا يَقْرَأُ فی المَسْجِدِ قال رَحِمَه اللّٰه لَقَدْ اَذْكَرَنِی كَذَا وَكَذَا آيَةً اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذا و كذا.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو مسجد میں (قرآن) پڑھتے سنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو میں فلاں فلاں سورہ سے (بعد التبلیغ) بھول گیا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "رحمه اللّٰه".

تعددموضعہ | والحديث هنا ص۹۳۸، مر الحديث ص۳۶۲، وص۷۵۳، ،، وص۷۵۴۔

۵۹۲۴﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عُمَرَ قال حدَّثنا شُعْبَةُ قال اَخْبَرَنِی سُلَيْمانُ عن اَبِی وَائِلٍ عن عبدِاللّٰهِ قال قَسَمَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه عليه وسلم قَسْمًا فقال رَجُلٌ إنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ ما اُرِيْدَ بِها وَجْهُ اللّٰه فَاَخْبَرْتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰه عليه وسلم فَغَضِبَ حتی رَاَيْتُ الغَضَبَ فی وَجْهِهٖ وَقالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ موسٰی لَقَدْ اوذِیَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذا فَصَبَرَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال (غنائم حنین) تقسیم کیا (کچھ لوگوں کو تقسیم میں ترجیح دی) تو ایک شخص (معتب بن قشیر منافق) نے کہا یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں ہے پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے روئے انور پر غصہ کا اثر دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی اور انہوں نے صبر کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "يرحم اللّٰه موسی".

تعددموضعہ | والحديث هنا ص۹۳۸، مر الحديث ص۴۴۶، وص۴۸۳، فی المغازی ص۶۲۱، وص۸۹۵، وص۹۰۱، وص۹۳۱۔

❁ ❁ ❁

۳۳۸۸
﴿بابُ مايُكرهُ مِنَ السَّجْعِ مِنَ الدُّعاءِ﴾

دعا میں سجع (مقفّٰی کلام) مکروہ ہے

(دعا کی بنیاد خشوع وخضوع اور حضور قلب پر ہے جب انسان قافیہ بندی کی فکر میں رہے گا تو حضور قلب جاتا رہے گا)۔

۵۹۲۵ ﴿حدَّثَنا يَحْيى بنُ محمَّدِ بنِ السَّكَنِ قال حدَّثَنا حَبَّانُ بنُ هِلالٍ ابو حَبِيبٍ قال حدَّثَنا هَارُونُ المُقْرِئُ قال حدَّثنا الزُّبَيْرُ بنُ الخِرِّيْتِ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عبَّاسٍ قال حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فإنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فإنْ اَكْثَرْتَ فثَلاثَ مَرَّاتٍ وَلا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا القُرآنَ ولا اُلْفِيَنَّكَ تَاتِي القَومَ وَهُمْ فی حَدِيثٍ من حَدِيثِهِمْ فتَقُصُّ عَلَيْهِم فَتَقْطَعُ عَلَيْهِم حَدِيْثَهُم فتُمِلُّهُم ولكِنْ اَنْصِتْ فإنْ اَمَرُوكَ فحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَه وانظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعاءِ فَاجْتَنِبْهُ فإنِّي عَهِدْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَاَصْحَابَه لا يَفْعَلُونَ إلّا ذٰلِكَ يَعْنِي لا يَفْعَلُونَ إلّا ذٰلِكَ الإجْتِنَابَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہر جمعہ میں ایک مرتبہ لوگوں سے دین کی باتیں بیان کرو (یعنی ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ کرو) اور اگر تم نہ مانو تو (ہفتہ میں) دو مرتبہ اور اگر زیادہ چاہو تو تین مرتبہ اور لوگوں کو اس قرآن سے ملال میں مت ڈالو اور میں تمہیں ہرگز اس حال میں نہ پاؤں (یعنی تم ایسا ہرگز نہ کرنا) کہ تم لوگوں کے پاس پہونچو اور وہ لوگ اپنی باتوں میں مشغول ہوں اور تم پہنچتے ہی ان سے اپنی بات بیان کرنے لگو (تقریر شروع کردو) اور ان کی آپس کی گفتگو کاٹ دو کہ جس سے انہیں ملال ہو ہاں ایسے موقع پر خاموش رہو پھر جب وہ تم سے کہیں تو تم ان سے بیان کرو (تقریر کرو) درانحالیکہ وہ خواہشمند ہوں (یعنی ان کی خواہش کے موافق تقریر کرو اتنی تاخیر و لمبی تقریر نہ کرو کہ وہ ملول خاطر ہوں) اور دیکھو دعا میں قافیہ بندی سے پرہیز کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ قافیہ بندی سے پرہیز کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وانظر السجع من الدعاء فاجتنبه".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۳۸۔

تشریح حدیث پاک میں سجع و مقفّٰی دعاؤں سے جو ممانعت ہے وہ وہ قافیہ بندی ہے جو تکلف سے اور بالقصد قافیہ بندی کی جائے لیکن اگر بلا قصد مقفّٰی ہو جائے تو مکروہ نہیں کیونکہ بعض دعائیں آنحضور ﷺ سے منقول اور ثابت ہیں مثلاً اللّٰهم منزل الكتاب مجری السحاب هازم الاحزاب، وكقوله: صدق وعده اعز جنده وقوله: اعوذبك

من عين لا تدمع ونفس لا تشبع وقلب لا يخشع. (قس)

چونکہ بالقصد والارادہ قافیہ بندی خشوع کے منافی ہے اس لئے مکروہ ہے، واما ما ورد على سبيل الاتفاق فلا باس به.

﴿باب ۳۳۸۹ لِيَعْزِمِ المَسْئَلَةَ فإنّه لا مُكْرِهَ لَهُ﴾

عزم ویقین کیساتھ اللہ تعالیٰ سے سوال کرو (دعا مانگو) کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے

۵۹۲۶﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا إسْمَاعِيلُ قال اَخبَرَنَا عبدُ العَزِيْزِ عن اَنَسٍ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم إذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ المَسْئَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اَللّٰهُمَّ إنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِي فإنَّهُ لا مُسْتَكْرِهَ لَهُ.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ سے قطعی طور پر مانگے (مثلاً اے اللہ ہمیں حج نصیب فرما ہمیں اتباع سنت کی توفیق عطا فرما وغیرہ) اور ہرگز یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے (بلاشبہ وہ مختار کل اور قادر مطلق ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۳۸، یاتی ص۱۱۱۲، اخرجه مسلم فى الدعوات والنسائى فى اليوم والليلة.

۵۹۲۷﴿حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن اَبِى الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال لا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرلِى إنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِى إنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ المَسْئَلَةَ فإنَّه لا مُكْرِهَ لَهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کردے اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۳۸، یاتی ص۱۱۱۴، اخرجه ابو داؤد فى الصلوة والترمذى فى الدعوات.

﴿ باب ۳۳۹۰ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَعْجَلْ ﴾

بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب وہ جلدی نہ کرے

۵۹۲۸﴿حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ یُوسُفَ قال اَخْبَرنا مالِكٌ عن ابنِ شِهابٍ عن اَبِی عُبَیدٍ مَولٰی ابنِ اَزْهَرَ عن اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ یَقولُ دَعَوتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِی.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے کہ کہنے لگے میں نے دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۹۳۸، والحدیث اخرجه مسلم فی الدعوات وابوداؤد فی الصلوٰة والترمذی فی الدعوات وابن ماجه فیه.

تشریح جلدی نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یاس ونا امیدی کا کلمہ منہ سے نہ نکالے۔

وللدعاء آداب منها تقدیم الوضوء والصلوة والتوبة والاخلاص واستقبال القبله وافتتاحه بالحمد والثناء والصلاة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وان یختتم الدعاء بالطابع وهو آمین. (قس)

﴿ باب ۳۳۹۱ رَفْعِ الاَیْدِی فی الدُّعَاءِ ﴾

وَقالَ اَبو مُوسَی الاشْعَرِی دعَا النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ وَرَاَیْتُ بَیَاضَ إِبْطَیْهِ وقال ابنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم یَدَیْهِ وقال اَللّٰهُمَّ إِنِّی اَبْرَأُ إِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خالِدٌ قال اَبو عَبدِاللّٰهِ وقالَ الْاُوَیْسِیُّ حدَّثَنِی محمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ عن یَحْیَی بنِ سَعِیْدٍ وشَرِیْكٍ سَمِعا اَنَسًا عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم رَفَعَ یَدَیْهِ حتی رَاَیْتُ بَیَاضَ إِبْطَیْهِ.

دعا میں دونوں ہاتھ اٹھانے (کی مشروعیت) کا بیان

اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ (اتنے) اٹھائے کہ میں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی، اور حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں

ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ! خالد بن ولید نے جو کچھ کیا (یعنی بنی جذیمہ کو قتل وقید کیا) میں اس سے برأت کرتا ہوں (حضرت خالدؓ اور بنی جذیمہ کے لئے دیکھئے جلد ہشتم ص ۴۱۰)۔

قال ابو عبدالله الخ: امام بخاریؒ نے کہا اور عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی (شیخ بخاری) نے کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید اور شریک بن ابی نمیر سے ان دونوں نے حضرت انسؓ سے سنا (انسؓ نے بیان کیا) کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

دعا میں ہاتھ اٹھانا | مسئلہ مختلف فیہ ہے اصح یہ ہے کہ ہاتھ اٹھانا مشروع اور ثابت ہے نیز دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیرنا بھی مشروع اور ثابت ہے۔ واللہ اعلم

﴿ باب ۳۳۹۲ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ ﴾

قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر دعا (یعنی قبلہ کے سوا کسی اور طرف رخ کر کے دعا کرنا)

۵۹۲۹﴿حدَّثنِي محمَّدُ بنُ مَحْبُوب قال حدَّثنا اَبُو عَوَانَةَ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ قال بَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ يومَ الجُمُعَةِ فقامَ رَجلٌ فقال يا رسول الله ادْعُ اللّهَ اَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ ومُطِرْنا حتى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إلَى مَنْزِلِهِ فلَم نَزَل نُمطَرُ إلَى الجُمُعَةِ المُقْبِلَةِ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُه فقال ادْعُ اللّهَ اَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فقد غَرِقْنا فقال اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلا عَلَيْنا فجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَولَ المَدِيْنَةِ وَلا يُمْطِرُ اَهْلَ المَدِيْنَةِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر پانی برسائے (آنحضور ﷺ نے دعا کی) اور آسمان ابر آلود ہوگیا اور بارش برسنے لگی یہاں تک کہ لوگوں کو اپنے گھر تک پہونچنا مشکل ہوگیا اور اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی تو وہی صاحب یا اس کے علاوہ دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے بارش موقوف کردے بلاشبہ ہم تو ڈوب گئے آنحضور ﷺ نے دعا کی اے اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا چنانچہ بادل ٹکڑے ہو کر مدینہ کے اردگرد چاروں طرف ہوگیا اور مدینہ والوں پر بارش رک گئی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "اللّٰهم حوالينا ولا علينا لانه دعاء النبى صلى الله عليه وسلم كان على المنبر وظهره الى القبلة وقال الكرمانى موضع الترجمة قوله

يخطب إذا الخطيب غير مستقبل القبلة.

یعنی آنحضور ﷺ نے خطبہ کی حالت میں دعا کی اور خطبہ میں قبلہ کی طرف پشت رہتی ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۹، مر الحديث ص۱۲۷، باقی کے لئے جلد چہارم ص۱۳۴ر نیز جلد چہارم ص۲۲۴ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۳۹۳ ﴿ بَابُ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ﴾

قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

۵۹۳۰﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قال حدثنا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عن عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عن عبدِاللهِ بنِ زَيْدٍ قال خَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إلى هذا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فدعا فاسْتَسْقَى ثم اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ وقَلَبَ رِدَائَه.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اس عیدگاہ کی طرف استسقاء کے لئے نکلے اور دعا کی اور بارش کی دعا کی پھر آنحضور ﷺ قبلہ رو ہو گئے (یعنی دعا کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو گئے) اور اپنی چادر پلٹی۔

مطابقة للترجمة | بظاہر یہ حدیث اس باب کے خلاف اور باب سابق کے مطابق ہے جیسا کہ ثم استقبل القبلة سے ظاہر ہے لیکن قوسین میں دعا سے مراد ارادہ دعا کے ذریعہ اس اشکال کا ازالہ کر دیا گیا فافهم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۹، باقی مواضع کے لئے نصر الباری جلد چہارم ص۲۱۳ دیکھئے۔

۳۳۹۴ ﴿ بَابُ دَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِخَادِمِه بِطُولِ الْعُمُرِ وبِكَثْرَةِ الْمَالِ ﴾

نبی اکرم ﷺ کا اپنے خادم کے لئے طول عمر اور کثرت مال کی دعا کرنا

۵۹۳۱﴿حَدَّثَنَا عبدُاللهِ بنُ أَبِي الأَسْوَدِ قال حدثنا حَرَمِيُّ بنُ عُمَارَةَ قال حدثنا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ عن أَنَسٍ قال قالتْ أُمِّي يا رسولَ اللهِ خادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللهَ لَهُ قال اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وبارِكْ لَهُ فِيمَا أَعطَيْتَه﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میری والدہ (ام سلیم) نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ سے دعا فرما دیں آنحضور ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کو مال اور اولاد بہت دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس

میں برکت عطا فرما۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۹، مر الحديث ص۲۶۶، وص۹۳۸، ياتي ۹۴۴۔

﴿بابُ ۳۳۹۵ الدُّعَاءِ عندَ الْكَرْبِ﴾

پریشانی (بے چینی) کے وقت کی دعا

۵۹۳۲﴿حَدَّثَنا مُسْلِمُ بنُ إبْرَاهِيْمَ قال حدَّثَنا هِشامٌ قال حدَّثَنا قَتَادَةُ عن اَبِى العَالِيَةِ عنِ ابنِ عبّاسٍ قال كانَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم يَدْعُو عندَ الْكَرْبِ يقول لا إله إلّا اللّٰهُ العظِيْمُ الحَلِيْمُ لَا إلهَ إلّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَالأرْضِ وَرَبُّ العَرْشِ العَظِيْم.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم وحلیم ہے (عظیم قدرت والا اور بردبار ہے) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمان وزمین کا مالک ہے اور عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۹، ياتى ص۹۳۹، وص۱۱۰۴، وص۱۱۰۵۔

۵۹۳۳﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنا يَحْيٰى عن هِشامِ بنِ اَبِى عبدِاللّٰهِ عن قَتَادَةَ عن اَبِى العَالِيَةِ عنِ ابنِ عباسٍ انَّ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كانَ يَقولُ عِنْدَ الكَرْبِ لَا إلهَ إلّا اللّٰهُ العَظِيمُ الحَلِيْمُ لَا إله إلّا اللّٰهُ رَبُّ العرشِ العَظِيْمِ لا إلهَ إلّا اللّٰه رَبُّ السَّمٰوٰات وَرَبُّ الأرْضِ وَرَبُّ العَرْشِ الكَرِيْمِ وقال وَهْبٌ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ مِثْلَه.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم وحلیم ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا مالک ہے اور جو زمین کا مالک اور عرش کریم کا مالک ہے، اور وہب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے اسی طرح روایت کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر فى حديث ابن عباس المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۹، ۔۔۔

﴿بابُ ۳۳۹۶ التَّعوذِ مِنْ جُهْدِ البَلاءِ﴾

بلا کی مشقت سے پناہ مانگنا

الجهد: بفتح الجيم وبضمها المشقة. (عمدہ)

۵۹۳۴﴿حدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عبدِاللّٰه قال حدَّثَنا سُفيانُ قال حدَّثَنِي سُمَيٌّ عن اَبِي صَالِحٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال كانَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يَتعَوَّذُ مِن جَهْدِ البَلاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وسُوءِ القَضَاء وَشَمَاتَةِ الاَعْدَاءِ، قال سُفيانُ الحَدِيثُ ثَلاثٌ زِدْتُ اَنَا وَاحِدَةً لَا اَدْرِي اَيَّتُهُنَّ هِيَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے بلا کی مشقت سے، اور بدبختی میں پڑنے (آفت) سے اور تقدیر کی زحمت اور دشمنوں کی فرحت سے پناہ مانگتے تھے، سفیان بن عیینہ نے کہا کہ حدیث میں تین باتوں کا ذکر تھا ایک میں نے بڑھادی تھی (پہلے مجھے یاد تھی) اب مجھ کو یاد نہیں رہا کہ وہ ایک جو میں نے بڑھائی تھی وہ کون سی تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۳۹، ياتي ص۹۷۹، اخرجه مسلم فی الدعوات والنسائی فی الاستعاذه.

تشریح | كان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم يتعوّذ ای تعبدا و تواضعا وتعليما للامة.

جهد البلاء: عن ابن عمرؓ جهد البلاء قلة المال و كثرة العيال جہد بلاء سے مراد مال کی کمی اور عیال کی کثرت ہے۔

درك الشقآء: بفتح الدال والراء المهملتين وقد تسكن الراء اللحاق والوصول الی الشی.

الشَّقاء: بفتح الشين والمد الشدة والعسر ويطلق علی السبب المؤدی الی الهلاك.

سوء القضاء: قضاء فیصلہ الٰہی اور یہ کبھی برا نہیں ہوسکتا ہے اس لئے قضا سے مراد مقضی یعنی اسم مفعول ہے یعنی جس چیز کا حکم ہوا وہ بندہ کے حق میں اچھا بھی ہوسکتا ہے اور برا بھی۔

بعض زاہدوں نے رضا، بقضا کا مطلب غلط سمجھا اور کہہ دیا کہ دعا نہ کرنی چاہئے کیونکہ فیصلہ الٰہی کے خلاف ہے یہ سراسر جہالت ہے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: ادعونی استجب لكم.

چنانچہ یہی حدیث ص۹۷۹ رمیں اس طرح ہے یعنی بصیغہ امر ہے: "تعوذوا باللّٰه الخ". اسی طرح "لا يردّ القضا إلا بالدعاء" معلوم ہوا کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے پروردگار عالم اپنے بندہ کے گڑگڑانے سے، مانگنے سے خوش ہوتا ہے بلکہ خوف ہوتا ہے کہ دعا نہ کرنے سے مولیٰ ناراض نہ ہوجائے کہ دعا نہ کرنا، اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا تکبر وغرور کی

علامت ہے۔ اللّٰهُمَّ احفظنا.

لا ادری: اسماعیلی کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ وہ چوتھی بات شماتة الاعداء ہے۔ (قس)

چنانچہ کتاب القدر ص ۹۷۹ میں بطریق مسدد یہ چاروں باتیں مرفوعا مذکور ہیں وہاں سفیان کے شک کا کوئی ذکر نہیں۔ واللہ اعلم

﴿ باب ۳۳۹۷ دُعاءِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم اللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الاَعلیٰ ﴾

نبی اکرم ﷺ کی دعا کہ اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کی صحبت چاہتا ہوں

(بلند رفیقوں یعنی انبیاء کرام اور ملائکہ عظام کی جماعت میں جانا چاہتا ہوں جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں)۔

۵۹۳۵﴿حدَّثَنَا سَعِیْدُ بنُ عُفَیْرٍ قال حدَّثَنِی اللَّیْثُ قال حدَّثَنِی عُقَیْلٌ عنِ ابنِ شهابٍ قال اَخبَرَنِی سَعِیْدُ بنُ المُسَیَّبِ وعُروَةُ بنُ الزُّبَیْرِ فی رِجالٍ مِن اَهلِ العِلمِ انَّ عائشةَ قالتْ کانَ رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول وَهُوَ صَحِیْحٌ لَمْ یَقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ حتی یَریٰ مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ ثمَّ یُخَیَّرُ فَلَمّا نُزِلَ به وَراسُه عَلیٰ فَخِذِی غُشِیَ عَلَیْهِ سَاعَةً ثمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ إلیٰ السَّقفِ ثُمَّ قال اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الاَعلیٰ قلتُ إذًا لا یَختارُنا وَعَلِمتُ انَّه الحَدِیثُ الَّذِی کانَ یُحَدِّثُنا وَهُوَ صَحِیْحٌ قالتْ فکانَتْ تِلْكَ آخِرُ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَ بِهَا اللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الاَعلیٰ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حالت صحت میں (جب بیمار نہیں تھے) فرماتے تھے جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کا ٹھکانا جنت میں دکھایا جاتا ہے اس کے بعد اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں دنیا میں رہیں یا جنت کے اپنے گھر میں) پھر جب آپ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا تھوڑی دیر آپ ﷺ پر غشی طاری ہوئی پھر افاقہ ہوا تو آپ نے اپنی نگاہ چھت کی طرف اٹھائی اور فرمایا اے اللہ رفیق اعلیٰ کے ساتھ۔ تو میں نے (اپنے دل میں) کہا اب آنحضور ﷺ دنیا میں ہمارے پاس رہنا پسند نہیں فرمائیں گے اور مجھ کو وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ حالت صحت میں ہم سے بیان فرماتے تھے، (یعنی پیغمبروں کو مرنے جینے کا اختیار دیا جاتا ہے چنانچہ آپ ﷺ کو بھی اختیار دیا گیا) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ یہ اللّٰهُمَّ الرفیق الاعلیٰ آخری کلمہ تھا جسے آپ ﷺ نے تکلم فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۹۳۹، مر الحدیث ص ۶۳۸، ،،،، ۶۴۱، وص ۶۶۰، یاتی ص ۹۶۴۔

﴿باب ۳۳۹۸ الدُّعَاءِ بالموتِ وَالحَيٰوة﴾

موت اورحیات کی دعا

تشریح: بہتر تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دے لیکن اگر کوئی شخص نیک کام میں مصروف ومشغول ہے مثلاً محدث ہے کہ احادیث پڑھانے اوراحادیث کا ترجمہ وتشریح میں ہمہ وقت مشغول ہے تو طول حیات کی دعا کرسکتا ہے اور کرنا بہتر ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۳۶﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يحيٰى عن اسْمَاعِيْلَ عن قَيْسٍ قال اَتَيْتُ خَبَّابًا وقَدِ اكْتَوىٰ سَبْعًا قال لَوْلَا اَنَّ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهَانا اَنْ نَدْعُو بِالْمَوتِ لَدَعَوتُ بِه﴾

ترجمہ: قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں خباب بن ارتؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے (بیماری کی وجہ سے اپنے پیٹ میں) سات داغ لگوائے تھے آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اوضح الابهام الذى فى الجزء الاول للترجمة.

تعدد موضعہ: و الحديث هنا ص۹۳۹، ص۹۳۹ تا ص۹۴۰، مر الحديث ص۸۴۷، ياتى ص۹۵۲۔

۵۹۳۷﴿حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ الْمُثَنّٰى قال حدَّثَنَا يَحْيٰى عن إسْمَاعِيْلَ قال حدَّثَنِي قَيْسٌ قال اَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوىٰ سَبْعًا في بَطْنِهِ فسَمِعْتُه يقولُ لَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَانا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوتُ بِه.﴾

ترجمہ: قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں حضرت خبابؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے اور میں نے سنا آپ فرمارہے تھے کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

مطابقتہ للترجمۃ: هذا هو الحديث المذكور عن مسدد واعاده عن محمد بن المثنى لما فى روايته من زيادة وهى قوله فى بطنه.

تعدد موضعہ: و الحديث هنا ص۹۳۹ تا ص۹۴۰، مر الحديث ص۹۳۹، وص۸۴۷، ياتى ص۹۵۲۔

۵۹۳۸﴿حَدَّثَنِي ابنُ سَلَامٍ قال حدَّثَنا إسْماعِيْلُ بنُ عُلَيَّةَ عن عبدِالعَزِيْزِ بنِ صُهَيْبٍ عن

اَنَسٍ قال قال رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یَتَمَنَّیَنَّ اَحدٌ مِنکُمُ المَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ فَاِنْ کانَ لا بُدَّ مُتَمَنِّیًا لِلْمَوْتِ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِی مَا کانَتِ الحیٰوۃُ خَیرًا لِی وَتَوَفَّنِی إِذَا کانَتِ الوَفَاۃُ خَیرًا لِی.

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے جو اسے ہونے لگی ہو موت کی تمنا ہرگز نہ کرے اگر موت کی تمنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یہ کہے کہ اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لے۔

مطابقۃ للترجمۃ | توخذ المطابقۃ لجزئی الترجمۃ بامعان النظر فیہ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۴۰، مر الحدیث ص۸۴۷، اخرجہ مسلم فی الدعوات والترمذی فی الجنائز والنسائی فی الطب.

۳۳۹۹ باب الدُّعَاءِ لِلصِّبْیَانِ بِالْبَرَکَۃِ وَمَسْحِ رُؤُسِھِمْ

وَقال اَبُو مُوسٰی وُلِدَ لِی غُلامٌ فَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بِالبَرَکَۃِ.

بچوں کے لئے برکت کی دعا کرنا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا

اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے برکت کی دعا کی۔

یہ حدیث بخاری کتاب العقیقہ ص۸۲۱ر میں موصولاً گذر چکی ہے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد دہم ص۳۹۴ر اس میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے اس لڑکے کا نام ابراہیم رکھا وغیرہ۔

۵۹۳۹ حَدَّثَنَا قُتَیبَۃُ بنُ سَعِیدٍ قال حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الجَعْدِ بنِ عبدِالرَّحْمٰنِ قال اَبُو عبدِاللّٰہِ وَیُقال جَعْد وجُعَیْدٌ قال سَمِعْتُ السَّائبَ بنَ یَزِیْدَ یقول ذَھَبَتْ بِی خالَتِی إلٰی رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالتْ یا رسولَ اللّٰہِ! إنَّ ابنَ اُخْتِی وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاسِی ودَعَا لِی بِالبَرَکَۃِ ثُمَّ تَوَضَّا فَشَرِبْتُ مِن وَضُوئِہٖ ثم قُمْتُ خَلْفَ ظَھْرِہٖ فَنظرتُ إلٰی خاتَمِہٖ بَیْنَ کَتِفَیْہِ مِثْلَ زِرِّ الحَجَلَۃِ.

ترجمہ | جعد بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سائب بن یزیدؓ سے سنا امام بخاریؒ نے کہا کہ جعد اور جعید دونوں نام سے پکارے جاتے تھے، حضرت سائبؓ فرماتے تھے کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا (یہ) بھانجہ بیمار ہے چنانچہ آنحضور ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی

دعا کی پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا اس کے بعد میں آپ ﷺ کے پس پشت کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۰، مر الحديث ص۳۱، وص۵۰۱، وص۸۴۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص۱۰۹ تا ص۱۱۰۔

۵۹۴۰﴿حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنا ابنُ وَهْبٍ قال حَدَّثَنا سَعِيْدُ بنُ اَبِی اَیُّوبَ عن اَبِیْ عَقِیْلٍ اَنّه کانَ یَخرُجُ به جَدُّهُ عبدُاللّٰهِ بنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ اَوْ اِلَی السُّوقِ فَیَشْتَرِی الطَّعَامَ فَیَلْقَاهُ ابنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ عُمَرَ فیقولانِ اَشْرِکْنا فإنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم قد دَعَالَكَ بِالبَرَکَةِ فَیُشْرِکُهُم فرُبَّمَا اَصابَ الرَّاحِلَةَ کَمَا هِیَ فَیَبْعَثُ بِهَا اِلَی المَنْزِلِ.﴾

ترجمہ | ابو عقیل سے روایت ہے کہ انہیں ان کے دادا حضرت عبداللہ بن ہشامؓ ساتھ لے کر بازار سے نکلتے تھے یا (شک راوی لیکن بخاری ص۳۴۰ میں بلا شک الی السوق ہے) بازار جاتے تھے اور غلہ خریدتے تو پھر عبداللہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ ان سے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں بھی شریک کرلو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تمہارے لئے برکت کی دعا فرمائی ہے پھر حضرت عبداللہ بن ہشام انہیں شریک کر لیتے، بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نفع میں پورے ایک اونٹ کا غلہ ان کو ملتا اور وہ اسے بجنسہ گھر بھیج دیتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فان النبی صلی الله علیه وسلم قد دعالك بالبرکة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۰، مر الحديث ص۳۴۰، یاتی ص۱۰۷۰۔

۵۹۴۱﴿حَدَّثَنَا عبدُالعَزِیْزِ بنُ عبدِاللّٰهِ قال حدَّثنا إبْرَاهِیْمُ بنُ سَعْدٍ عن صالِحِ بنِ کَیْسَانَ عنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِی مَحْمُودُ بنُ الرَّبِیْعِ وَهُوَ الَّذِی مَجَّ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فی وَجْهِهِ وَهُوَ غُلامٌ مِن بِئْرِهِم.﴾

ترجمہ | حضرت محمود بن ربیعؓ نے بیان کیا اور یہ محمودؓ وہی شخص تھے جن کے چہرہ پر رسول اللہ ﷺ نے ان ہی کے کنویں سے پانی لے کر کلی ماری اور وہ اس وقت بچہ تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المج فی حکم المسح والدعاء بالبرکة فالعمل قائم مقام القول فی المقصود.

(مطلب یہ ہے کہ یہ کلی حضور اکرم ﷺ نے محمود پر شفقت کی راہ سے کردی تھی جب وہ تقریباً پانچ سال کے بچہ تھے تو

حضور ﷺ کی یہ شفقت بمنزلہ مسح راس اور دعا ہے)۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۹۴۰، ومر الحدیث ص۱۷، وص۳۱، وص۱۱۶، وص۱۵۸، یاتی ص۹۵۰۔

۵۹۴۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدَان قال اَخْبَرَنَا عبدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرنا هِشَامُ بنُ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُؤتى بالصِّبْيانِ فَيَدْعُولَهُمْ فأتِيَ بِصَبِيٍّ فبالَ علٰى ثوبه فدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهُ المَاءَ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے اور آپ ﷺ ان کے لئے دعا فرماتے، ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا پھر آنحضور ﷺ نے پانی منگوایا اور پانی اس پر ڈال دیا اور اسے (اچھی طرح سے) دھویا نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۹۴۰، ومر الحدیث ص۳۵/ باقی کے لئے دیکھئے جلد دوم ص۱۵۳۔

۵۹۴۳﴿حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ قال اَخْبَرنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهْرِيِّ قال اَخْبَرنِي عبدُاللّٰهِ بنُ ثَعْلَبَةَ بنِ صُعَيْرٍ وكانَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قد مَسَحَ عَنه اَنَّه رَآى سَعْدَ بنَ اَبِى وَقَّاصٍ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیرؓ نے بیان کیا اور رسول اللہ ﷺ نے (ان کے آنکھ یا منہ پر) ہاتھ پھیرا تھا انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "قد مسح عنه" يفسره مارواه البخارى معلقًا فى غزوة الفتح من طريق يونس عن الزهرى بلفظ مسح وجهه عام الفتح.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۹۴۰، ومر تعلیقًا ص۶۱۵۔

ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم ص۳۶۲۔

﴿بابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم﴾ ۳۴۰۰

نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

۵۹۴۴﴿حَدَّثَنَا آدَمُ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ قال حدَّثَنا الحَكَمُ قال سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بن ابى لَيْلٰى قال لَقِيَنِي كَعْبُ بنُ عُجْرَةَ فقال اَلا اُهْدِى لَكَ هَدِيَّةً اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه

وسلم خرج علينا فقلنا يا رسول الله قد علمنا كيف نسلم عليك فكيف نصلي عليك فقال قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد.

ترجمہ | عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت کعب بن عجرہؓ سے میری ملاقات ہوئی تو آپؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں (حدیث شریف کا) ایک ہدیہ نہ پیش کروں؟ ایک بار نبی اکرم ﷺ ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہوگیا ہے کہ آپ ﷺ کو سلام کس طرح کریں (تشہد میں السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته) لیکن آپ پر درود کس طرح ہم بھیجیں گے؟ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اس طرح کہو اللهم صل علی محمد الی آخره (ترجمہ) اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بلاشبہ تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اوضح الابهام الذی فيها و بين ان المراد كيفية الصلوة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۰، مر الحديث ص ۴۷۷، وص ۷۰۸۔

۵۹۴۵ حدثني إبراهيم بن حمزة الزبيري قال حدثنا ابن ابی حازم والدراوردی عن يزيد عن عبدالله بن خباب عن ابی سعيد الخدری قال قلنا يا رسول الله! هذا السلام عليك فقد علمنا فكيف نصلي عليك قال قولوا اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على إبراهيم وبارك على محمد وآل محمد كما باركت على إبراهيم وآل إبراهيم.

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ ہے (یعنی آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو) ہمیں معلوم ہوگیا (جو ہم تشہد میں پڑھتے ہیں السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته) لیکن آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اس طرح کہو اللهم صل على محمد الی آخره، اے اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل ماذكرنا فى الحديث السابق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۴۰، ومر الحديث ص ۷۰۸۔

﴿ باب ۳۴۰۱ هَلْ يُصَلّٰى عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ﴾

وقَولُ اللهِ تعالٰى: وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ.

کیا نبی اکرم ﷺ کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جا سکتا ہے؟

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الاية (سورہ توبہ ۱۰۳) اے نبی آپ ان کے لئے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لئے موجب اطمینان (قلب) ہے۔

مختصر تشریح | غیر نبی کے لئے بالاستقلال لفظ صلوٰۃ سے اجتناب و پرہیز ہی بہتر ہے البتہ تبعاً جائز ہے اس سلسلے میں حافظ عسقلانیؒ نے مفصل اور طویل بحث کی ہے ان شئت فليراجع.

۵۹۴۶﴿حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن عَمْرِو بنِ مُرَّةَ عنِ ابنِ اَبِى اَوْفٰى قال كانَ إذَا اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بِصَدَقَتِه قال اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَاَتَاهُ اَبِى بِصَدَقَتِه فقالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِى اَوْفٰى.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ ﷺ فرماتے اللّٰهم صلّ عليه پھر میرے والد اپنا صدقہ لے کر حاضر خدمت ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اے اللہ! آل ابی اوفی پر اپنی رحمت نازل فرما۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة للاية التى هى ايضا ترجمة ظاهرة وفيه ايضاح للابهام الذى فى الباب.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۴۱، مر الحديث ص ۲۰۳، فى المغازى ص ۵۹۹، وص ۹۳۷۔

۵۹۴۷﴿حَدَّثَنَا عبدُاللهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن عبدِاللهِ بنِ اَبِى بَكْرٍ عن اَبِيهِ عن عَمْرِو بنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِىِّ قال اَخبَرنا اَبُوحُمَيْدٍ السَّاعِدِىُّ اَنَّهُمْ قالوا يا رسولَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّى عَلَيْكَ قال قولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ على محمّدٍ وَّاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ على آلِ إبْرَاهِيمَ وبَارِكْ عَلٰى محمّدٍ وَّاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِه كَمَا بارَكْتَ عَلٰى آلِ إبْراهِيمَ إنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوحمید ساعدیؓ نے بیان کیا کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آنحضور

ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کہو اللّٰهم صل علی محمد الخ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی ازواج اور آپ ﷺ کی نسل پر رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رحمت نازل کی اور محمد ﷺ اور ان کی ازواج اور ان کی نسل پر برکت نازل کر جیسا کہ برکت نازل کی آل ابراہیم علیہ السلام پر بلاشبہ تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه جواز الصلاة على غير النبی صلی اللّٰه عليه وسلم وفيه ايضاح للابهام الذی فی الترجمة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۴۱، ومر الحديث ص۴۷۷۔

﴿ بابُ ۳۴۰۲ قولِ النَّبیِّ ﷺ مَنْ آذَيْتُهُ فاجْعَلْهُ لَهُ زَكوٰةً وَرَحْمَةً ﴾

نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد (اے اللہ) میں کسی (مسلمان) کو ایذا دوں تو...

...(یعنی اگر مجھ سے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچی ہو تو) اس کو اس کے لئے کفارہ اور رحمت بنا دے۔

۵۹۴۸﴿حدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ صالِحٍ قال حدَّثَنا ابنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنِي يُونُسُ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بنُ الْمُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللّٰه عليه وسلم يقول اللّٰهُمَّ فاَيُّما مُؤمِنٍ سَبَبْتُهُ فاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يومَ القِيامَةِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اللّٰهمّ الخ اے اللہ! میں نے جس مسلمان کو بھی برا بھلا کہا ہو (یا مارا ہو) تو اسے اس کے لئے قیامت کے دن قربت کا ذریعہ بنا دے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۴۱، والحديث اخرجه مسلم فی الادب كما فی العينی وقسطلانی.

﴿ بابُ ۳۴۰۳ التَّعَوُّذِ مِنَ الفِتَنِ ﴾

فتنوں سے پناہ مانگنا

تشریح فتن فتنہ کی جمع ہے وهی اسم للامتحان والاختبار (قس)

۵۹۴۹﴿حدَّثَنا حَفْصُ بنُ عُمَرَ قالَ حدَّثَنا هِشامٌ عن قَتادَةَ عن اَنَسٍ سَاَلُوا رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم حتی اَحْفَوْهُ الْمَسْئَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فقال لا تَسْئَلُونِّی اليومَ عن شَیْ ءٍ اِلّا بَيَّنْتُهُ لَكُم فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وشِمالًا فاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهُ فی

ثوبِہ یَبْکِی فإذَا رَجُلٌ کانَ إذَا لَاحَی الرِّجالَ یُدْعَی لِغیرِ اَبِیْہِ فقال یا رسولَ اللّٰہِ مَن اَبِی قال حُذَافَۃُ ثمَّ انشا عُمَرُ فقال رَضِینا باللّٰہِ رَبًّا وبالإسْلامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ باللّٰہِ مِنَ الفِتَنِ فقال رسولُ اللّٰہِ ﷺ مَا رَأیْتُ فِی الخَیْرِ وَالشَّرِّ کَالیَومِ قَطُّ إنَّہ صُوِّرَتْ لِی الجنَّۃُ وَالنَّارُ حتی رَاَیْتُہُمَا وَراءَ الحائِطِ وَکانَ قَتَادَۃُ یَذْکُرُ عندَ ہٰذَا الحَدِیثِ ہٰذِہِ الآیَۃَ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عن اَشْیَاءَ إنْ تُبْدَلَکُم تَسُؤْکُمْ.

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے یہاں تک کہ سوالوں کی بھرمار کردی تو آنحضور ﷺ ناراض ہوگئے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا آج تم جس چیز کے بارے میں مجھ سے پوچھو گے میں تم سے بیان کروں گا، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو دیکھا کہ تمام صحابہ اپنے کپڑے میں لپٹے رورہے تھے پھر دیکھا کہ ایک صاحب ہیں کہ جب لوگوں سے جھگڑا کرتے تو (بطور طعنہ) ان کو ان کے باپ کے علاوہ کی طرف منسوب کرکے پکارا جاتا (یعنی نطفہ حرام کہتے) انہوں نے پوچھا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور (حضور اقدس ﷺ کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے) عرض کیا رضینا باللّٰہ ربًا الخ میں اس پر راضی اور خوش ہوں کہ اللہ رب ہے اور اسلام دین ہے اور محمد ﷺ (ہمارے) رسول ہیں ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا آج کے دن کی طرح خیر وشر کبھی نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر پیش کی گئی یہاں تک کہ میں نے ان دونوں (جنت ودوزخ) کو اس (محراب) دیوار کے پیچھے دیکھا (یعنی محراب کی دیوار بطریق خرق عادت حضور اقدس ﷺ کے لئے مثل آئینہ جلادار بن گئی) اور قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت یہ آیت (سورہ مائدہ کی) پڑھتے یایہا الذین آمنوا الآیۃ. (سورہ مائدہ:۱۰۱)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ ”نعوذ باللّٰہ من الفتن.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۹۴۱، مر الحدیث ص۲۰، وص۷۷، وص۶۶۵، یاتی ص۹۶۰، وص۱۰۵۰، وص۱۰۸۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری اول ص۴۴۳ تا ۴۴۴۔

باب ۳۴۰۴ التَّعَوُّذِ مِن غَلَبَۃِ الرِّجَالِ

دشمنوں کے غلبہ (تسلط) سے پناہ مانگنا

۵۹۵۰ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بنُ سَعِیْدٍ قال حَدَّثَنا إسْمَاعِیْلُ بنُ جَعْفَرٍ عن عَمْرِو بنِ اَبِی عَمْرٍو

مَولَی المُطَّلِبِ بنِ عبدِاللّٰهِ بنِ حَنْطَبٍ اَنَّه سَمِعَ اَنَسَ بنَ مٰلِكٍ يقول قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لِاَبِی طَلْحَةَ التَمِسْ لَنا غُلامًا مِنْ غِلمانِكُم يَخْدُمُنِی فخرجَ بِی اَبوطَلْحة يُرْدِفُنِی وَرَاءَهٗ فكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم كُلّما نَزَلَ فكُنْتُ اَسمعُهٗ يُكْثِرُ اَنْ يقولَ اَللّٰهُمَّ إِنّی اَعُوذُبِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحُزْنِ وَالعجزِ وَالكَسَلِ وَالبُخلِ وَالجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجالِ فلَمْ اَزَلْ اَخدُمُه حتى اَقْبَلْنا مِنْ خَيْبَر فاَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بنت حُيَیٍّ قد حَازَهَا فكُنتُ اَرَاهُ يُحَوِّی وَرَاءَهٗ بِعَبَاءَةٍ اَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهٗ حتى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فی نِطَعٍ ثُمَّ اَرْسَلَنِی فدَعَوتُ رِجَالًا فاَكَلُوا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهٗ بِها ثُمَّ اَقْبَلَ حتى إِذَا بَدَالَه اُحُدٌ قال هٰذا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّه فلَمَّا اَشْرَفَ عَلَی المَدِينَةِ قال اَللّٰهُمَّ إِنّی اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِه إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُم فی مُدِّهِم وصَاعِهِم.

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہؓ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میرے لئے تلاش کرو جو (راستے میں) میری خدمت کیا کرے چنانچہ ابوطلحہؓ مجھے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر لائے (اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں دے دیا) پھر میں (خیبر کے راستے میں) رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا جب آپ ﷺ کسی منزل میں اترتے (پڑاؤ کرتے) میں سنا کرتا تھا آپ اکثر یوں دعا فرماتے اللّٰهم إنی الخ. اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم والم سے اور عاجزی اور کاہلی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ اور دشمنوں کے غلبہ سے (انسؓ نے بیان بیان کیا کہ) پھر میں برابر آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس (مدینہ کی طرف) آئے اور آنحضور ﷺ حضرت صفیہ بنت حییؓ کو ساتھ لے کر واپس آئے جن کو آپ ﷺ نے (خیبر کی غنیمت سے) منتخب کیا تھا اور میں دیکھتا تھا کہ آنحضور ﷺ نے ان کے لئے اپنے پیچھے اونٹ پر عبا سے یا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا یہاں تک کہ ہم (خیبر اور مدینہ کے درمیان) مقام صہبا پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک چمڑے کے دسترخوان پر حیس (کھجور، گھی اور پنیر ملا کر ملیدہ) تیار کیا پھر مجھ کو دعوت دینے کے لئے بھیجا چنانچہ میں نے لوگوں کو بلایا اور سب نے کھایا اور یہ آنحضور ﷺ کا صفیہؓ کے ساتھ نکاح کا ولیمہ تھا پھر آپ ﷺ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو فرمایا اے اللہ! میں اس شہر کو دونوں پہاڑوں کے درمیان باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا اے اللہ! مدینہ والوں کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وغلبة الرّجال".

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص۹۴۱ تا ۹۴۲، مر الحدیث ص ۲۹۸، وص ۴۰۴، وص ۴۰۵، وص ۴۷۷، وص ۵۸۵، وص ۶۰۶، وص ۸۱۶، یاتی ص ۱۰۹۰۔

﴿ بابُ ۳۴۰۵ التَّعَوُّذ مِنْ عذابِ القَبْر ﴾

قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

۵۹۵۱﴿حدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ قال حَدَّثَنَا سُفيانُ قال حدَّثَنا مُوسٰى بنُ عُقْبَةَ قال سَمِعْتُ اُمَّ خالِدٍ بِنْتَ خالِدٍ قال وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم غَيْرَهَا قالتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذابِ القَبْرِ.﴾

ترجمہ | موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ میں نے ام خالد بنت خالد سے سنا، موسیٰ نے بیان کے کہ میں نے ام خالد کے سوا اور کسی صحابی سے نہیں سنا جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہو البتہ ام خالدؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص۹۴۲، مر الحدیث ص۱۸۴۔

۵۹۵۲﴿حدَّثَنَا آدمُ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ قال حدَّثَنا عبدُالمَلِكِ عن مُصْعَبٍ قال كانَ سَعْدٌ يَامُرُ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم كانَ يَامُرُبِهِنَّ اَللّٰهُمَّ إنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ البُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الجُبْنِ وَاَعُوذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ إلٰى اَرْذَلِ العُمُرِ وَاَعُوذُبِكَ مِن فِتْنَةِ الدُّنْيا يعني فِتْنَةَ الدَّجالِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ عَذابِ القَبْرِ.﴾

ترجمہ | معصب بن سعد نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ پانچ باتوں (کی دعا) کا حکم دیتے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے ذکر کرتے کہ آنحضور ﷺ ان باتوں کا حکم دیتے تھے یا اللہ میں بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھاپا مجھ پر طاری کردیا جائے اور تجھ سے پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنہ سے یعنی (دجال کے فتنہ سے) اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص۹۴۲، مر الحدیث ص۳۹۶، یاتی ص۹۴۳، وص۹۴۵۔

۵۹۵۳﴿حدَّثَنَا عُثمانُ بنُ اَبِي شَيْبَةَ قال حدَّثَنا جَرِيْرٌ عنْ مَنْصُورٍ عن اَبِي وَائِلٍ عن مَسْرُوقٍ

عن عائشة قالت دخلت عليّ عجوزان من عُجُز يهود المدينة فقالت لي إن أهل القبور يعذبون في قبورهم فكذبتهما ولم أنعم أن أصدقهما فخرجتا ودخل عليّ النبي ﷺ فقلت له يا رسول الله! إن عجوزين وذكرت له فقال صدقتا إنهم يعذبون عذابا تسمعه البهائم كلها فما رأيته بعد في صلوة إلا تعوذ من عذاب القبر.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں (یعنی مُردوں) کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور مجھ کو ان کی بات ماننا اچھا نہیں لگا پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! دو بوڑھی عورتیں آئی تھیں اور میں نے حضور اقدس ﷺ سے واقعہ کا ذکر کیا آنحضور ﷺ نے فرمایا انہوں نے صحیح کہا بلاشبہ قبر میں مُردوں کو عذاب ہوتا ہے ان کے عذاب کو تمام چوپائے سنتے ہیں، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص۹۴۲، مر الحديث ص۱۸۳۔

﴿باب التعوذ من فتنة المحيا والممات﴾ ۳۴۰۶

زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مانگنا

۵۹۵۴ ﴿حدثنا مسدد قال حدثنا المعتمر قال سمعت أبي قال سمعت أنس بن مالك يقول كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم إني أعوذبك من العجز والكسل والجبن والهرم وأعوذبك من عذاب القبر وأعوذبك من فتنة المحيا والممات.﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور کاہلی سے اور بزدلی سے اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص۹۴۲، مر الحديث ص۳۹۶ في التفسير ص۶۸۳، ياتي ص۹۴۳۔

تشریح: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص۳۴۵۔

﴿ بَابُ ۳۴۰۷ التَّعَوُّذِ مِنَ المَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ ﴾

گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

۵۹۵۵ ﴿حَدَّثَنَا مُعَلَّى بنُ اَسَدٍ قال حدَّثنا وُهَيْبٌ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يقولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الكَسَلِ وَالهَرَمِ وَالمَاثَمِ وَالمَغْرَمِ ومِنْ فِتْنَةِ القَبْرِ وَعَذابِ القَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذابِ النَّارِ ومِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الغِنٰى واَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خطاياىَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الخطايا كما نَقَّيْتَ الثَّوبَ الاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَاى كما باعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دعا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بہت زیادہ بڑھاپے (نکمی عمر) اور گناہ اور قرض سے اور قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری کی آزمائش کے شر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کردے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کردیا اور میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کردے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "والماثم والمغرم".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۴۲، مر الحديث ص۱۱۵، وص۳۲۲، ياتى ص۹۴۳، وص۱۰۶۵۔

﴿ بَابُ ۳۴۰۸ الاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الجُبْنِ وَالكَسَلِ ﴾

كُسالٰى و كَسالٰى واحد

بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا

كُسالٰى بضم الكاف اور كَسالٰى بفتح الكاف واحد

یعنی سورہ نساء آیت ۱۴۲ میں جو آیا ہے وإذا قاموا إلى الصَّلٰوةِ قاموا كُسالٰى .

جمہور کی قرأت كُسالٰى بضم الكاف ہے اور بفتح الكاف بھی ایک قرأت ہے كما فى الحاشيه ص۹۴۲۔

۵۹۵۶﴿حَدَّثَنَا خالِدُ بنُ مَخْلَدٍ قال حدَّثنا سُلَيمانُ بنُ بِلالٍ قال حدَّثني عَمْرُو بنُ اَبِي عَمْرٍو قال سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يقولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحُزْنِ وَالعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالجُبْنِ وَالبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم والم سے اور عاجزی اور کاہلی سے اور بزدلی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ اور دشمنوں کے غلبہ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۲، مر الحديث ص۳۹۶، وص۶۸۳، ويأتي ص۹۴۳۔

﴿ بابُ ۳۴۰۹ التَّعَوُّذِ مِنَ البُخْلِ ﴾

البُخل والبَخَل واحد مثل الحُزنِ والحَزَن.

بخل سے پناہ مانگنا

بُخل بضم الموحده اور بَخَل بفتحهما دونوں کے معنی ایک ہیں، یعنی بخیلی، کنجوسی جیسے حُزن اور حَزَن کے معنی ایک ہیں یعنی رنج والم۔

۵۹۵۷﴿حدَّثَنِي محمَّدُ بنُ المُثَنّٰى قال حدَّثَنِي غُنْدَرٌ قال حدَّثَنا شُعْبَةُ عن عبدِالمَلِكِ بنِ عُمَيْرٍ عن مُصْعَبِ بنِ سَعْدٍ عن سَعْدِ بنِ اَبِي وَقّاصٍ اَنَّه كان يَامُرُ بِهٰؤُلاءِ الخَمْسِ وَيُحَدِّثُ بِهِنَّ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ البُخْلِ وَاَعُوذُبِكَ مِنَ الجُبْنِ وَاَعُوذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ إِلٰى اَرْذَلِ العُمُرِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنيا وَاَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ.﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت سعدؓ ان پانچ چیزوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ناکارہ عمر (نکمی عمر) تک پہنچا دیا جاؤں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ہوں قبر کے عذاب سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اعوذبك من البخل.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۲۔

﴿باب ۳۴۱۰ التَّعَوُّذِ مِنْ اَرْذَلِ العُمُرِ، اَرَاذِلُنا سُقَّاطُنَا﴾

نکمّی عمر (ناکارہ عمر) سے پناہ مانگنا

امام بخاریؒ کا ترجمہ ماخوذ ہے قرآن مجید کی اس آیت سے جو سورہ نحل آیت ۷۰/ میں ہے: "ومِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ إلى اَرْذَلِ العُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا الآية" یعنی بعض تم میں سے وہ ہیں جو ناکارہ عمر تک پہنچائے جاتے ہیں جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز سے باخبر ہو کر بے خبر ہو جاتا ہے یعنی بھول جاتا ہے اس لئے آنحضور ﷺ نے ارذل العمر (ناکارہ عمر سے پناہ مانگی ہے)

اَرَاذلنا سُقاطنا امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ سورہ ہود آیت ۲۷/ میں جو "هُم اَرَاذِلُنا" کا لفظ آیا ہے اس کے معنی ہیں "سُقَّاطنا یعنی ہم میں جو بالکل گرے ہوئے نیچ قوم ہیں۔

۵۹۵۸﴿حدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ قال حدَّثنا عبدُالوارِثِ عن عبدِالعَزِيْزِ بنِ صُهَيْبٍ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال كانَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يَتَعَوَّذُ يقولُ اَللّٰهُمَّ إنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الكَسَلِ واَعُوذُبِكَ مِنَ الجُبْنِ واَعُوذبكَ مِنَ الهَرَمِ واَعُوذُبِكَ مِنَ البُخلِ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے آپ ﷺ فرماتے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بے انتہا، ناکارہ بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے۔

مطابقتہ للترجمۃ توخذ المطابقة من قوله "واعوذبِكَ من الهَرَم، لانه يفسر بارذل العمر.

تعددموضعہ والحديث هنا ص۹۴۳، مر الحديث ص۳۹۶، وص۹۴۲۔

﴿باب ۳۴۱۱ الدُّعَاءِ برَفْعِ الوَبَاءِ وَالوَجَعِ﴾

وبار اور بیماری کے دفعیہ کے لئے دعا کرنے کا بیان

تشریح وبا سے مراد اگر طاعون لیا جائے تو وجع کا عطف، عطف الخاص علی العام ہوگا، اور اگر وبا سے عام وبا یعنی طاعون، استسقاء، ہیضہ وغیرہ لیا جائے تو عطف العام علی العام ہوگا۔

۵۹۵۹﴿حدَّثَنا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ قال حدَّثنا سُفْيانُ الثَّورِيُّ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ قالتْ قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إلَيْنا المَدِيْنَةَ كما حَبَّبْتَ إلَيْنا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا إلَى الجُحْفَةِ اَللّٰهُمَّ بارِكْ لَنَا فى مُدِّنَا وَصَاعِنَا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (یعنی دعا فرمائی اللّٰھم حبّب الینا الخ. وسبب ذلك انه ﷺ لما قدم المدینة کانت اوبأ ارض اللہ ووعك ابوبکر وبلال رضی اللہ عنهما الخ. (قس) اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی محبت تو نے مکہ کی ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے یعنی مدینہ کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے (اس وقت جحفہ میں یہود آباد تھے فنقلت الیها). اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما (یعنی مدینہ کے غلہ اور پھل میں برکت عطا فرما)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "وانقل حمها الی الجحفة"۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۹۴۳، ومر الحدیث ص۲۵۳، وص۵۵۸، وص۸۴۲، وص۸۴۷۔

تشریح | یہاں روایت مختصر ہے مفصل روایت کے لئے نصر الباری جلد پنجم ص۴۶۲ دیکھئے۔
نیز نصر الباری جلد ہفتم ص۸۵۳ دیکھئے۔

۵۹۶۰﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إسمَاعِيلَ قال حدَّثَنا إبرَاهِيمُ بنُ سَعْدٍ قال اَخْبَرَنا ابنُ شِهَابٍ عن عامِرِ بنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهُ قال عَادَنِي رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فی حَجَّةِ الوَدَاعِ مِن شَكْوَى اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى المَوتِ فقلتُ يا رسولَ اللهِ بَلَغَ بِي مَا تَرَى مِنَ الوَجَعِ وَاَنا ذو مالٍ وَلا يَرِثُنِي إلّا بِنْتٌ لِي وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَي مَالِي قال لا قلتُ فَبِشَطْرِه قال لا قال الثُّلُثُ كَثِيرٌ إنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِن اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإنَّكَ لَنْ تُنفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ إلّا أُجِرْتَ حتى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَاَتِكَ قلتُ أُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِي قال إنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إلّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّبِكَ آخَرُونَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلا تَرُدَّهُمْ عَلَى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ البَائِسُ سَعْدُ بنُ خَوْلَةَ قال سَعْدٌ رَثَى لَهُ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ.﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع (۱۰ھ) میں میری عیادت کی اس بیماری کی وجہ سے جس میں میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیماری جس حد تک پہنچ گئی ہے آپ خود دیکھ رہے ہیں (کہ مایوس کن حال ہے) اور میں مالدار ہوں اور میرا وارث میری ایک بیٹی کے سوا اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آدھا مال صدقہ کر دوں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں، بس تہائی مال بہت ہے (یعنی ایک تہائی خیرات کر سکتے ہو) تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج چھوڑے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ

کرو گے اللہ کی خوشنودی کے لئے تو تمہیں اس پر ثواب ملے گا یہاں تک کہ اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ رکھو گے (اس پر بھی ثواب ملے گا) میں نے عرض کیا کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے مکہ میں رہ جاؤں گا؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تم پیچھے نہیں رہو گے اور تو جو نیک عمل کرے گا جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہو تو تیرا درجہ اور مرتبہ بلند ہوتا جائے گا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے یہاں تک کہ تیرے سبب سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگ (کفار) تیرے ذریعہ نقصان اٹھائیں گے، یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کردے اور ان کو ایڑیوں کے بل واپس نہ کیجئے (کہ جس مقام سے ہجرت کی ہے وہیں رہ جائیں) لیکن افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن خولہ کے لئے غم کا اظہار اس وجہ سے کیا کہ وہ مکہ ہی میں وفات پاگئے۔

مطابقۃ للترجمۃ حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وھو متعلق بالرکن الثانی من الترجمۃ وھو الوجع (فتح) یعنی ترجمہ کے دو اجزار تھے (۱) وبا، (۲) وجع تو یہ دوسری حدیث دوسرے جز سے متعلق ہے۔

علامہ عینیؒ اسی مطابقت پر اعتراض کرتے ہیں کہ وجع کا ذکر کافی نہیں کیونکہ ترجمہ میں وجع کے دفع کرنے کی دعا ہے اور حدیث میں دفع کا کوئی ذکر نہیں ہے البتہ ترجمہ کی مطابقت اللّٰھم امض لاصحابی ھجرتھم ولا تردھم علی اعقابھم قال فیہ اشارۃ لسعد بالعافیۃ لیرجع الی دار ھجرتہ وھی المدینۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۹۴۳، مر الحدیث ص ۱۳، وص ۱۷۳، وص ۳۸۲، وص ۳۸۳، وص ۵۶۰، وص ۶۳۲، وص ۸۰۶، وص ۸۴۶، یاتی ص ۹۹۷۔

تشریح اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اپنی بیماری اور بیماری کی شدت کا اظہار جائز ہے بشرطیکہ جزع فزع نہ ہو۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ ثلث مال کی وصیت مشروع اور جائز ہے اگرچہ افضل تو اس سے بھی کم ہے اور تہائی سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں۔

﴿ بابُ ۳۴۱۲ الإستعاذةِ مِنْ اَرْذَلِ العُمُرِ ومِنْ فِتنَةِ الدُّنیا وفِتنَةِ النَّارِ ﴾

ناکارہ عمر، اور دنیا کی آزمائش اور دوزخ کے فتنے سے پناہ مانگنا

۵۹۶۱﴿حَدَّثَنِی إسحَاقُ بنُ إبراھِیمَ قال اَخبرَنا الحُسَینُ عن زائِدَۃَ عن عبدِالمَلِکِ عن مُصعَبِ بنِ سَعدٍ عن اَبِیہِ قال تَعَوَّذُوا بِکَلِمَاتٍ کانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَعَوَّذُ بِھِنَّ اللّٰھُمَّ إنی اَعُوذُبِکَ مِنَ الجُبنِ وَاَعُوذُبِکَ مِنَ البُخلِ وَاَعُوذُبِکَ مِن اَن اُرَدَّ إلی اَرذَلِ العُمُرِ وَاَعُوذُبِکَ مِن فِتنَۃِ الدُّنیا وعذابِ القَبرِ.﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ ان کلمات کے ذریعہ پناہ مانگو جن کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ پناہ مانگتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص٩٤٣، مر الحديث ص٣٩٦، وص٩٤٢، ياتي ص٩٤٥۔

٥٩٦٢﴿حَدَّثَنَا يَحْيٰى بنُ مُوسٰى قال حدَّثنا وَكِيْعٌ قال حدَّثنا هِشَامُ بنُ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ يقول اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوذُبِكَ مِنَ الكَسَلِ وَالهَرَمِ وَالمَغْرَمِ وَالمَاثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوذُبِكَ مِنْ عَذابِ النَّارِ وفِتْنَةِ النارِ وفِتْنَةِ القَبْرِ وعَذَابِ القَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الغِنٰى وشَرِّ فِتْنَةِ الفَقْرِ ومِنْ شَرِّ فِتْنَةِ المَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِى مِنَ الخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوبُ الاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وباعِدْ بَيْنِى وبَيْنَ خَطَايَاىَ كَما بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور بہت بڑھاپے سے اور قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنے سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح دجال کے برے فتنے سے، اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو گناہوں سے ایسا پاک کردے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کردیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ (دوری) کردے جتنا فاصلہ مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔

(یعنی گناہوں سے مجھ کو پھیردے کہ گناہ کا خیال تک نہ آئے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "والهَرَم" لانه فسر بارذل العمر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص٩٤٣، واخرجه مسلم فى الدعوات وابن ماجه فيه ايضًا.

﴿بابُ ٣٤١٣ الإسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الغِنٰى﴾

مالداری کے فتنہ سے پناہ مانگنا

٥٩٦٣﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى بنُ إسْمَاعِيْلَ قال حدَّثنا سَلَّامُ بنُ اَبِى مُطِيْعٍ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن

خالَتِهِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم کانَ یَتَعَوَّذُ اَللّٰهُمَّ إنّی اَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وِمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الغِنٰی وَاَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الفقْرِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ.﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے (دعا کرتے تھے) اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنہ سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں مالداری کے فتنہ سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی کے فتنہ سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "واعوذبك من فتنة الغنٰی".

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۹۴۳، مر الحدیث ص ۱۱۵، وص۳۲۲، وص۹۴۲، وص۹۴۳ تا ۹۴۴، یاتی ص ۱۰۵۶۔

﴿بابُ ۳۴۱۴ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ﴾

محتاجی کے فتنے سے پناہ مانگنا

۵۹۶۴﴿حدَّثَنَا محمَّدٌ قال اَخبَرَنا اَبُومُعَاوِیَةَ قال حدَّثَنا هِشَامُ بنُ عُرْوَةَ عن اَبِیْهِ عن عائِشَةَ قالتْ کانَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم یقول اَللّٰهُمَّ إنّی اَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وعذابِ النَّارِ وفِتْنَةِ القَبْرِ وعذابِ القَبْرِ وشَرِّ فِتْنَةِ الغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إنّی اَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغسِلْ قَلْبِی بِماءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِی مِنَ الخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوبَ الاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وباعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خطَایَایَ کَمَا باعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إنّی اَعُوذُبِكَ مِنَ الکَسَلِ وَالْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کہتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کی بری آزمائش سے اے اللہ! میرا دل دھودے برف اور اولے کے پانی سے اور میرا دل گناہوں سے پاک صاف کردے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا ہے اور میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کردے جتنی مشرق ومغرب کے درمیان دوری کردی ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور گناہ اور قرض سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وشرّ فتنة الفقر".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۳ تا ۹۴۴، مر الحديث ص۱۱۵، وص۳۲۲، وص۹۴۲، وص۹۴۳، ياتی ص۱۰۵۶۔

۳۳۱۵ ﴿ بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ ﴾

برکت کے ساتھ کثرت مال کی دعا کرنا

۵۹۲۵ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثنا غُنْدَرٌ قال حدَّثنا شُعْبَةُ قال سَمِعْتُ قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عن اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّها قالَتْ يا رسولَ اللّٰهِ اَنَسٌ خادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قال اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مالَهُ وَوَلَدَهُ وبارِكْ لَهُ فِيمَا اَعْطَيْتَهُ وعن هِشامِ بنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ بِمِثْلِه﴾

ترجمہ | حضرت ام سُلیمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے آنحضور ﷺ نے دعا کی اے اللہ! اس کے مال واولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو نے اسے دیدیا اس میں برکت عطا فرما، اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ سے اسی طرح سنا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۴، وهو طرف من حديث مر ص۲۶۶، وص۹۳۸، وص۹۳۹، وياتی ص۹۴۴۔

۳۳۱۶ ﴿ بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ ﴾

برکت کے ساتھ کثرت اولاد کی دعا کرنا

۵۹۲۶ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ سَعِيْدُ بنُ الرَّبِيْعِ قال حدَّثنا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ قال سَمِعْتُ اَنَسًا قال قالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اَنَسٌ خادِمُكَ قال اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مالَهُ وَوَلَدَهُ وبارِكْ فيما اَعْطَيْتَهُ.﴾

ترجمہ | ام سلیمؓ نے (حضور اقدس ﷺ سے) عرض کیا کہ انس آپ کا خادم ہے آنحضور ﷺ نے کہا (یعنی دعا کی) اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا اس میں برکت عطا فرما۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۴، باقی کے لئے حدیث سابق دیکھئے۔

﴿بابُ الدُّعاءِ عِنْدَ الإسْتِخارَةِ﴾ ۳۴۱۷

استخارہ کی دعا کا بیان

۵۹۶۷﴿حدَّثَنا مُطرِّفُ بنُ عبدِاللهِ اَبُو مُصْعَبٍ قال حدَّثَنا عبدُالرَّحْمٰنِ بنُ اَبِی المَوالِ عن محمّدِ بنِ المُنْكَدِرِ عن جابِرٍ قال كانَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم يُعَلِّمُنا الإسْتِخارَةَ فی الاُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ القُرْآنِ إذَا هَمَّ اَحَدُكُم بالاَمْرِ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ ثم یقول اَللّٰهُمَّ إنّی اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ العَظِیْم فَإنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الغُیُوبِ اَللّٰهُمَّ إنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذا الاَمْرَ خَیْرٌ لِی فی دِیْنِی وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قالَ فِی عاجِلِ اَمْرِی وَآجِلِهِ فاقْدُرْهُ لِی وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذا الاَمْرَ شَرٌّ لِی فی دِیْنِی ومَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمْرِی اَوْ قال فی عاجِلِ اَمْرِی و آجِلِه فَاصْرِفْهُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الخَیْرَ حیث كان ثم رَضِّنِی بِه ویُسَمِّی حاجَتَهٗ.﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے قرآن کی سورت کی طرح، آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص (مباح) کام کا ارادہ کرے (ابھی پختہ عزم نہ ہوا ہو) تو دو رکعتیں (نفل) پڑھے اس کے بعد یہ کہے (یعنی اس طرح دعا کرے) اے اللہ! میں تیرے علم کے وسیلے سے خیر طلب کرتا ہوں (انجام کی بھلائی چاہتا ہوں) اور تیری قدرت کے وسیلے سے قدرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کی درخواست کرتا ہوں اس لئے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اور تجھ کو علم ہے اور مجھ کو علم نہیں اور تو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کیلئے میں استخارہ کر رہا ہوں) میرے دین، میرے معاش (یعنی دنیا اور انجام کار) کیلئے بہتر ہے یا یہ فرمایا ابھی یا آئندہ (یہ شک راوی ہے، ابھی سے دنیا مراد ہے اور آئندہ سے آخرت یا ابھی سے مراد سر دست بالفعل اور آئندہ سے دنیا کا مستقبل آئندہ) میرے لئے بہتر ہے تو وہ میرے لئے مقدر فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور میرے معاش اور میرے انجام کیلئے برا ہے یا یہ فرمایا کہ ابھی یا آئندہ میرے لئے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھرا دے اور جہاں میرے لئے خیر و بھلائی ہو مقدر فرما پھر مجھ کو اس سے راضی کر دے اور اپنی حاجت بیان کرے۔

(هٰذا الامر کی جگہ اس کام کا نام لے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۴، ومر الحديث ص۱۵۵، یاتی ص۱۰۹۹، ابوداؤد فی باب الاستخارہ، جلد اول

ص ۲۱۵، ترمذی اول فی الصلوٰۃ ص ۶۳۔

استخارہ جب کسی شخص کو ایک کام کے کرنے میں تردد ہو یا دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے میں تردد ہو تو حدیث کے موافق استخارہ کرے لیکن یہ یاد رہے کہ استخارہ ایسے امر میں ہوتا ہے جو نا جائز و حرام نہ ہو اس لئے کہ نا جائز کام نا جائز ہے اس کا ترک ہر حال میں لازم ہے اس طرح جو کام فرض ہے یا واجب موقت ہے اس میں بھی استخارہ کا کوئی سوال نہیں استخارہ تو صرف مباح یا واجب غیر موقت میں ہے۔ ع درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔

﴿ بَابُ الْوُضُوءِ عِندَ الدُّعَاءِ ﴾ ۳۴۱۸

دعا کے وقت وضو کرنے کا بیان

(یعنی وضو کر کے دعا کرنا چاہئے کہ دعا مقبول ہوتی ہے)

۵۹۲۸ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ العَلاءِ قال حدَّثَنا اَبُواُسَامَةَ عن بُرَيْدِ بنِ عبدِاللّٰهِ عن اَبِى بُرْدَةَ عَن اَبِىْ مُوسٰى قال دَعَا النَّبِىُّ صلى اللّٰه عليه وسلم بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ بِهٖ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فقال اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِى عَامِرٍ ورَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ فقال اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَومَ القِيَامَةِ فوقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کی اے اللہ! ابو عامر عبید کی مغفرت فرما ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور ﷺ کے بغل کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا اے اللہ! قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند درجہ عنایت فرما۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فتوضا به ثم رفع يديه فيكون دعاؤه عند الوضو يعنى عقيبه يدل عليه قوله ثم رفع يديه الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۴۴ مر الحديث مختصرا ص:۴۰۴ ومفصلا فى المغازى فى غزوة اوطاس ص۶۱۹۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً ﴾ ۳۴۱۹

قال ابو عبدِاللّٰه خَيْرٌ عُقْبًا عاقِبَةً، عُقْبًا وعَاقِبَةً وَاحِدٌ وهو الآخِرَةُ.

کسی گھاٹی پر چڑھتے وقت کی دعا

قال ابو عبداللّٰه الخ: امام بخاریؒ نے کہا کہ وہ جو قرآن مجید سورہ کہف میں آیا ہے خَيْرٌ عُقْبًا بمعنی عاقبت ہے

اور عقب اور عاقبۃ کے معنی ایک ہیں مراد آخرت ہے۔

۵۹۶۹﴿حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثَنا حمَّادٌ عن اَيّوبَ عن اَبِی عُثمانَ عن اَبِی مُوسٰی قال کُنّا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی سَفَرٍ فکُنّا إذا عَلَونَا کَبَّرنا فقالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیه وسلم اَیُّھا النّاسُ ارْبَعُوا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فإنّکم لا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلا غائِبًا وَلٰکِن تَدعُونَ سَمِیْعًا بَصِیْرا ثمّ اَتٰی عَلَیَّ وَاَنَا اَقولُ فی نَفْسِی لا حولَ ولا قوۃَ إلّا باللّٰہِ فقال یا عبدَ اللّٰہِ بنَ قَیْسٍ قُل لا حولَ ولا قوۃَ إلّا باللّٰہِ فإنّھا کَنزٌ مِن کُنُوزِ الجنّۃِ اَوْ قال اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ ھِیَ کَنزٌ مِن کُنُوزِ الجنّۃِ لا حولَ ولا قوۃَ إلّا باللّٰہِ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو ہم (بلند آواز سے) اللّٰہ اکبر کہتے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو تم تو اس ذات کو پکار رہے ہو جو سمیع (بہت سننے والا) وبصیر (اور بہت زیادہ دیکھنے والا) ہے پھر آنحضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں اس وقت دل ہی میں آہستہ پڑھ رہا تھا لا حول و لا قوۃ إلا باللّٰہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس! لا حول ولا قوۃ إلا باللّٰہ پڑھو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتادوں وہ لا حول ولا قوۃ إلا باللّٰہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ توخذ من قولہ "تدعون" فی موضعین.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۹۴۴، مر الحدیث ص۴۲۰، وص۶۰۵، یاتی ص۹۴۸، وص۹۷۸، وص۱۰۹۹۔

﴿بابُ ۳۴۲۰ الدُّعاءِ إذا ھَبَطَ وَادِیًا فِیهِ حَدِیْثُ جَابِرٍ﴾

کسی وادی میں اترتے وقت کی دعا

اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے دیکھو بخاری جلد اول ص۴۲۰۔

﴿بابُ ۳۴۲۱ الدُّعاءِ إذا اَرادَ سَفَرًا اَوْ رَجَعَ﴾

فِیهِ یَحْیی بنُ اَبِی إسْحَاقَ عن اَنَسٍ

سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی کے وقت دعا پڑھنے کا بیان

۵۹۷۰﴿حَدَّثَنَا إسْماعِیلُ قال حدَّثَنِی مالِکٌ عن نافِعٍ عن عبدِاللّٰہِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ

صلی اللّٰہ علیہ وسلم کانَ إذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلاثَ تَكْبِيْراتٍ ثُمَّ يقولُ لَا إلٰهَ إلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَه لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شيءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تائِبُوْنَ لِرَبِّنا حامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تھے تو زمین سے ہر بلند چیز پر (چڑھائی پر) چڑھتے وقت تین تکبیریں کہا کرتے تھے (یعنی تین بار اللہ اکبر کہتے) پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تنہا ہے اس کا کوئی شریک (ساجھی) نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ہم اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں ہم اس کی درگاہ میں توبہ کرنے والے ہیں (قاله تعليما لامته او تواضعا منه عليه الصلوٰة والسلام) ہم اپنے پروردگار کی عبادت کرنے والے اور شکر گذار ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندہ (محمد ﷺ) کی مدد کی اور تنہا تمام لشکروں کو شکست دی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثانی من الترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۴، تا ۹۴۵، مر الحديث ص۴۳۳ تا ص۴۳۴۔

﴿ بَابُ ۳۴۲۲ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ ﴾

شادی کرنے والے (یعنی دولہا) کو دعا دینا

۵۹۷۱﴿حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنا حمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عن ثابتٍ عن اَنَسٍ قالَ رَاى النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علٰى عبدِالرَّحْمٰنِ بنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرةٍ فقال مَهْيَمْ اَوْمَهْ قال تَزَوَّجْتُ امرَاَةً علٰى وَزْنِ نَوَاةٍ من ذَهَبٍ فقال بارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر زردی کا اثر (نشان) دیکھا تو فرمایا مَهْيَمْ یہ زردی کیسی ہے؟ یا فرمایا مَهْ (والشک من الراوی) عرض کیا میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے پر شادی کی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "بارك الله لك".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۵، مر الحديث ص۲۷۵، وص۵۳۳، وص۵۶۱، وص۷۵۹، وص۷۷۷، وص۸۹۸۔

۵۹۷۲﴿حدَّثنا ابو النُّعمانِ قال حدثنا حمَّادُ بنُ زيدٍ عن عَمرٍو عن جابرٍ قال هَلَكَ اَبِی وتَرَكَ سَبعَ اَوْ تِسعَ بَناتٍ فتزوَّجتُ امْرَاَةً فقال النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم تزوَّجتَ يا جابرُ قلتُ نعَمْ قال بِكرًا اَمْ ثَيِّبًا قلتُ ثَيِّبًا قال فهَلَّا جارِيَةً تُلاعِبُهَا وتُلاعِبُكَ وتُضاحِكُهَا وتُضاحِكُكَ قُلتُ هَلَكَ اَبِی فتَرَكَ سَبعَ اَو تِسعَ بَناتٍ فكَرِهتُ اَنْ اَجِيئَهُنَّ بِمِثلِهِنَّ فتزوَّجتُ امْرَاَةً تقُومُ علَيْهِنَّ قال فبَارَكَ اللهُ علَيْكَ لَم يَقُلِ ابنُ عُيَيْنَةَ ومحمَّدُ بنُ مُسلِمٍ عن عَمرٍو بَارَكَ اللهُ علَيْكَ.﴾

ترجمہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آنحضور ﷺ نے فرمایا باکرہ (کنواری) سے یا ثیبہ سے (شوہر دیدہ) سے؟ میں نے عرض کیا کہ ثیبہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں کسی لڑکی (کنواری) سے کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تجھ سے کھیلتی اور تم اس سے ہنستے بولتے اور وہ تم سے ہنستی بولتی، میں نے عرض کیا کہ میرے والد شہید ہوئے اور سات یا نو لڑکیاں چھوڑ گئے اس لئے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس ان ہی جیسی لڑکی لاؤں چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، سفیان بن عیینہ اور محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ جملہ "بارك الله عليك" نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "بارك الله عليك".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۴۵، مر الحديث فی المغازی ص۵۸۰۔

تشریح نصر الباری جلد ہشتم غزوۂ احد کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابُ ۳۴۲۳ ما يقولُ إذا اَتٰی اَهلَهٗ﴾

جب اپنی بیوی کے پاس (وطی کے ارادہ سے) آئے تو کیا پڑھے؟

۵۹۷۳﴿حدَّثنا عُثمانُ بنُ اَبِی شَيْبَةَ قال حدَّثنا جَرِيرٌ عن مَنصُورٍ عن سَالِمٍ عن كُرَيْبٍ عنِ ابنِ عباسٍ قال قالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم لَو اَنَّ اَحَدَهُمْ إذَا اَرَادَ اَن يَاتِیَ اَهلَهٗ قال بِسمِ اللهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيطَانَ مَا رَزَقتَنَا فإنَّه إن يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فی ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيطَانٌ اَبدًا.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے: "اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ" تو اگر اس صحبت کے نتیجہ میں کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۴۵، مر الحديث ص۲۶، وص۴۶۳، وص۴۶۴، وص۷۷۶، یأتی ۱۱۰۰۔

تشریح إذا اتی اهله جمہور علماء کے نزدیک اس کا مطلب ہے إذا اراد الجماع.

﴿ باب ۳۴۲۴ قولِ النبیِّ ﷺ رَبَّنا آتِنا فی الدُّنیا حَسَنَةً ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر

۵۹۷۴ ﴿حدَّثنا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا عبدُالوَارِثِ عن عبدِالعَزِیزِ عن اَنَسٍ قال اَکثَرُ دعاءِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیه وسلم اللّٰهُمَّ رَبَّنا آتِنا فی الدُّنیا حَسَنَةً وَّفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۹۴۵، ومر الحديث فی التفسیر ص۶۴۹۔

تشریح ملاحظہ فرمائے نصر الباری جلد ۹، ص۷۳۔

﴿ باب ۳۴۲۵ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیا ﴾

دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا

۵۹۷۵ ﴿حدَّثنی فَرْوَةُ بنُ اَبِی المَغراءِ قال حدَّثنا عَبِیْدَةُ هو ابنُ حُمَیْدٍ عن عبدِالمَلِكِ بنِ عُمَیْرٍ عن مُصْعَبِ بنِ سَعْدِ بنِ اَبِی وقّاص عن اَبِیهِ قال کانَ النَّبِی صلی اللہ علیه وسلم یُعَلِّمُنا هٰؤلاء الکَلِمَاتِ کَمَا تُعَلَّمُ الکِتَابَةُ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَعُوذُبِكَ مِنَ البُخلِ

وَاَعُوذُبِکَ مِنَ الْجُبنِ وَاَعُوذُبِکَ مِنْ اَنْ تُرَدَّ إِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوذُبِکَ مِن فِتنَةِ الدُّنْيَا وَعَذابِ القَبْرِ.﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے کتابت (لکھنا) سکھایا جاتا ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نکمی عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "واعوذبك من فتنة الدنيا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۵، مر الحديث ص۹۴۲، وص۹۴۳۔

﴿بابُ تَكْرِيْرِ الدُّعَاءِ﴾ ۳۴۲۶

بار بار دعا کرنا (یعنی اپنی حاجت وضرورت کو ظاہر کرنے کے لئے مکرر سہ کرر دعا کرنا)

۵۹۷۶﴿حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بنُ المُنْذِرِ قال حدَّثنا اَنَسُ بنُ عِيَاضٍ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم طُبَّ حتي اَنَّه لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ اَنَّهُ قد صَنَعَ الشَّئَ وَمَا صَنَعَه وَاَنَّه دَعا رَبَّه ثُمَّ قال اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتانِی فی مَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ فقالتْ عائِشَةُ وَمَا ذَاكَ يا رسولَ اللّٰهِ قال جاءَنِي رَجُلانِ فجلَسَ اَحَدُهُما عِنْدَ رَاسِي وَالآخَرُ عند رِجلَيَّ فقال اَحَدُهُما لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قال مَطْبُوبٌ قال مَنْ طَبَّه قال لَبِيْدُ بنُ الاَعْصَمِ قال فِيما ذَا قال فی مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ قال فَاَيْنَ هُوَ قال فی ذَرْوَانَ وَذَرْوَانُ بِئرٌ فی بَنِی زُرَيْقٍ قالتْ فاَتَاهَا رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ثُمَّ رَجَعَ إِلٰی عائِشَةَ فقال وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَائَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ ولَكَاَنَّ نَخلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ قالتْ فاَتٰی رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَاَخْبَرَهَا عنِ البِئْرِ فقُلْتُ يٰ رسولَ اللّٰهِ فهَلّا اَخرَجْتَهُ فقال اَمَّا اَنَا فقَدْ شَفَانِي اللّٰهُ وكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلى النَّاسِ شَرًّا، زَادَ عِيْسَی بنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قالتْ سُحِرَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فدَعَا وَدَعَا وَسَاقَ الحدِيْثَ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ آنحضور ﷺ سمجھنے لگے کہ فلاں کام آپ ﷺ نے کرلیا ہے حالانکہ وہ کام آپ ﷺ نے نہیں کیا تھا اور آنحضور ﷺ نے اپنے پروردگار سے دعا کی پھر آپ

ﷺ نے فرمایا عائشہ! تجھ کو معلوم ہوا اللہ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی تو عائشہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ جواب کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس دو مرد (دو فرشتے) آئے ان میں سے ایک (حضرت جبرئیلؑ) میرے سرہانے بیٹھ گئے اور دوسرے (میکائیلؑ) میرے پاؤں کے پاس پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا ان صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے پوچھا ان پر کس نے جادو کیا ہے جواب دیا لبید بن اعصم نے پوچھا وہ جادو کس چیز میں ہے؟ جواب دیا کنگھی اور بالوں اور تر کھجور کے خوشے کے پوست میں، پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان میں اور ذروان بنی زریق کا ایک کنواں ہے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر حضور اقدس ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے پھر لوٹ کا عائشہؓ کے پاس تشریف لائے تو فرمایا واللہ! اس کنویں کا پانی تو مہندی سے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا اور اس کنویں پر کے درخت ایسے (ڈراؤنے) تھے جیسے شیطانوں کے سر عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور عائشہؓ کو کنویں کے متعلق بتایا عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے انہیں نکالا کیوں نہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ لوگوں میں ایک بری چیز پھیلا دوں، عیسی بن یونس اور لیث نے ہشام کے واسطے سے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو حضور ﷺ نے دعا کی اور مکرر دعا کی پھر پوری حدیث بیان کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فدعا ودعا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۵ تا ۹۴۶، مر الحديث ص۴۵۰، وص۴۶۲، وص۸۵۷، وص۸۵۸، وص۸۹۵۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص ۳۸۸۔

﴿ بَابُ (۳۴۲۷) الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ ﴾

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِي صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِي جَهْلٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ

مشرکین پر بددعا کرنے کا بیان

اور عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کہا (یعنی دعا کی) یا اللہ! مکہ کے مشرکوں پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد کیجئے (ومضى هذا التعليق موصولاً في كتاب

الاستسقاء دیکھئے نصر الباری جلد چہارم ص ۲۱۶) اور آنحضور ﷺ نے فرمایا یا اللہ ابو جہل کی تباہی اپنے اوپر لازم کرلے، اور حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں یہ دعا کی یا اللہ فلاں اور فلاں پر لعنت کر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ليس لك من الامر شيء".

تشریح مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۱۱۴، وص ۱۱۵۔

۵۹۷۷ ﴿حَدَّثَنِي ابنُ سَلَامٍ قال اَخبرنا وَكِيعٌ عنِ ابنِ اَبِي خالِدٍ قال سَمِعْتُ ابنَ اَبِي اَوفٰى يقولُ دَعَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى الاَحزابِ فقال اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ سَرِيْعَ الحِسَابِ اهزِمِ الاحْزَابَ اهزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (جنگ خندق میں) کافروں کے لشکروں پر بددعا کی تو فرمایا اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے حساب جلدی لینے والے احزاب کو (مشرکین کی جماعتوں کو) شکست دے انہیں شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے (یعنی بھگا دے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۴۶، مر الحديث ص ۴۱۱ وص ۵۹۰، ياتى ص ۱۱۱۶۔

۵۹۷۸ ﴿حَدَّثَنَا مُعاذُ بنُ فَضَالَةَ قال حدَّثَنا هِشامٌ عن يَحْيٰى عن اَبِي سَلَمَةَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ إذا قال سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه فِى الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ من صَلٰوةِ العِشَاءِ قَنَتَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بنَ اَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الوَلِيْدَ بنَ الوَلِيْدِ اللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بنَ هشامٍ اللّٰهُمَّ اَنْجِ المُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ المُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ على مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِى يُوسُفَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب عشاء کی آخری رکعت میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہہ چکتے تو دعا قنوت پڑھتے "یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے یا اللہ ولید بن ولید کو نجات دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ کمزور مسلمانوں (عورتوں اور بچوں) کو نجات دے اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ کو سخت کردے اے اللہ ان پر ایسی قحط پیدا کردے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی"۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اللّٰهم اشدد وطاتك على مضر".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۴۶، مر الحديث ص ۱۱۰، وص ۴۱۰، وص ۴۷۹، وص ۶۵۵، وص ۶۶۱، وص ۹۱۵، ياتى ص ۱۰۲۶۔

۵۹۷۹﴿حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ الرَّبِيعِ قال حدَّثنا اَبُو الاَحْوَصِ عن عاصِمٍ عن اَنَسٍ بَعَثَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیه وسلم سَرِيَّةً يقالُ لَهُمُ القُرَّاءُ فأُصِيبُوا فما رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللّٰہ علیه وسلم وَجَدَ عَلٰی شَیْئٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فی صَلٰوةِ الفَجْرِ وَيقول اِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُولَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا جس میں شریک افراد کو قرا (یعنی قرآن مجید کے عالم) کہا جاتا تھا پھر یہ حضرات قرا شہید کردیئے گئے تو میں نے نہیں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کو کبھی کسی چیز کا اتنا رنج وغم ہوا جتنا ان حضرات قرا کی شہادت پر ہوا چنانچہ آنحضور ﷺ نے ایک مہینے تک فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھا اور فرمایا عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فقنت" لان قنوته كان يتضمن الدعاء عليهم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۴۶، مر الحديث ص ۱۳۶، وص ۱۷۳، وص ۳۹۳، وص ۵۸۶، وص ۵۸۷ وغیرہ۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے جلد ہشتم مغازی ص ۱۳۸ ''واقعہ بیر معونہ)

۵۹۸۰﴿حَدَّثَنِی عبدُاللّٰهِ بنُ محمَّد قال حدَّثنا هشامٌ قال اَخبرنا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِیِّ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ اليَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم يقولونَ السَّامُ عَلَيْكَ ففَطِنَتْ عائِشَةُ اِلٰی قولِهِمْ فقالتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فقال النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیه وسلم مَهْلًا يا عائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فی الاَمْرِ كُلِّهٖ فقالتْ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يقولُونَ قال اَوَلَمْ تَسْمَعِی اَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فاقولُ وَعَلَيْكُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ یہودی لوگ نبی اکرم ﷺ کو سلام کرتے تو کہتے السام علیك (آپ کو موت آئے) حضرت عائشہؓ ان کا قول سمجھ گئیں اور جواب دیا علیکم السام واللعنة (تم ہی پر موت آئے اور لعنت پڑے) اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا نبی اللہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ کیا کہتے ہیں؟ (کہ سلام کے بجائے سام کہا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے انہیں جواب دیا وعلیکم (تم ہی پر موت آئے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فاقول وعليكم" فانه دعاء عليهم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۴۶، مر الحديث ص ۴۱۱، وص ۸۹۰، وص ۸۹۱، وص ۹۲۵، یاتی ص ۹۴۷۔

۵۹۸۱ ﴿حدَّثَنا محمَّدُ بنُ المُثنّٰى قال حدَّثنا الأنصارِيُّ قال حدَّثنا هِشَامُ بنُ حَسَّانَ قال حدَّثَنا محمَّدُ بنُ سِيْرِيْنَ قال حدَّثنا عَبِيْدَةُ قال حدَّثنا عَلِيُّ بنُ اَبِي طَالِبٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يومَ الخَنْدَقِ فقال مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونا عنِ الصَّلٰوةِ الوُسْطٰى حتى غابَتِ الشَّمْسُ.﴾

ترجمہ | حضرت علی بن ابی طالبؓ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خندق کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (صلوٰۃ عصر) نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۶، مر الحديث ص۴۱۰، وص۵۹۰، وص۶۵۰۔

تشریح | جلد ہشتم غزوہ خندق کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابٌ [۳۴۲۸] الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ﴾

مشرکین کے لئے (ہدایت کی) دعا کرنا

۵۹۸۲ ﴿حَدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عَبْدِاللّٰهِ قال حدَّثنا سُفْيانُ قال حدَّثنا اَبُوالزِّنادِ عنِ الأعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بنُ عَمْرٍو عَلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقال يا رسولَ اللّٰهِ إنَّ دَوْسًا قد عَصَتْ وَاَبَتْ فادْعُ اللّٰهَ عَلَيْها فظَنَّ النَّاسُ اَنَّه يَدْعُو عَلَيْهِمْ فقال اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن عمروؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! قبیلہ دوس نے نافرمانی کی اور مسلمان ہونے سے انکار کیا آپ ان کے لئے بددعا فرمائیے تو لوگوں نے خیال کیا کہ آنحضور ﷺ ان پر بددعا کریں گے لیکن حضور اکرم ﷺ نے دعا کی یا اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس بھیج دے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۶، مر الحديث ص۴۱۱، وص۶۳۰۔

تشریح | نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص۴۶۸ر کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بابُ ۳۴۲۹ قولِ النَّبِیِّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ﴾

نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد کا بیان: یا اللہ میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے

تشریح یہ دعا حضور اقدس ﷺ کا امت کی تعلیم کے لئے ہے، یا اظہار عبدیت ہے کیونکہ گذر چکا ہے کہ انبیاء کرام علیہ السلام سب معصوم ہیں پھر سید الانبیاء والمرسلین کا کیا سوال؟

یا یہ مراد ہو کہ ایسی اجتہادی لغزش یا ایسے امور جو معصیت نہ ہوں مگر شانِ نبوت کے خلاف ہوں۔ واللہ اعلم

۵۹۸۳﴿حدَّثنِي محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثنا عبدُالمَلِكِ بنُ صَبَّاحٍ قال حدَّثنا شُعْبَةُ عن اَبِی إسْحَاقَ عنِ ابنِ اَبِی مُوسٰی عن اَبِیْهِ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم انّه کان یَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْلِی خَطِیْئَتِی وَجَهْلِی وَإسْرَافِی فِی اَمْرِی کُلِّه وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ به مِنِّی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی خَطَایَایَ وَعَمْدِی وَجَهْلِی وَهَزْلِی وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وقال عُبَیْدُاللّٰهِ بنُ مُعَاذٍ حدَّثنِی اَبِی قال حدَّثنا شُعْبَةُ عن اَبِی إسْحَاقَ عن اَبِی بُرْدَةَ بنِ اَبِی مُوسٰی عن اَبِیْهِ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے رب اغفرلی الخ پروردگار عالم میری خطا کو معاف کر دے اور میری جہالت اور میری زیادتی جو میرے سارے کاموں میں ہوئی اور تو اس کو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ! میرے خطاؤں کو معاف کر دے اور بالقصد گناہ کو بھی اور بلا قصد (ہنسی مزاح) کے گناہوں کو بھی بخش دے اور یہ سب مجھ میں موجود ہیں (محمول علی التواضع او المراد عندی ای عند امتی) اے اللہ! میرے اگلے پچھلے خطاؤں کو معاف کر دے، اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے (جسے چاہے) اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے (جسے چاہے) تو ہر چیز پر قادر ہے، اور عبید اللہ بن معاذ (شیخ المؤلف) نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد معاذ نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۹۴۶ تا ۹۴۷، یاتی الحدیث ص ۹۴۷ تعلیقاً۔

۵۹۸۴﴿حدَّثنا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰی قال حدَّثنا عُبَیْدُاللّٰهِ بنُ عَبدِالمَجِیْدِ قال حدَّثنا إسْرَائِیْلُ

قال حدثنا ابو إسحاق عن ابي بكر بن ابي موسى وابي بردة واحسبه عن ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يدعو اللهم اغفرلي خطيئتي وجهلي وإسرافي في امري وما انت اعلم به مني اللهم اغفرلي هزلي وجدي وخطاياي وعمدي و كل ذلك عندي.

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللھم اغفرلی الخ اے اللہ میری مغفرت فرما میری خطاؤں میں میری نادانی میں اور کسی معاملہ میں میری زیادتی میں اور تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت فرما جو خطا ہنسی مزاح میں اور جو سوچ سمجھ کر اور جان بوجھ کر کی سب معاف کردے اور یہ سب قصور مجھ میں ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۴۷، ومر الحديث ص ۹۴۶۔

تشریح سند میں ابو اسحاق کے شیخ دو ہیں ابو بکر اور بردہ یہ دونوں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے صاحبزادے ہیں جو اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں چنانچہ بعض روایت میں بلا شک ہے جیسا کہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں عن ابی بکر وابی بردة ابنی ابی موسیٰ عن ابی موسی الاشعری ولم يشك فيه (عمدہ)۔

باب ۳۴۳۰ الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة

جمعہ کے دن جو (قبولیت کی) ساعت ہے اس وقت دعا کرنا

اس سے قبل کتاب الجمعہ میں ایک باب مذکور ہو چکا ہے "باب الساعة التي في يوم الجمعة". یہ ساعت اجابت کونسی ہے؟ مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص ۱۳۹۔

۵۹۸۵ حدثنا مسدد قال حدثنا إسماعيل بن إبراهيم قال اخبرنا ايوب عن محمد عن ابي هريرة قال قال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم في يوم الجمعة ساعة لايوافقها مسلم وهو قائم يصلي يسئل الله خيرا إلا اعطاه وقال بيده قلنا يقللها يزهدها.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کسی خیر کی درخواست کرے تو اللہ اس کو عنایت فرمائے گا اور آنحضور ﷺ نے (یہ

حدیث بیان کرتے وقت) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا ہم نے اس سے یہ سمجھا کہ آنحضور ﷺ اس ساعت کو مختصر ہونے کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں (یعنی یہ ساعت تھوڑی ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۷، مر الحديث ص۱۲۸، وص۷۹۸۔

﴿ بابُ قولِ النبيِّ ﷺ يُستَجابُ لَنا في اليَهُودِ ﴾

وَلا يُستَجَابُ لَهُم فِينا.

نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کہ یہود کے بارے میں ہماری دعا قبول ہوگی

(لانا لا ندعوا الا بالحق) اوران کی دعا ہمارے حق میں قبول نہیں ہوگی (لانهم يدعون علينا بالظلم).

۵۹۸۶﴿حدَّثَنا قُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ قال حدَّثَنا عبدُالوَهَّابِ قال حدَّثَنا أيُوبُ عنِ ابنِ أبي مُلَيكَةَ عن عائِشَةَ أنَّ اليَهُودَ أتَوُا النبيَّ صلى الله عليه وسلم فقالوا السَّامُ عَلَيْكَ فقال وَعَلَيكُم فقالتْ عائِشَةُ السَّامُ عَلَيكُم وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيكُم فقال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَهْلًا يا عائشَةُ عَلَيْكِ بالرِّفقِ وَإيَّاكِ وَالعُنفَ أوِ الفُحْشَ قالتْ أوَلَمْ تَسمَعْ مَا قالُوا قال أوَلَمْ تَسمَعِي مَا قلتُ رَدَدْتُ عَلَيهِمْ فَيُستَجابُ لِي فِيهِمْ وَلا يُستَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ یہود لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا السّام عليك (آپ کو موت آئے) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا وعلیکم (اور تم پر بھی یا تم ہی مرو) اور حضرت عائشہؓ نے جواب دیا السّام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم (تم ہی مرو اور تم پر اللہ کی لعنت و پھٹکار اور غضب ہو) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ ٹھہرو تم پر نرمی لازم ہے اور سختی و بدکلامی سے پرہیز کرو، عائشہؓ نے عرض کیا کیا آپ نے ان یہودیوں کی بات نہیں سنی؟ (کہ ان یہودیوں نے کیا کہا) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے انہیں جواب دیا (یعنی میں نے ان کی بات ان ہی پر لوٹا دی) اور میری بددعا ان کے حق میں قبول ہوگی اور میرے حق میں ان کی بددعا مقبول نہیں ہوگی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۷، ومر الحديث ص۹۴۶۔

﴿ باب ۳۴۳۲ التَّأمِين ﴾

دعا کے بعد آمین کہنے کا بیان

۵۹۸۷﴿حدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِاللّٰهِ قال حدَّثنا سُفيانُ قالَ الزُّهرِيُّ حدَّثناهُ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبَ عن اَبِى هُرَيْرَة عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال إذَا اَمَّنَ القارِئُ فَاَمِّنُوا فإنَّ المَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُه تامِيْنَ المَلائِكةِ غُفِرَله مَا تقدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب پڑھنے والا (نماز میں یا خارج نماز میں) آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو کیونکہ اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کے ساتھ موافق ہوجائے گا اس کے گذشتہ گناہ معاف کردئے جائیں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۹۴۷، ومر الحديث ص ۱۰۸، مسلم ص ۱۷۶، ابوداؤد ص ۱۳۵۔

تشریح | مفصل ومدلل تحقیق وتشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص ۴۵۳۔

﴿ باب ۳۴۳۳ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ ﴾

لا إله الا الله کہنے کی فضیلت کا بیان

تہلیل کے معنی ہیں لا إله إلا الله پڑھنا، ایک حدیث میں ہے افضل الذكر لا إله إلا الله.

۵۹۸۸﴿حدَّثَنا عبدُاللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالكٍ عن سُمَيٍّ عن اَبِى صَالِحٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال مَنْ قال لَا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ وَحْدَه لا شرِيْكَ لَه لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ فِى يومٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَت لَهُ عَدْلَ عَشرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَه مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عنه مِائَةُ سَيِّئَةٍ وكَانَتْ لَه حِرْزًا مِنَ الشيطانِ يَومَه ذٰلكَ حتى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جاءَ بِهٖ إلّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْه.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کہا لا إله إلا الله الخ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سلطانی ہے اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا

ہے، دن میں سو مرتبہ تو اسے دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اسکے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹادی جائیں گی اور یہ دعا اس روز شام تک شیطان سے محفوظ رکھے گی اور کوئی شخص اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہ لا سکے گا سوائے اس کے جو اس عمل کو اس سے (سو مرتبہ سے) زیادہ پڑھا ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۴۷، ومر الحديث ص ۴۶۵۔

۵۹۸۹﴿حدَّثَنَا عبدُاللهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثنا عبدُالمَلِكِ بنُ عَمرٍو قال حدَّثنا عُمَرُ بنُ اَبِي زَائِدَةَ عن اَبِي إسْحَاق عن عَمرِو بنِ مَيْمُونٍ قال مَنْ قال عَشْرًا كانَ كَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً من وَلَدِ إسْماعِيْلَ قال عُمَرُ وحدَّثنا عبدُاللهِ بنُ اَبِي السَّفرِ عنِ الشَّعْبِيِّ عنِ الرَّبِيْعِ بنِ خُثَيْمٍ مِثْلَه فقلتُ للرَّبِيْعِ مِمَّن سَمِعْتَه قال مِن عَمرِو بنِ مَيْمُونٍ فَاَتَيتُ عَمْرَو بن مَيْمُونٍ فقلتُ مِمَّنْ سَمِعْتَه فقال مِن ابن اَبِي لَيْلٰى فَاَتَيْتُ ابنَ اَبِي لَيْلٰى فقلتُ مِمَّنْ سَمِعْتَه فقال مِنْ ابي اَيُّوبَ الانصارِيِّ يُحَدِّثُه عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وقال إبْراهِيْمُ بنُ يُوسُفَ عن اَبِيْهِ عن اَبِي إسْحَاقَ قال حدَّثَنِي عَمْرُو بن مَيْمُونٍ عن عبدِالرَّحمٰنِ بن ابي لَيْلٰى عن اَبِي ايوب قوله عن النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وقال مُوسٰى حدَّثنا وُهَيْبٌ عن دَاوُدَ عن عامِرٍ عن عبدِالرَّحْمٰنِ بنِ اَبِي لَيْلٰى عن ابى اَيُّوبَ عن النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وقالَ إسْمَاعِيْلُ عنِ الشَّعْبِيِّ عنِ الرَّبِيْعِ قوله وقال آدَمُ حدَّثنا شُعْبَةُ قال حدَّثنا عبدُالمَلِكِ بنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلالَ بنَ يَسَافٍ عنِ الرَّبِيْعِ بن خُثَيْمٍ وَعَمرِو بنِ مَيْمُوْنٍ عنِ ابنِ مَسْعُودٍ قوله وقال الاَعْمَشُ وَحُصَيْنٌ عن هِلالٍ عنِ الرَّبِيْعِ عن عبدِاللهِ قولَهُ وَرواهُ اَبُومُحمَّدٍ الحَضْرَمِيُّ عن اَبِي اَيُّوبَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قال اَبُو عبدِاللهِ الصَّحِيْحُ قولُ عبدِالمَلِكِ بنِ عَمْرٍو.﴾

ترجمہ ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ابی زائدہ نے بیان کیا انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے عمرو بن میمون سے عمرو بن میمون (تابعی) نے بیان کیا کہ جس شخص نے دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھا (یعنی لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك لهٗ له الملك وله الحمد وهو علىٰ كل شئ قدير) وہ (باعتبار ثواب کے) ایسا ہوگیا جیسے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کیا (إنما خصه لانه اشرف الناس).

قال عُمر الخ: (اسی سند سے) عمر بن ابی زائدہ نے بیان کیا اور ہم سے عبداللہ بن ابی السفر نے عامر شعبی سے

روایت کی انہوں نے ربیع بن خثیم سے مثلہ ای مثل روایۃ ابی اسحاق، عمر بن ابی زائدہ کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن خثیم سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ تو انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے تو میں عمرو بن میمون کے پاس پہنچا اور میں نے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ تو انہوں نے کہا ابن ابی لیلیٰ سے پھر میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس پہنچا اور میں نے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ تو انہوں نے کہا حضرت ابوایوب انصاریؓ سے وہ اس کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے تھے اور ابراہیم بن یوسف نے بیان کیا اپنے والد (یوسف بن ابی اسحاق) سے انہوں نے ابواسحاق سے ابواسحاق سبیعی نے کہا مجھ سے عمرو بن میمون نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابوایوب انصاریؓ سے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا، وقال موسیٰ الخ امام بخاریؒ کے شیخ موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت ابوایوب انصاریؓ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، وقال إسماعیل الخ اور اسماعیل بن ابی خالد سے اس کو شعبی سے انہوں نے ربیع سے موقوفا ان کا قول نقل کیا، وقال آدم اور آدم بن ابی ایاس (شیخ بخاری) نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے ہلال بن یساف سے سنا انہوں نے ربیع بن خثیم اور عمر بن میمون (دونوں) سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے ان کا قول نقل کیا، وقال الاعمش اور اعمش اور حصین بن عبدالرحمٰن (دونوں) نے ہلال بن یساف سے روایت کی انہوں نے ربیع بن خثیم سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے (موقوفا) ان کا قول نقل کیا، ورواہ ابو محمد الخ اور ابو محمد خضری نے اس حدیث کو حضرت ابوایوب انصاریؓ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعا روایت کی، قال ابو عبداللہ امام بخاریؒ نے کہا عبدالملک بن عمرو کا قول صحیح ہے۔

تشریح امام بخاریؒ نے یہاں مختلف طریقے سے ذکر کیا ہے ومراد البخاری ترجیح روایۃ عمر بن ابی زائدہ عن ابی إسحاق علی روایۃ غیرہ عنہ (قس)

﴿ بابٌ ۳۴۴۴ فضلِ التَّسْبِیْحِ ﴾

سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۵۹۹۰﴿حَدَّثَنَا عبدُاللّٰہِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن سُمَیٍّ عن اَبی صَالِحٍ عن اَبی هُرَیْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال مَنْ قال سُبْحانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فی یومٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خطَایاہُ وَإنْ کانَتْ مِثْلَ زَبَدِ البَحْرِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا اس کے گناہ (من حقوق اللہ) معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۸، والحديث اخرجه الترمذى فى الدعوات والنسائى فى اليوم والليلة وابن ماجه فى ثواب التسبيح.

۵۹۹۱﴿حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثنا ابنُ فُضَيْلٍ عن عُمَارَةَ عن اَبِى زُرْعَةَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قال كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسانِ ثَقِيلَتَانِ فِى المِيْزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ العَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وبِحَمْدِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دو کلمے (دو کلام) ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں میزان (ترازو) میں بھاری ہیں رحمان کو محبوب (عزیز) ہیں سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ.

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۸، ويأتى ص۹۸۸، وفى التوحيد ص۱۱۲۸، واخرجه مسلم فى الدعوات والترمذى فيه ايضاً والنسائى فى اليوم والليلة وابن ماجه فى ثواب التسبيح.

تشریح | انشاء اللہ اس حدیث پر مفصل ومدلل بحث کتاب التوحید کی آخری حدیث میں آئے گی۔

﴿بَابُ ۳۳۳۵ فَضْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى﴾

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

۵۹۹۲﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ العَلاءِ قال حدَّثنا اَبُوأُسَامَةَ عن بُرَيْدِ بنِ عبدِاللّٰهِ عن اَبِى بُرْدَةَ عن اَبِى مُوسٰى قال قال النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم مَثَلُ الَّذِى يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِى لا يَذْكُرُ مَثَلُ الحَىِّ وَالمَيِّتِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الذى يذكر الله تعالىٰ كالحى بسبب فضيلة الذكر.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۹۴۸۔

۵۹۹۳﴿حدَّثنا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حدَّثنا جَرِيْرٌ عنِ الاَعْمَش عن اَبِی صَالِحٍ عن اَبِی هُرَيْرَةَ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم إنَّ لِلّٰه مَلائِكَةً يَطُوفُونَ فی الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ اَهْلَ الذِّكْرِ فإذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوا هَلُمُّوا إلٰی حَاجَتِكُم فَيَحُفُّوْنَهُم بِاَجْنِحَتِهِم إلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَا قال فَيَسْاَ لُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْهُم مَا يقول عِبَادِی قال يَقُولُوْنَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قال فيقول هَلْ رَاَوْنِی قال فيقولونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قال فيقول كَيْفَ لَو رَاَوْنِی قال يقولونَ لو رَاَوكَ كانُوا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحاً قال فيقول فَمَا يَسْئلونَ قالوا يَسْئلونَكَ الجَنَّةَ قال يقول وهَلْ رَاَوْها قال يقولون لا وَاللّٰهِ يا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قال يقول فَكَيْفَ لَو اَنَّهُمْ رَاَوْهَا قال يقولون لو اَنَّهُم رَاَوْهَا كانوا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرصًا واَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْها رَغْبَةً قال فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قال يقولون مِنَ النَّارِ قال يقول وهَلْ رَاَوْ هَا قال يقولون لَا وَاللّٰهِ يا رَبِّ ما رَاَوْهَا قال يقول فكَيْفَ لَو رَاَوْهَا قال فيقولون لَو رَاَوْهَا كانُوا اَشَدَّ مِنها فِرارًا وَاَشَدَّ لَها مخَافَةً قال فيقول فإنّی اُشهِدكُمْ اَنّی قد غفَرْتُ لَهُمْ قال يقول مَلَكٌ مِنَ المَلائِكَةِ فِيهِمْ فلانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إنَّمَا جاءَ لِحاجَةٍ قال هُمُ الجُلَسَاءُ لا يَشْقٰی جَلِيْسُهُم رَوَاه شُعْبَةُ عنِ الاعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْه ورَوَاهُ سُهَيْلٌ عن اَبِيْهِ عن اَبِی هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ کچھ ایسے لوگوں کو پا لیتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو اور فرشتوں کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنی حاجت کی طرف (یعنی مقصد حاصل ہو گیا اللہ کی یاد کرنے والے مل گئے) پھر فرشتے اہل ذکر کو اپنے بازوؤں (پروں) سے احاطہ کر لیتے ہیں آسمان دنیا تک، بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے، کہ میرے یہ بندے کیا کہتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح کرتے تھے (سبحان اللہ پڑھ رہے تھے) اور تیری تکبیر کرتے تھے (اللہ اکبر کہہ رہے تھے) اور تیری حمد کرتے تھے اور تیری بزرگی بیان کر رہے تھے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے؟ بیان کیا کہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس وقت کیا حال ہوتا

اگر مجھے دیکھ لیتے ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تیری دیدار سے مشرف ہوتے تو اس سے زیادہ تیری عبادت کرتے تیری بزرگی زیادہ بیان کرتے اور تیری تسبیح کرتے ، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جنت مانگتے ہیں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا ان لوگوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں ''نہیں'' خدا کی قسم! ای رب ان لوگوں نے نہیں دیکھا ہے، بیان کیا کہ اللہ فرماتا ہے کہ پھر کیا حال ہوتا اگر وہ جنت دیکھ لیتے فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ لوگ اسے دیکھ لیتے تو بہت زیادہ اس کے حریص (خواہشمند) ہوتے اور بہت زیادہ طلبگار ہوتے اور بہت زیادہ اس کے آرزومند ہوتے اللہ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں دوزخ سے، اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے نہیں دیکھا ہے، اللہ فرماتا ہے کیا حال ہوتا اگر اسے دیکھ لیتے ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو بہت زیادہ اس سے بھاگتے اور بے انتہا اس سے ڈرتے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا، فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب ان میں ایک شخص تھا جو ان ذاکرین میں سے نہیں تھا بلکہ وہ کسی ضرورت سے آ گیا تھا (اور ذاکرین کی مجلس میں بیٹھ گیا تھا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذاکرین وعبادت گذار ایسے ہیں ان کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی ان کے ذریعہ محروم نہیں رہے گا۔

اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کی لیکن اس کو مرفوع نہیں کیا (بلکہ ابو ہریرہؓ کا قول بیان کیا) وراہ سهيل عن ابيه اور سہیل نے اس حدیث کو اپنے والد ابو صالح سے نقل کیا اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۹۴۸۔

تشریح اهل الذكر يتناول الصلوٰة وقراءة القرآن وتلاوة الحديث وتدريس العلوم ومناظرة العلماء ونحوها (عمده).

﴿بابُ ۳۴۳۶ قولِ لا حولَ وَلَا قوَّةَ إلَّا بِاللّٰهِ﴾

لا حول ولا قوة إلا بالله کہنے کی فضیلت

۵۹۹۴ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ مُقاتِلٍ ابوالحسَنِ قال اَخبرنا عبدُاللّٰهِ قال اَخبرنا سُليمانُ التَّيميُّ عن ابى عُثمانَ عن ابى موسى الاشعرىِّ قال اَخذ النَّبىُّ صلى الله عليه وسلم فى

عَقَبَةٍ او قال فی ثَنِيَّةٍ قال فلمّا علا عَلَيْهَا رَجُلٌ نادٰی فَرَفَعَ صَوتَه لا إله إلّا اللّٰه وَاللّٰه أكْبَرُ قال وَرَسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم عَلٰی بَغْلَتِهِ قال فإنّكُمْ لا تَدْعُونَ اَصَمَّ ولا غائِبًا ثُمَّ قال یا اَبامُوسٰی اَوْ یا عبدَاللّٰهِ اَلَا اَدُلّك علی كَلِمَةٍ من كَنْزِ الْجَنَّةِ قلت بلٰی قال لا حولَ وَلَا قُوّةَ إلّا بِاللّٰهِ.

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی یا درے (والشک من الراوی) میں چل رہے تھے جب اس کی بلندی پر پہنچے تو ایک صاحب نے بلند آواز سے کہا لا إله إلا الله والله اكبر ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر (سواری) پر سوار تھے فرمایا (اے لوگو اپنے اوپر رحم کرو) تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو اس کے بعد فرمایا اے ابوموسیٰ یا فرمایا اے عبداللہ! (ہو اسم ابی موسیٰؓ) کیا میں تمہیں جنت کے خزانہ کا ایک کلمہ نہ بتا دوں؟ ابوموسیٰؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا حول ولا قوة إلا بالله.

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۴۸ تا ۹۴۹، مر الحديث ص ۴۲۰، وص ۶۰۵، وص ۹۴۴، یاتی ص ۱۰۹۹۔

باب ۳۴۳۷ لِلّٰهِ تعالٰی مِائَةُ اسمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ

اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں

۵۹۹۵ حَدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عبدِاللّٰهِ قال حدَّثنا سُفيانُ قال حَفِظْنَاهُ مِنْ اَبِی الزِّنادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبی هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قال لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وتِسْعُوْنَ إسْمًا مِائةٌ إلّا وَاحِدًا لا يَحْفَظُها اَحَدٌ إلّا دَخَلَ الجَنَّةَ وَهُوَ وِترٌ يُحِبُّ الوِتْرَ، قالَ اَبُو عبدِاللّٰهِ مَنْ اَحصَاها مَنْ حَفِظَهَا.

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو شخص بھی انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں جائے گا اور اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے قال ابو عبدالله امام بخاریؒ نے فرمایا کہ احصاها کے معنی حفظها کے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۴۹، مر الحديث ص ۳۸۲، وص ۱۰۹۹، ترمذی ثانی ص ۱۸۹ ایضا نسائی وابن ماجہ۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص ۶۰۸۔

﴿ باب ۳۴۳۸ الموعظة ساعة بعد ساعة ﴾

وعظ ونصیحت وقفہ وفاصلہ کے بعد کرنا (تاکہ لوگ اکتانہ جائیں)

۵۹۹۶﴿حدثنا عمر بن حفص قال حدثني أبي قال حدثنا الأعمش قال حدثني شقيق قال كنا ننتظر عبدالله إذ جاء يزيد بن معاوية فقلنا الا تجلس قال لا ولكن أدخل فأخرج إليكم صاحبكم وإلا جئت انا فجلست فخرج عبدالله وهو آخذ بيده فقام علينا فقال اما إني أخبر بمكانكم ولكنه يمنعني من الخروج إليكم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتخولنا بالموعظة في الأيام كراهية السآمة علينا.﴾

ترجمہ | شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا انتظار کررہے تھے (کہ وعظ کے لئے کب تشریف لاتے ہیں) اتنے میں یزید بن معاویہ کوئی آئے تو ہم نے کہا کیا آپ بیٹھیں گے نہیں؟ انہوں نے جواب دیا نہیں لیکن میں اندر جارہا ہوں تاکہ تمہارے صاحب (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) کو تمہارے پاس باہر لاؤں اور اگر وہ باہر آنے پر راضی نہ ہوئے تو میں آکر بیٹھ جاؤں گا پھر حضرت عبداللہؓ نکلے اور وہ یزید کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے پھر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مجھے تمہاری موجودگی کی خبر دی گئی لیکن مجھے تمہارے پاس آنے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ عمل روکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ناغہ کرکے (وقفہ دے کر) وعظ فرماتے اس اندیشہ سے کہ ہم اکتانہ جائیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "كان يتخولنا الى آخره".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۹۴۹، مر الحديث في العلم ص۱۶۔

تشریح | اس حدیث کا صرف آخری حصہ کتاب العلم میں گذرا ہے، تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول ص ۳۹۴، کا باب ۵۳

۲- اس حدیث میں یزید بن معاویہ سے مراد یزید پلید نہیں ہے بلکہ یہ یزید تابعی ثقہ اور عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ واللہ اعلم

* * *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿کِتَابُ الرِّقَاق﴾

"رِقاق" بکسر الراء وبالقافين بينهما الف جمع رقيق (قس) رقیق وہ شخص ہے جس میں رحم دلی ہو۔ رقیق القلب بمعنی نرم دل، رحم دل جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے اپنے والد محترم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا "قالت عائشةؓ انّ ابابكر رجل رقيق" ابوبکر نرم دل آدمی ہیں۔ (بخاری اول، ص:۹۴، ایضاً ص:۹۳)

بخاری کے بعض نسخوں میں رقاق کے بجائے رقائق ہے رقیقة کی جمع والمعنی واحد۔

﴿بَابٌ ۳۴۳۹ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ﴾

ہندوستانی نسخوں میں ہے باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا عیشَ اِلّا عیشُ الآخرة"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زندگی تو (درحقیقت) آخرت ہی کی زندگی ہے

تشریح بخاری شریف کی عظیم ترین شرح عمدۃ القاری میں ہے نیز ارشاد الساری میں ہے:

"بابُ ما جاء فی الصّحّةِ والفَرَاغ وان لا عیشَ اِلّا عَیْشُ الآخِرة"

صحت اور فراغت کے بارے میں جو حدیثیں آئی ہیں اور یہ کہ آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں یعنی دنیا کی زندگی بھی کوئی زندگی ہے کہ ہر وقت ہر طرح کے امراض و پریشانیاں پھر ہمہ وقت موت کا خوف دامن گیر ارشاد ربانی ہے "وَمَا هٰذِهِ الحَيٰوةُ الدُّنيا اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الآخِرَةَ لَهِيَ الحَيَوَانُ" (سورہ عنکبوت:۶۴) اور یہ دنیوی زندگی بجز لہو ولعب کے اور کچھ بھی نہیں اور اصل زندگی عالم آخرت کی ہے۔

۵۹۹۷﴿حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ قَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت سے لوگ خسارے میں رہتے ہیں (قدر نہیں کرتے) صحت (تندرستی) اور فراغت (معاش سے بے فکری، خوش حالی) (مطلب یہ ہے جب اللہ تعالیٰ تندرستی اور فراغت دے تو عقل کا تقاضا ہے دانشمندی یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ نیک کام کرے اور اللہ کی عبادت زیادہ سے زیادہ کر کے آخرت کا توشہ بنالے مگر جنھوں نے ایسا نہیں کیا وہ بلاشبہ خسارے اور نقصان میں رہے) "قال عباس" عباس (ابن عبدالعظیم) عنبری (شیخ بخاریؒ) نے کہا کہ ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کہا میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا انھوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سابق کی طرح۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۴۹۔

۵۹۹۸ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ فَأَصْلِحِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللّٰهم لا عيش الخ اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں، اسلئے انصار اور مہاجرین کو نیک کر دیجئے (صلاح و نیکی کو باقی رکھئے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

بظاہر ترجمۃ الباب کے پہلے جز سے مناسبت نہیں ہے لیکن عمدۃ القاری وغیرہ کے ترجمہ کے پہلے جز سے مطابقت ظاہر ہے۔

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۹۴۹ مر الحديث ص: ۳۹۷، ص: ۳۹۸، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد ۔ ص: ۷۵۷۔

۵۹۹۹ ﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَه تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے اور آنحضور

ﷺ بھی خندق (کی مٹی) کھودتے تھے اور ہم مٹی منتقل کرتے تھے اور آنحضور ﷺ ہمارے قریب سے گذرتے تو فرماتے (ہمارے ہندوستانی نسخہ میں بجائے یمرّ ہے "وبصُر بنا" یعنی ہماری محنت کا حال دیکھ کر فرماتے) اللّٰھمّ لا عیش الخ اَے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دیجئے۔

"تابعه سهل بن سعد الخ" اس روایت کی متابعت حضرت سہل ابن سعدؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی۔ قال صاحب التلويح هذا يحتاج الى نظر وقال غيره هذا ليس بموجود فى نسخ البخارى فينبغى اسقاطه (عمدہ، ایضاً ص)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثانى للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۴۹ مر الحديث ص:۵۳۵، ص:۵۸۸۔

﴿ باب [۳۴۴۰] مَثَلِ الدُّنْيَا فِى الآخِرَةِ ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: اَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِيْنَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِى الآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (سوره حديد)

آخرت کے سامنے دنیا کی مثال (کمثل لاشے ہے)

تشریح | مثل الدنیا مضاف و مضاف الیہ مل کر مبتدا اور اس کی خبر محذوف ہے کمثل لاشیء"

"وقوله تعالىٰ الخ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اِعلموا انّما الحيٰوة الدنيا الخ (سورہ حدید:۲۰) خوب جان لو کہ یہ دنیوی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل تماشا ہے اور زینت (ظاہری ٹیپ ٹاپ) اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا ہے اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہوئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہوگئے پھر وہی کھیتی (پک کر) سوکھ جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہوگئی پھر وہ ہو جاتی ہے ریزہ ریزہ (جب اسے روند ڈالا جاتا ہے تو وہ ریزہ ریزہ بھس بن کر رہ جاتی ہے) اور آخرت میں (دو باتیں ہیں) سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں۔

تفسیر و تشریح | آدمی کو اول عمر میں کھیل چاہیے پھر تماشا، پھر بناؤ سنگار (اور فیشن) پھر ساکھ بڑھانا، اور نام و نمود حاصل کرنا

پھر موت کے دن قریب آ ئیں تو مال واولاد کی فکر کہ پیچھے میرا گھر بار بنا رہے اور اولاد آسودگی سے بسر کرے مگر یہ سب ٹھاٹھ سامان فانی اور زائل ہیں اس کے برعکس آخرت کی زندگی ایک عظیم اور ابدی زندگی ہے ایک عقلمند کیلئے محدود و غیر محدود، فانی اور باقی، متناہی اور غیر متناہی میں فرق پر غور کر لینا ہی کافی ہے۔

۶۰۰۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِى حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِى الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَغَدْوَةٌ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ جنت میں اتنی جگہ جتنی میں ایک کوڑا رکھا جائے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں (جہاد وغیرہ کیلئے) صبح کو چلنا یا شام کو چلنا (للتنویع لا للشک) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث من حيث ان قدر موضع سوط اذا كان خيرا من الدنيا و ما فيها تكون الدنيا بالنسبة الى الآخرة كلا شيء كماذكر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۴۹، مر الحديث ص:۳۹۲ مختصرا_ص:۴۰۵، ص:۴۶۰ تا ص:۴۶۱۔

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ﴾ ۳۴۴۱

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ دنیا میں اس طرح ہو جاؤ (بسر کرو) جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو

۶۰۰۱ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِى مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِى فَقَالَ كُنْ فِى الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا کہ دنیا میں تم اس طرح ہو جاؤ گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو اور حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے جب تم شام کر لو تو صبح کے منتظر نہ رہو (جو نیک کام کرنا ہے کر ڈالو) اور جب صبح کر لو تو شام کے منتظر نہ رہو (بلکہ جو نیک عمل کرنا ہے اسی وقت کر لو) اور اپنی تندرستی میں اپنی بیماری کے (زمانہ کے) لئے توشہ تیار کر لو (کہ شاید بیماری میں عبادت کا حق ادا نہ ہو سکے

اس لئے تندرستی کو غنیمت جانو اور زیادہ سے زیادہ عبادت کرلو) اور زندگی میں موت کا سامان کرلو (کیونکہ موت کے بعد کوئی عمل نہ ہو سکے گا)

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۹۴۹۔

﴿بابٌ فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ﴾ ۳۴۴۲

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ وَقَوْلِهِ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَكُوْنُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ بِمُزَحْزِحِهِ بِمُبَاعِدِهِ.

امید اور اس کی درازی کا بیان

"وقول الله تعالىٰ : فَمَنْ زُحْزِحَ – الى – مَتَاعِ الغرور" (آل عمران:۱۸۵) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جو شخص جہنم سے دور کیا گیا (بچالیا گیا) اور جنت میں داخل کیا گیا وہ یقیناً کامیاب ہوا۔

تنبیہ: آیت میں ان بعض متصوفین کا بھی رد ہو گیا جو دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہمیں نہ جنت کی طلب نہ دوزخ کا ڈر معلوم ہوا کہ دوزخ سے دُور رہنا اور جنت میں داخل ہو جانا ہی اصل کامیابی ہے کوئی اعلیٰ ترین کامیابی جنت سے باہر رہ کر نصیب نہیں ہو سکتی (فوائد عثمانی)

"وقوله تعالىٰ: ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا الخ" (سورہ حجر:۳) آپ انہیں چھوڑ دیجئے کہ کھالیں اور مزے اڑالیں اور امید (خیالی منصوبے) انہیں غافل کر دیتی ہے سو یہ لوگ عنقریب (مرتے ہی) جان لیں گے۔ "وقال علی بن طالبؓ" اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ دنیا تو پیٹھ پھیرے چلی جارہی ہے اور آخرت سامنے سے آرہی ہے، انسانوں میں دنیا اور آخرت دونوں کے بیٹے (طلب گار و اہل) ہیں پس تم آخرت کے بیٹے (اہل) بنو دنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ آج عمل ہے اور حساب نہیں اور کل حساب ہے اور عمل نہیں۔ بِمُزَحْزِحِه کے معنی ہیں بمباعده .

چونکہ آیت میں فمن زحزح آیا تھا اور اس سے بمزحزحه ہے اسلئے امام بخاریؒ نے اس کی تفسیر کر دی کہ اس کے معنی ہیں مباعده یعنی دور کرنے والا۔

۶۰۰۲ ﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا﴾
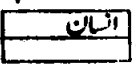
ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مربع خط زمین پر کھینچا پھر اس کے بیچ میں ایک خط ایسا کھینچا جو مربع سے باہر نکلا ہوا تھا اور چھوٹے چھوٹے کئی خط کھینچے اس حصے میں جو مربع کے درمیان میں تھا (اس کی شکل یہ ہے [انسان]) اور فرمایا یہ مربع کے اندر انسان ہے اور یہ (مربع) اس کی موت ہے جو اسے چاروں طرف سے محیط ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا (بالشک من الراوی) اس نے اس انسان کو گھیر لیا ہے اور یہ خط یعنی لکیر جو مربع سے باہر نکل گیا ہے وہ انسان کی امید و آرزو ہیں اور چھوٹی چھوٹی لکیریں وہ اعراض یعنی آفات ہیں (امراض ہیں) اگر ایک آفت سے بچ گیا تو دوسری نے آدبوچا پھر تیسری آخر میں تشریف لے جائیگا اس کی شکل یہ ہے [انسان] مربع موت ہے اور درمیانی خط کی لمبی لکیر آرزو و امید ہیں اور لمبی لکیر میں چھوٹی چھوٹی لکیریں آفات و امراض ہیں۔ واللہ اعلم۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه مثال امل الانسان واجله

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۵۰، واخرجه النسائي في الرقاق، والترمذي و ابن ماجه في الزهد.

۶۰۰۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین پر) چند خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے (مربع کی درمیانی لکیر جو باہر تک نکل گئی ہے یہ انسان کی امید ہے) اور یہ (مربع) اس کی موت ہے اور انسان اسی طرح لمبی آرزو کے چکر میں رہتا ہے اتنے میں اچانک قریب کی لکیر (یعنی موت) آپہنچتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا وجه آخر في مثال الامل والاجل (شکل یہ ہے [انسان]) یعنی مرجاتا ہے اور آرزو باقی رہتی ہے یعنی بہت سی آرزوئیں باقی رہ جاتی ہیں۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۵۰ واخرجه النسائي في الرقاق.

تشریح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت انس بن مالکؓ کی دونوں حدیثوں کا حاصل ایک ہی ہے کہ انسان مرجاتا

ہے مگر اس کی آرزوئیں پوری نہیں ہوتیں۔

﴿بَابٌ ۳۴۴۳ مَنْ بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ﴾

لِقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ يَعْنِي الشَّيْبَ.

جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے عمر کے بارے میں اس کا عذر زائل کر دیا

(یعنی اللہ نے اس کیلئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا اس عمر کے بعد کوئی عذر قبول نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ الاية (سورہ فاطر: ۳۷)

کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور (صرف عمر ہی دینے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ) تمہارے پاس ڈرانے والا (رسول اللہ ﷺ) بھی پہنچ چکے (پھر بھی تم نے کفر و شرک نہ چھوڑا تو اب اس کفر کا مزہ چکھو)

تشریح "وجاء کم النذير يعني الشيب" نذیر سے کیا مراد ہے اقوال مختلف ہیں علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: "وزاد ابوذر يعني الشيب وهو مروى عن ابن عباس وغيره وقال السدى وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم المراد به رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصحيح عن قتادة فيكون احتج عليهم بالعمر والرسل (قس)

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: "قوله يعني الشيب لم يثبت الا في رواية ابي ذر وحده (عمده)

شروح بخاری میں صرف عمدۃ القاری کے اندر یہ "یعنی الشیب" ہے لیکن کرمانی، فتح الباری اور ارشاد الساری میں یہ اضافہ نہیں ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ نذیر سے مراد قرآن ہے واللہ اعلم۔

۶۰۰۴ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَغَهُ سِتِّيْنَ سَنَةً تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کیلئے عذر کا کوئی موقع نہیں رکھا (یعنی اس کا عذر قبول نہیں فرمائیگا) جس کی موت کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس حدیث کی متابعت ابو حازم اور ابن عجلان نے مقبری سے کی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۵۰۔

۶۰۰۵ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْأَمَلِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور طول عمر کی خواہش میں۔ (قوله "وطول الامل" المراد بالامل هنا طول العمر (عمده)

"قال الليث الخ" امام لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس بن یزید نے بیان کیا اور عبداللہ بن وہب نے بھی یونس سے روایت کی (وابن وهب کا عطف لیث پر ہے) انھوں نے ابن شہاب امام زہریؒ سے انھوں نے کہا مجھکو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی۔ (پھر یہی حدیث نقل کی)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۵۰ والحديث اخرجه مسلم في الزكوٰة والنسائي في الرقائق.

۶۰۰۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطُوْلُ الْعُمُرِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کیساتھ دو باتیں بڑھتی جاتی ہیں: (۱) مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ اس حدیث کو شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "يكبر ابن آدم"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۵۰۔ اخرجه مسلم في الزكوٰة.

﴿۳۴۴۴ بَابُ الْعَمَلِ الَّذِيْ يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ فِيْهِ سَعْدٌ﴾

اس عمل کا بیان جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مطلوب ہو

(یعنی ریا اور شہرت مقصود نہ ہو بلکہ خالص اللہ کی خوشنودی مقصود ہو) اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی

حدیث ہے ملاحظہ فرمایئے کتاب الجنائز بخاری، ص: ۱۷۳ اور کتاب الدعوات: ۹۴۳۔

۶۰۰۷﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ﴾

ترجمہ | حضرت محمود بن ربیعؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یعنی مجھے یاد ہیں اور محمودؓ نے بیان کیا کہ مجھے وہ کلی بھی یاد ہے جو آنحضور ﷺ نے ان کے گھر کی ایک ڈول سے پانی لے کر کی تھی (یعنی میرے منہ پر ماری تھی) انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاریؓ سے سنا پھر بنی سالم کے ایک صاحب سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ کوئی بندہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ (پورا کلمہ) کا اقرار کیا ہوگا اور اسکا مقصد اس کلمہ کے اقرار سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کردے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ"

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۹۵۰ والحديث في ذكر المجة فقط مر ص: ۱۷ وص: ۳۱۔ ص: ۹۴۰۔ وعن عتبان في صلوٰة النبي صلى الله عليه وسلم في بيته ص: ۶۰، ص: ۹۲، ص: ۹۵، ص: ۱۱۶، ص: ۱۵۸، ص: ۵۷۲، ص: ۸۱۳، ياتي ص: ۱۰۲۵۔

۶۰۰۸﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی کوئی عزیز چیز (مثلاً بیٹا، بھائی وغیرہ) دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ثم احتسبه" لان معناه صبر على نفد صفيه وابتغى الاجر من الله تعالىٰ.

(مطلب یہ ہے کہ محبوب وعزیز کے جانے پر صبر کرنا اور راضی برضا رہنا بھی ایک عمل ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے

کیا جاتا ہے اور اس کا بدلہ اللہ نے بہشت رکھا ہے)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۹۵۰ والحدیث من افرادہ .

﴿بَابٌ ۳۴۴۵ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهَرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا﴾

دنیا کی زینت اور رونق اور اس میں رغبت سے بچنے کے متعلق احادیث

۶۰۰۹ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ﴾

ترجمہ عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ انہیں سعد بن مخرمہؓ نے خبر دی کہ عمرو بن عوفؓ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انھوں نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو بحرین کا جزیہ لانے کیلئے بحرین بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی کو امیر مقرر کیا تھا جب حضرت ابوعبیدہؓ بحرین سے جزیہ کا مال لے کر آئے (یہ واقعہ ۱۰ ہجری کا ہے حضرت ابوعبیدہؓ ایک لاکھ اسی ہزار درہم لے کر آئے تھے وقیل ثمانین الفا) پھر حضرات انصارؓ نے ان کی آمد کے متعلق سنا (کہ حضرت ابوعبیدہؓ بحرین سے مال لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے ہیں) تو حضرات انصارؓ آنحضور ﷺ کی خدمت میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں شریک ہوئے پھر جب آنحضور ﷺ

نماز سے فارغ ہوئے تو حضرات انصارؓ آنحضور ﷺ کے سامنے آ گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے ابوعبیدہ کے آنے کی خبر سن لی ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ (مال) لے کر آئے ہیں، حضرات انصار نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ، آنحضور ﷺ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اور امید رکھو اس کی جو تمہیں خوش کردے خدا کی قسم مجھ کو تم پر محتاجی کا خوف نہیں ہے لیکن مجھے تو اس کا خوف ہے کہ تم پر دنیا اس طرح کشادہ کردی جائے گی جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر کشادہ کردی گئی تھی پھر تم لوگ بھی اس دنیا کی رغبت میں لگو گے (یعنی تم بھی دنیا کیلئے ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کروگے) جیسا کہ پہلوں نے رغبت کی اور تمہیں بھی اسی طرح غافل کردے گی جیسے انہیں غافل کیا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فتنافسوها الى آخره".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۰ تا ص:۹۵۱، مر الحديث ص:۴۴۷، ص:۵۷۲۔

۶۰۱۰ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيْهَا﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور اہل احد (احد کے شہیدوں) پر نماز جنازہ کی طرح نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی طرف واپس تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ (میر ساماں) ہوں اور تمہارا گواہ ہوں اور خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بلاشبہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا فرمایا زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور واللہ مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے بعد مشرک ہوجاؤ گے لیکن مجھے تمہارے متعلق اس کا خوف ہے کہ تم دنیا میں اس کیلئے ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اخاف ان تنافسوا فيها"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۱ مر الحديث ص:۱۷۹، ص:۵۰۸، ص:۵۰۸ تا ص:۵۰۹، ص:۵۸۵، وياتى ص:۹۷۵۔

تشریح | مسئلہ مختلف فیہ ہے ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک شہید پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

(۲) امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام حسن بصریؒ وغیرہ کے نزدیک پڑھی جائے گی۔
اس مسئلہ پر مفصل ومدلل بحث کیلئے نصر الباری ہشتم کتاب المغازی دیکھئے، ص: ۱۲۶ تا ۱۲۹۔

۶۰۱۱﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذٰلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے متعلق سب سے زیادہ جو خوف کھاتا ہوں وہ ان برکتوں کا جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین سے نکالے گا عرض کیا گیا (لوگوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا) یارسول اللہ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا دنیا کی تروتازگی (اور زینت سے مراد کھیتی، پیداوار وغیرہ) اس پر ایک صاحب نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کیا خیر شر لائے گا (کیا اچھی چیز سے برائی بھی پیدا ہوگی؟ یعنی مال و دولت تو اللہ کی نعمت ہے وہ شر اور عذاب کا سبب کیونکر ہوگی؟) یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے اس کے بعد آنحضور ﷺ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے اور دریافت فرمایا پوچھنے والا کہاں ہے؟ سائل نے کہا میں (حاضر ہوں یارسول اللہؐ) ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم نے اس سائل کی تعریف کی (پہلے تو اس کے پوچھنے کو ہم نے برا سمجھا تھا اس خیال سے کہ اس نے سوال کر کے حضور اقدس ﷺ کو ناراض کر دیا) حین طلع ذلك جب یہ ظاہر ہوگیا تو ہم اس سائل کی تعریف کرنے لگے (یعنی حضور اکرم ﷺ نے جب دریافت فرمایا کہ این السائل تو اس سے معلوم ہوگیا کہ حضور ﷺ ناراض نہیں ہوئے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خیر تو خیر ہی لاتا ہے (خیر شر نہیں لاتا ہے مگر بے موقع استعمال برائی پیدا کر دیتی ہے) دیکھو یہ مال (دنیا) سرسبز و شیریں ہے اور بلا شبہ ہر وہ سرسبز گھاس جسے موسم بہار اگاتی ہے کبھی جانور کا پیٹ پھلا کر (بدہضمی کرا کر) مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے مگر سرسبز گھاس کھانے والا جانور گھاس کھائے یہاں تک کہ جب اس کی کوکھیں بھر جائیں تو سورج کی طرف منہ

کر لے جگالی کرلی اور پاخانہ پیشاب کرلیا پھر دوبارہ گھاس کے پاس آیا اور کھایا (تو ایسا جانور ہلاک نہ ہوگا) اور بیشک یہ مال بھی شیریں ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ (ثواب کمانے کا) عمدہ ذریعہ ہے اور جس نے اس مال کو ناحق (ناجائز طریقہ سے) لیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور آسودہ نہیں ہوتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "زهرة الدنيا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۱ مر الحديث ص:۱۲۵ مختصراً، ص:۱۹۷، ص:۳۹۸۔

۶۰۱۲﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے (یعنی میرے زمانہ کے لوگ ہیں یعنی صحابہ کرامؓ) پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان کے نزدیک ہیں (تبع تابعین) حضرت عمرانؓ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد (یعنی قرنی) کے بعد دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ وہ گواہ نہیں بنائے گئے ہیں اور خیانت کریں گے امانت دار نہ ہوں گے اور وہ نذر مانیں گے اور پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا پھیل جائیگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث لان ارتكاب الامور المذكورة كلها من الميل الى الدنيا وزهرتها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۱ ومر الحديث ص:۳۶۲، ص:۵۱۵، ياتى ص:۹۹۰۔

۶۰۱۳﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے (یعنی میرے زمانہ کے لوگ ہیں یعنی صحابہؓ) پھر وہ لوگ جو ان کے بعد (بالفصل یعنی قریب) ہوں گے پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے اس

کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہیاں ان کے قسموں سے آگے رہیں گی اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں سے (یعنی جھوٹی گواہیاں دینے کے شوقین ہوں گے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الحديث السابق.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۵۱ تا ص:۹۵۲، مر الحديث ص:۳۶۲، ص:۵۱۵، ياتي ص:۹۸۵۔

۶۰۱۴ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ﴾

ترجمہ | قیس بن ابی حازم بجلی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت خباب بن ارتؓ سے سنا اور (بیماری کی وجہ سے) اس روز انھوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے اور فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لئے موت کی دعا کرتا بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب گذر گئے اور دنیا نے ان کے (اعمال خیر میں سے) کچھ نہیں گھٹایا اور ہم نے دنیا سے اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کی کوئی جگہ نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ولم تنقصهم الدنيا الى آخره يستخرجها من امعن النظر.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۵۲ مر الحديث ص:۸۴۷، ص:۹۳۹، ياتي ص:۱۰۷۴۔

۶۰۱۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ﴾

ترجمہ | قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں حضرت خباب بن ارتؓ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے باغ کی دیوار بنوا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو گذر گئے دنیا نے ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی لیکن ہم نے ان کے بعد اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا ان کے رکھنے کی کوئی جگہ نہیں ملتی۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث السابق.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۵۲ مر الحديث ص:۸۴۷، ص:۹۳۹، ياتي ص:۱۰۷۴۔

۶۰۱۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْہُ قَالَ ھَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِصَّۃً﴾

ترجمہ | حضرت خبابؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے ساتھ ہجرت کی اور ہجرت کا قصہ بیان کیا۔

ای قص الراوی الحدیث المذکور بتمامہ فی اول الھجرۃ الی المدینۃ بلفظ فوقع اجرنا علی اللّٰہ فمنا من مضٰی لم یاخذ من اجرہ شیئاً منھم مصعب بن عمیر الحدیث.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۵۲، باقی کیلئے دیکھئے جلد چہارم، ص:۴۶۴۔

﴿بابُ ۳۴۴۶ قَوْلِ اللّٰہ تعالٰی یا اَیُّھَا النَّاسُ إنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ...﴾

... فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیَاۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ إنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا إنَّمَا یَدْعُو حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِیْرِ قَالَ ابو عبد اللّٰہ السَّعِیْرُ جَمْعُہٗ سُعُرٌ قَالَ مُجَاھِدٌ الْغَرُوْرُ الشَّیْطَانُ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے...

... پس یہ دنیاوی زندگی تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالے رکھے اور ایسا نہ ہو کہ تم کو دھوکہ باز اللہ کے حکم پر دھوکہ دیدے بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اس کو اپنا دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو (یعنی اپنے متبعین کو) محض اس لئے بلاتا ہے تاکہ وہ لوگ دوزخیوں میں سے ہوجاویں۔

"قال ابو عبداللّٰہ" امام بخاریؒ نے کہا سَعِیر کی جمع سُعُرٌ (بضمتین) ہے اور مجاہدؒ نے کہا الغرور (بفتح الغین) سے مراد شیطان ہے۔

۶۰۱۷﴿حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیَی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاھِیْمَ الْقُرَشِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِی مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَہٗ قَالَ أَتَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِطَھُوْرٍ وَھُوَ جَالِسٌ عَلَی الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَھُوَ فِی ھَذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ ھَذَا الْوُضُوْءِ ثُمَّ أَتَی الْمَسْجِدَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوْا﴾

ترجمہ | حمران بن ابان (مولیٰ عثمان بن عفانؓ) نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا اس وقت آپ (حضرت عثمانؓ) مقاعد میں بیٹھے ہوئے تھے (مقاعد بروزن مساجد موضع بالمدینہ-عمدہ، قس، کرمانی)

آپ نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا کہ آنحضور ﷺ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا جس نے اسی طرح وضو کیا (یعنی جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو پورا کیا) پھر مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی پھر بیٹھے (یعنی نماز جماعت کا انتظار کرے) تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں حضرت عثمانؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ تم دھوکے میں نہ پڑو۔

(یعنی اس دھوکے میں نہ پڑو کہ سارے گناہ معاف ہوگئے اب کیا فکر ہے کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ یہ وضو اور نماز مقبول بھی ہوئی یا نہیں؟ مغفرت تو اسی عمل پر موقوف ہے جو مقبول ہو اور یہ معلوم نہیں۔)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للآية التي هي الترجمة في قوله "لاتغترّوا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۲ مر الحديث ص:۲۷ تا ص:۲۸، ص:۲۸، ص:۲۵۹۔

﴿بابٌ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ وَيُقَالُ الذَّهَابُ الْمَطَرُ﴾ (۳۴۴۷)

نیک لوگوں کے گذر جانے کا بیان (یعنی قیامت کے قریب دنیا سے گذر جانے کا بیان)

''ويقال الذِهاب'' بكسر المعجمه بمعنى بارش۔ ثبت هذا في رواية السرخسي وحده (عمدہ، فتح)

۶۰۱۸ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوْ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ﴾

ترجمہ | حضرت مرداس اسلمیؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک لوگ پہلے (قیامت کے قریب دنیا سے) جائیں گے پے در پے (یعنی صالحین کی روح قبض کی جائے گی جو زیادہ صالح ہوگا اس کی سب سے پہلے پھر جو اس کے بعد کے درجہ کا ہوگا علی ہذا القیاس) اور باقی رہ جائیں گے فرومایہ لوگ گھٹیا، رذیل غلط کار لوگ مانند ردی کھجور اور جو کے جن کی اللہ تعالیٰ ذرا بھی پروانہیں کرے گا (یعنی اللہ کے نزدیک ان کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی) امام بخاریؒ نے کہا کہ حُفالة اور حُثالة بولا جاتا ہے دونوں کے معنی ایک ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۲ مر الحديث في المغازي ص:۵۹۸۔

تحقیق وتشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری، ج:۸، ص:۲۳۷۔

﴿ بَابُ ۳۴۴۸ مَا يُتَّقٰى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

اس بات کا بیان کہ مال کے فتنے سے بچا جائے

اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ یعنی خدا کی آزمائش ہے

۶۰۱۹ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینار و درہم کے غلام اور چادر و کمبل کے غلام تباہ ہوئے کہ اگر انہیں دیا گیا تو خوش اور اگر نہیں دیا گیا تو ناخوش۔

(مقصد یہ ہے کہ دنیا کی دولت، متاع فانی کو نصب العین بنانا حب فی اللہ کے خلاف ہے مومن کو بچنا چاہئے۔)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۵۲ مر الحديث في الجهاد ص:۴۰۴ اخرجه ابن ماجه في الزهد.

۶۰۲۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی (ای لا یشبع من الدنیا حتی یموت) اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث لانه صلى الله عليه وسلم اشار بهذا المثل الى ذم الحرص على الدنيا و الشره و الازدياد وهذه آفة يجب الاتقاء منها.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۵۲ اخرجه مسلم في الزكوٰة .

شرہ یشرہ از باب سمع شرها و شراهةً بہت حریص ہونا صفت شرِہ.

۶۰۲۱ ﴿حَدَّثَنِی مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً یَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَیْهِ مِثْلَهُ وَلَا یَمْلَأُ عَیْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوبُ اللّٰهُ عَلَی مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِی مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُولُ ذٰلِكَ عَلَی الْمِنْبَرِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ اگر انسان کے پاس ایک وادی (جنگل) بھر مال ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور وادی مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی (یعنی اسی وقت بھرے گی جب مٹی میں گرے گا) اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے (خواہ حریص ہی ہو) ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ قرآن میں سے ہے (جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی) یا نہیں (یعنی حدیث ہے) قال وسمعت الخ عطاء بن ابی رباح نے (بالسند السابق) کہا میں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے سنا وہ یہ حدیث منبر پر بیان کررہے تھے (یعنی مکہ مکرمہ میں)۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طریق آخر من محمد بن سلام کما سیاتی بعده .

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۹۵۲۔

۶۰۲۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ الْغَسِیلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ عَلَی الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِی خُطْبَتِهِ یَقُولُ یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِیَ وَادِیًا مَلْئًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَیْهِ ثَانِیًا وَلَوْ أُعْطِیَ ثَانِیًا أَحَبَّ إِلَیْهِ ثَالِثًا وَلَا یَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوبُ اللّٰهُ عَلَی مَنْ تَابَ﴾

ترجمہ عباس بن سہل بن سعد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن زبیرؓ سے مکہ میں سنا وہ منبر پر اپنے خطبہ میں فرمارہے تھے، اے لوگو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر انسان کو ایک وادی سونا بھر کے دیدی جائے تو وہ دوسری کا خواہشمند رہے گا اور اگر دوسری دی جائے تو تیسری کا خواہشمند رہے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة تؤخذ من معنی الحدیث لانه معناه انه لایزال حریصا علی الدنیا حتی یموت ویمتلئ جوفه من تراب قبره .

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۹۵۲ تا ص:۹۵۳۔

۶۰۲۳﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے سے بھری ایک وادی ہو تو چاہے گا کہ اس کیلئے دو وادی ہوں اور اس کا منہ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی، ور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

"وقال لنا ابو الولید الخ" اور ہم سے ابوالولید نے بیان کیا (یعنی امام بخاریؒ کے شیخ ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا) کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا انھوں نے ثابت بنانی سے انھوں نے حضرت انسؓ سے انھوں نے حضرت اُبی بن کعبؓ سے انھوں نے فرمایا کہ ہم اس حدیث کو قرآن کا حصہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ نازل ہوئی۔

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص:۹۵۳، و الحدیث اخرجہ الترمذی فی الزھد.

تشریح "کُنّا نَرٰی" بفتح النون ای نعتقد و لابی ذر نُری بضمھا ای نظن ھذا الحدیث.

یعنی یہ حدیث لو ان لابن آدم وادیا الحدیث ہم قرآن مجید کا حصہ بالیقین جانتے تھے یا ہم سمجھتے وگمان کرتے تھے کہ یہ حدیث قرآن کا حصہ ہے جب سورہ تکاثر نازل ہوئی تو اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی اس سورہ میں بھی تکاثر فی المال اور استکثار من جمع المال کی مذمت ہے۔

﴿بَابُ ۳۴۴۹ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ﴾

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ (دنیا کا) مال سرسبز وشیریں ہے

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے زُيِّنَ لِلنَّاسِ الآیۃ (آل عمران آیت:۱۴) انسانوں کو خواہشات کی محبت مرغوب بنادی گئی (خوشنما کردی گئی ہے) یعنی عورتوں، اور بیٹوں اور سونے چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانوں اور نشان لگائے

ہوئے گھوڑوں (یعنی خوبصورت فربہ گھوڑوں) اور چوپایوں اور مویشی کی محبت یہ سب دنیاوی زندگی کی پونجی ہیں (ساز وسامان ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ ہم تو سوا اس کے کچھ کر ہی نہیں سکتے کہ جس چیز سے تو نے ہمیں زینت بخشی ہے اس پر ہم خوش ہوں، اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مال کو اس کے حق (جگہ) میں مجھ سے خرچ کروا (یعنی اس کی توفیق دے کہ اس مال کو جائز اور نیک کاموں میں خرچ کروں)۔

۶۰۲۴﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى﴾

ترجمہ حضرت حکیم بن حزامؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو حضور اکرم ﷺ نے مجھے عطا فرمایا پھر میں نے حضور ﷺ سے مانگا اور آنحضور ﷺ نے پھر عطا فرمایا پھر میں نے حضور اکرم ﷺ سے مانگا آنحضور ﷺ نے پھر مجھے عطا فرمایا اس کے بعد فرمایا یہ مال اور بعض اوقات سفیان نے بیان کیا (کہ حضرت حکیمؓ نے بیان کیا کہ) آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے حکیم بلاشبہ یہ مال سرسبز وشیریں ہے پس جو شخص اسے نیک نیتی (بقصد سخاوت بلا حرص) سے لیتا ہے تو اس کیلئے اس مال میں برکت ہوتی ہے اور جو شخص نفس کی حرص والالچ سے لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ اس شخص کے مانند ہو جاتا ہے کہ کھاتا ہے اور آسودہ نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے)۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۵۳ مر الحديث ص:۱۹۹، ص:۳۸۴، ص:۴۴۴، ایضاً مسلم۔

﴿بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ﴾ ۳۴۵۰

اس بات کا بیان کہ انسان نے اپنا جو مال (موت سے پہلے) آگے بھیج دیا ہے (نیک کاموں میں خرچ کیا ہے) وہ مال اس کا ہے (قیامت کے روز اس کا ثواب پائے گا)

۶۰۲۵﴿حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ

الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جسے اپنا مال زیادہ عزیز ومحبوب نہ ہو آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر بلاشبہ اس کا مال وہ ہے جو اس نے (موت سے) پہلے (اللہ کے راستے میں خرچ) کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے چھوڑا (یعنی چھوڑ کر مرا)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۵۳ والحديث اخرجه النسائي في الوصايا.

﴿بَابٌ الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقِلُّونَ﴾ ۳۴۵۱

وَقَوْلُهُ تَعَالَىٰ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

کثرت والے ہی قلت والے ہیں

(یعنی جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی آخرت میں قلیل ثواب والے ہوں گے قیامت کے دن)

اذا لم ينفقه في طاعة اللّٰه تعالىٰ فان انفقه فيها كان غنيا من الحسنات يوم القيامة.

"وقوله تعالىٰ" (سورہ ہود آیت: ۱۵-۱۶) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا طلبگار ہے تو ہم اس کے تمام اعمال کا بدلہ اس دنیا میں پورا کر دیتے ہیں اور اس میں ان کیلئے کسی طرح کی کمی نہیں کی جائے گی یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جو کچھ انھوں نے اس دنیا میں کیا وہ برباد ہوا اور جو کچھ وہ کرتے ہیں (ریا کاری و دنیا پرستی کیلئے) وہ سب باطل ہے"۔

۶۰۲۶﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللّٰهُ

فِدَاءَكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهُ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَاهُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَاهُنَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذٰلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ اضْرِبُوا عَلٰى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ ﴾

ترجمہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا کہ میں ایک رات (اپنے گھر سے) باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا چل رہے ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں ہے ابوذرؓ نے بیان کیا کہ میں یہ سمجھا کہ آنحضور ﷺ پسند نہیں کریں گے کہ آپ ﷺ کے ساتھ اس وقت کوئی رہے اس لئے میں چاند کے سایہ میں (چاندنی سے الگ حضور ﷺ کے پیچھے) چلنے لگا پھر آپ ﷺ نے نگاہ پھیری تو مجھے دیکھ لیا اور دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوذر اللہ مجھ کو آپ ﷺ پر قربان کرے آنحضور ﷺ نے فرمایا اے ابوذر یہاں آؤ، ابوذرؓ نے بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آنحضور ﷺ کے ساتھ چلتا رہا پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال ودولت والے ہیں قیامت کے روز وہی لوگ کم مایہ (نادار) ہوں گے سوا ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انھوں نے اسے دائیں بائیں آگے پیچھے خرچ کیا ہو (محتاجوں کو دیا ہو) اور مال کو نیک کام میں خرچ کیا، حضرت ابوذر نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضور ﷺ کے ساتھ تھوڑی دیر چلا تو حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا یہاں بیٹھ جاؤ ابوذرؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے مجھ کو ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور مجھ سے فرمایا یہیں اس وقت تک بیٹھے رہو یہاں تک کہ میں تمہارے پاس لوٹ کر آؤں

ابوذرؓ نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے اور آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے پھر میں نے آپ ﷺ سے سنا آپ ﷺ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے وان سرق وان زنیٰ (اگرچہ اس نے چوری کی ہو اگرچہ اس نے زنا کیا ہو) بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی اللہ آپ پر مجھ کو فدا کرے اس پتھریلی زمین کے کنارے آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے؟ میں نے تو کسی شخص کی آواز نہیں سنی جو آپ کو کچھ جواب دیتا ہو، آپ ﷺ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے پتھریلی زمین (حرہ) کے کنارے مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری سنا دیجئے کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا میں نے کہا اے جبرئیل خواہ اس نے چوری کی ہو، زنا کی ہو؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں، میں نے کہا وان سرق وان زنیٰ جبرئیل نے کہا ہاں میں نے کہا وان سرق وان زنیٰ جبرئیل نے کہا ہاں وان شرب الخمر اگرچہ اس نے شراب ہی پی ہو۔

"وقال النضر الخ" نضر بن شمیل نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے کہا ہم سے حبیب بن ثابت اور اعمش اور عبدالعزیز بن رُفیع نے بیان کیا ان تینوں نے کہا ہم سے زید بن وہب نے بہذا (پھر یہی حدیث نقل کی)

"قال ابو عبد اللہ الخ" امام بخاریؒ نے کہا ابوصالح نے جو اس باب میں ابوالدرداء سے روایت کی وہ منقطع ہے (ابوصالح نے ابوالدرداءؓ سے نہیں سنا) اور صحیح نہیں ہے ہم نے یہ بیان کر دیا ہے تاکہ اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح ابوذر کی حدیث ہے (جو اوپر گذر چکی ہے) کسی نے امام بخاری سے کہا کہ عطاء بن یسار نے بھی یہ حدیث ابوالدرداء سے روایت کی ہے انھوں نے کہا وہ بھی مرسل ہے صحیح نہیں ہے صحیح ابوذرؓ ہی کی حدیث ہے۔ امام بخاری نے کہا ابوالدرداء کی حدیث چھوڑ دو ابوذر کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہے (توحید پر خاتمہ ہو) تو وہ جنت میں ضرور جائے گا خواہ گناہوں کی سزا پا کر ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۵۴، ومر الحدیث ص:۱۶۵، ص:۳۲۱ ص:۴۵۷، ص:۸۶۷، ص:۹۲۷، یاتی ص:۱۱۱۵۔

﴿بابُ ۳۴۵۲ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِی مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو

۶۰۲۷﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ

قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ﴾

ترجمہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے پتھریلے علاقہ میں چل رہا تھا اسی دوران اُحد پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ (ﷺ) آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوتی کہ میرے پاس اس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن مجھ پر اس طرح گذر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی رہ جائے سوائے اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کیلئے رکھ چھوڑوں "الا ان اقول به" ای انفقه فی عباد الله، مگر میں اس مال کو اللہ کے بندوں میں خرچ کر دوں اس طرح، اس طرح اور اس طرح اپنی دائیں طرف سے اپنی بائیں طرف سے اور اپنے پیچھے سے پھر آنحضور ﷺ چلتے رہے پھر فرمایا زیادہ مال رکھنے والے ہی قیامت کے دن نادار ہوں گے سوائے اس شخص کے جو اس مال کو اس طرح اس طرح اور اس طرح اپنے دائیں سے اور اپنے بائیں سے اور اپنے پیچھے سے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں اس کے بعد مجھ سے فرمایا اسی جگہ ٹھہرے رہو یہاں سے اس وقت تک نہ جانا جب تک میں واپس نہ آ جاؤں پھر آنحضور ﷺ رات کی تاریکی مین چلے گئے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے پھر میں نے ایک آواز سنی جو بلند تھی تو مجھے ڈر لگا کہ کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی واقعہ نہ پیش آ گیا ہو میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن آنحضور ﷺ کا ارشاد یاد آ گیا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا جب تک میں آ نہ جاؤں چنانچہ جب تک آنحضور ﷺ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا (جب آنحضور ﷺ آ گئے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی تھی تو میں ڈر گیا تھا فذکرت له پھر میرے دل میں جو آیا تھا آپ سے بیان کر دیا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تو نے سنا تھا؟

میں نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے اور کہا آپ کی امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو وہ جنت میں جائے گا میں نے پوچھا وان زنیٰ و ان سرق تو انھوں نے کہا وان زنیٰ وان سرق.

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة التي هي ما يسرني ان عندي مثل احد ذهبا ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۴ مر الحديث ص:۱۶۵، ص:۳۲۱، ص:۴۵۷، باقی کیلئے دیکھئے جلد چہارم ص:۴۳۲

۲۰۲۸ ﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے خوشی اس میں ہوگی کہ تین دن مجھ پر اس حال میں نہ گذریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی بچے سوائے اس معمولی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کیلئے رکھ لوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۴ مر الحديث ص:۳۲۱، یاتی ص:۱۰۷۳۔

﴿بابٌ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ﴾ ۳۴۵۳

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَيَحْسِبُونَ أَنَّ مَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُوهَا لَابُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا.

مالداری تو دل کی مالداری ہے

یعنی حقیقت میں مالدار تو وہ ہے جس کا دل غنی ہے دل میں کوئی حرص ولالچ نہیں ہے اگر چہ اس کے پاس مال ودولت بہت زیادہ نہ ہو وہ غنی ہے۔ اور اگر بہت مالدار ہو لیکن دل میں لالچ ہو کنجوس ہو تو وہ درحقیقت غنی نہیں محتاج ہے۔

ع آنانکہ غنی ترند محتاج ترند

"وقول الله تعالى الخ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّ مَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ (مومنون:۵۵) کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو ان کو مال اور اولاد دے کر مدد کر رہے ہیں تا ارشاد الٰہی مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لها عاملون (آیت:۶۳)۔

"قال ابن عيينة الخ" سفیان بن عیینہ نے (اپنی تفسیر میں) کہا مطلب یہ ہے کہ ابھی وہ اعمال انھوں نے کئے نہیں لیکن ضرور اس کو کرنے والے ہیں، موت سے پہلے ضرور کریں گے۔

۶۰۲۹ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالداری مال واسباب کی کثرت سے نہیں ہے البتہ مالداری نفس کی مالداری ہے (یعنی دل غنی و بے نیاز ہو)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۴ مر الحديث ص:۳۲۱، ياتي ص:۱۰۷۳۔ اخرجه الترمذي في الزهد.

﴿بَابُ فَضْلِ الْفَقْرِ﴾ ۳۴۵۴

فقر کی فضیلت کا بیان

مراد اس فقر کی فضیلت ہے کہ مال و دولت کی کمی کے باوجود صبر و قناعت اللہ نے جو دیا ہے اسی پر راضی ہو۔

۶۰۳۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا تو آنحضور ﷺ نے ایک دوسرے صاحب (ابوذر غفاریؓ) سے جو اس وقت آپ ﷺ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے پوچھا اس شخص گذرنیوالے کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ تو مسئول (ابوذر غفاریؓ) نے فرمایا کہ یہ

(گذرنے والا) شخص معزز لوگوں میں سے ہے خدا کی قسم یہ شخص اس قابل ہے کہ اگر (کسی عورت کو) نکاح کا پیغام بھیجے تو نکاح کیا جائے گا (یعنی اس کا پیغام منظور ہوگا) اور اگر یہ شخص کسی کی سفارش کرے تو ان کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔ حضرت سہلؓ نے بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم خاموش ہو گئے، اس کے بعد ایک دوسرا شخص (جعیل بن سراقہ یا کوئی اور شخص) آپ ﷺ کے سامنے سے گذرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (یعنی مسئول اول حضرت ابوذر غفاریؓ سے) اس کے متعلق پوچھا کہ ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ تو مسئول نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو ایک مسلمان فقیر (غریب) ہے اور اس قابل ہے کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجے تو ان کا نکاح نہ کیا جائے (یعنی غریب ہونے کی وجہ سے پیغام نکاح منظور نہیں کیا جائے گا) اور اگر سفارش کرے تو ان کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کچھ کہیں تو ان کی بات نہ سنی جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص (غریب) اس کے (امیر) جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی الشق الثانی من الحدیث .

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۵۴ تا ص:۹۵۵ و مر الحدیث ص:۷۶۲۔

مطلب یہ ہے کہ ھذا الفقیر خیر من ملء الارض مثل ھذا الغنی پس فقر کی فضیلت ظاہر ہے۔

۶۰۳۱﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا﴾

ترجمہ | ابووائل شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت خباب بن ارتؓ کی عیادت کیلئے گئے تو فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہجرت کی (یعنی حضور اقدسؐ کے حکم سے مدینہ کی طرف ہجرت کی والمراد بالمعیۃ الاشتراک فی حکم الھجرۃ اذ لم یکن معہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ابوبکر وعامر بن فھیرہؓ) چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا (یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں اجر دیگا) پھر ہمارے بعض ساتھی وہ ہیں جو (دنیا سے) گذر گئے انھوں نے (دنیا میں) کوئی نفع حاصل نہیں کیا ان ہی میں سے حضرت مصعب بن عمیرؓ تھے جو جنگ احد میں شہید ہو گئے اور ایک چادر چھوڑی تھی (اسی چادر کا آپؓ کو کفن دیا گیا تھا) جب ہم اس چادر سے آپ کا سر ڈھانکتے تو آپ کے پاؤں کھل جاتے اور اگر ہم آپؓ کا پاؤں ڈھانکتے تو آپ کا سر کھل جاتا پھر ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانک دیں اور ان کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ (اس دنیا میں

بھی) ان کیلئے ان کا پھل پک چکا ہے چنانچہ وہ اس کو چنتے ہیں (یعنی دنیا کے مال واسباب سے لطف اندوز ہو رہے ہیں)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تو خذ من قضية مصعب بن عميرؓ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۵۵ مر الحديث ص: ۱۷۰، ص: ۵۵۱، ص: ۵۵۶، ص: ۵۷۹، ص: ۵۸۴، ص: ۹۵۲۔

تشریح وفى الحديث فضيلة مصعب بن عميرؓ وانه لم ينقص له من ثوابه فى الآخرة شىء وقد كان مصعب بمكة فى ثروة ونعمة فلما هاجر صار فى قلة (قس)

۶۰۳۲﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ﴾

ترجمہ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانکا تو دیکھا کہ اکثر اہل جنت فقراء ہیں (یعنی جنت میں وہ لوگ زیادہ ہیں جو دنیا میں غریب وفقیر تھے) اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو دیکھا کہ دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں۔ ابو رجاء کی متابعت ایوب سختیانی اور عوف اعرابی نے اسی روایت میں کی (ایوب سختیانی کی روایت کو نسائی نے اور عوف کی روایت کو خود امام بخاریؒ نے کتاب النکاح میں وصل کیا) اور صخر بن جویریہ اور حماد بن نجیح دونوں نے اس حدیث کو ابو رجاء سے انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا۔ (ان دونوں روایتوں کو نسائی نے وصل کیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۵۵ مر الحديث ص: ۴۶۰، ص: ۷۸۳، ياتى ص: ۹۶۹۔

۶۰۳۳﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور نہ آپ ﷺ نے کبھی چپاتی (پتلی روٹی) کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا (یعنی مرتے دم تک آنحضور ﷺ نے میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تو خذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص: ۹۵۵ مر الحدیث ص: ۸۱۱، ترمذی ثانی، ص: ۱

تشریح | الفاظ کی تحقیق وتشریح کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد دہم، ص: ۴۳۶۔

۶۰۳۴﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میری الماری میں (یا طاق میں) کوئی ایسی چیز نہیں تھی (غلہ نہیں تھا) جس کو کوئی جگر والا (یعنی جاندار) کھائے مگر کچھ جو میری الماری میں تھے میں اسی سے کھاتی رہی یہاں تک کہ بہت دن ہو گئے تو میں نے اس کو ناپا تو وہ (جلدی) ختم ہو گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان هذه الحالة تدل على اختيار الفقر وفضله.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص: ۹۵۵ و مر الحدیث ص: ۴۳۷۔

سوال: فان قلت سبق في البيع كيلوا اطعامكم يبارك لكم فيه؟ بظاہر تعارض ہے۔

جواب: بیع کی حدیث میں جو آیا ہے کہ اپنا اناج ناپو اس میں برکت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ خرید وفروخت کے وقت ناپ لینا بہتر ہے کیونکہ اس کا تعلق دوسرے سے ہے لیکن اپنے گھر کے اناج کو ناپنے کی ضرورت نہیں بقدر ضرورت لے کر استعمال کیا جائے باقی توکلا علی اللہ رکھ دیا جائے، فلا اشکال۔

﴿بَابٌ ۳۴۵۵ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا﴾

نبی اکرم ﷺ اور ان کے اصحاب کی زندگی کا بیان اور دنیا (کے عیش ومزے) سے ان کی علیحدگی کا بیان

۶۰۳۵﴿حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ أَللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي

وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ قَالُوا أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ قَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ﴾

ترجمہ مجھ سے ابونعیم نے یہ حدیث نصف کے قریب بیان کی (اور نصف حدیث دوسرے شخص نے) کہا ہم سے عمر بن ذر نے بیان کیا کہا ہم سے مجاہد نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر چپکا دیتا تھا (تاکہ زمین کی ٹھنڈک سے بھوک کی حرارت کم ہو یا یہ مطلب ہو کہ بھوک کی شدت کے مارے زمین پر گر پڑتا) اور کبھی اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا، ایک دن میں لوگوں کے اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے لوگ نکلتے تھے (حضور اقدس ﷺ اور صحابہ) اتنے میں حضرت ابوبکرؓ گذرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا اور میں نے ان سے صرف اس لئے پوچھا تھا (کہ میری آواز کی کمزوری سے میرے بھوکے ہونے کا انہیں علم ہو جائے) تاکہ وہ مجھے کھلا دیں لیکن وہ آگے بڑھ گئے اور کچھ نہیں کیا پھر حضرت عمرؓ میرے پاس سے گذرے تو میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق سوال کیا اور سوال کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھ کو کھلا دیں لیکن وہ بھی

گزر گئے اور کچھ نہیں کیا (ممکن ہے کہ اس وقت ان دونوں بزرگوں کے پاس کھلانے کی کوئی چیز نہ ہو واللہ اعلم) اس کے بعد حضور اکرم ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے آنحضور ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضور ﷺ نے میرے دل کی بات سمجھ لی اور میرے چہرے کو آپ ﷺ نے تاڑ لیا آپ ﷺ نے فرمایا: "یا اباھِرّ" (یعنی اَے ابو ہریرہ) میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا میرے ساتھ آجاؤ اور آنحضور ﷺ چلنے لگے اور میں حضور اکرم ﷺ کے پیچھے ہولیا پھر آنحضور ﷺ گھر پہنچے پھر میں نے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دی اور اندر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے ایک پیالے میں دودھ پایا تو (گھر والوں سے) دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں نے یا فلانی نے آنحضور ﷺ کے لئے ہدیہ بھیجا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اباھِرّ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا اصحاب صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلالاؤ، ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ یہ اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈھتے اور نہ کسی مال میں اور نہ کسی دوست پر (مطلب یہ ہے کہ نہ اہل صفہ کے اہل و عیال تھے نہ مال تھا اور نہ کوئی دوست و آشنا جس کے پاس جا کر رہتے) جب آنحضور ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو اصحاب صفہ کے پاس بھیج دیتے اور خود اس صدقہ میں سے کچھ نہیں لیتے اور جب آنحضور ﷺ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور اس میں سے خود حضور ﷺ بھی تناول فرماتے اور اس ہدیہ میں اصحابہ صفہ کو بھی شریک کرتے، ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جب آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ جاؤ اصحاب صفہ کو بلالاؤ تو مجھ کو ناگوار گذرا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے اہل صفہ میں تقسیم ہو جائے گا اس کا زیادہ حقدار میں تھا کہ اس دودھ کو پی کر کچھ قوت حاصل کروں پھر جب اصحاب صفہ آجائیں گے تو حضور اقدس ﷺ مجھ ہی کو حکم دیں گے کہ میں انہیں دوں مجھے تو شاید اس دودھ میں سے کچھ نہ ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا چنانچہ میں ان اصحاب کے پاس پہنچا اور ان سب کو بلایا پھر وہ سب آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مل گئی اور وہ حضرات گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے آنحضور ﷺ نے فرمایا اَے ابو ہریرہ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ارشاد فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو چنانچہ میں نے پیالہ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا ایک شخص جب دودھ پی کر سیراب ہو جاتا تو پیالہ مجھے واپس کر دیتا پھر میں پیالہ دوسرے کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پی لیتا پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا یہاں تک کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا در انحالیکہ سب لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے پھر آنحضور ﷺ نے پیالہ لیا اور پیالہ کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا اَے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ ارشاد فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو چنانچہ میں بیٹھ گیا اور پیا آنحضور ﷺ نے فرمایا اور پیو میں نے پھر پیا آنحضور ﷺ برابر فرماتے رہے اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے اب دودھ کی گنجائش نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر مجھے دیدو میں نے پیالہ آنحضور ﷺ کو دیدیا تو آنحضور نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ

کر بچا ہوا دودھ خود نوش فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان فيه الاخبار عن عيش النبي صلى الله عليه وسلم وعيش اصحابهؓ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۵ تا ص:۹۵۶ مر الحديث في الاطعمه ص:۸۰۹۔

تشریح | سند کے شروع میں "حدثني ابو نعيم بنحوٍ من نصف هذا الحديث" اس پر اشکال یہ ہے کہ باقی نصف بغیر سند کے رہ جائے گی نیز یہاں نصف سے نصف اول مراد ہے یا نصف آخر؟ علامہ عینی نے جواب نقل کیا ہے "ثم اجاب بانه اعتمد على ما ذكر في كتاب الاطعمه من طريق يوسف بن عيسى المروزي وهو قريب من نصف هذا الحديث فلعل البخاري اراد بالنصف المذكور لابي نعيم مالم يذكره ثمه فيصير الكل مسندا بعضه بطريق يوسف والبعض الآخر بطريق ابي نعيم.

مزید کیلئے عمدہ اور کرمانی کا مطالعہ کیجئے۔

۶۰۳۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا اور ہم نے اپنے آپ کو دیکھا (یعنی خوب یاد ہے) کہ ہم غزوہ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز حبلہ اور اس ببول کے پتوں کے سوا نہیں تھی اور ہم بکری کی مینگنیوں کی طرح براز کرتے تھے (یعنی بالکل سوکھی مینگنی) اس میں تری چپکاؤ نہیں ہوتی (چونکہ بکری کی خوراک درخت کے پتے کھاتے اس لئے سوکھی مینگنی پاخانہ کرتے) ثم اصبحت بنو اسد الخ اب بنو اسد کے لوگ میرے اسلام پر طعن کرنے لگے ہیں پھر تو میں خسارے میں نامراد رہا اور میری سعی برباد گئی۔

(مطلب یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جب کوفہ کے امیر اور امام تھے اس وقت بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمر فاروقؓ سے سعدؓ کی شکایت کی سیدنا عمر فاروقؓ نے اختلاف وفساد کو ختم کرنے کیلئے حضرت سعدؓ کو معزول بھی کر دیا تفصیل گذر چکی ہے اس پر حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں قدیم ہو کر بھی اگر اسلامی احکام میں ناقص رہا اور یہ بنی اسد کے لوگ ہماری اصلاح کریں جو آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے وہ لوگ ہیں اسلامی مسائل سکھانے لگے تو میری ساری محنت برباد گئی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان فيه بيان عيش سعد وغيره على الوجه المذكور.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص:۹۵۶ مر الحدیث ص:۵۲۸،ص:۸۱۴۔
تحقیق وتشریح | "حُبْلة" بضم الحاء المهملة وسكون الموحدة ببول کا پھل، کانٹے دار درخت کا پھل۔

۶۰۳۷﴿حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ آنے کے بعد تین دن تک متواتر گیہوں کھانے کو نہیں ملا تھا یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ کی وفات ہوگئی۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه بيان عيش آل النبى صلى الله عليه وسلم على الوجه المذكور.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص:۹۵۶. مر الحدیث ص:۸۱۵۔

۶۰۳۸﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانہ نے اگر ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو لازماً اس میں ایک وقت کھجوریں تھیں۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص:۹۵۶ اخرجه مسلم.

تشریح | مطلب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا کہ دونوں وقت کا کھانا آگ سے پکا ہوا اور تازہ ہو جیسا کہ ابھی اوپر مذکور ہوا۔

۶۰۳۹﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر (توشک) چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص:۹۵۶۔

۶۰۴۰﴿حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا

حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَأٰی شَاةً سَمِيطاً بِعَيْنِهِ قَطُّ﴾

ترجمہ قتادہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوران کی روٹی پکانے والا (نانبائی) کھڑا یعنی موجود تھا حضرت انسؓ نے فرمایا کہ کھاؤ میں نہیں جانتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پتلی چپاتی دیکھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور نہ کبھی آنحضورﷺ نے پوری بکری (مسلم بکری) بھنی ہوئی اپنی آنکھ سے دیکھی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۵۶ مر الحديث ص:۸۱۱،ص:۸۱۵۔

۶۰۴۱﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر ایسا مہینہ بھی گذر جاتا تھا جس میں چولہا نہیں جلتا تھا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا مگر یہ کہ کچھ گوشت آجاتا۔ (تو چولہا جلتا تھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۵۶۔

۶۰۴۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے عروہ سے کہا اے میرے بھانجے ہم دو مہینے میں تین نئے چاند دیکھ لیتے تھے (یعنی تیسرے مہینے کا چاند مطلب یہ ہے کہ دو مہینے گذرنے کے بعد تیسرے مہینے کا پہلا چاند تو ظاہر ہے کہ دو مہینے میں تین چاند کا دیکھنا ثابت ہوگیا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی ازواج مطہرات) کے گھروں میں آگ نہیں جلائی جاتی تھی (یعنی کھانا نہیں پکایا جاتا تھا) عروہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا (اے خالہ!) آپ لوگوں کو کیا چیز زندہ رکھتی تھی؟ عائشہؓ نے فرمایا دو سیاہ چیزیں کھجور اور پانی (یہاں تغلیب ہے نعتتهما نعتا واحدا تغليبا واذا اقترن الشيئان سميا باسم اشهر هما (قس) جیسے ابوین، قمرین مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دو چیزوں میں سے ایک کا وصف دوسرے پر رکھ

دیتے، ابوین ماں باپ، قمرین چاند سورج تو ظاہر ہے کہ پانی کالا نہیں ہوتا ہے مگر کھجور کا وصف پانی پر رکھدیا)

"الا انه قد کان الخ" مگر یہ کہ کچھ انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ والی اونٹنیاں یا بکریاں تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بطور ہدیہ) اپنے گھروں سے بھیج دیتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ دودھ ہمیں پلا دیتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الحديث السابق .

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۶۔ مر الحديث ص:۳۴۹۔

۶۰۴۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی دعا کی) کہ اے اللہ آل محمد ﷺ کو خوراک عطا فرما (یعنی اتنی روزی جتنی زندہ رہنے کیلئے ضرورت ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه طلب الكفاف یعنی تونگری و مالداری کی ضرورت نہیں۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۶ تا ص:۹۵۷۔ والحديث اخرجه مسلم فى الزكوٰة والترمذى فى الزهد والنسائى فى الرقائق .

﴿بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ﴾ ۳۴۵۶

عمل صالح (عبادت) پر مداومت اور میانہ روی (کے استحباب) کا بیان

۶۰۴۴ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ﴾

ترجمہ | مسروق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کون سا عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا عائشہؓ نے فرمایا جس پر مداومت ہو سکے (جو ہمیشہ کیا جائے یہ نہیں کہ چار دن کیا پھر چھوڑ دیا) مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا آنحضور ﷺ عبادت کیلئے کب اٹھتے (یعنی تہجد کیلئے کس وقت نیند سے اٹھتے؟) عائشہؓ نے فرمایا جب

مرغ کی آواز سنتے۔ (وهو يصرخ نصف الليل غالبا وقال ابن بطال عند ثلث الليل) (قس)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۷ مر الحديث ص: ۱۵۲، باقی کیلئے دیکھے جلد چہارم، ص: ۳۳۹۔

۶۰۴۵ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عمل سب سے زیادہ پسند تھا جس پر عامل مداومت کرے (پابندی کر سکے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث ايضا للجزء الثاني للترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۷۔ والحديث من افراده.

۶۰۴۶ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکے گا صحابہ نے عرض کیا اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا اور مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا ٹھیک سے رہو اور معتدل رہو (میانہ روی اختیار کرو بلند پروازی نہ کرو) اور صبح وشام اور رات کے کچھ حصہ میں چلو (یعنی عبادت کرلیا کرو) اور میانہ روی اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الاول للترجمة وهو قوله القصد.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۷ مر الحديث ص: ۸۴۷۔

تشریح | اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہے۔ مزید کیلئے جلد ۱۰، ص: ۵۴۸ تا ص: ۵۴۹ دیکھئے۔

اشکال: قرآن مجید میں ہے وتِلْكَ الجنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوها بِمَا كُنْتُمْ تعملون (الزخرف) (یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنادئے گئے ہو اپنے اعمال کے عوض میں) نیز ارشاد ربانی: سلامٌ عليكمُ ادخلوا الجنة بماكنتم تعملون (النحل) تم پر سلامتی ہو جنت میں بعوض اپنے اعمال کے۔ بظاہر تعارض ہے۔

جواب: مومن کے اعمال کی جزا جنت ہے مگر اعمال سے مراد اعمال مقبولہ ہیں اور اعمال کا مقبول ہونا اللہ کی مشیت ورحمت پر موقوف ہے تو نتیجہ یہی نکلا کہ دخول جنت رحمت الٰہی پر موقوف ہے۔ فلا اشکال۔

۶۰۴۷ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک سے رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور جان لو تم میں کسی کو اس کا عمل جنت میں ہرگز داخل نہیں کرے گا اور اللہ کو سب سے زیادہ وہ اعمال پسند (محبوب) ہیں جن پر مداومت کی جائے اگرچہ کم ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثانی للترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۷۔ مر الحديث ص:۲۶۴، اخرجه مسلم والنسائی فی الصوم.

۶۰۴۸ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ وَقَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے محبوب و پسند ہے فرمایا جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ وہ کم ہی ہو اور حضور اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ (اتنے ہی اعمال اپنے سر لو) جتنی طاقت ہو (تاکہ نبھ سکے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنی الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۷۔

۶۰۴۹ ﴿حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ﴾

ترجمہ | علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا میں نے عرض کیا یا ام المومنین نبی اکرم ﷺ کے عمل (عبادت) کا کیا طریقہ تھا؟ کیا آپ ﷺ نے کچھ خاص دن خاص کر لئے تھے؟ عائشہؓ نے فرمایا نہیں آپ ﷺ کے عمل میں مداومت ہوتی تھی اور تم میں کون ہے جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہے جن کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثانی للترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۷۔ مر الحديث ص:۲۶۷۔ باقی کیلئے دیکھیے جلد:۵، ص:۵۴۶۔

۲۰۵۰﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا قَالَ مُجَاهِدٌ قَوْلًا سَدِيدًا وَسَدَادًا صِدْقًا﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو (نہ افراط نہ تفریط) اور بشارت حاصل کرو (اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھو اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو) کیوں کہ کسی کا عمل اس کو جنت میں نہیں لے جاسکتا، صحابہ نے عرض کیا اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ ﷺ آنحضور ﷺ نے فرمایا اور مجھ کو بھی نہیں (یعنی میرے اعمال صالحہ وعبادات جنت میں نہیں لے جاسکتے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت میں مجھ کو لے لے۔ "قال اظنہ" علی بن عبداللہ المدینی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ موسیٰ بن عقبہ نے اس حدیث کو ابوالنضر سے سنا ہے اور انھوں نے ابوسلمہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے۔ "وقال عفان" اور عفان بن مسلم نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انھوں نے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضور ﷺ نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور بشارت حاصل کرو، "قال مجاھد" مجاہدؒ نے کہا (قرآن مجید کے سورہ نساء اور سورہ احزاب آیت: ۷۰ میں جو آیا ہے "قولاً سدیدا") سدید اور سداد بمعنی صدق ہے یعنی سچ اور درست ہونے کے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ ھذا وجہ آخر فی حدیث موسیٰ بن عقبہ الذی مضیٰ عن قریب (عمدہ)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۹۵۷۔

۲۰۵۱﴿حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ﴾

ترجمہ ہلال بن علی سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک روز نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی ان کی شکلیں اس دیوار پر بنادی گئی تھیں میں نے آج کی طرح اچھائی اور برائی اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی (یعنی جنت کی سی خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی اور دوزخ جیسی بری وخوفناک کوئی چیز نہیں دیکھی)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان تكون الجنة المرغبة و النار المرهبة نصب عين المصلي ليكونا باعثين على مداومة العمل. (عمده)

(مطلب یہ ہے کہ انسان ہمیشہ جنت و دوزخ کا خیال رکھے اور اس خیال و دھیان کی وجہ سے اعمال صالحہ وعبادات پر مداومت و پابندی کرے)

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: وفي هذا الحديث تنبيه المصلي على ان يمثل الجنة و النار بين عينيه ليكونا شاغلين له عن الافكار الحادثة عن. تذكر الشيطان ومن مثلهما بين يديه بعثه ذلك على المواظبة على الطاعة و الكف عن المعصية وبهذا تحصل المطابقة بين الحديث و الترجمة. (قس)

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۹۵۷ مر الحديث مختصراً ص:۵۹، ص:۱۰۳۔

"فلم ار كاليوم الخ" مرتين للتاكيد.

﴿بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ﴾ ۳۴۵۷

وَقَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ.

خوف کے ساتھ امید

مطلب یہ ہے کہ مومن کیلئے خوف اور امید دونوں ضروری ہیں اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ (سورہ یوسف) (اللہ کے فیض رحمت ومہربانی سے ناامید ہونا کافروں کا شیوہ ہے) اور خوف الٰہی تو اساسی و بنیادی چیز ہے ارشاد الٰہی ہے: "فلا تخشوهم واخشوني" مسلمانوں کیلئے خوف ورجاء، ڈر اور امید ایسا ہی ضروری ہے جیسے پرندوں کیلئے دو باز و ضروری ہیں اگر دونوں بازو (پر) درست ہوں تو طیران یعنی اڑنا بھی درست رہے گا اور ان میں سے ایک کے نقصان سے پرندہ میں نقصان لازمی ہے۔ وقال سفيان الخ اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ قرآن مجید کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت وگراں نہیں گذری اس آیت سے (سورہ مائدہ:۶۸) قل يا اهل الكتاب لستم على

شیءٍ الایة آپ ﷺ کہہ دیجئے اے اہل کتاب تم کسی راہ پر نہیں ہو (کیونکہ حق سے منحرف ہو کر بے راہ ہو چکے ہو) جب تک تم توراۃ وانجیل کو اور اس کتاب کو جو تمہارے پاس (بواسطہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے (یعنی قرآن مجید) قائم نہ کرو۔

تشریح: آیت مبارکہ مذکورہ میں جمہور مفسرین کے نزدیک اہل کتاب کو خطاب ہے اور آیت میں اہل کتاب کو اسلام میں داخل ہونے کی ترغیب ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اے اہل کتاب تم جب تک قرآن مجید پر ایمان نہیں لاؤ گے اس وقت تک نہ تم راہ ہدایت پر ہو نہ راہ حق پر کیونکہ خود توریت اور انجیل میں پیغمبر آخر الزماں اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید کی بشارت دی گئی ہے قرآن مجید کا انکار توریت وانجیل کے انکار کو مستلزم ہے لیکن چونکہ سفیانؒ نے اس آیت میں مسلمانوں کو مخاطب خیال فرمایا اسلئے شدت محسوس ہوئی کہ توریت وانجیل کے علم وعمل کی تکلیف اٹھانی پڑے گی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

۶۰۵۲﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ﴾ .

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سو حصے کئے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لئے اور صرف ایک حصہ رحمت کا اپنی تمام مخلوق کیلئے بھیجا (اس ایک حصہ کا اثر ہے کہ اپنی اولاد پر اور دوسرے انسان پر رحم کرتا ہے اور جانور اپنے بچوں پر) پس اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو، اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو دوزخ سے بے خوف نہ ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فلو يعلم الكافر الى آخر الحديث وذلك ان المكلف لو تحقق ما عند الله من الرحمة لما قطع رجاء ه اصلا ولو تحقق ما عنده من العذاب لما ترك الخوف اصلا فينبغي ان يكون بين الخوف والرجاء.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص: ۹۵۷ تا ص: ۹۵۸۔ مر الحديث ص: ۸۸۷۔

تشریح: مومن کی شان یہ ہے اولئك يرجون رحمة الله (بقرہ) لیکن لایکون مفرطا فی الرجاء بحیث یصیر من المرجئه القائلین بانه لا یضر مع الایمان شیء ولا فی الخوف بحیث یکون من الخوارج

والمعتزلة القائلين بتخليد صاحب الكبيرة اذا مات من غير توبة في النار بل يكون وسطا بينهما كما قال الله تعالى يرجون رحمته ويخافون عذابه. (عمدہ)

۳۴۵۸ ﴿بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ﴾

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ.

اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا

"وقوله عز وجل الخ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ زمر آیت:۱۰) صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے ان کا اجر (ثواب) بے حساب۔

"وقال عمر الخ" اور حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم نے سب سے عمدہ زندگی صبر میں پائی۔

۶۰۵۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ﴾

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ چند انصاری صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اور جس نے بھی آنحضور ﷺ سے مانگا آنحضور ﷺ نے اسے دیا یہاں تک کہ جو مال حضور اکرم ﷺ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جب آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے خرچ کر دیا اس وقت آپ ﷺ نے ان حضرات سے فرمایا دیکھو جو بھی مال میرے پاس ہوگا میں اسے تم لوگوں سے بچا کر نہیں رکھ سکتا اور بلا شبہ جو (حتی المقدور سوال سے) بچتا رہے گا اللہ بھی اسے سوال سے محفوظ رکھے گا (غیب سے اس کو دے گا) اور جو شخص (دل پر زور دے کر) صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر دے گا اور جو شخص استغنا اختیار کرے گا اللہ بھی اسے مستغنی کر دے گا (لوگوں کا محتاج نہیں ہونے دے گا) اور تمہیں صبر سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ وسیع کوئی بھی بھلائی (نعمت) نہیں دی گئی (صبر عجیب و عظیم نعمت ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۵۸ مر الحديث ص:۱۹۸، باقی کیلئے دیکھئے جلد:۵، ص:۱۳۹۔

۶۰۵۴ ﴿حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتّٰى تَرِمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا﴾

ترجمہ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھتے تھے کہ آپ ﷺ کے قدموں پر ورم آجاتا یا (بالشک من الراوی) آپ ﷺ کے قدم پھول جاتے جب آپ ﷺ سے اس بارے میں کہا جاتا (کہ آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ آپ کے تو اگلے اور پچھلے سب قصور بخش دیئے گئے ہیں) تو آپ ﷺ فرماتے تو کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في الصبر على الطاعة فانه صلى الله عليه وسلم صبر عليها حتى تورمت قدماه. یعنی آپ ﷺ نے عبادت الٰہی کیلئے تکلیف اٹھانے پر صبر کیا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۸ ومر الحديث ص:۱۵۲، ص:۷۱۶۔

تشریح | مقصد اور سوال وجواب کیلئے دیکھئے، جلد:۴، ص:۳۳۸۔

﴿بَابٌ [۳۴۵۹] وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ

جو شخص اللہ پر توکل کرے گا (بھروسہ کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے کافی ہوگا (سورہ طلاق آیت:۳)

"قال الربيع الخ" ربیع بن خُثَیم (تابعی) نے بیان کیا کہ (یہ جو ارشاد ربانی ہے کہ جو اللہ پر توکل کرے گا اس سے مراد یہ ہے کہ) انسان پر جو تنگی و تکلیف ہوگی اللہ اس سے نکلنے کی صورت پیدا فرمادے گا۔

۶۰۵۵ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾

ترجمہ | حصین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا تو سعید نے حضرت ابن عباسؓ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو منتر نہیں کرتے (یعنی زمانہ جاہلیت میں مشرکانہ منتر کرتے تھے وہ منتر مسلمان ہونے کے بعد نہیں

کرتے) اور نہ فال نکالتے ہیں (یعنی فال پر اعتقاد نہیں رکھتے ہیں) اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۸ مر الحديث مقطعا ص: ۲۸۴، وص: ۸۵۰، ص: ۸۵۶، یأتی ص: ۹۶۸۔

۳۴۶۰ ﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ﴾

وكِلاهما فعلان ماضيان الاول مجهول

جو قیل وقال مکروہ ہے (فضول بے فائدہ بق بق کرنا ناپسندیدہ ہے)

۶۰۵۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضاً عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے کاتب (منشی) وراد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہؓ کو لکھا کہ تم مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے بیان کیا کہ مغیرہؓ نے جواب لکھا (یا وراد منشی سے لکھوایا) میں نے آنحضور ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ (فرض) نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتے تھے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

"قال و کان الخ" حضرت مغیرہؓ نے بیان کیا (یعنی جواب میں لکھا) اور حضور اقدس ﷺ قیل وقال سے منع فرماتے تھے (یعنی فضول غپ شپ سے منع فرماتے ہیں جس میں نہ دنیا کا فائدہ ہو نہ دین کا) اور سوال کی کثرت، اور مال کی اضاعت سے اور مستحقین کو مال دینے سے رکنا اور ناحق دوسروں سے مانگنے سے (مطلب یہ ہے کہ جو مال دینا چاہئے اسے نہ دینا اور جو نہ لینا چاہئے اسے مانگنا) اور ماؤں کی نافرمانی کرنے سے اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے۔

"وعن هشيم الخ" اور ہشیم سے روایت ہے کہ ہم سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا کہا ہم نے وراد سے سنا وہ یہ حدیث حضرت مغیرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۸ مر الحديث ص:۱۹۹ تا ص:۲۰۰، ص:۳۲۴ وغیرہ۔

﴿بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ﴾ ۳۳۶۱

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ.

زبان کی (غیبت، جھوٹ وغیرہ سے) حفاظت کرنا

"وقول النبي صلى الله عليه وسلم" یہ عبارت اکثر نسخوں میں نہیں ہے بلکہ اس طرح ہے:

"ومن كان يؤمن بالله الخ" اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: نہیں بولتا ہے انسان کوئی لفظ مگر اس کے پاس ایک نگراں محافظ تیار رہتا ہے (لکھنے کیلئے)

۶۰۵۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے دونوں جبڑوں کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کا ضامن ہو تو میں اس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ومن يضمن لي ما بين لحييه، لان المراد بهذا حفظ اللسان.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۸ تا ص:۹۵۹، ياتي الحديث ص:۱۰۰۵۔ اخرجه الترمذي في الزهد.

تشریح | زبان کی ضمانت و ذمہ داری یہ ہے کہ شرک و کفر کا کلمہ زبان سے نہ نکالے اور جھوٹ و غیبت سے پرہیز کرے۔ شرمگاہ کی ضمانت یہ ہے کہ زنا و لواطت سے پرہیز رکھے۔

۶۰۵۸ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۹ مر الحديث ص:۹۷۷،ص:۸۸۹،ص:۹۰۶۔

۶۰۵۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ قِيْلَ مَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو شریح (خویلد الخزاعیؓ) نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمانی تین دن کی ہے اور اس کا جائزہ؟ لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھا اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اور جو کوئی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۵۹ مر الحديث ص:۸۸۹ تا ص:۸۹۰،ص:۹۰۶۔

۶۰۶۰﴿حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ ایک بات منہ سے نکال دیتا ہے اور اس میں سوچتا نہیں (اس کی قباحت پر غور نہیں کرتا یہاں کلمہ سے مراد کلام ہے) جس کی وجہ سے وہ پھسل کر دوزخ میں گر پڑتا ہے اتنی دور گہرائی میں جو دونوں مشرق کے درمیان ہے۔

(۱) بین المشرق سے مراد مشرق ومغرب ہے اس صورت میں اکتفاء علی الواحد ہے۔

(۲) بین المشرق سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ جاڑے کی مشرق اور گرمی کی مشرق، واللہ اعلم۔)

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه اشارة الى حفظ اللسان من حيث المفهوم.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۵۹ وياتي ايضاً ص:۹۵۹، اخرجه مسلم في آخر الكتاب عن قتيبة والترمذي في الزهد والنسائي في الرقائق.

۶۰۶۱ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اللہ کی خوشنودی کی ایک بات زبان سے نکال دیتا ہے وہ اس پر کوئی خیال نہیں کرتا ہے (یعنی وہ اس کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتا ہے) حالانکہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے، اور بندہ کبھی ایسی بات زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا (یعنی بڑا گناہ نہیں سمجھتا) لیکن وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔

مطابقة للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۵۹ ومر الحديث ص:۹۵۹۔

تشریح | خلاصہ یہ ہے کہ آدمی سوچ کر بات کہے بلا سوچے جو منہ میں آئے بولنا نادانوں کا کام ہے۔

۳۴۶۲ ﴿بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾

اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کا بیان

۶۰۶۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں (یعنی اپنے عرش کے سایہ میں) رکھے گا ان میں ایک وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۹ مر الحديث ص: ۹۱، ص: ۱۹۱، ۔ ثانی ص: ۱۰۰۵۔ مسلم ص: ۳۳۱، ترمذی ثانی، ص: ۶۲۔

تشریح | یہاں یہ حدیث مختصر ہے مفصل بخاری ص: ۹۱ میں ہے نصر الباری جلد سوم ص: ۲۸۴ دیکھئے۔

﴿بابُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ﴾ ۳۴۶۳

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت

۶۰۶۳ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَخُذُونِي فَذَرُّونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگوں (عہد گذشتہ کے بنی اسرائیل) میں ایک شخص تھا جس کا گمان اپنے متعلق خراب تھا (یعنی اپنے برے اعمال کا ڈر تھا) چنانچہ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا جب میں مرجاؤں تو مجھ کو لے کر گرم دن میں (جب زور کی ہوا چلے) تو سمندر میں بکھیر دینا تو اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اس کے بعد فرمایا تو نے جو کیا اس پر تجھ کو کس چیز نے آمادہ کیا (یعنی یہ کام تو نے کیوں کیا؟) اس نے عرض کیا مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۹ مر الحديث ص: ۴۹۱، ص: ۴۹۵۔

تشریح | بعض روایت میں ہے کہ یہ شخص کفن چور تھا قبروں سے کفن چوری کرتا تھا (واللہ اعلم)

۶۰۶۴ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِي أَعْطَاهُ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَإِنْ

يَقْدَمْ عَلَى اللّٰهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتّٰى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا فَقَالَ اللّٰهُ كُنْ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فَأَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے زمانہ کے یا فرمایا (بالشک من الراوی) تم سے پہلے کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال واولاد عطا فرمائی تھی یعنی "اعطاہ" (هذا تفسير لقوله آتاه الله وهو بالمد بمعنى اعطاء) جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ لڑکوں نے کہا بہترین باپ، اس شخص نے کہا کہ اس نے (یعنی میں نے) اللہ کے پاس کوئی نیکی جمع نہیں کی ہے۔ قتادہ نے لم یبتئر کی تفسیر لم یدخر سے کی ہے (اور اس شخص نے یہ بھی کہا کہ) اگر میں اللہ کے حضور پہنچ گیا تو اللہ اس کو عذاب دے گا۔ دیکھو جب میں مرجاؤں تو مجھ کو جلا دینا یہاں تک کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس دینا (سحق اور سهك شک راوی ہے اور دونوں قریب المعنی یا متحد المعنی ہیں)

"ثم اذا كان" پھر جب تیز ہوا سخت آندھی ہو تو مجھ کو اس ہوا میں اڑا دینا، اس شخص نے اپنے لڑکوں سے قسم دے کر عہد و پیمان لیا چنانچہ لڑکوں نے وصیت کے مطابق کیا۔ "فقال الله كن" پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کُنْ" ہو جا تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ میرے بندے یہ جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا اس نے عرض کیا کہ تیرے خوف نے یا تیرے ڈر سے (شک راوی) اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا۔ (اور اس کی مغفرت کر دی)

"فحدثت ابا عثمان الخ" سلیمان تیمی یا قتادہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے بیان کی تو انھوں نے کہا میں نے سلمان فارسیؓ سے سنا ہے مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میری راکھ سمندر میں بکھیر دینا یا اس طرح کا کوئی کلمہ کہا "وقال معاذ" اور معاذ بن تیمی نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ سے سنا کہا میں نے ابوسعید خدریؓ سے سنا اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله مخافتك.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۵۹۔ مر الحديث ص:۴۹۵، ياتي ص:۱۱۱۸۔ اخرجه مسلم في التوبة.

۳۴۶۴
﴿بَابُ الْإِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي﴾

گناہوں سے باز رہنے کا بیان

۶۰۶۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَا النَّجَاءَ فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور جو کچھ اللہ نے دے کر مجھ کو بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں النذیر العریان (میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں) پس نجات نجات (یعنی نجات طلب کرو) پس ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور رات کی تاریکی میں اطمینان سے نکل گئے اور نجات پا گئے اور ایک گروہ نے اس کی تکذیب کی (جھٹلایا) تو علی الصباح دشمن کے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں ہلاک کر دیا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه الانذار عن الوقوع في المعاصي والانتهاء عنها.

مطلب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے شرک وکفر اور اللہ کی نافرمانی سے لوگوں کو ڈرایا کہ اللہ کا عذاب نافرمانوں کیلئے تیار ہے تو نافرمانی سے توبہ کر کے اپنا بچاؤ کر لو اب جس نے آپ ﷺ کی بات مان لی شرک وکفر سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا وہ نجات پا گئے اور جنھوں نے نہ مانی وہ تباہ ہوئے کہ مرتے ہی عذاب ابدی میں گرفتار ہوئے۔

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۵۹ تا ص:۹۶۰۔ وبیانی ص:۱۰۸۱، واخرجه مسلم في فضائل النبي ﷺ۔

تشریح "النذیر العریان" عرب میں ایک مثل ہوگئی جس کے بارے میں علامہ قسطلانی لکھتے ہیں کہ کسی ملک پر دشمنوں نے چڑھائی کی تو ملک کے ایک شخص کو دشمن کی فوج نے پکڑا اور اس کے کپڑے اتار کر ننگا کر دیا اس شخص نے اسی حال میں برہنہ بھاگ کر اپنے ملک والوں کو دشمن کے آنے کی اطلاع دی کہ جلد از جلد اپنا بندوبست کر لو ملک والوں نے اس کی تصدیق کی چونکہ وہ برہنہ اور ننگا آیا تھا اور لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص ننگا پھرنے والا نہیں ہے۔ اس کے بعد سے عرب والوں کا دستور ہو گیا تھا کہ جب کوئی اہم خطرناک بات کی خبر دیتے تو کہتے انا النذیر العریان اگرچہ وہ لباس پہنے رہتا۔

اس دستور کے پیش نظر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ انا النذير العريان فرمایا حالانکہ حضور اقدس ﷺ مکمل لباس میں تھے۔

۶۰۶۶ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَ تْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَقْتَحِمُونَ فِيهَا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے چاروں طرف روشنی ہوگئی تو پروانے کیڑے پتنگے جو آگ پر گرتے ہیں اس میں گرنے لگے تو وہ آگ جلانے والا ان کیڑوں کو نکالتا ہے (ہٹاتا ہے کہ ارے کیوں اپنی جان کھوتے ہو) اور وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے اسی طرح میں بھی تمہاری کمر کو پکڑ کر آگ سے نکالتا ہوں (اور کہتا ہوں ارے دوزخ کی آگ سے بچو بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو) لیکن لوگ ہیں کہ اس میں گرے جاتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه منع النبي صلى الله عليه وسلم اياهم عن الاتيان بالمعاصي التي توتيهم الى الدخول في النار.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۰ ومر الحديث ص:۴۸۷ مختصرا۔

۶۰۶۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ترك اذى المسلم باليد واللسان من جملة الانتهاء عن المعاصي. وايضا قوله من هجر ما نهى الله عنه من جملة الانتهاء عن المعاصي.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۰ ومر الحديث في الايمان ص:۶۔

تشریح مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل ص:۲۱۳۔

﴿باب ۳۳۶۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا﴾

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد:

اگر تمہیں معلوم ہوجاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

(یعنی اگر تم جان لیتے نافرمانوں کیلئے اللہ کے عذاب وغضب کو تو ہنستے کم اور روتے زیادہ)

۶۰۶۸ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم ہوجاتا وہ جو میں جانتا ہوں تو یقیناً تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

مطابقته للترجمة الترجمة والحديث سواء .

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۶۰. ياتى الحديث ص:۹۸۲۔

۶۰۶۹ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہیں وہ معلوم ہوجاتا جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

مطابقته للترجمة هذا مثل الحديث السابق .

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۶۰، مر الحديث ص:۶۶۵۔

﴿باب ۳۳۶۶ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ﴾

دوزخ خواہشات سے گھری ہوئی ہے

یعنی دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے تو جو شخص نفسانی خواہشوں مثلاً زنا وغیرہ میں پڑ گیا اس نے گویا

دوزخ کا حجاب اٹھا دیا اب دوزخ میں پڑ جائے گا۔

۶۰۷۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ شہوات سے گھری ہوئی ہے اور جنت تکالیف ومشکلات سے (جیسے عبادات میں نفس کا مجاہدہ اور منہیات سے اجتناب وغیرہ) گھری ہوئی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ الترجمة جزء الحديث .

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۶۰۔

تشریح وهذا الحديث من جوامع كلمه صلى الله عليه وسلم وبديع بلاغته في ذم الشهوات وان مالت اليها النفوس والحض على الطاعات وان كرهتها النفوس .

﴿بَابٌ ۳۳۶۷ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

جنت تمہارے جوتے (چپل) کے تسمے سے بھی قریب تر ہے اور اسی طرح دوزخ بھی

۶۰۷۱ ﴿حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمہارے چپل کے تسمے سے بھی قریب تر ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔

(مطلب یہ ہے کہ آدمی نیکی وعبادت معمولی ہو، ادنیٰ درجہ کی ہو اسے بھی حقیر نہ سمجھے بلکہ کرے شاید اللہ تعالیٰ کو پسند آجائے اور اس کو جنت مل جائے اسی طرح معصیت کو حقیر نہ سمجھے بلکہ پرہیز کرے شاید اللہ کو ناپسند ہو جائے اور دوزخ میں ٹھکانا بنائے)۔

مطابقتہ للترجمۃ الترجمة والحديث سواء.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۶۰۔

۶۰۷۲ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

أَبِی سَلَمَةَ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَیْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے سچا شعر جسے شاعر نے کہا ہے یہ ہے ''سن لو اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد ہیں''۔ یہ شعر لبید بن ربیعہؓ کا ہے۔

ع فانی ہے جو کچھ کہ ہے غیر خدا

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان كل شیء ما خلا اللّٰه فی الدنيا الذی لا يؤول الی طاعة اللّٰه و لا يقرب منه اذا كان باطلا يكون الاشتغال به مبعداً من الجنة مع كونها اقرب اليه من شراك نعله و الاشتغال بالامور التی هی داخلة فی امر اللّٰه تعالٰی يكون مبعداً من النار مع كونها اقرب اليه من شراك نعله قاله فی عمدة القاری (قس)

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۶۰ مر الحديث ص:۵۴۱، ص:۹۰۸۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۷۸۶۔

﴿بَابٌ [۳۴۶۸] لِیَنْظُرْ إِلَی مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ وَلَا یَنْظُرْ إِلَی مَنْ هُوَ فَوْقَهُ﴾

انسان کو چاہئے کہ اس کی جانب دیکھے جو (مال و دولت اور دنیاوی شوکت میں) اپنے سے نیچے (کم) درجہ کا ہو اور اس کی جانب نہ دیکھے جو اس سے اونچے درجہ کا ہو

(تاکہ دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر پیدا ہو)

۶۰۷۳﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِی مَالِكٌ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ إِلَی مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو (اس وقت) کسی ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے نیچے درجے کا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | الجزء الاول من الترجمة من لفظ حديث الباب.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۶۰۔

﴿باب ۳۴۶۹ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ﴾

جس نے کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا

۶۰۷۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں متعین کر دیں پھر انہیں واضح کر دیا ہے پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کیا نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے اپنے حضور پوری ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے جس نیکی کا ارادہ کیا اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنے حضور دس گنا سے سات سو گنے تک بلکہ اور بڑھا کر لکھتا ہے، اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا لیکن (اللہ کے خوف سے) اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنے حضور پوری ایک نیکی لکھتا ہے اور اگر اس نے برائی کا ارادہ کیا اور اس برائی کا ارتکاب بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے صرف ایک برائی لکھتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله فمن هم بحسنة وقوله ومن همّ بسيئة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۰ واخرجه مسلم فى الايمان والنسائى فى الرقائق .

﴿باب ۳۴۷۰ مَا يُتَّقٰى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ﴾

چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچنا

”محقرات“ محقرة کی جمع ہے وهى الذنوب التى يحتقرها فاعلها (عمده)

مطلب یہ ہے کہ گناہ بہر حال گناہ ہے اور برا ہے اسے معمولی اور حقیر نہ سمجھنا چاہئے بندے کو کیا معلوم کہ پروردگار

عالم شاید اسی پر مواخذہ کر بیٹھے۔ آگ کی چنگاری آگ ہے شاید پورا گھر جلا کر رکھ دے۔

۶۰۷۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُهْلِكَاتِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ تم لوگ ایسے ایسے اعمال (کام) کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ باریک (ہلکے اور معمولی) ہوتے ہیں حالانکہ ہم انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہلاک کرنے والا سمجھتے تھے۔

امام بخاریؒ نے کہا اس حدیث میں موبقات سے مراد مہلکات ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۶۱۔

تشریح | ومعنى الحديث راجع الى قوله تعالى "وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمٌ" (النور:۱۵) قاله الكرماني.

﴿بَابُ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا﴾ (۳۴۷۱)

اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہے اور خاتمہ سے ڈرتے رہنا

(خواتیم خاتمہ کی جمع ہے اى الاعمال التى يختم بها عمل الانسان عند موته (قس) وما "يُخَافُ عَنْهَا" اور خاتمہ سے ڈرتے رہنا، ایسا نہ ہو کہ اخیر وقت میں برا عمل سرزد ہو مطلب یہ ہے کہ اصل فکر خاتمہ کا ہونا چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو)

۶۰۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْأَلْهَانِيُّ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِيْنَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا

الأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا﴾

ترجمہ| حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (قزمان بضم القاف) کو دیکھا جو مشرکین (یعنی جنگ خیبر میں یہود خیبر) سے لڑ رہا تھا وہ سب مسلمانوں سے زیادہ قائم مقامی اور کفایت کے لائق تھا (مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے بڑا کام آرہا تھا) پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کسی دوزخی کو دیکھنا منظور ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے یہ سن کر ایک صاحب (اکثم بن ابی الجون) اس شخص (قزمان) کے پیچھے ہولئے وہ شخص (قزمان) مسلسل اس قتال پر رہا یعنی مسلسل لڑتا رہا یہاں تک کہ زخمی ہوگیا پھر اس نے چاہا کہ جلدی مرجائے چنانچہ اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے کے درمیان رکھی اور اس پر گر پڑا یہاں تک کہ تلوار دونوں مونڈھوں کے درمیان پار نکل آئی (اور قزمان خودکشی کر کے حرام موت مرا) اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کا سا عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اور دوسرا شخص لوگوں کی نظر میں اہل دوزخ کا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے (کیونکہ آخر زندگی میں صالح ہوجاتا ہے) اور اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہوتا ہے (کہ خاتمہ بالخیر ہے یا خاتمہ بالشر)

اللہ تعالیٰ ہمیں خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے، آمین۔

مطابقتہ للترجمۃ| مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ| والحديث هنا ص:۹۶۱ ومر الحديث ص:۴۰۶، في المغازي ص:۶۰۴،ص:۶۰۵، ياتي ص:۹۷۷۔

تشریح| مطالعہ کیجئے جلد ہشتم کتاب المغازی، ص:۲۶۲۔

﴿بَابُ[۳۴۷۲] الْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَّاطِ السُّوءِ﴾

گوشہ نشینی برے ساتھیوں سے نجات کا ذریعہ ہے

تحقیق| "خلاط" بضم الخاء المعجمة وتشديد اللام جمع خليط بمعنی ساتھی، "والسوء" بفتح السين (قس)

۶۰۷۷﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یارسول اللہ لوگوں میں کون شخص سب سے بہتر افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنی جان ومال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور وہ شخص جو کسی گھاٹی میں (یعنی گوشہ تنہائی میں) اپنے پروردگار کی عبادت کرے اور لوگوں کو چھوڑ دے (محفوظ رکھے) اپنے شر سے (کہ نہ کسی کی غیبت کرے اور نہ کسی کو تکلیف پہنچائے بلکہ الگ تھلگ رہے اور اپنے رب کی عبادت کرے) "تابعه الزبيدى" اس حدیث کی متابعت زبیدی وسلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے کی۔

"وقال معمر" اور معمر بن راشد نے زہری سے انھوں نے عطاء بن یزید یا عبید اللہ سے (بالشک) انھوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ "وقال يونس" اور یونس بن یزید اور ابن مسافر اور یحیٰ بن سعید نے بھی ابن شہاب سے نقل کیا انھوں نے عطاء بن یزید سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله رجل فى شعب الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۶۱ مر الحديث ص: ۳۹۱، واخرجه مسلم، ابوداود، نسائى والترمذى فى الجهاد.

جہاد فی سبیل اللہ

مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد: ۷، ص: ۳۰۔

۶۰۷۸﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ﴾

ترجمہ عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے روایت ہے انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں نے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں میں اپنا دین فتنوں سے بچانے ہوئے بھاگتا پھرے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ توخذ من معناہ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۶۱ مر الحدیث ص:۷، ص:۴۶۶، ص:۵۰۸، باقی ص:۱۰۵۰۔

تشریح | مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۲۵۰ تا ص:۲۵۱۔

﴿ بَابُ ۳۴۷۳ رَفْعِ الْأَمَانَةِ ﴾

امانت کا اٹھ جانا

(یعنی لوگوں سے امانت اٹھ جائے گی کہ امین و امانت دار نہیں ملے گا)

۶۰۷۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضُيِّعَتْ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرْ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرْ السَّاعَةَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو اس نے عرض کیا امانت ضائع کرنے کی کیا صورت ہوگی یا رسول اللہ؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جب کام نااہلوں کے سپرد کئے جانے لگیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ توخذ من قولہ "اذا ضیعت الامانۃ"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۶۱ ومر الحدیث ص:۱۴۔

تشریح | مطلب یہ ہے کہ لوگ جن کو امانت دار، دیانت دار سمجھیں وہ خائن ثابت ہوں تو قیامت کا انتظار کرو۔

مزید تفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے جلد اوّل، ص:۳۶۵ تا ص:۳۶۶۔

۶۰۸۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا

أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے (امانت کے بارے میں) دو حدیثیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں (پہلی حدیث تو یہ ہے کہ) آنحضور ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری پھر (قرآن نازل ہوا تو) لوگوں نے قرآن مجید سے علم حاصل کیا پھر سنت سے علم حاصل کیا (یعنی قلوب میں امانت بحسب الفطرت نازل ہوئی پھر قرآن مجید اور حضور اقدس ﷺ کی سنت سے مضبوطی اور پائیداری حاصل کی) "وحدثنا عن رفعها" اور آنحضور ﷺ نے ہم سے (دوسری حدیث) امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بیان فرمائی آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے قلب سے اٹھالی جائے گی اور اس کا نشان پھیکے دھبہ کی طرح رہ جائے گا پھر ایک نیند سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی تو اس کا نشان آبلہ (چھالہ) کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے ایک انگارہ تو اپنے پاؤں پر لڑھکا دے پھر پاؤں پھول جائے تو تم اسے (پھولنے کی وجہ سے) ابھرا ہوا دیکھو گے حالانکہ اس میں کچھ نہیں ہے پھر صبح (اٹھ کر) لوگ خرید و فروخت (معاملہ) کریں گے ان میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو امانت ادا کرے، کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار شخص ہے اور کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کس قدر عقلمند ہے کس قدر چالاک اور بہادر ہے؟ (یعنی لوگ اس کی تعریف کریں گے) حالانکہ اس کے قلب میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان نہ ہوگا، "ولقد اتی علیّ الخ" اور (حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ) میرے اوپر ایک زمانہ گذر چکا ہے اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس سے معاملہ کرتا ہوں (کس سے خرید و فروخت کرتا ہوں بلکہ بے کھٹکے ہر ایک سے لین دین کا معاملہ کر لیتا تھا) اس لئے کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا دین اسلام اس کو بے ایمانی سے باز رکھتا (یا اس کا دین ادا، امانت کیلئے مجھ پر لوٹا دیتا) اور اگر وہ صاحب معاملہ نصرانی (یا یہودی) ہوتا تو اس کا حاکم اس کو مجھ پر لوٹا دیتا (یعنی بے ایمانی سے باز رکھتا) لیکن آج تو میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے معاملہ نہیں کر سکتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۶۱ تاص:۹۶۲ یاتی ص:۱۰۴۹ تاص:۱۰۵۰۔ یاتی ص:۱۰۸۰، مختصراً۔ اخرجہ مسلم فی الایمان ص:۸۲ والترمذی وابن ماجہ فی الفتن۔

تحقیق وتشریح | "الامانۃ" ایمانداری ودیانت داری یعنی وہ فطری صلاحیت وایمانداری کہ جس سے فرائض خداوندی و احکام شرعی کو قبول کرتا ہے اور محرمات ومعاصی سے اجتناب کرتا ہے۔ "جذر" بفتح الجیم وکسرھا لغتان وبالذال المعجمۃ وھو الاصل یعنی جذر کے معنی ہیں جڑ۔ "وکت" بفتح الواو وسکون الکاف دھبہ، معمولی نشان۔ "المجل" بفتح المیم واسکان الجیم بعدھا لام چھالہ، کام کرتے کرتے کھال کا سخت ہوجانا آبلہ پڑنا۔ "فنفط" بفتح النون وکسرالفاء یعنی پھول گیا، آبلہ پڑ گیا۔ "منتبرا" اے مرتفعا اُبھرا ہوا، پھولا ہوا، مادّہ نبر ہے اسی سے منبر ہے کیونکہ وہ اونچا ہوتا ہے۔ ما اجلدہ: کس قدر بہادر ہے یہ دراصل از باب کرم جلادۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں قوت دکھلانا "ما اظرفہ" کس قدر ذہین ہے چالاک ہے یہ از کرم ظرافۃ سے ماخوذ ہے خوش طبع ہونا، چالاک اور ذہین ہونا۔

تشریح | حدیث پاک کا حاصل یہ ہے کہ اولا اسلام کے ابتدائی دور میں تو امانت اور دیانت کا خوب دور ہوگا لیکن پھر آہستہ آہستہ ایسی حالت ہوجائے گی کہ اخیر زمانہ میں امانت اور دیانت مرتفع ہو کر خیانت اور دغابازی آجائے گی۔

"نوم" حدیث شریف میں اگر "نوم" سے حقیقی نوم مراد لی جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ لوگ حسب معمول رات کو سوئیں گے لیکن صبح کے وقت خلاف معمول اپنے دلوں کو امانت سے خالی پائیں گے۔

یا نوم سے مجازی معنی غفلت مراد ہو یعنی مسلمان ایمان وامانت کے تقاضوں سے غفلت برتنے لگیں گے تو امانتداری بتدریج ختم ہوجائے گی اور پورے معاشرہ کا حال برباد ہوجائے گا۔ از نصر المنعم ص:۱۰۷۔

۶۰۸۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اونٹ کے مثل ہیں، تو سو اونٹ میں بمشکل ایک سواری کے لائق پائے گا۔

مطلب یہ ہے کہ سو آدمی میں بمشکل ایک خداترس صالح دیندار ملتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | ومناسبۃ الحدیث للترجمۃ من حیث ان الناس کثیرون والمرضی منھم قلیل کالراحلۃ فی المائۃ من الابل وغیر المرضی ھو من ضیع الفرائض۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۶۲۔

﴿بابُ ۲۴۷۴ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ﴾

ریااور سمعہ (کی مذمت) کا بیان

تحقیق وتشریح "الرِّياء" بكسر الراء وتخفيف التحتانية والمد وهو مشتق من الروية. والمراد به اظهار العبادة لقصد روية الناس یعنی لوگوں کو دکھانے کیلئے عبادت (نیک کام) کرنا تا کہ لوگ نیک و بزرگ کہیں۔

"والسمعة" بضم السين المهملة وسكون الميم ومعنى السمعه التنويه بالعمل وتشهيره به والفرق بينهما ان الرياء يتعلق بحاسة البصر والسمعة بحاسة السمع (عمده)

۶۰۸۲﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ح وحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ﴾

ترجمہ سلمہ بن کہیل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جندب بن عبد اللہ بجلیؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دوسری سند) سلمہ بن کہیل نے بیان کیا کہ میں نے جندبؓ کے سوا اور کسی صحابی سے یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا، چنانچہ میں جندبؓ کے قریب پہنچا اور میں نے ان سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سنانا چاہے گا (یعنی جو شخص نیک عمل صرف لوگوں میں شہرت کیلئے کرے گا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بدنیتی سب کو سنادے گا، اور جو کوئی لوگوں کو دکھانے کیلئے (نیک کام) کرے گا اللہ تعالیٰ بھی (قیامت کے دن) اس کی نمائش کرادے گا کہ یہ ریاکار تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۲ ياتي ص:۱۰۵۹۔

تشریح حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو اعمال وعبادات نام ونمود اور بطور ریاکاری ہوں وہ بجائے ثواب کے باعث عقاب ہیں عبادات واعمال میں اخفاء مطلوب ومحمود ہے البتہ وہ اعمال جن کا اظہار ضروری ہے جیسے فرائض جماعت کی نماز وغیرہ۔

"لم اسمع احدا" اس سلمہ بن کہیل کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس وقت حضرت جندبؓ کے علاوہ صحابہ موجود نہ تھے بلکہ صرف اپنے سماع کی نفی مقصود ہے کیونکہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ اور حضرت ابو جحیفہؓ وغیرہ موجود تھے لیکن سلمہ نے ان حضرات سے یہ حدیث نہیں سنی۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۳۴۷۵ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ﴾

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے

۶۰۸۳﴿حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ﴾

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے درمیان اور آنحضور ﷺ کے درمیان کجاوہ کی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہیں تھی، آنحضور ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیك یا رسول الله و سعدیك پھر آنحضور ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے پھر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیك یا رسول الله وسعدیك پھر آنحضور ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا الله ورسوله اعلم فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں پھر آنحضور ﷺ تھوڑی دور چلے اس کے بعد فرمایا: ''یا معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کیا لبیك یا رسول الله وسعدیك فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب بندہ یہ کرلے (یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو) تو ان بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من جهة ان فيه مجاهدة النفس في التوحيد وجهاد المرء نفسه هو الجهاد الاكبر قال تعالى واما من خاف مقام ربّه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي الماوى (النازعات: ۴۰-۴۱)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۲ مر الحديث ص:۴۰۰،ص:۸۸۲،ص:۹۲۷، يأتي ص:۱۰۹۷۔

۳۴۷۶ باب التواضع

وهو اظهار التنزل عن مرتبته (عمده)

تواضع کی فضیلت کا بیان

تحقیق "تواضع" وهو من الضِعَة بكسر اوله وهى الهوان والمراد به اظهار التنزل عن المرتبة لمن يراد تعظيمه. مقصد یہ ہے کہ تواضع کے معنی ہیں عاجزی وانکساری حدیث میں آتا ہے من تواضع لِلّٰه رفعه اللّٰه.

۶۰۸۴ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ قَالَ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی۔ (دوسری سند) امام بخاریؒ نے کہا اور مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمیں فزاوی نے (یعنی مروان بن معاویہ فزاری نے) اور ابو خالد احمر نے خبر دی ان دونوں نے حمید طویل سے اور انھوں نے حضرت انسؓ سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا (وہ ایسی تیز تھی کہ) کوئی اونٹ اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا پھر ایک اعرابی اپنے ایک جوان اونٹ پر سوار ہوکر آیا اور وہ عضباء سے آگے بڑھ گیا تو یہ معاملہ مسلمانوں پر بڑا شاق گذرا اور کہنے لگے عضباء پیچھے رہ گئی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ جب دنیا کی کسی چیز کو بلند کرتا ہے تو اس کو کبھی پست کرتا ہے (بعض روایت میں ہے لا يُرفع (مبنيا للمفعول) شيءٌ من الدنيا الا وضعه یعنی جب کوئی چیز دنیا میں بلند ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پست کرتا ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فى طرق هذا الحديث عند النسائى بلفظ حق على اللّٰه ان لايرفع شىء نفسه فى الدنيا الا وضعه ففيه اشارة الى ذم الترفع والحض على التواضع (عمده، ايضا قس)

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۶۲ ومر الحديث فى الجهاد ص:۴۰۲ مختصراً۔

۶۰۸۵﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے (میں اسے تباہ کردوں گا) اور میرا بندہ جن چیزوں (اعمال) کے ذریعہ میری قربت چاہتا ہے ان میں سب سے زیادہ محبوب مجھے فرائض ہیں (جو میں نے بندوں پر فرض کی ہیں جیسے نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ) اور میرا بندہ (فرائض ادا کرنے کے بعد) نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دوں گا اور میں کسی چیز میں تردّد (پس وپیش) نہیں کرتا جس کو میں کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ مجھے اس مومن کی جان کے بارے میں تردّد ہوتا ہے جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی ناپسندیدگی (ناگواری) کو پسند نہیں کرتا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تستفاد من لازم قوله من عادى لي وليا لانه يقتضى الزجر عن معاداة الاولياء المستلزم لموالاتهم وموالاة جميع الاولياء لاتتاتى الا بغاية التواضع. او ان التقرب بالنوافل لايكون الا بغاية التواضع لِلّٰه والتذلل له تعالىٰ.

تعدد موضعہ الحديث هٰنا ص:۹۶۲ تا ص:۹۶۳. مر الحديث ص:۴۰۲۔

تشریح یہ حدیث قدسی ہے۔ حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس میں نسبت الی اللہ کی تصریح ہو جیسے یہاں ہے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قال من عادى لى الخ.

مزید تفصیل وتشریح کیلئے نصر الباری جلد اوّل کا مقدمہ دیکھئے۔

(۲) اس حدیث کی سند پر کچھ کلام کیا گیا ہے کہ بعض راوی متکلم فیہ ہیں جیسے خالد بن مخلد جو خود امام بخاریؒ کے بھی شیخ ہیں اور ان کے شیخ محمد بن عثمان کے بھی شیخ ہیں حضرت خالد پر تشیع کا الزام بھی ہے نیز اس کی سند میں شریک بن عبداللہ ہیں یہ بھی متکلم فیہ ہیں تفصیل اگر مطلوب ہو تو شروح بخاری کا مطالعہ کیجئے۔

"فکنت سمعه الذی یسمع به الخ" میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے الخ

اشکال: اس حدیث پر اشکال یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیت سے منزہ اور پاک ہے پھر اس حدیث کا کیا مطلب؟

جواب: یہ ہے کہ یہ حدیث متشابہات میں سے ہے اس کی حقیقی مراد اللہ ورسولہ اعلم ہم بندگان خدا تو اس پر ایمان و یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کا ارشاد ہے اور حق ہے اللہ کا ولی محفوظ ہوتا ہے اگر چہ معصوم نہیں کیونکہ معصوم تو انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کوئی انسان نہیں اللہ کے ولی سے اگر کبھی کوئی گناہ صادر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں توبہ کا الہام کرتا ہے اور وہ توبہ کر کے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے التائبُ من الذنب کمن لا ذنب له.

(۲) علماء اسلام نے اس کی مختلف توجیہیں کی ہیں جس میں صاف وصریح مطلب یہ ہے کہ بندہ جب بالکلیہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول اور اللہ کا محبوب بن جاتا ہے تو وہ اپنے کان اور آنکھ سارے اعضاء کو تابع فرمان بنا دیتا ہے یعنی اپنے کان سے صرف ان ہی باتوں کو سنتا ہے جو اللہ کو پسند ہے اسی طرح اپنی آنکھ سے ان ہی چیزوں کو دیکھتا ہے جن کا دیکھنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے گویا خود بندہ اور بندے کا قلب ودماغ تابع فرمان ہوتا ہے۔

دونوں جانب سے اشارے ہو گئے ۔۔۔ تم ہمارے ہو گئے ہم تمہارے ہو گئے

پابند محبت کبھی آزاد نہیں ہے ۔۔۔ اس قید کی اے دل کچھ میعاد نہیں ہے

مزید کیلئے شروح کا مطالعہ کیجئے۔

﴿باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ﴾ ۳۴۷۷

وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ میں مبعوث ہوا اور قیامت مثل ان دونوں کے ہے

(یعنی ان دو انگلیوں سبابہ اور وسطیٰ کی طرح ہے کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے بالکل قریب ہیں) اور قیامت کا معاملہ بس ایسا ہو گا جیسے آنکھ جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد تر (قیامت کے معاملہ سے مراد ہے مردوں میں جان پڑنا اور اس کا بہ نسبت آنکھ جھپکنے سے جلدی ہونا ظاہر ہے کیونکہ آنکھ جھپکنا حرکت ہے اور حرکت زمانی ہوتی ہے اور جان پڑنا آنی

ہے اور ظاہر ہے کہ آنی زمانی سے اَسرع ہے) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔

۶۰۸۶ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هٰكَذَا وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت (دونوں) اس طرح بھیجے گئے اور آپ ﷺ نے دو انگلیوں (سبابہ اور وسطی) سے اشارہ کر کے بتایا پھر ان دونوں انگلیوں کو پھیلایا (تا کہ دوسری انگلیوں سے ممتاز ہو جائے)۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۶۳ ومر الحديث ص:۷۳۵، ص:۷۹۹۔

تشریح فيمدّ بهما اى فيمتازا عن سائر الاصابع ويروى فيمدهما (عمده)

۶۰۸۷ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت (یعنی قیامت کے ساتھ) اس طرح بھیجے گئے جیسے یہ دو انگلیاں (قریب قریب) ہیں۔

مطابقة للترجمة هذا لحديث هو عين الترجمة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۶۳۔

۶۰۸۸ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان دو کی طرح یعنی دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں اس حدیث کی متابعت اسرائیل نے ابو حصین سے کی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۶۳۔

❁ ❁ ❁

باب ۳۴۷۸

ای هذا بابٌ بالتنوین بلا ترجمة فهو کالفصل من الباب السابق وفی روایة الکشمیهنی باب طلوع الشمس من مغربها (عمده)

۶۰۸۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے گا جب سورج مغرب (پچھم) سے طلوع ہولے گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے یہی وہ وقت ہوگا جب کسی کیلئے اس کا ایمان نفع بخش نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ عمل خیر نہ کیا ہو، اور قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ دو شخص اپنے کپڑے درمیان میں پھیلائے ہوں گے (فروخت کرنے کیلئے) لیکن نہ ابھی فروخت کر پائیں گے اور نہ ہی لپیٹ پائیں گے (کہ قیامت قائم ہوجائے گی) اور قیامت اس حال میں قائم ہوجائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آرہا ہوگا اور اسے پی بھی نہیں پائے گا (کہ قیامت قائم ہوجائے گی) اور قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ ایک شخص اپنا حوض لیپ پوت (یعنی تیار) کررہا ہوگا (تاکہ اس میں پانی رُکے) لیکن اس سے پانی نہیں لے سکے گا (کہ قیامت قائم ہوجائے گی) اور قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھا بھی نہیں پائیگا (کہ قیامت برپا ہوجائے گی)۔

(مقصد یہ ہے کہ قیامت اچانک آجائے گی)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة علی روایة الکشمیهنی ظاهرة وعلی روایة غیره هو داخل فیما قبله.

تعد موضعہ والحدیث ھنا ص:۹۶۳ وبانی مختصرا، ص:۱۰۵۴۔

تشریح حدیث پاک کا حاصل یہ ہے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو اس وقت اس عظیم تر نشانی دیکھنے پر سارے لوگ ایمان لائیں گے مگر جو اس وقت تک کافر ہوں گے ان کا ایمان معتبر نہ ہوگا اسی طرح جو گنہگار توبہ کریں گے ان کی توبہ قبول نہ ہوگی اور قیامت اچانک آئے گی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہونگے اور قیامت آجائے گی۔

﴿بَابٌ ۳۴۷۹ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ﴾

ای ھذا بابٌ بالتنوین یذکر فیه قوله صلی الله علیه وسلم مَن اَحبَّ لِقاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقائَهٗ

جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے

۶۰۹۰﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَاكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے (پسند کرتا ہے) اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے یا آنحضور ﷺ کی بعض ازواج مطہرات نے عرض کیا مرنا تو ہم بھی پسند نہیں کرتے ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ بات نہیں ہے لیکن جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی دیدار اور اس کی خوشنودی الموت جـ مر یوصل الحبیب الی الحبیب) اب وہ اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جب کافر کے موت کا وقت قریب

آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے وہ اللہ سے ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ ابوداود طیالسی اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے مختصراً روایت کیا ہے۔ اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انھوں نے زرارہ بن اوفی سے انھوں نے سعد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الترجمة جزء الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۳ والحديث اخرجه مسلم فى الدعوات والترمذى اوّل فى الجنائز والثانى فى الزهد والنسائى فى الجنائز.

۶۰۹۱﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۳۔

۶۰۹۲﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى قُلْتُ إِذاً لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى﴾

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ تندرست تھے (مرض وفات سے پہلے حالت صحت میں) فرمایا تھا کہ بلاشبہ کبھی کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے پھر نبی کو (دنیا یا آخرت کی زندگی کے منتخب کرنے کا) اختیار دیا جاتا ہے پھر

جب آنحضورؐ بیمار ہوئے اور آنحضورؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپؐ پر تھوڑی دیر کیلئے غشی طاری ہوگئی پھر جب افاقہ ہوا تو آپؐ نے اپنی نگاہ چھت کی طرف اٹھائی پھر فرمایا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى میں نے (اپنے دل میں) کہا اب آنحضورؐ ہمیں ترجیح نہیں دیں گے اور میں سمجھ گئی کہ یہ وہی حدیث ہے جو آپؐ ہم سے بیان فرماتے تھے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ یہ آنحضورؐ کا آخری کلمہ تھا جو آپؐ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا اَللّٰهُمَّ الرفيق الاعلى.

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من جهة اختيار النبى صلى الله عليه وسلم لقاء الله بعد ان خير بين الموت والحياة فاختار الموت لمحبة لقاء الله تعالى.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۹۶۳ تا ص: ۹۶۴۔ ومر الحديث ص: ۶۳۸، ص: ۶۳۸، ص: ۶۴۱، ص: ۶۶۰، ص: ۹۳۹۔

۳۴۸۰ ﴿بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ﴾

سَكَرات جمع سَكرة وهى شدته الذاهبة بالعقل

موت کی سختیوں کا بیان

۲۰۹۳ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعُلْبَةُ مِنَ الْخَشَبِ وَالرَّكْوَةُ مِنَ الْأَدَمِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ کے مولیٰ ابو عمرو ذکوان نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات کے وقت) آپ ﷺ کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا عمر بن سعید راوی کو شک تھا (کہ برتن کیلئے لفظ رکوہ کہا تھا یا علبہ؟) آنحضور ﷺ اپنے ہاتھوں کو پانی میں ڈالتے اور ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ انور پر پھیرتے اور فرماتے لا الٰه الا الله ان للموت سكرات (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بلاشبہ موت میں سختیاں ہوتی ہیں، تکلیف ہوتی ہے) اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمانے لگے في الرفيق الاعلى یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور دست مبارک جھک گیا۔

"قال ابوعبداللّٰہ" امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ عُلبه (بضم العین وسکون اللام) لکڑی کا بڑا پیالہ اور "رکوہ" (بفتح الراء) چمڑے کا چھوٹا برتن۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله ان للموت سكرات .

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص: ۹۶۴ ۔ مرالحدیث ص: ۱۲۲، ص:۱۸۶، ص:۴۳۷، ص:۶۳۸، ص:۶۳۹، ص:۷۸۵۔

۶۰۹۴﴿حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ دیہاتی گنوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ ﷺ سے پوچھتے کہ قیامت کب ہوگی؟ تو آنحضور ﷺ ان میں سب سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا نہیں پائیگا کہ تم پر تمہاری قیامت قائم ہوجائے گی۔ ہشام راوی نے بیان کیا کہ ساعتکم سے مراد ان کی موت ہے۔ (یعنی ہر انسان کی موت اس کی قیامت صغریٰ ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | يمكن ان يوخذ وجه المطابقة من قوله "موتهم" لان كل موت فيه سكرة.

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۶۴۔

تشریح | ساعتکم کی تفسیر موتھم حضرت ہشام بن عروہ کی تفسیر ہے۔

ممکن ہے کہ ہشام نے ایک حدیث سے یہ مقصد اخذ کیا ہے من مات فقد قامت قيامته .

ظاہر ہے کہ قیامت کبریٰ کا وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہے اسلئے یہاں قیامت صغریٰ ہی مراد ہے۔ واللہ اعلم

۶۰۹۵﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ﴾

ترجمہ | حضرت ابوقتادہ (اسمہ الحارث) ابن ربعی انصاریؓ سے روایت ہے آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گذرا تو آپ ﷺ نے فرمایا مُستَريح او مستراح (یہاں واو بمعنی او ہے)

آرام پانے والا ہے یا اس سے لوگ آرام پا گئے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ المستریح و المستراح کے کیا معنی ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا مومن بندہ دنیا کی مشقت اور تکلیف سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے (یعنی موت سے آرام پا جاتا ہے) اور فاسق (بدکار) بندہ (جب مرجاتا ہے) تو بندے اور شہر اور درخت اور چوپائے آرام پا جاتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة يمكن اخذها من قوله يستريح من نصب الدنيا و من جملة النصب سكرة الموت .

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۹۶۴ ويأتي متصلاً ص: ۹۶۴۔

تشریح | ترجمۃ الباب سے حدیث کی مطابقت اس طرح بھی ہوسکتی ہے کہ موت کے وقت سکرۃ الموت یعنی موت کی تکلیف مومن کو بھی ہوسکتی ہے اور کافر و فاجر کو بھی تو سکرات موت سے مطابقت و مناسبت ظاہر ہے۔ اب مومن متقی کو عند الموت جو تکلیف ہوتی ہے وہ رفع درجات و ازدیاد ثواب کیلئے اور اگر مومن فاسق ہے تو موت کی تکلیف کفارہ معاصی ہوتے ہیں، واللہ اعلم۔

کافر و فاسق کے مرنے سے بندوں کی راحت ظاہر ہے کہ بندے اس کی ایذا رسانی اور ظلم سے محفوظ ہو جاتے ہیں، بلاد (شہر کی) کی راحت یہ ہے کہ فاسق و ظالم کی تعدی و نحوست سے ملک میں وبا و بیماری پھیلتی تھی، قحط ہوتا تھا اب یہ نحوست ختم ہوگئی، درخت کی راحت سے مراد یہ ہے کہ فاسق و ظالم درختوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے ناحق پتھر پھینک کر پھل توڑتے تھے اس سے نجات مل گئی۔ جانوروں سے ان کی طاقتوں سے زیادہ کام لیتے ناحق مارتے تھے اس کے مرنے سے جانوروں کو راحت مل گئی۔ واللہ اعلم

۶۰۹۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب ایک جنازہ سامنے سے گذرا) آپ ﷺ نے فرمایا یہ مستریح ہے (آرام پانے والا ہے) یا مستراح منہ ہے (یا دوسرے بندوں کو) آرام دینے والا ہے مومن آرام پا جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث السابق.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۹۶۴ و مر الحديث ص: ۹۶۴۔

۶۰۹۷ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ

اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں پھر دو واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہ جاتی ہے اس میت کے ساتھ اس کے گھر والے اور اس کا مال اور اس کا عمل چلتا ہے پھر اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں اور اسکا عمل باقی رہ جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ توخذ مطابقة الحديث للترجمة من قوله "يتبع الميت" لان كل ميت يقاسى سكرة الموت.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۴۔ والحديث اخرجه مسلم والترمذى فى الزهد والنسائى فى الرقائق و الجنائز.

تشریح "يتبع" میت کے ساتھ قبر تک گھر والوں کا جانا تو ظاہر ہے اسی طرح عمل کا جانا ظاہر ہے اور حقیقت ہے، مال کے ساتھ جانے سے کیا مراد ہے؟ میت کے غلام مراد ہیں کہ وہ بھی ساتھ جاتے تھے۔

ومعنى بقاء عمله انه ان كان صالحا الخ (عمده) یعنی قبر میں انسان کے اعمال صالحہ ایک حسین وجمیل خوبصورت مرد عمدہ لباس بہترین خوشبو کے ساتھ آتا ہے اور کہتا ہے تمہیں بشارت ہو وہ مردہ کہے گا تم کون ہو؟ وہ حسین کہے گا میں تیرا اعمال صالحہ ہوں۔ اور کافر کے اعمال بد برے مرد کی شکل میں آئے گا اور کہے گا میں تیرے اعمال بد ہوں (عمدہ) قس بحوالہ مسند احمد۔

۶۰۹۸﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيًّا إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ إِلَيْهِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح وشام اس کے رہنے کی جگہ اسے دکھائی جاتی ہے یا تو دوزخ یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قبر سے اٹھایا جاتا ہے (قیامت آجاتی ہے)

مطابقتہ للترجمۃ توخذ مطابقة الحديث للترجمة من قوله "اذا مات" لان الذى يموت لابد له من سكرة الموت.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۴۔

۶۰۹۹﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ مر گئے انہیں برا نہ کہو (ان کی برائی نہ بیان کرو) کیونکہ جو کچھ انھوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة لكونه فى امر الاموات الذين ذاقوا سكرات الموت.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۴ ومر الحديث ص:۱۸۷۔

تشریح ظاہر ہے کہ مردہ کو برا کہنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے البتہ نقصان ضرور ہے کہ ان کے عزیز و اقارب کو تکلیف دینا ہے اور ایذا ءِ مسلم سے بچنا لازم ہے۔

(۲) نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم (ابوداؤد کتاب الادب، ص:۶۷۱۔ ترمذی اوّل، ص:۱۲۱۔

❁ ❁ ❁

ستائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۴۸۱﴿ بابُ نفخِ الصُّوْرِ ﴾

قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوقِ زَجْرَةٌ صَيْحَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاقُورِ الصُّورِ الرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُولٰى وَالرَّادِفَةُ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ .

صور پھونکنے کا بیان

"الصُّوْر" بضم الصاد المهملة وسكون الواو وليس هو جمع صورة كما زعم بعضهم اى ينفخ في الصور الموتى والتنزيل يدل عليه قال تعالى "ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى (الزمر:۶۸) مطلب یہ ہے کہ صُور صورة کی جمع نہیں ہے جیسا کہ بعض نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ صُور اسم جنس ہے کیونکہ آیت کریمہ ثم نُفخ فيه أخرىٰ میں فيه میں ضمیر واحد مذکر غائب ہے اس سے صاف معلوم ہوا کہ صُور جمع نہیں ہے جو صُور کو صورة کی جمع کہتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ صور سے مراد مردوں کے پیکروں (پتلوں) میں روحیں پھونکی جائیں گی حالانکہ روایات واحادیث سے ثابت ہے کہ صُور کے معنی نرسنگا ہے جیسا کہ ابوداؤد، ترمذی اور نسائی وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "الصور القرن ينفخ فيه" (صور نرسنگا ہے جس کو پھونکا جائے گا)۔

"قال مجاهدؒ" مجاہدؒ نے کہا کہ صُور بُوق (نرسنگا) کی طرح ہے جس میں پھونکا جاتا ہے۔ اور مجاہدؒ نے کہا کہ سورہ نازعات میں جو ہے فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ میں زَجْرة بمعنی صيحة ہے یعنی ایک جھڑکی، ڈانٹ ہے مطلب یہ ہے کہ نفخ ثانیہ کے وقت ایک چیخ سنائی دے گی اور سب لوگ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے جیسا کہ نفخۂ اولیٰ یعنی جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب مرجائیں گے۔

"وقال ابن عباسؓ" اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سورہ مدثر میں جو ہے فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ" اس آیت میں ناقور سے مراد صُور ہے یعنی جب صور میں پھونکا جائے۔ "الرَّاجِفَة" یعنی سورہ نازعات میں جو آیا ہے يوم تَرْجُفُ الرَّاجِفَة o تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ اس میں راجفة سے مراد نفخۂ اولیٰ ہے اور رَادِفة سے مراد نفخۂ ثانیہ ہے۔

۶۱۰۰﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِي عَلٰى مُوْسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُوْنُ فِي أَوَّلِ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوْسٰى فِيْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللّٰهُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ دو شخصوں نے آپس میں گالی گلوچ کی ایک مسلمان تھا (یعنی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور دوسرا یہودی، تو مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہاں میں برگزیدہ بنایا پھر یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سارے عالم پر منتخب فرمایا بیان کیا کہ یہودی کی اس بات پر مسلمان غصہ ہو گیا اور یہودی کے منھ پر تھپڑ مارا پھر یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آنحضور ﷺ سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دیا کرو اس لئے کہ قیامت کے دن تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے (اور میں بھی بیہوش ہو جاؤں گا) پھر میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے ہوش آئے گا (یعنی سب سے پہلے مجھ کو افاقہ ہوگا) اس وقت میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ موسیٰ علیہ السلام بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو بیہوش ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے یا ان میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس بیہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

(جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ (سورہ زمر: ۶۸) اور صور میں پھونکا جائیگا تو بیہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا تو فوراً کھڑے ہو جائیں گے ہر طرف دیکھتے)

آیت میں إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ سے کیا مراد ہے؟ مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں: (۱) موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (۲) حضرت جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت ہیں، (۳) انبیاء وشہداء مراد ہیں واللہ اعلم۔

بہر حال یہ استثناء اس نفخہ کے وقت ہوگا اس کے بعد ممکن ہے ان پر بھی فنا طاری ہو جائے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (سورہ مومن)

مطابقتہ للترجمۃ | یمکن ان یوخذ من قولہ فان الناس یصعقون یوم القیامۃ الی آخر الحدیث۔

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۹۶۵ و مر الحدیث ص:۳۲۵،ص:۴۸۴،ص:۴۸۵، یاتی ص:۱۱۱۳۔

۶۱۰۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیہوشی کے وقت تمام لوگ بیہوش ہوجائیں گے پھر سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا اس وقت دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کو پکڑے ہونگے اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ ان میں تھے جو بیہوش ہوئے تھے (یا نہیں؟) اس حدیث کو ابو سعیدؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | ھذا طریق آخر فی الحدیث المذکور اوردہ مختصرا الخ (عمدہ)

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۹۶۵۔

﴿بَابٌ [۳۴۸۲] يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

رَوَاهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ زمین کو (قیامت کے دن) مٹھی میں لے لے گا

"رواہ نافع الخ" اس تعلیق (یعنی یقبض اللہ الارض) کو نافع نے ابن عمرؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ (اس کو امام بخاریؒ موصولا لائے ہیں کتاب التوحید، ص:۱۱۰۲)

۶۱۰۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے دست قدرت سے لپیٹ دے گا پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ (علی الاطلاق) کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ؟ (والیہ الاشارہ بقولہ فی المحشر "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" (سورہ مومن:۱۶)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی اول الحدیث۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۹۶۵ مر الحدیث ص: ۱۱۷، یاتی ص: ۱۰۹۸، ص: ۱۱۰۲۔

تشریح | مٹھی میں لینا اور آسمان کو لپیٹنا کنایہ ہے قبضہ وقدرت سے۔

(۲) یا کما یلیق بشانہ (۳) متشابہات میں پڑنا ممنوع ہے صرف ایمان و یقین ضروری ہے کہ جو بھی مراد ہو حق ہے حقیقت تک پہنچنا بندے کی رسائی سے باہر ہے۔

۶۱۰۳﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُونٌ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی مہمانی کے لئے الٹے گا پلٹے گا (سمیٹ لے گا) جس طرح تم سفر میں اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتے ہو، پھر ایک یہودی آیا اور کہنے لگا اے ابو القاسم (ﷺ) تم پر اللہ تعالیٰ برکت نازل فرمائے کیا میں آپ سے بیان نہ کروں قیامت کے اہل جنت کی سب سے پہلی مہمانی (کس کھانے سے ہوگی؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں (یعنی ضرور) اس نے کہا زمین کی ایک روٹی ہو جائے گی (اس نے بھی وہی کہا) جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا پھر مسکرائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دانت ظاہر ہو گئے (چونکہ حضور اقدس ﷺ نے جو بات وحی الٰہی سے فرمائی تھی یہودی نے اپنی کتاب سے اسی طرح بتائی اس پر حضور اقدس ﷺ کو تعجب ہوا اور آپ مسکرائے) پھر یہودی نے کہا کیا میں ان کا (اہل جنت کا) سالن نہ بتادوں؟ (کہ ان کا سالن کیا ہوگا جس سے روٹی کھائیں گے؟) تو اس نے کہا ان کا سالن بالام اور نون ہوگا صحابہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا بیل اور مچھلی ہے ان دونوں (بیل اور مچھلی) کے جگر (کلیجی) کے ٹکڑے سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔ (جو ستر ہزار بلا حساب وکتاب داخل جنت ہوں گے) واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الله عز وجل يقبض الارض يوم القيامة ثم يصيرها خبزة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۹۶۵ والحدیث اخرجه مسلم فی التوبه.

تحقیق وتشریح | "نزلاً" بضم النون والزای طعام ضیافت، مہمانی کا کھانا، دراصل وہ کھانا جو مہمان کے سامنے پہلی بار پیش کیا جاتا ہے ہمارے عرف کے اعتبار سے اسے ناشتہ بھی کہہ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ مستحقین جنت کو پیش کریں گے تاکہ بھوک کی تکلیف نہ ہو۔ "بالامٌ" بفتح الباء الموحده من غیر همز ولام بتخفیف المیم والتنوین مرفوعة یہ لفظ بالام عبرانی زبان کا لفظ ہے کیونکہ اگر یہ لفظ عربی ہوتا تو صحابہ کرامؓ کو اس کی تفسیر پوچھنے کی ضرورت نہ ہوتی اس کے معنی عربی میں ثور یعنی بیل کے ہیں اور "نون" عربی لفظ بھی ہے بمعنی مچھلی۔ "زائده" مچھلی کے جگر میں ایک حصہ علیحدہ ہوتا ہے جو اعلیٰ درجہ کا لذیذ ہوتا ہے اس کو زائدہ کہتے ہیں۔ "نواجذ" بالنون والجیم والذال المعجمة جمع ناجذ وهو آخر الاضراس اور کبھی انیاب کو بھی شامل کرلیا جاتا ہے جیسا کہ کتاب الصوم میں ہے حتی بدت انیابه علامہ عینیؒ وغیرہ لکھتے ہیں ولامنافاة بینهما لان النواجذ تطلق علی الانیاب والاضراس ایضاً. علامہ عینیؒ نے نواجذ کو ناجذة کی جمع لکھا ہے اور فتح الباری وقسطلانی میں ہے نواجذ جمع ناجذ.

۶۱۰۴﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن لوگ سفید سرخی مائل زمین پر جمع کئے جائیں گے جیسے میدے کی روٹی (صاف سفید ہوتی ہے) سہلؓ یا ان کے علاوہ کسی اور نے کہا کہ اس زمین میں کسی کیلئے کوئی نشان نہ ہوگا (یعنی اس میں کوئی مکان یا پہاڑ اور ٹیلہ نہ ہوگا بلکہ صاف ہموار ہوگی)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ما قاله الکرمانی مناسبة القرصة للخبزة المذکورة فی الحدیث السابق وجعلها کالقرصة نوع من القبض قلت فیه نظر . (عمده)

علامہ عینیؒ نے اعتراض کردیا لیکن ازخود کوئی مناسبت نہیں بیان فرمائی۔

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۹۶۵ واخرجه مسلم فی التوبه .

۳۴۸۳
﴿بَابٌ كَيْفَ الْحَشْرُ﴾

حشر کا بیان کہ حشر کس طرح ہوگا؟ (حشر کے معنی ہیں جمع کرنا، اکٹھا کرنا)

حشر کی تفصیل | والحشر علی اربعة اوجه حشران فی الدنیا وحشران فی الآخرة الخ (عمده) یعنی حشر چار ہیں دو دنیا میں دو آخرت میں، دنیا کے دو حشر میں ایک تو وہ جس کا ذکر سورہ حشر میں ہے هُوَ

الَّذِىٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ (سورہ حشر:۲) وہ اللہ ہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا پہلی بار اکٹھا کر کے۔

مزید تفصیل کیلئے نصر الباری جلد ہشتم، ص:۲۷ دیکھئے۔

دوسرا وہ جو قیامت کے قریب ہوگا کہ ایک آگ آئے گی سب کو ہانک کر شام میں جمع کر دے گی۔

اور آخرت کے دو یہ ہیں: (۱) مردوں کا قبروں سے زندہ ہو کر محشر میں جمع ہونا۔ (۲) محشر سے جنت یا جہنم میں۔

۶۱۰۵ ﴿حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جمع کئے جائیں گے تین طریقے پر (ای قبیل الساعة الى الشام (قس) مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب لوگوں کا حشر الی الشام تین طرح پر ہوگا)۔ ایک اس طرح کہ لوگ رغبت کرنے والے لیکن انجام سے ڈرتے ہوئے ہوں گے، دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ ایک اونٹ پر دو آدمی ہوں گے کسی اونٹ پر تین ہوں گے کسی پر چار اور کسی پر دس ہونگے (چونکہ سواریوں کی بہت قلت ہوگی) اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (یعنی یہ حشر کی تیسری صورت ہوگی) جہاں وہ لوگ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی (یعنی جہاں پر یہ لوگ دوپہر کو آرام کرنے کیلئے ٹھہریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہر جائے گی) اور جہاں وہ لوگ رات گذاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ رات گذارے گی اور جہاں لوگ صبح کریں گے وہاں آگ بھی ان کے ساتھ رہے گی اور جہاں شام کریں گے آگ بھی ان کے ساتھ رہے گی۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۹۶۵ تا ص: ۹۶۶۔ والحديث اخرجه مسلم فى باب يحشر الناس على طرائق.

۶۱۰۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا نبی اللہ یہ کفار (قیامت کے دن) اپنے چہرہ کے بل کسی طرح جمع کئے جائیں گے؟ (منھ کے بل کس طرح چلیں گے؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا کیا اس پر قادر نہیں ہے کہ قیامت کے دن انہیں ان کے چہرے کے بل چلائے قتادہ نے کہا ضرور ہے ہمارے رب کی عزت کی قسم۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۶۶۔ ومر الحديث فى كتاب التفسير بخارى، ص:۷۰۱ فى باب قوله الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ (الفرقان)

اخرجه مسلم فى التوبة والنسائى فى التفسير.

۶۱۰۷ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم لوگ (قیامت کے دن) اللہ سے ننگے پاؤں، ننگے بدن پیادہ پا اور بن ختنہ ملو گے سفیان بن عیینہ نے کہا کہ یہ حدیث ان میں سے ہے جس کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ملاقاتهم الله بالوصف المذكور يكون يوم الحشر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۶۶۔ مر الحديث مختصراً ص:۴۷۳، وص:۴۹۰، ص:۶۶۵، ص:۶۹۳۔

۶۱۰۸ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ تم اللہ سے ملو گے درانحالیکہ ننگے پاؤں ننگے بدن اور غیر مختون ہو گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله انكم ملاقوا الله الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۶۶۔ هو طرف من حديث تقدم ص:۴۷۳، ص:۴۹۰، ص:۶۶۵، ص:۶۹۳، ص:۹۶۶۔

تحقیق | مُلَاقُو اللّٰهِ اصله ملاقون فسقطت النون لاضافته للاسم الشريف.

۶۱۰۹﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ الآيَةَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلٰى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ قَالَ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو خطبہ سنانے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ (قیامت کے دن) اس حال میں جمع کئے جاؤں گے کہ ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر مختون ہوگے جس طرح ہم نے تخلیق کی ابتدا کی تھی اسی طرح لوٹا دیں گے الایۃ (الانبیاء:۱۰۴)

اور تمام مخلوقات میں قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کپڑے پہنائے جائیں گے اور بلاشبہ میری امت میں سے کچھ لوگ بائیں طرف والوں میں لئے جائیں گے (یعنی ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے فرشتے دوزخ کی طرف لے جائیں گے) تو میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار یہ تو میرے اصحاب یعنی میری امت کے لوگ ہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں (بدعات) پیدا کردی تھیں اس وقت میں بھی وہی کہوں گے جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا "وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا الخ (جب تک میں ان میں موجود تھا ان سے خبردار تھا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ہی تھا خبر رکھنے والا تھا) الی قوله العزیز الحکیم (المائدہ:۱۱۷) بیان کیا کہ کہا جائے گا (یعنی فرشتے کہیں گے) کہ یہ لوگ ہمیشہ اپنے ایڑیوں کے بل (الٹے پاؤں) پھرے ہی رہے۔

تشریح "مرتدین علی اعقابھم" اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ اقوال مختلف ہیں:

(۱) احتمال ہے کہ مراد وہ لوگ ہوں جو آنحضور ﷺ کے بعد مرتد ہو گئے تھے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مرتد ہو گئے تھے حضرت ابوبکرؓ نے انہیں قتل کیا اور کفر پر مرے۔

(۲) اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مراد منافقین ہوں۔

(۳) نیز یہ بھی احتمال ہے کہ مراد وہ مسلمان ہوں کہ اپنے کو مسلمان کہتے اور سمجھتے ہوں لیکن طرح طرح کے رسومات اور بدعات میں مبتلا ہوں مثلاً محرم میں تعزیہ داری، قبروں پر سجدہ تعظیمی، قبروں پر چادر چڑھانے وغیرہ کو نیکی اور عبادت سمجھتے ہوں ظاہر ہے کہ بدعات سیئہ کبائر میں سے ہیں یہ سب بھی مراد ہوسکتے ہیں۔ واللہ اعلم

۶۱۱۰ ﴿حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ننگے پاؤں ننگے جسم غیر مختون جمع کیے جاؤ گے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مرد وعورت ایک دوسرے (کے ستر) کو دیکھیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت معاملہ اتنا سخت ہوگا کہ کوئی اس کا قصد کرے۔ (یعنی ستر کا کوئی خیال بھی نہیں کرے گا اس وقت تو سب کو اپنی جان کی پڑی ہوگی)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۶۶ والحديث اخرجه مسلم فى صفة الحشر والنسائى فى الجنائز والتفسير وابن ماجه فى الزهد.

۶۱۱۱ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہوگے کہ تم لوگ اہل جنت کے چوتھائی رہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک تہائی تم رہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت میں نصف (آدھے) تم ہو ہم نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) تمام بہشت والوں میں آدھے ہوں گے اور یہ اس وجہ سے ہوگا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور تم لوگ اہل شرک کے درمیان اس طرح ہو جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال

ہوتے ہیں یا جیسے سرخ بیل کے جسم پر سیاہ بال۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان كون هذه الامة نصف اهل الجنة لايكون الا بعد الحشر وهذا بطريق الاستثناء.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۶۶ ويأتى ص:۹۸۳ واخرجه مسلم فى الايمان والترمذى فى صفة الجنة وابن ماجه فى الزهد.

۶۱۱۲ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَرَاءَ ى ذُرِّيَّتُهُ فَيُقَالُ هَذَا أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ كَمْ أُخْرِجُ فَيَقُولُ أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو پکارا جائے گا تو ان کی اولاد ان کے سامنے ہوگی (یعنی انہیں دیکھے گی) تو کہا جائے گا (اے لوگو) یہ تمہارے باپ آدمؑ ہیں اور حضرت آدمؑ عرض کریں گے لبیك وسعدیك اب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو نکالو آدمؑ عرض کریں گے اے پروردگار کتنوں کو نکالوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر سو میں سے ننانوے کو نکالو، اس پر صحابہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ جب ہم میں سے ہر سو میں سے ننانوے نکال لئے جائیں گے تو ہم میں سے کیا باقی رہ جائیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام امتوں میں سے میری امت اتنی ہی تعداد میں ہوگی جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان يقال من حيث ان الذى تضمنه هذا الحديث انما يكون بعد الحشر يوم القيامة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۶۶۔

۳۴۸۴ ﴿بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ (سورہ حج:۱)

أَزِفَتِ الْآزِفَةُ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بیشک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے (یعنی خوفناک مصیبت ہوگی)

اور ارشاد الٰہی أَزِفَتِ الْآزِفَـــة (سورہ نجم:۵۷) یعنی قیامت قریب آپہونچی جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ (القمر:۱)

۶۱۱۳ ﴿حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سَكْرٰى وَمَا هُمْ بِسَكْرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ قَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے آدم! تو آدمؑ عرض کریں گے لَبَّيْكَ وسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ (حاضر ہوں تیرے حکم کی بجا آوری کیلئے ساری بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے) بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جہنم میں جانے والوں کو نکالو، آدمؑ پوچھیں گے کہ جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہر ایک ہزار میں سے نوسوننانوے (۹۹۹)، یہی وہ وقت ہوگا کہ بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور حاملہ عورت اپنا حمل گرادے گی اور تم لوگوں کو (خوف کی وجہ سے) دیکھو گے نشہ کی حالت میں (بیہوش) حالانکہ وہ نشہ میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا صحابہ کو یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی اور صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم میں سے وہ ایک شخص کون ہوگا؟ (جو ہزار میں سے جنت کے لئے منتخب ہوگا) آنحضور ﷺ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو اس لئے کہ ایک ہزار یاجوج ماجوج میں سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک ہوگا (جو جنت میں جائے گا) اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے پوری امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہوں گے، ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ اس پر (مارے خوشی کے) ہم نے اللہ کی حمد بیان کی اور اللہ اکبر کہا پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا آدھا ہوں گے تمہاری مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال، یا مثل سفید داغ جو گدھے کے آگے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله يشيب الصغير الى آخر الايه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۷ مر الحديث ص:۴۷۲ تا ص:۴۷۳، ص:۶۹۳، ياتى ص:۱۱۱۵۔

﴿بَابُ ۳۴۸۵ قولِ اللّٰهِ تعالیٰ: اَلَا يَظُنُّ أُولٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

وَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ قَالَ الوُصَلَاتُ فِي الدُّنْيَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کیا وہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ وہ لوگ ایک عظیم دن کیلئے اٹھائے جائیں گے جس دن تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے

اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَاب کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا کے سارے تعلقات منقطع ہو جائیں گے (یعنی دنیا میں جو باہمی تعلقات تھے وہ اس روز سب منقطع ہو جائیں گے نہ کوئی تابع رہے گا نہ کوئی متبوع ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی)

۶۱۱۴ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهٖ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ کی تفسیر میں فرمایا کہ لوگ اپنے پسینہ میں شرابور کھڑے ہوں گے جو پسینہ آدھے کانوں تک پہنچے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۶۷ مر الحديث ص:۷۳۶۔ مسلم شريف ثانی ص:۳۸۴۔

تشریح قیامت کے روز حساب کیلئے جب کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ مارے خوف کے اور آفتاب کے قریب آنے کی وجہ سے اپنے پسینے میں نصف کانوں تک غرق ہوں گے۔

''فی رشحه'' بفتح الراء وسكون المعجمة ای فی عرقه.

۶۱۱۵ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ

پسینہ میں شرابور ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ ستر (۷۰) ہاتھ زمین میں پھیل جائے گا یہاں تک کہ منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ ذکر هذا عقیب حدیث ابن عمر رضی اللّٰه تعالی عنهما لما انه یتضمن بعض ما فیه والمناسبة بهذا المقدار کافیة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۹٦۷۔ اخرجه مسلم فی صفة النار اعاذنا اللّٰه منها ومن کل مکروه بمنه و کرمه.

۳۴۸۶

﴿بَابُ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْأُمُورِ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاخَّةُ وَالتَّغَابُنُ غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ.

قیامت کے دن قصاص (بدلہ) کی کیفیت کا بیان

"وهی الحاقّة" اور وہی یعنی قیامت ہی حاقّہ ہے اور یہ حق سے واحد مؤنث اسم فاعل ہے معنی ہے حق ہونے والی، ثابت ہونے والی مراد قیامت ہے "لانّ فیها الثواب" اسلئے کہ اس میں ثواب ہے یعنی بدلہ ملے گا اور ثابت شدہ امور و باتیں اس میں متحقق ہوں گی۔

"الحقة و الحاقة و احد" دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی وہ ثابت ہونے والی قیامت۔

وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاخَّةُ وَالتَّغَابُنُ غَبَنَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اَهْلَ النَّارِ"

اور قارعہ اور غاشیہ اور صاخہ اور تغابن یہ سب بھی قیامت کو کہتے ہیں اور یہ الفاظ قرآن مجید میں وارد ہیں، قارعہ اس لئے کہ قیامت کے ہولناک مناظر دلوں کو ہلا دیں گے، اور غاشیہ اس لئے کہ وہ ہر چیز پر چھا جائے گی، اور صاخہ بھی قیامت ہی کا نام ہے اس لئے کہ صاخہ وہ شور و غل اور چیخ ہے جو کانوں کو بہرا کر دے گی بجز اس آواز کے جو زندہ ہونے کے لئے دی جائے گی اور کوئی چیز سنائی نہیں دے گی۔ اور قیامت کا نام یوم التغابن بھی ہے اس لئے کہ جنت والے دوزخیوں کے مقامات لے لیں گے جو ان کو ملتے اگر وہ مومن ہوتے۔

علامہ عینیؒ لکھتے ہیں غبَن فعل ماض و اهلُ الجنة فاعله و اهلَ النار بالنصب مفعوله ومعناه ان اهل الجنة ینزلون منازل الاشقیاء التی کانت اعدت لهم لو کانوا سعداء (عمدہ)

۶۱۱۶﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ﴾

ترجمہ شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان خون کے بدلہ کا فیصلہ ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان القضاء يوم القيامة هو للقصاص .

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۶۷ ياتى فى الديات ص: ۱۰۱۴۔ مسلم فى الحدود والترمذى فى الديات والنسائى فى المحاربه ابن ماجه فى الديات.

اشكال : روى ابوهريره مرفوعا اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاته. بظاہر حدیث الباب سے تعارض ہے۔

جواب: حقوق العباد میں سب سے پہلے خون ناحق کا فیصلہ ہوگا اور حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کا محاسبہ فلا اشکال۔

۶۱۱۷﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہئے کہ اسے (اس دنیا میں) معاف کرالے اس لئے کہ آخرت میں دینار و درہم نہیں ہوں گے اس سے پہلے کہ اس کے بھائی کیلئے اس کی نیکیاں لی جائیں پس اگر اس کے یہاں نیکیاں نہ ہوئیں تو اس کے مظلوم بھائی کی برائیاں (معاصی) اس پر ڈال دی جائے گی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله من قبل ان يوخذ الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۶۷ ومر الحديث ص: ۳۳۱۔ والحديث اخرجه الترمذى.

۶۱۱۸﴿حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ

أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان والے جب دوزخ سے چھٹکارا پاجائیں گے تو ایک پل پر روک دیئے جائیں گے (ہوسکتا ہے کہ یہ پل صراط کے علاوہ کوئی دوسرا پل ہو (۲) وقیل من تتمة الصراط وانها طرقه الذی یلی الجنة یعنی پل صراط ہی ایک کنارہ وہ حصہ ہو جو بہشت کے قریب ہوگا) اور پھر ایک کے دوسرے پر حقوق کا تصفیہ ہوگا، جو دنیا میں رہ گئے تھے ان کا بدلہ لیا جائے گا اور جب کانٹ چھانٹ کرلی جائے گی اور صفائی ہوجائے گی تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے ان میں سے ہر ایک اپنا مکان جنت میں اس سے زیادہ پہچان لے گا جتنا وہ دنیا میں اپنا مکان پہچانتا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فيُقَصُّ".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۶۷ مر الحديث ص:۳۳۰۔

تشریح | معلوم ہوا کہ مظالم حقوق العباد صرف توبہ سے معاف نہیں ہوں گے بلکہ بدلہ لیا جائے گا اب خواہ اس طرح کہ مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے کر یا مظلوم کی برائیاں ظالم پر ڈال کر وغیرہ۔

﴿بَابٌ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ﴾ (۳۴۸۷)

جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی (یہ جرح کی گئی کہ یہ غلطی تم نے کیوں کی؟) وہ مبتلائے عذاب ہوا

۶۱۱۹﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذٰلِكِ الْعَرْضُ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا (قیامت کے دن) جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی وہ معذب ہوا، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ عنقریب آسان حساب لیا جائے گا آنحضور ﷺ نے فرمایا (یہ حساب نہیں ہے) یہ تو صرف پیشی ہے (یعنی بتلادینا ہے کہ تم نے یہ غلطی کی ہے مگر میں نے معاف کردیا مطلب یہ ہے کہ مناقشہ نہیں ہوگا بلکہ صرف اعمال نامہ دکھادینا ہے)۔

تشریح | تشریح و پوری تفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول، ص:۴۶۳۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ماخوذة من صدر الحديث.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۹۶۷ مر الحدیث فی کتاب العلم ص:۲۱ ویاتی ص:۹۶۸۔

۶۱۲۰ ﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَأَيُّوبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا اسی طرح۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طریق آخر فی الحدیث المذکور.

۶۱۲۱ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص سے بھی قیامت کے دن (نقش و جرح کے ساتھ) حساب لیا جائیگا وہ ہلاک ہوا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے فاما من اُوتِیَ الایۃ جس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو عنقریب اس سے ایک آسان (ہلکا) حساب لیا جائے گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو صرف پیشی ہے اور قیامت کے دن جس کے حساب میں کھود کرید کی وہ معذب ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۹۶۸ مر الحدیث ص:۲۱،ص:۷۳۶،ص:۹۶۷۔

۶۱۲۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کافر کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا بتاؤ تو کہ اگر تیرے پاس (اس وقت) زمین بھر سونا ہو تو کیا اس کو (اپنی نجات کیلئے) فدیہ دوگے؟ تو وہ کہے گا جی ہاں پھر اس سے کہا جائیگا کہ تم سے اس سے بہت آسان چیز کا (دنیا میں) مطالبہ کیا گیا تھا (یعنی توحید کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن تو شرک پر اڑا رہا اب زمین بھر سونا دینے کو تیار ہے)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه نوع مناقشة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹٦۸ ومر الحديث ص:۴٦۹، ويأتي ص:۹۷۰۔

۶۱۲۳﴿حَدَّثَنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ﴾

ترجمہ حضرت عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم میں سے ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نہیں نظر آئے گی (سوائے اپنے اعمال کے) پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ (یعنی دوزخ) نظر آئے گی (کیونکہ دوزخ ہی پر سے راستہ ہوگا پل صراط اسی پر بنا ہے) پس تم میں سے جو شخص بھی دوزخ سے بچنے کی (دنیا میں عمل کر کے) استطاعت رکھتا ہے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ (راہ خدا میں خرچ کر کے) تو اسے بچنا چاہئے۔

"قال الاعمش الخ" اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن مرّہ نے بیان کیا انھوں نے خیثمہ سے انھوں نے عدی بن حاتمؓ سے عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم سے بچو پھر آپ ﷺ نے چہرہ پھیر لیا اور جہنم سے ڈرایا پھر فرمایا دوزخ سے بچو دوزخ سے چہرہ پھیر لیا اور ڈرایا تین بار یہاں تک کہ ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ ﷺ دوزخ کو دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو (یعنی فی سبیل اللہ صدقہ کر کے بچنا چاہئے) اور جو شخص یہ بھی نہ پائے تو اچھی بات کہہ کر۔ (كالدلالة على هدى، والصلح بين اثنين الخ) (قس) مطلب یہ ہے کہ ایسی بات کہے جس سے کسی کو ہدایت ہو یا دو آدمی کے درمیان صلح کرا دے وغیرہ۔ معلوم ہوا کہ اچھی بات و نصیحت کرنے میں بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل ماذكرنا ان فيه نوع مناقشة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۶۸ ومر آنفاً ص:۹۶۸۔

۳۴۸۸
﴿بابٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

(اس امت محمدیہ میں سے) ستر ہزار بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے

۶۱۲۴﴿حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ح قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی گذرے ان کے ساتھ ان کی امت گذری اور ایک نبی کے ساتھ چند افراد گذرے اور کسی نبی کے ساتھ دس افراد گذرے اور کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد گذرے اور کوئی نبی تنہا گذرے (یعنی ان پر کسی نے ایمان نہیں لایا) پھر میں نے دیکھا تو دیکھا کہ ایک بڑی جماعت ہے میں نے پوچھا اے جبریل کیا یہ میری امت کے لوگ ہیں جبرئیل نے کہا نہیں لیکن آپ افق کی طرف (آسمان کا کنارہ) دیکھئے پھر میں نے نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ بہت بڑی جماعت ہے جبرئیل نے کہا یہ آپ کی امت ہے اور یہ لوگ جو ان کے آگے ستر ہزار ہیں نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا (یعنی بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے) میں نے پوچھا ایسا کیوں؟ (یعنی اس کا سبب کیا ہے؟) جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے یہ لوگ منتر نہیں کرتے (یعنی زمانہ جاہلیت میں جو شرکانہ منتر کرتے تھے وہ منتر مسلمان ہونے کے بعد نہیں کرتے) اور نہ فال نکالتے (فال پر اعتقاد نہیں رکھتے) اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے یہ حدیث سن کر حضر......

عکاشہ بن محصنؓ حضور کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے بھی اللہ ان ہی لوگوں میں سے کردے آنحضور ﷺ نے دعا فرمائی یا اللہ انہیں بھی ان لوگوں میں کردے پھر ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھے بھی ان ہی لوگوں میں سے کردے آنحضور ﷺ نے فرمایا عکاشہ تم سے سبقت کر گئے (بازی لے گئے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۶۸ مر الحديث ص:۴۸۴ مختصراً ص:۸۵۰، ص:۹۵۸۔

تشریح | اس حدیث سے جھاڑ پھونک، تعویذ اور دوا وعلاج کی حرمت پر استدلال جہالت ہے اس لئے کہ خود آنحضور ﷺ سے علاج ثابت ہے، مریض پر دم کرنا ثابت ہے البتہ اعلیٰ وافضل رضا بقضا ضرور ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۲۵ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ میری امت کی ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے، اور ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ یہ سن کر عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے دعا فرمادیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کردے آنحضور ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ اس کو ان میں کردے اس کے بعد انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے دعا کردیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کردے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت کر گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۶۸ تا ص:۹۶۹ اخرجه مسلم في الايمان .

۶۱۲۶ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا مُتَمَاسِكِينَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتّٰى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ

الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ (ابوحازم راوی کو) ان میں سے کسی ایک تعداد کی تعیین میں شک تھا جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ بعض بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا یہاں تک کہ اگلے اور پچھلے سب (ایک ساتھ) داخل ہوں گے اور ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۶۹ مر الحديث ص:۴۶۰، ياتى ص:۹۷۰۔

۶۱۲۷﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان کھڑا ہو کر کہے گا اے دوزخ والو! اب موت نہیں آئے گی اور اے جنت والو! اب موت نہیں آئے گی بلکہ ہمیشہ رہنا ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه ذكر دخول المومنين الجنة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۶۹ ياتى الحديث فى الباب الذى بعده ص:۹۶۹۔

واخرجه مسلم فى صفة النار.

۶۱۲۸﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت سے کہا جائے گا کہ اے اہل جنت ہمیشہ (یہیں) رہنا ہے اس جنت میں موت نہیں ہے اور دوزخیوں سے کہا جائے گا اے اہل دوزخ ہمیشہ (یہیں) رہنا ہے اس میں موت نہیں ہے۔ (تمہیں موت نہیں آئے گی)

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا فى الحديث السابق.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۶۹۔

﴿بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ﴾ ۳۴۸۹

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ عَدْنٌ خُلْدٌ عَدَنْتُ بِأَرْضٍ أَقَمْتُ وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ فِي مَنْبِتِ صِدْقٍ.

جنت اور جہنم کی صفت (بہشت اور دوزخ کے حالات)

"وقال ابو سعید الخ" اور ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلا کھانا جسے اہل جنت کھائیں گے مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا ہوگا۔
(یہ حدیث موصولاً، ص: ۹۶۵ میں گذر چکی ہے)

"عَدْنٌ خُلْدٌ" عدن بمعنی خلد ہے یعنی عدن کے معنی ہمیشہ رہنا ہے عرب لوگ کہتے ہیں عدنتُ بارض ای اقمتُ یعنی میں نے اس سرزمین میں قیام کیا (میں نے وہاں سکونت اختیار کرلی) "ومنه المَعْدن" اور اسی سے ہے معدن یعنی کان جہاں سونا، چاندی، لوہا اور کوئلہ وغیرہ قرار پکڑتا ہے۔

"فی مَعْدِنِ صِدْقٍ" (یا فی مقعد صدق جو سورہ قمر میں ہے) اس کے معنی ہیں فی مَنْبِتِ صِدقٍ یعنی سچائی پیدا ہونے کی جگہ، صدق کی کان۔

تشریح چونکہ یہ باب بہشت کی صفت کے بیان میں ہے اور قرآن مجید سورہ توبہ میں بہشت کا نام جنّٰتِ عَدن آیا ہے اس لئے امام بخاریؒ نے لفظ "عدن" کی تفسیر کردی۔

۶۱۲۹ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ﴾

ترجمہ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو دیکھا کہ وہاں کے رہنے والے اکثر غریب لوگ ہیں اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو دیکھا کہ وہاں اکثر عورتیں تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان كون اكثر اهل الجنة الفقراء وكون اكثر اهل النار النساء وصف من اوصاف الجنة ووصف من اوصاف النار.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۹۶۹ مرالحدیث ص: ۴۶۰، ص: ۷۸۳، ص: ۹۵۵۔ والترمذی فی صفة جهنم والنسائی فی عشرة النساء.

۶۱۳۰﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید بن حارثہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے مساکین تھے (یعنی جو دنیا میں غریب محنت مزدوری کرنے والے تھے) "واصحاب الجدّ محبوسون" ممنوعون من دخول الجنة مع الفقراء لاجل الحساب (قس) (یعنی اور مالدار لوگ فقراء کے ساتھ جنت میں داخل ہونے سے روک دیئے گئے ہیں حساب کیلئے)

"غیر ان اصحابَ النار الخ" مگر دوزخ والوں (کفار و مشرکین) کو دوزخ کا حکم دیدیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة مثل ما ذکرنا فی الحدیث السابق.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۹۶۹۔ مرالحدیث ص: ۷۸۲۔ واخرجه مسلم فی آخر کتاب الدعوات والنسائی فی عشرة النساء.

سوال: یہاں مساکین کا لفظ ہے اور بعض حدیث میں فقراء کا لفظ ہے کما مرّ۔

علامہ کرمانی نے جواب دیا ہے یطلق احدهما علی الآخر فلا اشکال.

اشکال: اشکال یہ ہے کہ ابھی جنت وجہنم میں جانے کا وقت کہاں سے آیا؟

جواب یہ ہے کہ اللہ رب العالمین کے علم میں ماضی، حال اور مستقبل سب واقعات یکساں موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو یہ واقعہ اسی طرح دکھلا دیا جیسے اب ہو رہا ہے، واللہ اعلم۔

۶۱۳۱﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ جب اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کولایا جائے گا اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کردیا جائے گا اس کے بعد ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرے گا اے جنت والو اب تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ تمہیں موت نہیں آئے گی اس وقت اہل جنت بہت زیادہ خوش ہوجائیں گے اور دوزخ والے کو رنج پر رنج ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ازدياد اهل الجنة فرحا و ازدياد اهل النار حزنا وصف من اوصافهما من حيث انهما حاصلان فيهما وهو وصف المحل وارادة وصف الحال.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۶۹ ومر الحديث ص:۹۶۹۔ والحديث اخرجه مسلم فى صفة اهل الجنة والنار.

تشریح | جب میدان محشر میں سب کا حساب وکتاب ہوجائیگا اور اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہوجائیں گے نیز دوزخیوں میں سے جن کو ایمان کی وجہ سے دوزخ سے نکل کر جنت میں جانا مقدر تھا وہ بھی جنت میں داخل ہولیں گے تو موت کو مینڈھے کی شکل مجسم کرکے جنت اور جہنم کے درمیان لاکر ذبح کردیا جائے گا جسے سارے جنتی اور دوزخی دیکھیں گے ذبح کون کرے گا ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ذبح کریں گے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام۔ واللہ اعلم

۶۱۳۲﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ أَنَا أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے اہل جنت جنتی کہیں گے لبیك ربنا وسعديك (اے ہمارے پروردگار تیری فرمانبرداری کیلئے ہم حاضر ہیں) تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا اب تم لوگ خوش ہو؟ تو اہل جنت کہیں گے بھلا اب بھی ہم لوگ خوش نہیں ہوں گے اب تو تو نے ہمیں وہ سب نعمتیں دی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دی ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا اہل جنت کہیں گے اے پروردگار اس سے بہتر کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اپنی خوشنودی تم پر نازل کرتا ہوں کہ اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل الذى ذكرنا فيما قبل.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۶۹ تا ص:۹۷۰۔ ويأتى فى التوحيد ص:۱۱۲۱، ومسلم والترمذى فى صفة الجنة والنسائى فى النعوت.

۶۱۳۳ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَىٰ تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حارثہؓ بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور وہ ابھی نوعمر تھے (حضرت حارثہ پانی پینے کیلئے حوض پر آئے تھے کہ ایک تیر نے شہید کر دیا) تو ان کی والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے حارثہ کا مرتبہ مجھ سے (یعنی آپ جانتے ہیں کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی) پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرلوں گی اور صبر پر ثواب کی امید رکھوں گی اور اگر کوئی دوسری بات ہے (یعنی جنت میں نہیں گیا ہو بلکہ کسی تکلیف میں ہو) تو آپ دیکھتے ہیں کہ میں کیا کرتی ہوں (یعنی بہت رنجیدہ اور رو رہی ہوں) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا افسوس تجھ پر، کیا تو دیوانی ہوگئی ہے (کہ نہیں جانتی ہے کہ جنت کتنی ہے) کیا جنت ایک ہے؟ جنتیں بہت ہیں اور وہ حارث جنت الفردوس میں ہے (جو سب سے فائق و بلند ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى آخر الحديث.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۷۰ ومر الحديث ص:۳۹۴، فى المغازى ص:۵۶۷، يأتى ص:۹۷۲۔

۶۱۳۴ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (کافر دوزخ میں اتنا بڑا ہو جائے گا

کہ) کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تیز چلنے والے سوار کیلئے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا (امام بخاری نے کہا) اور اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہمیں مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا انھوں نے ابوحازم سے انھوں نے سہل بن سعدؓ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو سال چلنے کے بعد بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا، ابوحازم نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں تیار کئے ہوئے تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک چلتا رہے گا پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۰، ص:۴۶۱ دوسری حدیث عن سهل بن سعدؓ هنا ص:۹۷۰، ص۴۶۰، ص:۹۶۹۔

تشریح | "مضمّر" کی تفسیر پہلے بھی گذر چکی ہے وہ گھوڑا جسے کچھ دن خوب کھلا پلا کر موٹا کیا جائے پھر رفتہ رفتہ اس کا چارہ کم کر دیا جائے اس عمل سے گھوڑا بہت تیز رفتار ہو جاتا ہے۔ گذر چکا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں گھوڑ دوڑ کیلئے مضمر گھوڑے کی حد سات میل تھی اور غیر مضمر کی ایک میل۔

۶۱۳۵﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ جنت میں داخل ہوں گے ابوحازم راوی کو یقینی طور پر یاد نہیں کہ ان میں سے کون سا عدد سہل بن سعد نے فرمایا تھا، بیان کیا کہ وہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوں گے ان میں کے اگلے اس وقت تک داخل نہ ہوں گے جب تک کہ پچھلے بھی نہ داخل ہو لیں (یعنی آگے پیچھے نہ ہوں گے بلکہ سب ایک ساتھ داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا في بعض الاحاديث الماضية.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۰ ومر الحديث ص:۴۶۰، ص:۹۶۹۔

۶۱۳۶﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت والے جنت میں اپنے سے اوپر والے بالا خانوں (محلوں) کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو، عبدالعزیز نے کہا میرے والد ابو حازم نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے اور اس میں یہ اضافہ کرتے تھے کہ جیسے تم مشرقی یا مغربی افق میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

تشریح بعضوں نے غارب کے بجائے اس حدیث میں غابر پڑھا ہے یعنی اس ستارے کو جو باقی رہ گئے ہوں (مطلب یہ ہے کہ جیسے بہت دور ستارے چمکتے نظر آتے ہیں اسی طرح جنت میں بلند درجہ والوں کے مکانات دور سے نظر آئیں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۰۔

۶۱۳۷﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہل دوزخ کے سب سے ہلکا عذاب پانے والے سے پوچھے گا اگر تیرے لئے زمین کا کچھ مال میسر ہو تو کیا تم اس کا فدیہ (اس عذاب سے چھوٹنے کیلئے) دو گے؟ تو وہ کہے گا ہاں (شاید ابو طالب مراد ہیں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تم سے اس سے بھی آسان بات کا ارادہ کیا تھا (مطالبہ کیا تھا) اور تو (اس وقت) آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو نے نہیں مانا اور شرک میں مبتلا رہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثاني من الترجمة من حيث ان فيه نوع صفة للنار باعتبار وصف اهلها من قبيل ذكر المحل وارادة الحال.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۰ مر الحديث ص: ۴۶۹، ص: ۹۶۸۔

۶۱۳۸ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْتُ مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ الضَّغَابِيسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ﴾

ترجمہ | حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ دوزخ سے شفاعت کے ذریعہ اس طرح نکلیں گے گویا وہ ثعاریر (بمثلثة مفتوحة) ہوں گے (گویا وہ چھوٹی ککڑیاں ہیں) حماد کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا ثعاریر کسے کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا مراد ضغابیس ہے اور اخیر عمر میں عمرو بن دینار کے منہ یعنی دانت گر چکے تھے پھر میں نے (حماد نے) عمرو بن دینار سے پوچھا اے ابومحمد (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) کیا آپ نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا ہے کہ وہ یہ کہتے تھے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلیں گے انھوں نے کہا کہ ہاں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل ماذكرنا الآن باعتبار ذكر المحل وارادة الحال.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۰، والحديث اخرجه مسلم في الايمان.

تحقیق وتشریح | ''الثعارير'' بمثلثة مفتوحة فعين مهملة وبعد الالف راءان بينهما تحتية ساكنة جمع ثعرور بضم اوله كعصفور صغار القثاء (چھوٹی چھوٹی ککڑیاں، جلد اگنے میں تشبیہ دی گئی ہے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں ثعاریر ایک قسم کی ترکاری ہے جو سفید ہوتی ہے) مطلب یہ ہے کہ یہ گنہگار پہلے دوزخ میں جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو جائیں گے پھر جب شفاعت کے سبب سے دوزخ سے نکلیں گے اور ماء الحیاۃ میں نہلائے جائیں گے تو ثعاریر کی طرح سفید ہو جائیں گے۔

اس حدیث سے مرجیہ وغیرہ کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں مومن گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں نہیں جائیں گے اسی طرح اس حدیث سے خوارج ومعتزلہ کا بھی رد ہو گیا جو مرتکب کبائر کو مخلد فی النار کے قائل ہیں۔

مفصل اور مدلل بحث کیلئے جلد اول کتاب الایمان کا مطالعہ کیجئے۔

۶۱۳۹ ﴿حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ جہنم سے نکلیں گے بعد اس کے کہ اس جہنم کی آگ سے ان پر سیاہ داغ لگ چکا ہوگا پھر جنت میں داخل ہوں گے تو جنت والے انہیں جہنمی کہیں گے۔

تشریح | بیہقی کی روایت میں ہے کہ ان کی گردن پر لکھ دیا جائے گا عتقاء الله من النار یعنی یہ لوگ دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے ہیں پھر یہ لوگ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس لفظ کو محو کردے گا۔ کمافی مسلم۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثانی من الترجمة من حيث انها تصف بنوع صفة حيث يقال لمن يخرج منها جهنمی.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۰۔

۶۱۴۰ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللّٰهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل ہوچکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہوا سے دوزخ سے نکال لو چنانچہ وہ لوگ نکلیں گے اور وہ اس وقت جل کر کے کوئلے کی طرح ہوگئے ہوں گے پھر یہ لوگ نہر حیات (زندگی کے دریا) میں ڈالے جائیں گے تو وہ (نئے سرے سے) اُگ آئیں گے جیسے سیلاب کے ساتھ آنے والے کوڑے کرکٹ کا دانہ اُگ آتا ہے یا راوی نے حمية السيل کہا ہے (بجائے حميل السيل کے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ دانہ (اول اول) زرد لپٹا ہوا اگتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النار قد تصير من دخلها حمما وتتصف النار بذلك.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۰ تا ص:۹۷۱۔ و مر الحديث ص:۸، ص:۶۵۹، ص:۷۳۱، یاتی ص:۱۱۰۷۔

تحقیق وتشریح | حَبّه بفتح الحاء اور حِبّه بكسر الحاء کا فرق تفصیل سے مذکور ہوچکا، مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۲۵۸۔

۶۱۴۱ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ

سَمِعْتُ النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ﴾

ترجمہ | حضرت نعمان بن بشیر انصاریؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن اہل دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النار تتصف بان فيها جمرة صفتها كذا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۱ ويأتي الحديث متصلاً ص:۹۷۱۔

تشریح | بعض روایت میں تصریح ہے کہ یہ شخص ابوطالب ہیں۔

۶۱۴۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ﴾

ترجمہ | حضرت نعمان بن بشیرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے دو انگارے ہوں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا جیسے ہانڈی اور کیتلی جوش کھاتی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۱ ومر الحديث ص:۹۷۱۔

تشریح | اس حدیث میں جمرتان ہے اور یہی ظاہر ہے کہ قدمین کے مناسب ہے اور اس سے قبل کی روایت میں جمرۃ ہے یہ اکتفاء علی الواحد کے قبیل سے ہے۔

۶۱۴۳﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ﴾

ترجمہ | حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا تذکرہ فرمایا اور روئے مبارک پھیر لیا پھر اس سے پناہ مانگی پھر آنحضور ﷺ نے جہنم کا ذکر فرمایا اور اپنا چہرہ پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی اس کے بعد فرمایا جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کر کے ہو اور جو شخص نہ پائے تو اچھی بات کہہ کر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله وتعوذ منها وذلك ان من جملة صفات النار

انه يتعوذ منها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۱ مر الحديث ص:۱۹۰، ص:۸۹۰، ص:۹۶۸، ياتى ص:۱۱۱۹۔

۶۵۴۴ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آنحضور ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کا ذکر کیا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا امید ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے ان کو کچھ فائدہ ہو کہ معمولی آگ میں رکھا جائے گا جو ان کے ٹخنوں تک پہنچے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "في ضحضاحٍ مِنَ النار" لانه وصف من اوصاف النار.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۱ ومر الحديث ص:۵۴۸۔

۶۵۴۵ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا (ایک میدان میں سارے اولین و آخرین کھڑے ہوں گے اور دھوپ و گرمی کی تکلیف میں مبتلا ہوں گے اس مصیبت سے پریشان ہوکر) آپس میں کہیں گے اگر ہم لوگ اپنے رب کے پاس کسی سے سفارش کروائیں (تو خوب ہو یا لَو کو تمنا کے معنی میں لے کر ترجمہ کریں کاش ہم اپنے رب کے حضور آج کسی کو اپنا سفارشی بنائیں) کہ وہ ہمیں اس جگہ سے راحت دلوائے چنانچہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہی وہ ذات ہیں کہ اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا سو آپ ہمارے رب کے حضور ہمارے لئے سفارش کردیجئے (تاکہ ہم کو اس مقام کی تکلیف سے راحت دے) حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور آدم اپنی لغزش کو یاد کریں گے اور کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا پھر لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنی لغزش یاد کریں گے (اور کہیں گے کہ) تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ نے خلیل بنایا تھا چنانچہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے تو ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنی لغزش یاد کریں گے اور کہیں گے تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ نے کلام کیا تھا پھر لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنی لغزش یاد کریں گے تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ تو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے میں اس قابل نہیں ہوں تم لوگ محمد ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے اگلے پچھلے سب خطا معاف کردیئے گئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے (حضوری کی) اجازت چاہوں گا (مجھ کو اجازت ملے گی) جب میں پروردگار عالم کو دیکھوں گا سجدہ میں گر جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ مانگو دیا جائے گا اور کہو سنا جائے گا شفاعت کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا پھر میں اپنے رب کی حمد بیان کروں گا ایسی حمد جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائیگا اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لئے حد مقرر کردی جائے گی پھر میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں دوبارہ پروردگار کے پاس آؤں گا اور اسی طرح سجدہ میں گر جاؤں گا تیسری یا چوتھی مرتبہ (بالشک من الراوی) میں عرض کروں گا اے پروردگار اب تو جہنم میں صرف وہی لوگ رہ گئے ہیں جنہیں قرآن مجید نے روکا (یعنی کفار و مشرکین جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن مجید میں ہے) اور قتادہ مَن حَبَسَہ کی تفسیر میں کہا کرتے تھے جن لوگوں پر ہمیشہ دوزخ میں رہنا واجب ہوا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان توخذ من قوله "ثم أخرجهم من النار" بالوجه الذى ذكرناه عند التراجم الماضية. (عمده)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۹۷۱ ومر الحدیث فی التفسیر ص: ۶۴۲، یاتی ص: ۱۱۰۱ تا ص: ۱۱۰۲، و ص: ۱۱۰۸، وص: ۱۱۱۸ تا ص: ۱۱۱۹۔ واخرجہ مسلم فی الایمان.

تشریح | حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق جو آیا ہے "فیذکر خطیئته" سے مراد التی اصابها وهی اکله من الشجرة التی نهی عنها.

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق ویذکر خطیئته سے مراد وهی سواله ربه مالیس له به علم وهو قوله ربّ ان ابنی من اهلی (سورہ ہود: ۴۵)

(۳) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے متعلق ویذکر خطیئته سے مراد ثلاث کذبات ہیں انی سقیم الصافات آیت: ۸۹۔ قوله بل فعله کبیرهم (الانبیاء: ۶۳) (۳) قوله لامرته اخبریه انی اخوك وهذه الثلاثة من المعاریض لیکن بظاہر صورتا کذب تھا اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈرے واللہ اعلم۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک قبطی کو قتل کر دیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صرف مسلم کی ایک روایت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ انی عبدت من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا لوگ مجھ کو پوجتے رہے۔

مزید کیلئے شروحات کا مطالعہ کیجئے۔

۶۱۴۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ (مومن) آنحضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کی وجہ سے دوزخ سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے جن کا نام جہنمیین رکھا جائے گا۔

(وفی حدیث ابی سعید فیخرجون کاللؤلؤ وفی رقابهم الخواتم فیقول اهل الجنة هؤلاء عتقاء الرحمٰن ادخلهم الجنة بغیر عمل) (قس)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للحدیث السابق فی الشفاعة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۹۷۱ تا ص: ۹۷۲۔ واخرجہ الترمذی فی صفة النار وابوداود فی السنة وابن ماجه فی الزهد.

۶۱۴۷ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ وَإِلَّا

سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبِلْتِ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى وَقَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَ تْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَابَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ام حارثہ (ربیع بنت نضر حضرت انس بن مالکؓ کی پھوپھی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضرت حارثہؓ بدر کی لڑائی میں ایک نامعلوم تیر لگ جانے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے ام حارثہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے کتنا مجھے دلی تعلق تھا پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں (رو رو کر اپنا حال کیسا خراب کرتی ہوں) آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا تو بیوقوف بنتی ہے کیا جنت ایک ہے؟ ارے جنتیں تو بہت سی ہیں اور وہ حارثہؓ سب سے اعلیٰ جنت الفردوس میں ہے۔
اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں) ایک صبح کو چلنا یا ایک شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت روئے زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو آسمان سے لے کر زمین کو منور کر دے اور آسمان و زمین کے درمیان خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ (اوڑھنی) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۷۲۔ والحديث الى قوله وانه فى الفردوس الاعلىٰ قد مر فى اوائل الباب.

تشريح فان قلت ماوجه الربط بين قوله غدوة فى سبيل الله اوروحة وبين قوله ولقاب قوس احدكم الخ؟

اجيب بان المراد ان ثواب غدوة فى سبيل الله خير من الدنيا وما فيها لان ثوابها جنة نصيف امرأة منها خير من الدنيا وما فيها. (قس)

۶۱۴۸﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائیگا کہ اگر وہ برا کرتا (شرک وکفر کرتا تو وہاں اسے جگہ ملتی) تاکہ وہ اور زیادہ شکر گذار ہو (خوش ہو) اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا اسے اس کا جنت کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا (کہ اگر اچھا عمل کرتا ایمان لاتا تو اس کا یہ ٹھکانا ہوتا) تاکہ اس کیلئے حسرت وافسوس کا باعث ہو۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث لجزئي الترجمة من حيث كون المقعدين فيهما نوع صفة لهما.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۷۲۔

سوال وجواب: واستشكل بان الجنة ليست دار شكر بل دار جزاء؟

واجيب بان الشكر ليس على سبيل التكليف بل على سبيل التلذذ، اوالمراد ليزداد فرحا ورضا فعبر عنه بلازمه لان الراضي بالشي يشكر من فعل له ذلك (قس).

تشریح بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دکھانا قبر میں ہوگا سوال کے بعد۔

نیز اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ ہر شخص کے لئے دو ٹھکانے تیار ہوئے ہیں ایک بہشت میں اور ایک دوزخ میں۔

۶۱۴۹ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ میرا بھی خیال تھا کہ تم سے پہلے یہ حدیث اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی قیامت کے دن میری شفاعت سے زیادہ فیضیاب وہ شخص ہوگا جس نے اپنے دل سے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا ہوگا۔

مطابقته للترجمة علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "لو ذكر هذا عقيب حديث انس المذكور كان انسب على ما لا يخفى. (عمده)

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۷۲ ومر الحديث في كتاب العلم ص:۲۰۔

تشریح یہاں شفاعت سے وہ شفاعت مراد ہے جو آنحضور ﷺ دوزخ والوں کی خبر سن کر امتی امتی فرمائیں گے پھر ان

سب کو دوزخ سے نکالیں گے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا۔ اسکے علاوہ آنحضور ﷺ کی شفاعت کی مختلف قسمیں ہوں گی۔
مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص:۴۵۵۔

۶۱۵۰ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے سب کے بعد میں (بالکل اخیر میں) نکلنے والے اور جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے کو میں خوب جانتا ہوں وہ ایک شخص ہے جو جہنم سے گھسٹتے ہوئے نکلے گا (یہاں کبوا ہے اور بعض میں حبوا ہے مطلب یہ ہے کہ گرتا پڑتا دوزخ سے پار ہو جائے گا) تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ جنت کے پاس آئے گا تو اسے ایسا محسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس آئے گا اور عرض کرے گا یا رب میں نے اس کو بھری ہوئی پایا (کوئی مکان خالی نہیں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ جنت کے قریب آئے گا تو ایسا محسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا یا رب میں نے جنت کو بھری ہوئی پایا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا بلا شبہ تیرے لئے دنیا کے برابر اور اس کے دس گنا (دیا جاتا) ہے یا فرمایا تمہیں دنیا کے دس گناہ دیا جاتا ہے اب وہ شخص کہے گا کیا تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے یا تو مجھ سے ہنسی کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے نوکیلے دانت ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا تھا کہ یہ اہل جنت میں سب سے کم تر درجہ کا ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه الخروج من النار والدخول فى الجنة باعتبار الوجه الذى ذكرناه فى التراجم المذكورة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۲ ويأتى فى التوحيد ص:۱۱۱۹ واخرجه مسلم فى الايمان والترمذى فى صفة جهنم وابن ماجه فى الزهد.

تشریح "وکان یقال" علامہ کرمانی فرماتے ہیں "وکان یقال ذلک ادنی اهل الجنة منزلة" وهذا لیس من تتمة کلام رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بل هو کلام الراوی نقلا عن الصحابة او امثالهم من اهل العلم (کرمانی) لیکن حافظ عسقلانیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ قول بھی آنحضور ﷺ کا ہے ثبت ذلک فی اوّل حدیث ابی سعید عند مسلم (فتح)

۶۱۵۱﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ﴾

ترجمہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ نے ابوطالب کو کچھ فائدہ پہنچایا؟ (کیا آپ سے ابوطالب کو کچھ فائدہ پہنچا؟)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی بقیة الحدیث لانه اخرجه مختصراً. پوری حدیث کتاب الادب بخاری، ص: ۹۱۷ میں ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص: ۹۷۲ ومر الحدیث مختصراً فی ص: ۵۴۸، وص: ۹۱۷ بتمامه

تشریح کتاب الادب میں حضور اقدس ﷺ کا جواب بھی موجود ہے۔

﴿بَابٌ الصِّرَاطُ جِسْرُ جَهَنَّمَ﴾ ۳۳۹۰

ای هذا بابٌ بالتنوین "الصِّراط" مبتدا ہے اور جسر جهنم خبر

صراط کی مختصر تشریح صراط ایک پُل ہے جو جہنم (دوزخ) پر بنایا گیا ہے اس پل کے نیچے جہنم ہے اس پل پر سے گذر کر مسلمان جنت میں جائیں گے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ان الجسر ادقّ من الشعرة الخ یعنی صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے (مسلم اوّل، ص: ۱۰۳ آخری سطر)۔

۶۱۵۲﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أُنَاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ

لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ فَيَقُولُ لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَا رَبِّ قَرِّبْنِي إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ وَيْلَكَ ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِي اللّٰهَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيُقَرِّبُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأٰى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتّٰى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنّٰى ثُمَّ يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ مِنْ

كَذَا فَيَتَمَنَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ لَهُ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا قَالَ عَطَاءٌ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلُهُ مَعَهُ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری (تکلیف) ہوتی ہے جبکہ اس پر کوئی بادل وغیرہ نہ ہو؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جبکہ کوئی بادل وغیرہ نہ ہو کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ آنحضور ﷺ نے فرمایا بلاشبہ تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن دیکھو گے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے اور جو لوگ چاند کی پوجا کرتے تھے وہ چاند کے پیچھے ہو جائیں گے اور جو لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے ہو جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے نہ ہوں گے (یعنی حشر میں جو صورت دیکھی ہوگی اس صورت کے علاوہ صورت میں) اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں لوگ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہم یہیں ہیں یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے اللہ تعالیٰ کہے گا میں تمہارا رب ہوں لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے پھر اس کے پیچھے چلیں گے اور پل صراط کو جہنم کی پشت پر بالکل بیچ میں رکھا جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کرے گا اور اس روز رسولوں کی یہ دعا ہوگی یا اللہ بچائیو اے اللہ نجات عطا فرما اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، (اما رایتم، ص:۱۱۱ کی روایت میں ہے ھل رایتم) کیا تم لوگوں نے سعدان درخت کا کانٹا دیکھا ہے؟ صحابہ عرض کریں گے ہاں دیکھا ہے یا رسول اللہ، آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر وہ کلالیب (آنکڑے) سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے مگر وہ اتنے بڑے ہوں گے کہ اس کے بڑائی کی مقدار اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے پھر ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے (کافر) اور بعض ان میں سے ٹکڑے ہو کر جہنم میں گر جائیں گے پھر وہ نجات پا جائیں گے۔

آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انہیں نکالنا چاہے گا جنہیں

نکالنے کی مشیت ہوگی اور یہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جنھوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی (کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ایسے افراد کو وہ جہنم سے نکال لیں فرشتے انہیں سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے جہنم پر کہ ابن آدم کے سجدوں کے نشان کو کھائے چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے یہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جسے آب حیات (زندگی کا پانی) کہا جاتا ہے تو وہ اس طرح تیزی سے اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کیچڑ میں اگتا ہے اور ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا وہ عرض کرے گا اے پروردگار دوزخ کی بدبو نے مجھے تباہ کر دیا ہے اور اس کے شعلہ نے مجھے جلا ڈالا ہے میرا چہرہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے وہ برابر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر میں تیرا یہ مطالبہ پورا کر دوں تو شاید تم اس کے علاوہ مجھ سے درخواست کرنے لگو! وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا پھر اس کے بعد وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے ابھی یہ نہیں کہا (عہد و پیان نہیں کیا تھا) کہ اس کے سوا مجھ سے کوئی درخواست نہیں کرے گا (کوئی مطالبہ نہیں کرے گا) افسوس اے ابن آدم تو بڑا عہد شکن ہے! پھر وہ برابر اللہ سے دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اگر میں تیری یہ درخواست بھی قبول کر لوں تو شاید اس کے علاوہ مجھ سے درخواست کرنے لگو، وہ کہے گا نہیں (اب کچھ نہیں طلب کروں گا) تیری عزت کی قسم اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے بڑے بڑے عہد و پیان کرے گا کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں سوال کریگا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا اے پروردگار مجھے جنت میں داخل کر دے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا تم کوئی چیز مجھ سے نہیں مانگو گے افسوس اے ابن آدم تو کتنا بڑا عہد شکن ہے تو وہ کہے گا اے پروردگار مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا پھر وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا جب اللہ تعالیٰ ہنس دے گا تو اس کیلئے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا پھر جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی تمنا کر (جہاں تک تجھ سے ہو سکے طلب کر) چنانچہ وہ تمنا کرے گا (خواہش کرے گا) اس کے بعد کہا جائے گا کہ اس کی خواہش کر یہاں تک کہ اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا تیرے لئے یہ ہے اور اس کے برابر اور (یعنی یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں)

"قال ابو ھریرۃؓ" حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہوگا۔ قال عطاء الخ عطاء بن یزید راوی نے بیان کیا کہ (جب ابو ہریرہؓ یہ حدیث بیان کر رہے تھے) اور ابو سعید خدریؓ بھی اس وقت ابو ہریرہؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ابو سعیدؓ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث پر کوئی تغیر و اعتراض نہیں کیا لیکن جب ابو ہریرہؓ اپنی

حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے "هذا لك ومثله معه" تو ابوسعیدؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے هذا لك وعشرة امثاله (یعنی تمہیں یہ سب دیا گیا اور اس سے دس گنا مزید دیا گیا)۔ "قال ابو هريره" حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا مجھے مثله معه ہی یاد ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم يضرب جسر جهنم وهو الصراط.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۷۲ تا ص:۹۷۳۔ مر الحديث ص:۱۱۱ تا ص:۱۱۲ ياتی ص:۱۱۰۶۔ مسلم اوّل كتاب الايمان ص:۱۰۰ تا ص:۱۰۱۔

تحقیق وتشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۷۔

❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿کتابُ الحَوض﴾

ہمارے ہندوستانی نسخوں میں اسی طرح ہے نیز شرح کرمانی میں بھی یہی عنوان ہے، لیکن باقی شروح عمدۃ القاری، فتح الباری اور ارشادالساری میں ہے "بابٌ (بالتنوین) علی الحوض"

مختصر تشریح "حوض" کے لغوی معنی ہیں الذی یجمع فیه الماء یعنی جس میں پانی جمع کیا جائے، گڑھا، ہمارے عرف میں وہ تالاب جو پانی جمع رکھنے کیلئے بنایا جائے اس کی جمع احواض اور حیاض آتی ہے۔

اس مقام پر احادیث میں وہ مخصوص حوض (حوض کوثر) مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضور اقدس صلی اللہ علیہ سلم کو عطا فرمایا ہے اور یہ حوض کوثر جنت کے دروازے پر ہے، جس سے اہل ایمان سیراب ہوں گے والاحادیث التی وردت فیه کثیرة بحیث صارت متواترة من جهة المعنی والایمان به واجب وهو الکوثر علی باب الجنة یسقی المؤمنون منه وهو مخلوق الیوم (عمدہ) معلوم ہوا کہ اس کا منکر گمراہ بددین ہے۔

۳۴۹۱ ﴿بابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بنُ زَیْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتّٰی تَلْقَوْنِی عَلَی الْحَوْضِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر دیا

(یعنی حوض کوثر جو جنت میں ایک نہر ہے) نهر فی الجنة وهو المشهور والمستفیض عند السلف والخلف (قس) وقیل اولاده لان السورة نزلت ردًا علی من عابه بعدم الاولاد. (قس)

"وقال عبدالله الخ" اور حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرات انصار سے) فرمایا صبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملو گے۔ (یہ حدیث کتاب المغازی، ص: ۶۲۰ میں موصولاً گذر چکی ہے دیکھو نصر الباری جلد ہشتم، ص: ۳۹۹)

۶۱۵۳ ﴿حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ شَقِیقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَی الْحَوْضِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۳ ياتی ص:۱۰۴۵۔

۶۱۵۴ ﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ مَعِي رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا (پیش رو و کارساز ہوں گا) اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے (حوض پر) لائے جائیں گے (میں چاہوں گا کہ انہیں پانی پلاؤں) پھر وہ میرے قریب سے ہٹا دیئے جائیں گے (فرشتے انہیں دھکیل دیں گے) تو میں کہوں گا اے رب یہ تو میرے اصحاب (یعنی میری امت کے لوگ ہیں) تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں (بدعات) ایجاد کر لی تھیں۔

"تابعه عاصم الخ" اس حدیث کی متابعت عاصم نے ابووائل سے کی۔ وقال حصين اور حصین نے روایت کی ابووائل سے انہوں نے حذیفہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۲ تا ص:۹۷۴ ویاتی فی الفتن ص:۱۰۴۵۔ واخرجه مسلم فی فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عثمان بن ابی شیبہ وغیرہ.

تشریح | اس حدیث سے بھی بدعات کی نحوست وگمراہی ظاہر ہے کہ حوض کوثر سے محروم کر دیئے جائیں گے۔

نیز انك لا تدری سے ما كان وما يكون کے مدعیوں کی جہالت کا پردہ چاک ہوتا ہے۔

۶۱۵۵ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے میرا حوض ہوگا اتنا بڑا جتنا فاصلہ جَرْباء اور اَذْرُح کے درمیان ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "امامكم حوض"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۴ والحديث اخرجه مسلم في الفضائل.

تحقیق وتشریح | "جَرباء" بفتح الجيم وسكون الراء وبالباء الموحده مقصورا عند الجمهور.

"أذرُح" بفتح الهمزة وسكون الذال المعجمة وضم الراء وبالحاء المهملة.

قال الكرماني وهما موضعان الخ (عمده) یعنی جرباء اور اذرح دو جگہوں کا نام ہے اب بعض روایت میں ہے کہ ان دونوں کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے بعض روایت میں ہے کہ ایک گھنٹے کی مسافت ہے اور بعض روایت میں ہے کہ یمن کے ایلہ اور صنعاء میں جتنا فاصلہ ہے، اور بعض میں ہے کہ بين المدينة، صنعاء وفي حديث ابي هريره ابعد من ايلة الي عدن (قس) یہ سب آپ نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے بیان کیا جو جو مقام وہ پہچانتے تھے ان کا ذکر فرما دیا اس سے حقیقی طول وعرض کا بیان مقصود نہیں علامہ قسطلانیؒ نے فرمایا کہ یہ سب مقام تقریباً ایک ہی فاصلہ رکھتے ہیں كلها متقاربة ترجع الي نحو نصف شهر او تزيد علي ذلك قليلا او تنقص، واقل ماورد في ذلك عند مسلم قريتان بالشام بينهما مسيرة ثلاثة ايام الخ (قس) بہرحال مقصد حقیقی تحدید نہیں ہے بلکہ حوض کی وسعت اور کشادگی کو بتانا ہے اصل مقصد یہ ہے کہ حوض بہت لمبا چوڑا ہوگا۔ واللہ اعلم

۶۱۵۶ ﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيدٍ إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "الکوثر" کے معنی خیر کثیر کے ہیں یعنی بہت زیادہ بھلائی اور بہتری ہے جو اللہ نے آنحضور ﷺ کو دی ہے، ابو بشر راوی نے بیان کیا میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کوثر جنت میں ایک حوض ہے اس پر سعید نے کہا وہ نہر جو جنت میں ہے وہ بھی اسی خیر (بھلائی) کا ایک حصہ (فرد) ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو دی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة "انه نهرٌ في الجنة" اس لئے کہ اس سے مراد حوض کوثر ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۴ ومر في التفسير ص:۷۴۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم، ص:۷۸۱۔

۶۱۵۷ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ

وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض (اتنا وسیع ہے کہ) ایک ماہ کی مسافت پر پھیلا ہوگا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی (بعض روایت میں یہ بھی ہے "احلی من العسل" یعنی شہد سے زیادہ شیریں) اور اس کے کوزے (آبخورے) آسمان کے ستاروں کی طرح (شمار میں) ہوں گے جو شخص اس حوض سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حَوضِي مَسِيرَةُ شَهرٍ"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۴ واخرجه مسلم ايضا في الحوض.

تحقیق وتشریح "كيزان" كُوز کی جمع ہے نیز اس کی جمع اکواز بھی آتی ہے کوز کے معنی ہیں آبخورہ پانی پینے کا برتن۔ "كنجوم السماء" تشبیہ ہے کثرت عدد وشمار میں یعنی بے شمار پیالے رکھے ہوں گے۔ "حوضي مسيرة شهر" زاد مسلم من هذا الوجه زوايا سواء اى لا يزيد طوله على عرضه الخ (قس) یعنی سارے کونے برابر ہوں گے اس کا طول اور عرض برابر ہوگا یہ نہیں کہ عرض سے طول زیادہ ہوگا۔ واللہ اعلم

۶۱۵۸﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض کی مقدار (لمبائی) اتنی ہے جتنا کہ یمن کے شہر صنعاء اور ایلہ کے درمیان ہے اور اس میں آسمان کے ستاروں کے مانند لوٹے ہیں (یعنی اتنی تعداد میں لوٹے (پیالے) ہوں گے جتنے آسمان میں ستارے ہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "ان قدر حوضي الخ"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۴ واخرجه مسلم في فضائل النبي صلى الله عليه وسلم.

تشریح "أيله" بهمزة مفتوحة فتحية ساكنة فلام مفتوحة بعدها هاء تانيث مدينة الخ (قس) "صنعاءَ مِنَ اليَمن" بفتح الصاد والعين المهملتين بينهما نون ساكنة ممدود والتقييد باليمن يخرج صنعاء الشام (قس) "اباريق" جمع ابريق بمعنی لوٹا۔

اس حدیث میں تصریح ہے حدثني انس بن مالك یعنی امام زہری ابن شہاب کا سماع حضرت انس بن مالکؓ سے ثابت ہے جو حضرات سماع کی نفی کرتے ہیں ان پر رد ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۵۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

و حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ أَوْ طِيبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (شب معراج میں) جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے میں نے (جبرئیل علیہ السلام سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے (خصوصی طور پر) آپ کو دیا ہے دیکھا کہ اس کی مٹی یا اس کی خوشبو (یہ شک ہدبہ شیخ بخاری راوی کو ہوا ہے) تیز مشک کی سی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله هذا الكوثر الخ (یعنی حوض کوثر)

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۷۴۔

تشریح بعض روایت میں ہے ترابہ مسک، اس سے ظاہر ہے کہ طینہ راجح ہے۔ چنانچہ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں لم يشك ابو الوليد انه بالنون وهو المعتمد۔ واللہ اعلم

۶۱۶۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى عَرَفْتُهُمْ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب (میری امت) میں سے کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا پھر وہ میرے قریب سے ہٹا دیئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا نئی چیزیں (معاصی) ایجاد کر لی تھیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الحوض"

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۹۷۴۔ و الحديث اخرجه مسلم في المناقب .

تشریح قوله "ما احدثوا بعدك" اى من المعاصي الموجبة لحرمان الشرب من الحوض. (عمدہ)
علامہ قسطلانی نے بھی بعینہ یہی لکھا ہے "من المعاصي التي هي سبب الحرمان من الشرب من الحوض" (قس)
اس سے صاف ظاہر ہے کہ محروم لوگ بدعتی حضرات ہیں جنھوں نے بہت سی بدعات کو دین سمجھ لیا ہے جیسے قبروں پر پھول چڑھانا، چادریں چڑھانا، تعزیہ بنانا اسی طرح میلاد میں درود و سلام پڑھنے کیلئے قیام کو ضروری قرار دینا وغیرہ من

البدعات اللّٰهم احفظنا من البدع والعصيان .

۶۱۶۱ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُحْقًا بُعْدًا يُقَالُ سَحِيقٌ بَعِيدٌ سَحَقَهُ وَأَسْحَقَهُ أَبْعَدَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَبَطِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّئُونَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا) جو شخص بھی میرے قریب سے گذرے گا وہ اس کا پانی پئے گا اور جو پئے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا، کچھ لوگ میرے پاس ایسے آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچانیں گے پھر میرے درمیان اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی (یعنی میرے سامنے سے ہٹا دیئے جائیں گے) "قال ابو حازم" ابوحازم نے بیان کیا (جب میں یہ حدیث بیان کررہا تھا تو) مجھ سے نعمان بن ابی عیاش نے سنا تو انھوں نے پوچھا کیا اسی طرح آپ نے حضرت سہلؓ سے سنا ہے؟ تو میں نے کہا ہاں پھر انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے یہ حدیث سنی ہے اور وہ اس روایت میں یہ اضافہ کرتے تھے (یعنی آنحضور ﷺ فرمائیں گے) کہ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے لوگ ہیں تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے ہیں کہ آپ کے بعد انھوں نے کیا نئی چیزیں (دین میں) ایجاد کرلی تھیں اس پر میں کہوں گا دور ہو دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد بدل دیا۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا سُحقا بمعنی بُعدا ہے یعنی دور ہونے کے ہیں کہا جاتا ہے سحیق بمعنی بعید ہے (کما فی القرآن المجید اوتھوی به الريح في مكان سحيق (سورہ حج آیت:۳۱) ای فی مکان بعید) سحقه اور اسحقه (مجرد اور مزید دونوں) کے معنی ابعده کے ہیں یعنی اس کو دور کیا۔

"وقال احمد بن شبیب الخ" اور احمد بن شبیب بن سعید حَبَطی نے کہا ہم سے میرے والد (شبیب) نے بیان کیا انھوں نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن میتب سے انھوں نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے پھر وہ حوض سے دور کردیئے جائیں گے تو میں عرض کروں گا یا رب یہ تو میرے اصحاب ہیں ارشاد ہوگا آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی بات پیدا کرلی یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل پیٹھ پھیر کر لوٹ گئے تھے (دین سے پھر گئے تھے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۹۷۴۔

۶۱۶۲﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّئُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَيْلٌ فَيُحَلَّئُونَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | سعید بن میتبؒ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پھر وہ حوض سے ہٹا دیئے جائیں گے تو میں عرض کروں گا اے پروردگار یہ میرے اصحاب ہیں ارشاد ہوگا آپ کو علم نہیں جو نئی بات آپ کے بعد ان لوگوں نے کرلیں یہ لوگ تو پیٹھ پھیر کر الٹے پاؤں (اسلام سے) پھر گئے تھے۔

"وقال شعیب" اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرۃؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (بجائے فُيُحَلَّئُون عنه) فُيُجْلَوْنَ (بسكون الجيم وفتح اللام وسكون الواو من جلاء الوطن یعنی وہ نکال دیئے جائیں گے) روایت کرتے تھے۔

"وقال عُقیل" اور عقیل بن خالد نے زہری سے فَيُحَلَّئُون (بفتح الحاء المهمله واللام المشددة والهمزه) نقل کیا ہے۔ "وقال الزبیدی" اور زبیدی (بضم الزاى وفتح الموحده وكسر الدال المهملة محمد بن الوليد) نے زہری سے انھوں نے محمد بن علی امام باقر سے انھوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے انھوں نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يرد عليّ الحوض"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۷۵۔

تشریح | انهم ارتدوا على ادبارهم القهقرى سے معلوم ہوا کہ حدیث پاک میں مذکورہ افراد سے مراد وہ بدبخت افراد مراد ہیں جو مرتد ہو گئے تھے اور ارتداد ہی پر مرے۔ واللہ اعلم

۶۱۶۳﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اثنار میں کہ میں حوض پر کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت سامنے آئے گی یہاں تک کہ جب میں ان لوگوں کو پہچان لوں گا تو ایک شخص (یعنی فرشتہ) میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور کہے گا کہ ادھر آؤ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں کہوں گا کہاں ان لوگوں کو لے جاؤ گے، کہے گا خدا کی قسم جہنم کی طرف، میں دریافت کروں گا ان کا کیا حال ہے؟ (یعنی ان لوگوں کا کیا جرم ہے کہ انہیں جہنم لے جاؤ گے؟) وہ (فرشتہ) کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے، پھر ایک جماعت سامنے آئے گی یہاں تک کہ جب میں ان لوگوں کو پہچان لوں گا تو ایک شخص (فرشتہ) میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور کہے گا ادھر آؤ، میں کہوں گا ان لوگوں کو کہاں لے جاؤ گے، کہے گا خدا کی قسم جہنم کی طرف میں دریافت کروں گا ان کا کیا حال (یعنی جرم) ہے؟ وہ (فرشتہ) کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے کچھ لوگ نجات پائیں گے مگر بہت تھوڑے جیسے گمشدہ اونٹ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بينا انا قائم" اس لئے اس سے مراد یہ ہے کہ "انا قائم على الحوض"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۷۵۔

تشریح | "بينا انا قائم" یعنی میں حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا جیسا کہ ترجمہ میں مذکور ہو چکا بعض روایت میں بجائے قائم کے نائم ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ میں نے خواب میں دیکھا جو قیامت کے دن ہونے والا ہے۔ "خرج

رجل" اس سے مراد وہ فرشتہ ہے جو ان مجرموں کو جہنم میں لے جانے پر مقرر ہے یہ فرشتہ اس وقت انسان کی صورت میں ہوگا۔ "ھلمّ" اسم فعل بمعنی امر حاضر ہے یعنی تعالوا، آؤ۔ یہ لفظ هَلُمَّ واحد تثنیہ اور جمع سب کے لئے آتا ہے اور یہ ان لوگوں کی لغت پر ہے جو هَلُمّا، هَلُمُّوا، هلمّي نہیں کہتے ہیں بلکہ تثنیہ اور جمع سب کیلئے هلمّ ہی استعمال کرتے ہیں۔

"هَمَلَ" بفتح الهاء والميم ضوال الابل واحدها هامل (قس) یعنی هَمَل گمشدہ اونٹوں کو کہتے ہیں یا وہ اونٹ جو بغیر چرواہے کے رہتا ہے مقصد یہ ہے کہ اس جماعت میں سے بہت تھوڑے لوگ نجات پائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ اس جماعت میں دونوں قسم کے لوگ ہوں گے کفار اور گنہگار مسلمان صرف مسلمان نجات پائیں گے اور کفار ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے جو مرتے دم کفر پر قائم رہے۔

۶۱۶۴ ﴿حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہوگا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۷۵ و مر الحديث ص:۱۵۹، ص:۲۵۳، ياتى ص:۱۰۹۰ مسلم اوّل، ص:۴۴۶۔

تشریح "بين بيتي" بیت سے مراد بیت عائشہؓ ہے جس میں آپ کی قبر شریف ہے چنانچہ ایک روایت میں تصریح ہے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين قبرى ومنبرى روضة من رياض الجنة.

باقی تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم، ص:۳۹۰۔

۶۱۶۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ﴾

ترجمہ حضرت جندب بن عبداللہ بجلیؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور ﷺ فرما رہے تھے کہ میں حوض کوثر پر تم سے پہلے سے موجود ہوں گا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۷۵ والحديث سبق قريبا واخرجه مسلم فى فضائل النبى ﷺ.

۶۱۶۶ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ

ثُمَّ انصرف عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا﴾

ترجمہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور اہل احد (شہداء احد) پر نماز جنازہ کی طرح نماز پڑھی پھر منبر کی طرف واپس آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ (میر سامان) ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے بعد مشرک بن جاؤ گے (یعنی سب کے سب مشرک ہو جاؤ گے) لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں نہ لگ جاؤ (یعنی خزائن دنیا کی لالچ تم پر غالب نہ آجائے اور دنیا کے پیچھے اپنا دین نہ گنوا دو)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "لانظر الى حوضى"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۵ ومر الحديث ص:۱۷۹،ص:۵۰۸۔ فى المغازى ص:۵۷۸،ص:۵۸۵، ص:۹۵۱۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص:۱۲۶ تا ۱۲۹۔

۶۱۶۷﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَانِي قَالَ لَا قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرٰى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ﴾

ترجمہ حضرت حارثہ بن وہبؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا اور آنحضور ﷺ نے حوض کوثر کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ اتنا بڑا ہوگا جتنا کہ مدینہ منورہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے (صنعاء سے مراد صنعاء یمن ہے کما مرّ)

"وزاد ابن ابى عدى الخ" اور ابن ابی عدی نے یہ اضافہ کیا شعبہ کے واسطہ سے انھوں نے معبد بن خالد سے انھوں نے حضرت حارثہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ آپ کا حوض اتنا بڑا ہوگا جتنی مسافت مدینہ طیبہ اور صنعاء کے درمیان ہے اس پر ان سے مستوردؓ نے کہا کیا آپ نے اوانی یعنی برتنوں کے بارے میں نہیں سنا حضرت حارثہؓ نے فرمایا نہیں مستوردؓ نے کہا اس پر اتنے برتن دکھائی دیں گے جیسے آسمان کے تارے (یعنی بے شمار)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۵ والحديث اخرجه مسلم فى فضائل النبى صلى الله عليه وسلم.

۶۱۶۸ ﴿حَدَّثنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلٰى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر تشریف فرما رہوں گا اور دیکھتا رہوں گا جو لوگ تم میں سے میرے پاس آئیں گے اور کچھ لوگوں کو میرے قریب سے پکڑ لیا جائے گا تو میں عرض کروں گا یا رب یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں اس پر کہا جائے گا کیا آپ کو معلوم ہے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کام کیا ہے خدا کی قسم یہ برابر الٹے پاؤں لوٹتے رہے (اسلام سے) ابن ابی ملیکہ (یہ حدیث بیان کرکے) دعا کرتے تھے اللّٰهمّ انا نعوذبك الخ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ اپنے ایڑیوں کے بل پھر جائیں یا اپنے دین کے بارے میں فتنے میں ڈالے جائیں۔

"قال ابو عبد الله" امام بخاریؒ نے کہا آیت کریمہ میں جو ہے على اعقابكم تنكصون (سورہ مومنون:۶۶) اس کے معنی ہیں ترجعون على العَقِب یعنی ایڑیوں کے بل لوٹتے ہیں، پھرتے ہیں۔

تشریح | علامہ قسطلانیؒ لکھتے ہیں: "قال علماء نا كل من ارتد عن دين او احدث فيه مالا يرضاه الله ولم ياذن فيه فهو من المطرودين عن الحوض المبعدين عنه (قس)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۵۔ ويأتى فى الفتن ص:۱۰۴۵۔

❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب القدر

تقدیر کا بیان

تشریح "قدر" بفتح الدال وبسکون الدال دونوں جائز ہیں لیکن راجح بفتح الدال ہے چنانچہ حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں القدر بفتح القاف والمهملة قال. الله تعالىٰ انا كل شیء خلقناه بقَدَر (فتح) یعنی حافظ نے سکون دال کا قول نقل ہی نہیں کیا۔

قدر اور تقدیر کے لغوی معنی ہیں اندازہ، مقدار، اللہ تعالیٰ کا حکم کما فی القرآن الحکیم: "قدل جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا" یعنی اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

مسئلہ تقدیر اصطلاح شرع میں قدر وتقدیر کے معنی ہیں ازلی فیصلہ جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ تقدیر پر ایمان لانا فرض اور جزو ایمان ہے یعنی جو کچھ بھلا، برا، خیر وشر، چھوٹا بڑا دنیا میں ظہور پذیر ہوتا ہے سب کا خالق اللہ رب العالمین ہے جس کو اس نے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے۔ تقدیر کا عقیدہ دلائل قطعیہ سے ثابت ہے عہد نبوی سے لے کر خلفاء راشدین کے عہد تک تقدیر کے مسئلہ میں کسی نے بھی کلام نہیں کیا اور نہ اس فرقہ (قدریہ) کا نام ونشان تھا صحابہ کرامؓ کے آخری دور میں اس کا ظہور ہوا اور انکار تقدیر کی بدعت پیدا ہوئی، جو صحابہ اس وقت بقید حیات تھے مثلاً عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم نے پوری قوت سے اس بدعت کا رد فرمایا اور ان مبتدعین سے بیزاری کا اظہار فرمایا۔

الفرق بین القضاء والقدر حافظ عسقلانیؒ کرمانی سے نقل کرتے ہیں المراد بالقدر حكم الله وقالوا ای العلماء القضاء هو الحكم الكلی الاجمالی فی الازل والقدر جزئيات ذلك الحكم وتفاصيله (فتح ج:۱۱ص:۴۰۶، کرمانی ج:۲۳ص:۷۲) تقدیر ایک سر ہے اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے نہ کسی نبی مرسل کو مطلع کیا ہے نہ ملک مقرب کو (فتح) اسلئے اس میں غور وخوض جائز نہیں مزید کتاب التوحید میں بحث آئے گی انشاء اللہ۔

اس فتنہ کا آغاز عراق سے ہوا اور بصرہ کے ایک یہودی النسل شخص نے اس کی بنیاد ڈالی جس کا نام سوسن یا سیسویہ تھا

پھر اس سے معبد جہنی نے سیکھا اور کچھ اہل بصرہ اس کے مسلک پر چل پڑے اس کی پوری تفصیل مسلم شریف، ص: ۲۷ میں موجود ہے اور اس کا مکمل ترجمہ نصر المنعم ص: ۸۸ میں مذکور ہے حاصل یہ ہے کہ یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبد الرحمٰن نے جب مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرقہ قدریہ یعنی منکرین تقدیر کے متعلق ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے صاف بیزاری و بے تعلقی کا اظہار فرمایا اور قسم کھا کر فرمایا کہ اگر ان میں سے کسی کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس کو فی سبیل اللہ خرچ کردے تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائیں گے جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لائیں احادیث میں اس فرقہ قدریہ کے متعلق وارد ہے القدرية مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم (ابوداؤد ۲/۶۴۴) قدریہ اس امت کے مجوس ہیں اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ میں شرکت نہ کرو۔

۶۱۶۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور آپ ﷺ صادق و مصدوق ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن (نطفہ کی شکل میں) رکھا جاتا ہے پھر اسی کے مثل (چالیس روز) علقہ یعنی بستہ خون پھر اسی کے مثل (چالیس روز) مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیا جاتا ہے اس کی روزی، اس کی موت اور یہ کہ بدبخت ہے یا نیک بخت (لکھ لو) تو خدا کی قسم تم میں سے کوئی شخص یا کوئی آدمی (بالشک من الراوی) دوزخ والوں کے سے کام (عمل) کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتہ (تقدیر) غالب آجاتا ہے اور وہ جنتیوں کا عمل کرنے لگتا ہے اور بہشت میں جاتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص جنت والوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان صرف ایک بالشت یا ایک ہاتھ باقی رہ جاتا ہے تو اس پر اس کا نوشتہ (تقدیر) غالب آجاتا ہے اور دوزخ والوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔

"قال ابو عبداللہ" امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ آدم نے کہا الاّ ذراع یعنی بغیر شک کے بیان کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في معناه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۵ تا ص:۹۷۶۔ ومر الحديث ص:۴۵۶، ص:۴۶۹، یاتی ص:۱۱۱۰۔

۶۱۷۰ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رَحِم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے (جو سارا حال بیان کرتا ہے) وہ کہتا ہے اے رب ابھی نطفہ۔ ہے اے رب اب علقہ ہے اے رب اب مضغہ ہے پس جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش پوری کرے تو فرشتہ پوچھتا ہے اے رب مذکر ہوگا یا مؤنث (لڑکا ہوگا یا لڑکی) بدبخت ہے یا نیک بخت؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ چنانچہ اسی طرح ساری تفصیلات لکھ دی جاتی ہیں جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في معناه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۶ مر الحديث ص:۴۶، ص:۴۶۹۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص:۲۹۱۔

﴿بابٌ [۳۴۹۲] جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ﴾

وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ.

اللہ کے علم (تقدیر) کے مطابق قلم خشک ہو چکا (یعنی لکھا جا چکا) ہے

"وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ جاثیہ:۲۳) اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ کر دیا علم کے مطابق (یعنی اللہ کو علم تھا اللہ خوب جانتا تھا کہ اس کی استعداد خراب ہے اور اس قابل ہے کہ سیدھی راہ سے ادھر ادھر بھٹکتا پھرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ وہ بدبخت علم رکھنے کے باوجود اور سمجھنے بوجھنے کے بعد گمراہ ہوا)۔

"وقال ابو هريرةؓ الخ" اور حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو کچھ تجھ کو ملنے والا ہے، جو کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا ہے قلم لکھ کر خشک ہو چکا۔

"قال ابن عباسؓ" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورہ مومنون میں جو ہے: "وهم لها سابقون" کے معنی ہیں سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ یعنی سعادت نیک بختی پہلے ہی ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

۶۱۷۱ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الرِّشْكُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ﴾

ترجمہ حضرت عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص (یعنی خود عمران بن حصینؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے (پہچانے جا چکے ہیں اللہ کے علم میں دونوں الگ الگ ہو چکے ہیں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں انھوں نے عرض کیا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں (یعنی بے فائدہ محنت ومشقت اٹھاتے ہیں جو تقدیر میں ہوگا وہ ہوگا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کیلئے پیدا کیا گیا ہے یا فرمایا اسی عمل کی توفیق دی جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ جس کی تقدیر میں بہشت ہے اسے بہشتی اعمال کی توفیق دی جاتی ہے اور جس کی تقدیر میں دوزخ ہے اسے دوزخی اعمال کی توفیق دی جاتی ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۷۶ یاتی ص: ۱۱۲۷ مختصرا۔

تشریح یہ طے ہو چکا ہے کون جنتی ہے اور کون دوزخی پھر اسی کے مطابق وہ عمل کرتا ہے۔

﴿بَابٌ ۳۴۹۳ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ﴾

اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ آئندہ کیا عمل کریں گے

۶۱۷۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال

کیا گیا (کہ وہ کہاں جائیں گے جنت میں یا جہنم میں؟) آنحضورﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ وہ اگر زندہ رہتے اور بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے؟ تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ان کا فیصلہ کرے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۶۔ مر الحديث ص:۱۸۵۔ اخرجه مسلم فى القدر واخرجه ابوداؤد فى السنة والنسائى فى الجنائز.

تشریح | احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین کی نابالغ اولاد کے بارے میں توقف کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ بڑے ہونے پر مسلمان ہوتے یا نہیں چنانچہ امام احمدؒ اور اسحاقؒ وغیرہ توقف ہی کے قائل ہیں کیونکہ تقدیر سر من اسرار اللہ ہے کس کی تقدیر میں کیا ہے جنت یا دوزخ؟ واللہ اعلم۔

۶۱۷۳﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپﷺ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۶ ومر الحديث ص:۱۸۵۔

۶۱۷۴﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اپنی پیدائشی فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتے ہیں پھر اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں جیسا کہ جانوروں کے بچے (صحیح سالم) پیدا ہوتے ہیں کیا تم ان میں کوئی کن کٹا پاتے ہو یہاں تک کہ تم لوگ اس کا کان کاٹ دیتے ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہﷺ اس بچہ کے متعلق کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں مرجائے فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین. یعنی اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر کیا عمل کرتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۶ مر الحديث ص:۱۸۱، ص:۱۸۵، ص:۷۰۴۔

تشریح | نصر الباری جدل پنجم ص:۴۸ کا ضرور مطالعہ کیجئے کیونکہ اولاد مشرکین کا مسئلہ معرکۃ الآراء مسائل میں سے ہے اور ائمہ کے اقوال بھی مختلف ہیں۔

باب ۳۴۹۴

ای هذا بابٌ فی قوله تعالٰی: وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا (سورۂ احزاب:۳۸)

اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے

(یعنی پہلے سے تجویز کیا ہوا ہوتا ہے تقدیر میں جو لکھدیا ہے وہ ہو کر رہے گا اس سے بچنا ممکن نہیں)

۶۱۷۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی کسی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ شوہر سے نہ کرے کہ اس کے گھر کو اپنے ہی لئے مخصوص کرلے بلکہ (اس کی موجودگی میں) نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے حصہ (تقدیر) میں ہے۔ (یعنی کوئی عورت کسی مرد کو کہے کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دیدو تو میں تم سے نکاح کرلوں گی ظاہر ہے کہ یہ ناجائز وحرام ہے)

(۲) بعض حضرات نے اس کی یہ صورت بتائی ہے کہ ایک شخص کے پاس دو بیویاں ہیں اس میں سے ایک خاوند سے کہے کہ اس کو یعنی اپنی بیوی میری سوکن کو طلاق دیدو، یہ صورت بھی ناجائز وحرام ہے والاول اولیٰ۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله فان لها ما قدّر لها ای من الرزق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۶ و مر الحديث ص:۲۸۷، ص:۷۷۶۔

۶۱۷۶ ﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطَى كُلٌّ

بِأَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ﴾

ترجمہ | حضرت اُسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضور ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی (حضرت زینبؓ) کا ایک پیغامبر آیا اس وقت آنحضور ﷺ کے پاس حضرت سعد بن عبادہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم موجود تھے، اس پیغامبر نے کہا ان کا بچہ نزع کے عالم میں ہے تو آنحضور ﷺ نے کہلا بھیجا کہ اللہ ہی کا ہے جو وہ لے اور اللہ ہی کا ہے جو وہ عنایت فرمائے اس لئے صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كل باجل من الامر المقدر".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۶ مر الحديث ص:۱۷۱، ص:۸۴۴ ياتى ص:۹۸۴ تا ص:۹۸۵، ص:۱۰۹۷، ص:۱۱۰۹۔

۶۱۷۷﴿حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم قیدی عورتوں (باندیوں) سے صحبت کرتے ہیں اور مال سے محبت رکھتے ہیں آپ عزل کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟

(مطلب یہ ہے کہ ہم عزل نہ کریں تو باندی کے ام ولد ہونے کا خطرہ ہے اور ہم کو مال سے محبت ہے یعنی ہم اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت لینا چاہتے ہیں اس لئے عزل کرنا چاہتے ہیں تا کہ باندی کو حمل نہ ہو تو آپ کیا فرماتے ہیں؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو؟ (یعنی تم عزل کرتے ہو؟) نہیں تم پر کوئی قباحت نہیں اگر تم ایسا نہ کرو کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔ (تمہارا عزل کرنا عبث ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۶ تا ص:۹۷۷۔ والحديث ص:۲۹۷، ص:۳۴۵ في المغازي ص:۵۹۳، ص:۷۸۴۔ ياتى ص:۱۱۰۱۔

تشریح | عزل کا حکم مفصل مذکور ہو چکا ہے عزل کی تفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص:۱۹۹۔

۶۱۷۸ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ایک خطبہ سنایا جس میں کسی ایسی چیز کا ذکر نہیں چھوڑا جو قیامت قائم ہونے تک ہونے والی تھی مگر آپ ﷺ نے ان سب کا تذکرہ فرمایا اب جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا اگر میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول گیا تھا تو میں پہچان لیتا ہوں جیسے غائب شخص کو جب دیکھتا ہے تو اس کو پہچان لیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ماترك فيها شيئا اى من الامور المقدرة من الكائنات.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۷ واخرجه مسلم وابوداود فى الفتن.

تشریح فاعرِفُ ما يعرف الرجل اذا غاب عنه فرآهُ فعرفه .

اس کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض باتیں خطبہ کی ایسی تھیں جسے میں بھول گیا تھا جب وہ ظاہر ہوتیں تو میں اس خطبہ کا مفہوم جان لیتا یعنی مجھے وہ بات یاد آجاتی جیسے غائب انسان کو دیکھ کر پہچان لیا جاتا ہے، واللہ اعلم۔

۶۱۷۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ﴾

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم کے ساتھ بیٹھے تھے اور آنحضور ﷺ کے ساتھ (یعنی آپ کے ہاتھ میں) ایک لکڑی (چھڑی) تھی آپ ﷺ اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے اور (اسی دوران) آپ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں نہ لکھا جاچکا ہو ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر کیوں نہیں ہم اپنے نوشتہ پر (لکھے ہوئے تقدیر پر) بھروسہ کرلیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم عمل کرتے رہو ہر ایک کو وہی آسان کیا جائے گا، اس عمل کی توفیق ملے گی جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی فَأَمَّا مَنْ اعطى وَاتَّقَى الايه.

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "الا نتّكِلُ الى آخره لان معناه نعتمد على ما قدره الله فى الازل ونترك العمل .

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۷ مر الحديث ص: ۱۸۲، ص: ۷۳۷، ص: ۷۳۸، ص: ۷۳۸، ص: ۹۱۸ ياتى ص: ۱۱۲۷۔

تشريح | قال لا — اى لا تتركوا العمل بل اعملوا امتثالا لامر المولى وعبودية له ولقوله تعالى وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون.

"فكُلُّ مُيَسّر" بفتح السين المشددة زاد فى رواية شعبة عن الاعمش السابقة فى سورة الليل لما خلق له ثم قرأ فاما من اعطى واتقى (الليل) (قس)

﴿باب﴾ ۳۴۹۵

اى هذا بابٌ بالتنوين يذكر فيه "العمل بالخواتيم جمع خاتمة

یعنی اعمال میں خاتمہ یعنی عند الموت کا اعتبار ہے

۶۱۸۰﴿حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِى الإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِى تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلٰى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر (یعنی فتح خیبر کے وقت) حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے متعلق جو آپ ﷺ کے ساتھ تھا اور خود کو مسلمان کہتا تھا (لیکن وہ منافق تھا) فرمایا ھذا من اھل النار یعنی یہ شخص اہل دوزخ میں سے ہے پھر جب جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے بہت جم کے لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زخمی ہوگیا اور زخم سخت گہرا لگا (کہ وہ حرکت کے قابل نہ رہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے جس شخص کو فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے وہ تو اللہ کے راستہ میں بہت جم کر لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہوگیا اب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ سن لو کہ وہ جہنمی ہے قریب تھا کہ بعض مسلمان شبہ میں مبتلا ہوجاتے (کہ آنحضور ﷺ نے ایسے بہادر غازی کے بارے میں کیسے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے) اسی اثنا میں کہ وہ (قزمان) زخم پر تھا اس نے زخم کی تکلیف محسوس کی تو اپنے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھا کر ترکش سے ایک تیر نکالا اور اس تیر سے اپنے آپ کو ذبح کرلیا پھر بہت سے مسلمان دوڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد سچ کر دکھایا کہ اس شخص (قزمان) نے اپنے آپ کو ذبح کر کے خودکشی کرلی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اٹھو اور اعلان کردو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ (کبھی) اس دین کی فاجر انسان سے مدد کرالیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الرجل المذكور فيه ختم عمله بالسوء وانما العمل بالخاتمة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۷ مر الحديث ص:۴۳۰ وفي المغازي ص:۶۰۴۔

تشریح اشکال یہ ہوتا ہے کہ خودکشی بلاشبہ حرام ہے مگر حرام کے ارتکاب سے جہنمی ہونا لازم نہیں؟ جواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص:۲۷۲۔

۶۱۸۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى

ذٰلِكَ فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص (قزمان نام) سب مسلمانوں سے زیادہ قائم مقامی اور کفایت کے لائق تھا (یعنی مسلمانوں کے بڑا کام آرہا تھا) اس غزوہ میں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور فرمایا جو شخص کسی دوزخی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے (یہ سن کر) ایک مسلمان (اکثم بن ابی الجون الخزاعی) اس کے پیچھے لگا (ساتھ ساتھ چلا) اور وہ (قزمان) مشرکوں (یہودیوں) پر سخت حملہ کر رہا تھا یہاں تک کہ زخمی ہوگیا اور جلدی سے مرنا چاہا (چنانچہ اس نے اپنی تلوار زمین میں گاڑ دی) اور اپنے تلوار کی نوک (دھار) اپنے سینے کے مقابل کر کے اس پر گر پڑا (یعنی خوب زور ڈالا) یہاں تک کہ تلوار مونڈھوں کے درمیان باہر نکل آئی (اور مر گیا) اور وہ شخص (جو قزمان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا یعنی اکثمؓ) دوڑتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اشهد انك رسول الله (یعنی شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا بات کیا ہے؟ ان صاحب نے کہا آپ ﷺ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ جو شخص کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے حالانکہ وہ (قزمان) مسلمانوں کی طرف سے بڑا کام آرہا تھا بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا میں نے سمجھا کہ وہ اس حالت میں (دوزخی ہوکر) نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہوگیا تو جلدی مرنا چاہا اور خودکشی کرلی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور دوسرا جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے بلاشبہ عمل کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث .

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۷۸ مر الحديث ص:۴۰۶، ص:۶۰۴، ص:۶۰۵، ص:۹۶۱۔

﴿بَابُ (۳۴۹۶) اِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ اِلَى الْقَدَرِ﴾

نذر (منت) کا بندہ کو تقدیر کی طرف ڈال دینا

(یعنی نذر سے تقدیر کا نوشتہ نہیں بدلتا ہے بلکہ ہوگا وہی جو تقدیر میں ہے)

۶۱۸۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا

يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے (نهی تنزيه لا تحريم) اور فرمایا کہ یہ (نذر) تقدیر کو نہیں بدلتی ہے ہاں بخیل سے اس کا مال نکلوالیتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النذر يلقى العبد الى القدر و لا يرد شيئا.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۹۷۸۔ یاتی ص: ۹۹۰۔ ومسلم و ابوداود و النسائی فی النذور و ابن ماجه فی الکفارات.

سوال: مسلم شریف کی روایت ہے کہ نذر نہ مانا کرو اسلئے کہ نذر سے تقدیر نہیں بدلتی حالانکہ نذر عندالحصول پورا کرنا واجب ہے؟

جواب: نذر و منت وہ منہی عنہ ہے جو اس اعتقاد سے ہو کہ نذر سے تقدیر بدل جائے گی جیسا کہ بعض جہلا سمجھتے ہیں اور اس خیال سے نذریں مانتے ہیں۔

لیکن وہ نذر ممنوع و منہی عنہ نہیں ہے جب اس اعتقاد سے ہو کہ نافع و ضار اللہ تعالیٰ ہی ہے نذر صرف بطور وسیلہ ہے اس نذر کا عندالحصول پورا کرنا لازم ہے اور یہ مکروہ نہیں، واللہ اعلم۔

۶۱۸۳﴿حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر و منت انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی ہے جو اس کی تقدیر میں نہ ہو لیکن تقدیر اس کو نذر کی طرف لے جاتی ہے اور میں نے اس کیلئے منت مقرر کردی ہے کہ اس کے ذریعہ بخیل سے کچھ نکلوالیتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "لکن یلقیه القدر ای الی النذر".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۹۷۸۔

تشریح معلوم ہوا کہ قضاء مبرم میں نذر سے کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا البتہ نذر بھی اس کے تقدیر میں ہوتی ہے تقدیر ہی اس کو نذر کی طرف لے جاتی ہے کہ کچھ تو بخالت دور ہو۔

﴿بَابُ (۳۴۹۷) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾

بابُ بغير تنوين للاضافة الى قوله لا حَولَ وَلَا قُوةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وقال فی الفتح بالتنوين . ومعنى

لاحول لا تحویل للعبد فی معصیة الله الا بعصمة الله ولا قوة له علی طاعة الله الا بتوفیق الله (عمده)

۶۱۸۴ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَاللهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾

ترجمہ ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس الاشعریؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ (غزوہ خیبر) میں تھے جب ہم کسی ٹیلے پر چڑھتے یا بلندی پر پہنچتے یا کسی نشیب میں اترتے تو بلند آواز سے تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب آئے اور فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر رحم کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غیر موجود کو نہیں پکارتے ہو بلکہ اس ذات کو پکارتے ہو جو سمیع و بصیر ہے (جو بہت زیادہ سننے والا اور بڑا دیکھنے والا ہے) پھر فرمایا اے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ ؓ) کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ سکھادوں؟ جو جنت کے خزانوں میں سے ہے وہ کلمہ یہ ہے لا حول ولا قوة الا باللہ.

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۸ ومر الحديث ص:۴۲۰ فی المغازی ص:۶۰۵، وص:۹۴۴، وص:۹۶۸۔ یاتی ص:۱۰۹۹۔

تشریح مزید تفسیر کیلئے مطالعہ کیجئے جلد ہشتم نصر الباری، ص:۲۷۳۔

۳۴۹۸ ﴿بَابٌ اَلْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللهُ﴾

ای هذا بابٌ بالتنوين يذكر فيه قوله صلى الله عليه وسلم المعصوم من عصم الله عَاصِمٌ مَانِعٌ قَالَ مجاهِدٌ سَدًّا عَنِ الحَقِّ يَتَرَدَّدُوْنَ فِي الضَّلَالَةِ دَسَّاهَا أَغْوَاهَا

معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے

عاصمٌ بمعنی مانع یعنی روکنے والا، اشارہ ہے آیت کریمہ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللهِ (سورہ ہود:۴۳) کی طرف۔ "قال مجاهد" مجاہدؒ نے کہا سَدًّا عنِ الحقِ کے معنی ہیں وہ گمراہی میں بھٹکتے پھرتے ہیں اشارہ ہے آیت کریمہ

"وجعلنا مِنۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا الخ" (سورہ یٰسین آیت:۹) کی طرف۔ ہم نے حق بات ماننے سے ان پر آڑ کر دی ہے وہ گمراہی میں بھٹکتے پھرتے ہیں الخ۔

"دَسّٰها اغواها" دَسّٰها کے معنی ہیں اس کو گمراہ کیا اشارہ ہے آیت کریمہ وقد خاب من دَسّٰها (سورہ شمس آیت:۱۰) کی طرف۔

۶۱۸۵﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو بھی خلیفہ بنایا جاتا ہے (حاکم ہوتا ہے) اس کے اندرونی دو کارگذار ہوتے ہیں (یعنی اس کے اندر دو طرح کی قوتیں کام کرتی ہیں) ایک اس کو بھلائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر ابھارتا ہے اور ایک اس کو برائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر اس کو ابھارتا ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۸ ياتي الحديث في الاحكام ص:۱۰۶۸۔اخرجه النسائي في البيعة والسير.

تشریح "بطانة" کے لغوی معنی کپڑے کے استر کے ہیں اور یہاں مراد مخصوص مشیر کار و اندرونی قوت کے ہیں۔

۳۴۹۹ باب وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (الانبیاء:۹۵)...

... أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ، وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحِرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَجَبَ.

اى بابٌ فى قوله تعالىٰ وحرامٌ الخ وفى رواية ابى ذر و حِرْمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ الخ وهى قراءة ابى بكر وحمزة والكسائى والقراء تان مشهورتان فقرأ اهل الحجاز والبصرة والشام حَرامٌ بفتح الحاء وقرأ اهل الكوفة. وحِرْمٌ بسكر الحاء وسكون الراء.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان:

حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں

یا اس طرح ترجمہ کیا جائے حرام ہے یعنی مقرر ہو چکا اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا بلا شبہ وہ لوٹ نہیں سکیں گے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حِرْمٌ حبشی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی وَجَبَ کے ہیں یعنی یہ بات ان پر لازم ہو چکی

مقرر ہو چکی کہ وہ نہیں لوٹ سکیں گے۔ اور ارشاد الٰہی: اَنَّهُ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ (سورہ ہود:۳۶) اب تیری قوم میں سے ایمان نہیں لائیں گے مگر جو ایمان لا چکے۔

ارشاد خداوندی: وَلَا يَلِدُوا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (سورہ نوح:۲۷) اور یہ بدکردار ناشکری کے سوا نہیں جنیں گے۔

۶۱۸۶ ﴿حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ (لمم کا لفظ جو قرآن میں آیا ہے) میں لمم کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی بات نہیں پاتا جو ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر (انسان کی تقدیر میں) زنا کا جو حصہ لکھ دیا ہے وہ اس کو لامحالہ پائے گا (مبتلا ہوگا تقدیر کا لکھا پورا ہوگا) پس آنکھ کی زنا دیکھنا ہے اور زبان کی زنا (فحش و شہوت کی) گفتگو کرنا ہے اور نفس آرزو کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ کبھی اس کی تصدیق کرتی ہے۔ (اگر زنا کرلیا) یا اسے جھٹلا دیتی ہے (اگر خدا کے خوف سے باز رہا)

"وقال شبابة الخ" اور شبابہ نے کہا ہم سے ورقاء نے بیان کیا انھوں نے ابن طاؤس سے انھوں نے طاؤس سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من جهة ان الزنا ودواعيه مكتوبة مقدرة على العبد غير خارجة عن سابق القدر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۸۔

﴿بَابٌ ۳۵۰۰ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ (الاسراء آیت:۶۰)﴾

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم نے (شب معراج میں) جو دکھاوا (تماشا) آپ کو دکھلایا تھا وہ لوگوں کیلئے ایک فتنہ تھا (کہ کچھ نومسلم واقعہ معراج کا انکار کرکے مرتد ہوگئے)

تشریح اس کے متعلق حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد ہے: رؤيا عين اريها رسول الله صلى الله عليه وسلم، يعني

یہ عجیب وغریب عین نظارہ کے معنی میں ہے نہ کہ بمعنی خواب، اور خواب ونظارہ میں قدر مشترک یہ ہے کہ خارق عادت چیز کو بھی خاص رائی اور کوئی نہیں دیکھتا جس طرح رؤیا (خواب) کو بھی صرف صاحب خواب دیکھتا ہے اسلئے عجیب عین نظارہ کو اگر چہ وہ بحالت بیداری ہی ہو رؤیا سے تعبیر کر دیتے ہیں اور اس پر قرینہ لفظ فتنۃً ہے کہ یہ واقعہ عجیبہ ذریعہ آزمائش تھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں پر جانے اور پھر صبح سے پہلے پہلے واپس آنے کا ذکر فرمایا تو بہت سے نومسلم جن میں ابھی ایمان راسخ نہ ہوا تھا اس واقعہ کی تکذیب کر کے مرتد ہو گئے۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ واقعہ آنحضور ﷺ نے بحالت بیداری کا بیان فرمایا ورنہ لوگوں کے مرتد ہو جانے کی کوئی وجہ نہ تھی کیونکہ روحانی سیر وانکشافات کے رنگ میں آپ ﷺ کے دعاوی ابتدار بعثت سے ہی تھے معراج روحانی ومنامی کا دعویٰ لوگوں کیلئے کوئی حیرت وتعجب خیز نہ تھا جو ارتداد کا باعث بنتا۔ معراج کی تاریخ وتفصیل کیلئے بہت سی کتابیں ورسائل شائع ہو چکے، مختصر طور پر نصر الباری جلد نہم ص: ۳۵۱ کا مطالعہ کیجئے۔

۶۱۸۷﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ الایۃ کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس آیت میں رُؤیا سے آنکھ سے دیکھنا مراد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں دکھایا گیا تھا جب آپ ﷺ کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ قرآن مجید میں الشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ سے مراد زقوم کا درخت ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: قال ابن التين وجه دخول هذا الحديث في كتاب القدر الاشارة الى ان الله تعالىٰ قدر المشركين التكذيب لرؤيا نبيه الصادق یعنی اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی تقدیر میں یہ بات لکھ دی ہے کہ واقعہ معراج کی تکذیب کریں گے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۷۸ تا ص: ۹۷۹۔ مر الحديث ص: ۵۵۰۔ في التفسير ص: ۶۸۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم، ص: ۳۶۶۔

﴿بَابٌ ۳۵۰۱ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسٰى عِنْدَ اللّٰهِ﴾

اى هذا بابٌ بالتنوين يذكر فيه "تحاجّ" بفتح الفوقية والمهملة وتشديد الجيم

واصله تحاجج بجيمين ادغمت اولاهما فی الاخری، آدم وموسیٰ عليهما السلام عند الله تعالیٰ والعندية للاختصاص والتشريف لا عندية مكان كما لا يخفی.

یعنی یہ باب اس بات کے بیان میں ہے کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مباحثہ کیا

۶۱۸۸ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ لَهُ مُوسٰى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى ثَلَاثًا قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ! حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا اے آدم آپ ہمارے جدامجد ہیں آپ ہی نے ہم سب کو محروم کیا اور جنت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے موسیٰ اللہ نے آپ کو اپنے کلام سے مشرف کرنے کیلئے منتخب فرمایا اور تمہارے لئے (توراۃ کی تختیاں) اپنے ہاتھ سے لکھیں کیا تم ایسے کام پر مجھے ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے، حضرت آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے آنحضور ﷺ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا۔ سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سابق کی طرح بیان کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۹ مر الحديث ص:۴۸۴،ص:۶۹۲،ص:۶۹۳، یاتی ص:۱۱۱۹۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ بحث آدم علیہ السلام سے کہاں ہوئی؟ مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم، ص:۴۱۸۔

۳۵۰۲ ﴿بَابٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللّٰهُ﴾ ای هذا بابٌ بالتنوين

جسے اللہ دے اسے کوئی روکنے والا نہیں

۶۱۸۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهٰذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ﴾

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے مولیٰ (اور منشی) ورّاد نے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کو لکھا کہ تم میرے پاس نبی اکرم ﷺ کی وہ دعا لکھ کر بھیجو جو تم نے آنحضور ﷺ کو (فرض) نماز کے بعد پڑھتے سنی ہے چنانچہ مغیرہؓ نے (جواب میں) مجھ سے لکھوایا مغیرہؓ نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے لا الٰہ الا اللّٰہ الخ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک دے کوئی اسے دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت تیرے سامنے کوئی نفع نہ پہنچا سکے گی۔

اور ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھ کو عبدہ نے خبر دی کہ ورّاد نے ان سے یہ بیان کیا کہ پھر میں معاویہؓ کے پاس گیا تو میں نے سنا آپ لوگوں کو اس دعا کا حکم دے رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۷۹ مر الحديث ص: ۱۱۶ تا ص: ۱۱۷، ص: ۹۳۷، ص: ۹۵۸۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم، ص: ۴۷۔

۳۵۰۳ ﴿بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

جو بدبختی کے گڑھے اور سوء خاتمہ سے اللہ سے پناہ مانگے

"وقوله تعالیٰ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے میں صبح کے مالک کی پناہ چاہتا ہوں مخلوق کے شر سے (شیطان کے شر سے)

۶۱۹۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) بلا آزمائش کی شدت اور بدبختی کی پستی اور تقدیر کی خرابی اور دشمنوں کی ہنسی سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۹ ومر الحديث ص:۹۳۹۔

﴿باب يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ﴾ ۳۵۰۴

اى هذا بابٌ بالتنوين فى قوله تعالىٰ (الانفال:۲۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آڑ بن جایا کرتا ہے آدمی کے اور اسکے قلب کے درمیان میں دوطریق سے ایک طریق یہ کہ مومن کے قلب میں طاعت کی برکت سے کفر و معصیت کو نہیں آنے دیتا دوسرا طریق یہ کہ کافر کے قلب میں مخالفت کی نحوست سے ایمان وطاعت کو نہیں آنے دیتا۔

عن ابن عباس والضحاك يحول بين المرء الكافر وطاعته ويحول بين المطيع ومعصيته فالسعيد من اسعده الله والشقى من اضله الله والقلوب بيد الله يقلبها كيف يشاء (قس)

۶۱۹۱ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم کھایا کرتے تھے کہ نہیں، دلوں کے پھیرنے والے کی قسم۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان معنى مقلب القلوب تقليبه قلب عبده عن ايثار الايمان الى ايثار الكفر وعكسه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۷۹ وياتى ص:۹۸۱، ص:۱۰۹۹۔ واخرجه الترمذى فى الايمان وابن ماجه فى الكفارات.

تشریح قوله كثيرا نصب على انه صفة لمصدر محذوف تقديره يحلف حلفا كثيرا مما كان يريد ان يحلف به من الفاظ الحلف.

قوله لا فيه حذف نحو لا افعل اولا اترك (عمده)

۶۱۹۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِابْنِ صَيَّادٍ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا میں نے تیرے (آزمانے کیلئے) دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے (بتاؤ کیا ہے؟) (آپ ﷺ نے سورہ دخان کی اس آیت کا تصور کیا فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین) ابن صیاد نے کہا وہ دُخ ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا دور ہو تو اپنی بساط سے ہرگز نہ بڑھ پائے گا حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تو اس کو مار ہی نہیں سکے گا اور اگر یہ وہ (دجال) نہیں ہے تو اس کے قتل میں تیرے لئے کوئی خیر نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ان يكن هو الى آخره" (عمده) یعنی اگر وہ دجال ہے تب تو تو اس کو قتل ہی نہ کر سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر یوں لکھ دی ہے کہ دجال قیامت کے قریب نکلے گا لوگوں کو گمراہ کرے گا اس کی تقدیر کے خلاف تو نہیں کر سکتا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۹ مر الحديث ص:۱۸۰، ص:۴۲۹، ص:۹۱۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم، ص:۲۴۔

﴿بَابٌ ۳۵۰۵ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا﴾

قَضٰى قَالَ مُجَاهِدٌ بِفَاتِنِينَ بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ قَدَّرَ فَهَدَى قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا.

اى هذا بابٌ (بالتنوين) فى قوله تعالىٰ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا الايه (التوبہ:۵۱)

آپ فرما دیجئے کہ ہمیں کوئی حادثہ ہرگز نہیں پیش آسکتا ہے مگر وہی جو اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھ دیا ہے

"قال مجاهد" بفاتنين بمعنى مُضِلِّين ہے یعنی سورہ صافات آیت ۱۶۲ میں جو آیا ہے: مَآ اَنْتُمْ عليه بفاتنين کے اندر فاتنین کے معنی ہیں گمراہ کرنے والا مطلب یہ ہے کہ تم سب مل کر بھی کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے ہو گمراہ وہی ہو سکتا ہے جس کی قسمت میں اللہ نے دوزخی لکھ دیا ہے۔

"قدر فهدى" کی تفسیر امام مجاہدؒ نے یہ کی بدبختی اور خوش بختی مقدر کر دی اور جانوروں کو ان کی چراگاہوں کا راستہ دکھایا۔

۶۱۹۳ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا اسے بھیجتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کیلئے رحمت بنا دیا (کہ شہید کا ثواب پاتا ہے) کوئی بھی بندہ کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہو اور وہ بندہ اس شہر میں ٹھہرا رہتا ہے اور اس شہر سے باہر نہیں نکلتا ہے صبر کئے ہوئے اجر و ثواب کا امیدوار ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے مانند ثواب ملے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۷۹ و مر الحديث ص: ۴۹۴، ص: ۸۵۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۵۵۳ کی تشریح۔

﴿باب ۳۵۰۶ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾

ای هذا بابٌ بالتنوين

لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ میں اضافت کے ساتھ ای هذا بابُ قوله تعالى الخ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ (الاعراف: ۴۳)

ہم ہدایت پانے والے نہیں تھے اگر اللہ نے ہمیں ہدایت نہ کی ہوتی

لَوْ أَنَّ اللّٰهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (الزمر: ۵۷)

اگر اللہ مجھ کو ہدایت کرتا تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا

تشریح ان آیات کو لاکر امام بخاریؒ نے معتزلہ اور قدریہ کے مذہب کا رد کیا ہے کیونکہ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

۶۱۹۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا﴾

ترجمہ | حضرت برار بن عازبؓ نے بیان کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خندق کے موقعہ پر دیکھا کہ آپ بذات خود بھی ہمارے ساتھ مٹی ڈھو رہے تھے اور آپ ﷺ پڑھتے تھے "واللہ اگر اللہ نہ ہوتا (اللہ کی توفیق نہ ہوتی) تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے اب اے اللہ ہم پر سکون (قلبی اطمینان) نازل فرما، اگر (دشمن سے) ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھئے اور دشمنوں نے ہم پر زیادتی کی ہے (ظلم کیا ہے) جب وہ فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والله لولا الله ما اهتدينا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۷۹ تا ص:۹۸۰ مر الحديث ص:۳۹۸، ص:۴۲۵، في المغازي ص:۵۸۹، باقی ص:۱۰۴۷۔

تشریح | نصر الباری جلد ہشتم غزوہ خندق کا مطالعہ کیجئے۔

تمت بالخیر

(الحمد للہ گیارہویں جلد مکمل ہوئی)

❁ ❁ ❁

فہرست مضامین نصر الباری جلد یازدہم

كتاب اللباس ۳
- باب قول الله تعالى: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الخ ۳
- تحقیق وتشریح ۴
- بابٌ مَنْ جَرَّ إزارَهُ من غير خُيلاءَ ۴
- تشریح ۴
- بابُ التشمير فى الثياب ۵
- تحقیق وتشریح ۵
- بابٌ مَا اسفل من الكعبين فهو فى النار ۶
- تشریح ۶
- بابُ من جرَّ ثوبه من الخيلاء ۷
- تحقیق وتشریح ۷
- تشریح ۹
- بابُ الازار المهدّب ۱۰
- بابُ الأردية ۱۱
- بابُ لبس القميص ۱۲
- بابُ جيب القميص من عند الصدر وغيره ۱۴
- بابُ من لبس جُبّة ضيّقة الكمّين فى السفر ۱۵
- بابُ لُبس جُبّة الصّوف فى الغزو ۱۶
- بابُ القُباء وَفرّوجِ حرير وهو القباء الخ ۱۷
- بابُ البَرَانِس ۱۸
- بابُ السّراويل ۱۹
- تشریح ۱۹
- بابٌ فى العَمائم ۲۰
- بابُ التقنع ۲۱
- بابُ المِغفر ۲۳
- اشکال وجواب ۲۴
- دخول مکہ کے لئے احرام ۲۴
- بابُ البُرودِ والحِبَرةِ والشمْلَةِ ۲۴
- تحقیق الفاظ ۲۴
- بابُ الأكسية والخَمائصِ ۲۷
- بابُ اشتمالِ الصَمّاء ۲۹
- بابُ الاحتباء فى ثوبٍ واحدٍ ۳۱
- بابُ الخميصة السوداء ۳۲
- تشریح ۳۳
- بابُ ثيابِ الخُضْرِ ۳۳
- مختصر تشریح ۳۴
- بابُ الثّياب البِيض ۳۵
- تشریح ۳۶
- بابُ لُبسِ الحريرِ وإفتراشه للرجال الخ ۳۶
- تشریح ۳۷
- عمران بن حطان ۴۱
- بابُ مَسِّ الحرير مِن غير لُبسٍ ۴۱
- بابُ افتراشِ الحرير ۴۲
- بابُ لُبس القَسّيِّ ۴۲
- بابُ ما يُرَخّصُ للرِّجالِ من الحرير للحِكّةِ ۴۳
- بابُ الحرير للنساء ۴۴
- ازالۂ شبہات ۴۵
- بابُ ما كانَ النّبيُّ ﷺ يتجوّز من اللباسِ والبُسطِ ۴۵
- بابُ مَا يُدعٰى لمن لبس ثوبًا جديدًا ۴۸
- بابُ النهي عن التزعفر للرجال ۴۹

- بابُ الثوب المزعفر ۴۹
- بابُ الثوب الأحمر ۵۰
- بابُ الميثرةِ الحمراء ۵۰
- تشریح ۵۱
- بابُ النّعال السِّبتيّةِ وغيرها ۵۱
- بابٌ يبدأ بالنعل اليمنى ۵۳
- بابٌ يُنزع نعله اليسرىٰ ۵۴
- تشریح ۵۴
- بابٌ لا يمشى فى نعلٍ واحدٍ ۵۵
- تشریح ۵۵
- بابٌ قبالانِ فى نعلٍ وَمَن رَأى قبالًا الخ ۵۵
- بابُ القبّةِ الحمراء مِن أدمٍ ۵۶
- بابُ الجلوس علىٰ الحصير ونحوه ۵۷
- بابُ المزرَّرِ بالذهبِ ۵۸
- تشریح ۵۹
- بابُ خواتيم الذهبِ ۵۹
- تشریح ۶۰
- بابُ خاتَم الفضّةِ ۶۰
- بابٌ: بلا ترجمہ ۶۱
- تشریح ۶۲
- بابُ فصّ الخاتم ۶۳
- بابُ خاتَم الحديد ۶۴
- تشریح ۶۵
- بابُ الخاتم فى الخنصر ۶۶
- بابُ اتخذ الخاتَم ليختَم به الشَّئُ الخ ۶۷
- بابُ مَنْ جَعَلَ فصَّ الخاتَم فى بطنِ كفِّهٖ ۶۷
- تشریح ۶۸
- بابُ قول النبيّ ﷺ لا ينقش علىٰ نقش خاتمه ۶۸
- بابٌ هل يُجعل نقشُ الخاتَمِ ثلاثة اسطر ۶۹
- بابُ الخاتم للنِّساء وكان على عائشة الخ ۷۰
- بابُ القَلائدِ والسِّخابِ للنِّساء الخ ۷۰
- بابُ استعارةِ القَلائدِ ۷۱
- بابُ القُرطِ للنّساء ۷۲
- بابُ السِّخابِ للصّبيان ۷۳
- بابُ المتشبّهون بالنِّساء والمتشبهاتُ بالرجال ۷۳
- بابُ اخراجِ المتشبهين بالنساء من البيوت ۷۴
- بابُ قصّ الشاربِ ۷۶
- تشریح ۷۶
- تشریح ۷۷
- بابُ تقليم الأظْفَارِ ۷۷
- بابُ إعفاء اللِّحىٰ ۷۸
- تشریح ۷۹
- بابُ ما يُذكر فى الشيب ۷۹
- سوال وجواب ۸۰
- باب الخِضابِ ۸۱
- بابُ الجعد ۸۱
- تحقیق وتشریح ۸۲
- تشریح ۸۵
- تشریح ۸۵
- سوال وجواب ۸۶
- بابُ التَّلبيد ۸۷
- تشریح ۸۷
- بابُ الفرق ۸۸
- تشریح ۸۹
- بابُ الذوائب ۸۹
- تحقیق وتشریح ۸۹
- بابُ القزع ۹۰
- تشریح ۹۱
- بابُ تطييب المرأة زوْجَها بِيَدَيْها ۹۱
- تشریح ۹۲
- بابُ الطيب فى الرّأس واللِّحيَةِ ۹۲
- بابُ الامتشاط ۹۲

● تشریح	۹۳
● بابٌ ترجيل الحائض زوجَها	۹۳
● بابٌ الترجيل والتيمُّنِ فيهِ	۹۳
● بابٌ ما يُذكر في المسكِ	۹۴
● بابٌ ما يُستحب من الطِّيبِ	۹۴
● بابٌ من لم يردّ الطِّيبَ	۹۵
● بابٌ الذريرةِ	۹۵
● تحقیق وتشریح	۹۶
● بابٌ المتفلِّجاتِ للحُسنِ	۹۶
● بابٌ الوصل في الشَّعر	۹۶
● بابٌ المتنمِّصاتِ	۹۹
● بابٌ الموصولةِ	۱۰۰
● بابٌ الواشمة	۱۰۲
● بابٌ المستوشمة	۱۰۳
● بابٌ التصاوير	۱۰۴
● تشریح	۱۰۵
● بابٌ عذاب المصورين يومَ القيامة	۱۰۵
● تشریح	۱۰۶
● بابٌ نقض الصُّور	۱۰۶
● بابٌ مَا وُطى من التصاوير	۱۰۷
● تشریح	۱۰۸
● تشریح	۱۰۹
● بابٌ من كره القعودَ على الصُّورةِ	۱۰۹
● سوال وجواب	۱۰۹
● تشریح	۱۱۰
● بابٌ كراهية الصَّلٰوةِ في التصاوير	۱۱۰
● بابٌ لا تدخلُ الملائكةُ بيتًا فيهِ صُورَةٌ	۱۱۱
● بابٌ من لم يدخل بيتاً فيه صورةٌ	۱۱۲
● بابٌ من لعنَ المصوّرَ	۱۱۲
● بابٌ: باب بلا ترجمہ	۱۱۳
● بابٌ الارتدافِ على الدّابّةِ	۱۱۴
● اشکال وجواب	۱۱۴
● بابٌ الثلاثةِ على الدّابّةِ	۱۱۵
● بابٌ حمل صاحب الدابة غيره بين يديه	۱۱۵
● تشریح	۱۱۶
● بابٌ ارداف الرجل خلف الرجل	۱۱۶
● بابٌ إرداف المرأةِ خلفَ الرَّجل	۱۱۷
● تشریح	۱۱۸
● بابٌ الاستلقاء ووضع الرِّجل على الأخرىٰ	۱۱۸
كتابُ الادب	۱۱۹
● بابٌ قول الله تعالىٰ: وَوَصَّيْنَا الانْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا	۱۱۹
● بابٌ مَن احق النّاس بحسن الصحبة	۱۲۰
● تشریح	۱۲۰
● بابٌ لايجاهد إلّا بإذن الأبوينِ	۱۲۰
● بابٌ لا يسبُّ الرَّجلُ والديه	۱۲۱
● بابٌ اجابة دعاء من برّ والديه	۱۲۲
● مختصر تشریح	۱۲۳
● بابٌ عقوق الوالدين من الكبائر	۱۲۳
● بابٌ صلة الوالد المشرك	۱۲۶
● بابٌ صلة المرأة أُمها وَلَهَا زوجٌ	۱۲۶
● بابٌ صلة الأخ المشرك	۱۲۸
● بابٌ فضل صلة الرَّحِم	۱۲۸
● تحقیق وتشریح	۱۲۹
● بابٌ اثم القاطع	۱۲۹
● بابٌ من بسط له في الرزق بصلة الرَّحِم	۱۳۰
● بابٌ مَن وصلَ وصله الله	۱۳۱
● بابٌ يُبَلُّ الرحم ببلالها	۱۳۲
● تحقیق وتشریح	۱۳۲
● بابٌ ليس الواصل بالمكافى	۱۳۳
● تشریح	۱۳۴
● بابٌ من وصل رحمه في الشرك ثمّ اسلمَ	۱۳۴

- بابُ من ترك صبية غيره حتى تلعب به الخ ۱۳۵
- بابُ رحمة الولد وتقبيله ومعانقته ۱۳۶
- تشریح ۱۳۷
- اشکال وجواب ۱۳۷
- تشریح ۱۳۹
- بابٌ جعلَ اللّٰه الرحمةَ مائةَ جزءٍ ۱۳۹
- بابُ قتل الولد خشية أن يأكل معه ۱۴۰
- بابُ وَضع الصبيّ فى الحجر ۱۴۱
- بابُ وضع الصَّبيّ على الفَخِذِ ۱۴۱
- بابٌ حسن العهد من الايمان ۱۴۲
- بابُ فضل من يعولُ يتيماً ۱۴۳
- تشریح ۱۴۳
- بابُ الساعى علٰى الأرمِلةِ ۱۴۳
- تشریح ۱۴۴
- بابُ الساعى على المسكين ۱۴۴
- بابُ رحمة الناس والبهائم ۱۴۵
- تشریح ۱۴۶
- تشریح ۱۴۷
- بابُ الوَصاءَةِ بالجار ۱۴۸
- بابُ إثم من لا يامنُ جارُهٗ بوائقهٗ ۱۴۹
- بابٌ لا تحقرنَّ جارَةٌ لجارَتِها ۱۵۰
- بابٌ من كان يومنُ باللّٰه واليومِ الآخر فلا يوذ جاره ۱۵۰
- بابُ حق الجوارِ فى قربِ الابوابِ ۱۵۱
- بابٌ كلُّ معروفٍ صدقةٌ ۱۵۲
- بابُ طيب الكلامِ ۱۵۳
- بابُ الرفق فى الأمر كلّهٖ ۱۵۴
- بابُ تعاون المؤمنين بعضهم بعضاً ۱۵۵
- پچیسواں پارہ ۱۵۶
- بابُ قول اللّٰه تعالٰى: مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً الخ ۱۵۶
- بابٌ لم يكن النبيّ ﷺ فاحشاً ولا متفحشاً ۱۵۷
- تحقیق الفاظ ۱۵۷
- تشریح ۱۵۸
- تشریح ۱۵۹
- سوال وجواب ۱۵۹
- بابُ حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل ۱۵۹
- تحقیق وتشریح ۱۶۰
- تشریح ۱۶۱
- تشریح ۱۶۲
- اشکال وجواب ۱۶۳
- بابٌ كيف يكون الرَّجُلُ فى إهله ۱۶۳
- تشریح ۱۶۴
- بابُ المِقَةِ مِن اللّٰه تعالٰى ۱۶۴
- بابُ الحبّ فى اللّٰهِ ۱۶۵
- بابُ قولِ اللّٰه تعالٰى: يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَومٌ مِنْ قَوْمٍ الخ ۱۶۵
- بابُ ما ينهٰى من السباب واللّعنِ ۱۶۷
- تشریح ۱۷۰
- بابُ ما يجوز من ذِكر النّاس نحوَ قولهِمْ الطويل والقصير ۱۷۰
- بابُ الغيبة ۱۷۲
- تشریح ۱۷۲
- غیبت کی تعریف ۱۷۲
- بابُ قول النبيّ ﷺ خيرُ دور الأنصار ۱۷۳
- تشریح ۱۷۳
- باب ما يجوز من اغتياب اهل الفساد والرِّيبِ ۱۷۴
- بابٌ النميمة من الكبائر ۱۷۵
- تشریح ۱۷۵
- بابُ ما يكره من النميمة ۱۷۶
- تحقیق وتشریح ۱۷۶
- مختصر تشریح ۱۷۶
- بابُ قول اللّٰه تعالٰى: واجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۱۷۶

- تشریح ۱۷۷
- بابُ ما قیل فی ذی الوَجہین ۱۷۷
- تشریح ۱۷۸
- بابُ مَن اخبر صاحبہ بما یُقال فیہ ۱۷۸
- بابُ ما یکرہ من التمادح ۱۷۹
- تشریح ۱۷۹
- بابُ مَن اثنی علی اخیہ بما یعلم ۱۸۰
- بابُ قول اللہ تعالیٰ: انّ اللّٰہ یَأمُرُ بِالعَدلِ والاحسانِ الخ ۱۸۱
- بابُ ما ینھیٰ عن التحاسد والتدابر ۱۸۲
- بابٌ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۱۸۳
- بابُ ما یکونُ من الظَّنّ ۱۸۴
- تشریح ۱۸۴
- بابُ ستر المُؤمِنِ عَلیٰ نفسہٖ ۱۸۵
- تشریح ۱۸۶
- بابُ الکبر ۱۸۷
- تشریح ۱۸۷
- بابُ الھجرۃ ۱۸۸
- بابُ ما یجوز من الھجران لمن عصیٰ ۱۹۰
- تشریح ۱۹۰
- تشریح ۱۹۱
- بابٌ ھل یزور صاحبہ کلّ یومٍ أو بکرۃً وعشیًا ۱۹۱
- بابُ الزیارۃ ومن زار قومًا فطعِمَ عندھم ۱۹۲
- بابُ من تجمّل للوُفود ۱۹۳
- بابُ الاخاءِ والحِلفِ ۱۹۴
- تشریح ۱۹۵
- بابُ التبسّم والضِّحک ۱۹۶
- تشریح ۱۹۸
- اشکال رفع صوت ۱۹۸
- بابُ قول اللہ تعالیٰ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہ الخ ۲۰۲
- بابٌ فی الھدی الصّالح ۲۰۴
- بابُ الصبر علی الاذیٰ ۲۰۵
- بابُ من لم یواجہ الناس بالعتابِ ۲۰۶
- تشریح ۲۰۷
- بابُ من کفّر أخَاہُ بغیر تاویلٍ فھو کما قالَ ۲۰۷
- تشریح ۲۰۸
- بابُ من لم یر اکفارَ من قالَ ذٰلک متأوّلًا أوجاھلًا ۲۰۹
- تشریح ۲۱۱
- بابُ ما یجوز من الغضب والشِّدّۃِ لامر اللہ ۲۱۱
- بابُ الحَذَرِ من الغضب ۲۱۴
- تشریح ۲۱۶
- بابُ الحیلۃ ۲۱۶
- حضرت عمرانؓ کے ناراض ہونے کی وجہ ۲۱۶
- تشریح ۲۱۶
- بابٌ إذا لَم تستحی فاصنع ما شئت ۲۱۷
- بابُ مَا لا یُستحیٰ من الحق للتفقّہ فی الدین ۲۱۸
- بابُ قول النّبیّ ﷺ یسّروا ولا تعسّروا الخ ۲۲۰
- بابُ الانبساطِ إلی النّاسِ ۲۲۳
- تحقیق وتشریح ۲۲۳
- تحقیق ۲۲۴
- بابُ المداراۃِ من النّاسِ ۲۲۴
- تشریح ۲۲۵
- بابٌ لا یُلدغُ المُؤمن من جحر مرّتین ۲۲۶
- تشریح ۲۲۷
- بابُ حقّ الضیفِ ۲۲۷
- بابُ اکرام الضیف وخدمتہ ایاہ بنفسہ ۲۲۹
- باب صنع الطّعام والتکلّف للضیفِ ۲۳۱
- بابُ ما یکرہ من الغضب والجزع عند الضیف ۲۳۲
- بابُ قولِ الضیفِ لصاحبہ لا آکلُ حتّی تاکلَ ۲۳۴
- بابُ اکرام الکبیر ویَبدأ الأکبر بالکلام والسّوال ۲۳۵

- باب ما یجوز من الشعر والرّجز والحداء وما یکره منه ۲۳۷
- تحقیق وتشریح ۲۳۸
- تشریح ۲۴۱
- باب هجاء المشرکین ۲۴۲
- باب ما یُکره ان یکون الغالب علی الانسان الشعرُ الخ ۲۴۴
- باب قول النبیؐ ﷺ تربت یمینك وعقریٰ حلقیٰ ۲۴۵
- تشریح ۲۴۵
- تشریح ۲۴۶
- باب ما جاء فی زعموا ۲۴۶
- باب ما جاء فی قول الرجل ویلك ۲۴۷
- تشریح ۲۴۹
- باب علامة حبّ الله عزوجل ۲۵۳
- تشریح ۲۵۳
- تشریح ۲۵۴
- باب قول الرجل للرجل اخسأ ۲۵۵
- باب قول الرجل مرحبًا ۲۵۸
- تشریح ۲۵۸
- باب مایُدعی الناس بآبائهم ۲۵۹
- بابٌ لا یقل خبثت نفسی ۲۶۰
- تشریح ۲۶۰
- بابٌ لا تسبُّوا الدهر ۲۶۱
- باب قول النبیؐ ﷺ انما الکرْم قلب المؤمن ۲۶۱
- تشریح ۲۶۲
- تحقیق وتشریح ۲۶۳
- باب قول الرجل فداك ابی واُمّی ۲۶۳
- تحقیق ۲۶۳
- باب قول الرجل جعلنی الله فداءك ۲۶۳
- تشریح ۲۶۴
- باب احب الاسماء الیٰ الله عز وجل الخ ۲۶۵
- کسی غیر کو بیٹا کہنا ۲۶۵
- باب قول النبی ﷺ سمّوا باسمی ولا تکتنوا الخ ۲۶۵
- بابُ اسم الحزن ۲۶۷
- باب تحویل الاسم الیٰ اسم احسن منه ۲۶۸
- تشریح ۲۶۹
- باب من سمّی باسماء الانبیاء علیهم السلام ۲۷۰
- تشریح ۲۷۰
- کذب علی النبی ﷺ ۲۷۱
- تشریح ۲۷۲
- باب تسمیة الولید ۲۷۲
- باب من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفًا ۲۷۳
- تشریح ۲۷۴
- باب الکنیة للصبیّ وقبل أن یولد للرجل ۲۷۵
- تشریح ۲۷۵
- باب التکنّی بابی ترابٍ وإن کانت له کنیة اخریٰ ۲۷۵
- باب ابغض الاسماء الیٰ الله تبارك و تعالیٰ ۲۷۶
- باب کنیة المشرك ۲۷۷
- تشریح ۲۷۷
- باب المعاریض مندوحة عن الکذب ۲۸۰
- تشریح ۲۸۱
- معاریض کی تحقیق ۲۸۱
- باب قول الرجل للشیء لیس بشیء وهو ینوی الخ ۲۸۲
- باب رفع البصر الیٰ السماء ۲۸۳
- باب نکت العود فی الماء والطین ۲۸۴
- باب الرجل ینکت الشیء بیده فی الارض ۲۸۵
- باب التکبیر والتسبیح عند التعجب ۲۸۶
- باب النهی عن الخذف ۲۸۸
- باب الحمد للعاطس ۲۸۸
- تحقیق وتشریح ۲۸۹
- تشریح ۲۹۰
- باب ما یستحب من العُطاس وما یُکره من التثاؤب ۲۹۰

- تحقیق ۲۹۰
- بابٌ اذا عطس کیف یُشمّتُ ۲۹۱
- تحقیق ۲۹۱
- تشریح ۲۹۱
- بابٌ لا یشمّتُ العاطس اذا لم یحمد اللہ ۲۹۲
- تشریح ۲۹۲
- بابٌ اذا تثاءَبَ فلیضع یدہ علی فیہ ۲۹۲

کتاب الاستیذان ۲۹۳

- بابُ بدءِ السلام ۲۹۳
- تشریح ۲۹۵
- بابُ قول اللہ تعالیٰ: یاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لا تَدْخُلُوْا بیوتًا الخ ۲۹۵
- بابٌ السلام اسمٌ من اسماء اللہ تعالیٰ ۲۹۸
- تحقیق وتشریح ۲۹۹
- بابُ تسلیم القلیل علی الکثیر ۲۹۹
- بابٌ یسلِّم الراکبُ علی الماشی ۲۹۹
- بابٌ یسلِّم الماشی علی القاعد ۳۰۰
- بابٌ یسلِّم الصغیر علی الکبیر ۳۰۰
- مختصر تشریح ۳۰۱
- بابُ افشاء السلام ۳۰۱
- بابُ السلام للمعرفة وغیر المعرفة ۳۰۲
- تشریح ۳۰۲
- بابُ آیة الحجاب ۳۰۳
- بابُ الاستیذان من اجل البصر ۳۰۵
- تشریح ۳۰۶
- تشریح ۳۰۷
- بابُ زنا الجوارح دون الفرج ۳۰۷
- تشریح ۳۰۷
- بابُ التسلیم والاستیذان ثلاثًا ۳۰۸
- توضیح وتشریح ۳۰۹
- بابٌ اذا دُعی الرجلُ فجاءَ هل یستاذن ۳۱۰
- بابُ التسلیم علی الصبیان ۳۱۰
- بابُ تسلیم الرجال علی النساء والنساء علی الرجال ۳۱۱
- تحقیق الفاظ ۳۱۱
- بابٌ اذا قال مَن ذا فقال أنا ۳۱۲
- بابُ من ردّ فقال علیك السلام ۳۱۳
- بابٌ اذا قال فلانٌ یقرئُك السلامَ ۳۱۴
- بابُ التسلیم فی مجلسٍ فیه اخلاطٌ من المسلمین والمشرکین ۳۱۵
- بابُ من لم یسلِّم علی من اقترف ذنبًا الخ ۳۱۶
- تشریح ۳۱۷
- بابٌ کیف الردُّ علی اهل الذمّة السلامَ ۳۱۷
- مختصر تشریح ۳۱۷
- بابُ من نظر فی کتاب مَن یُحذرُ علی المسلمین الخ ۳۱۹
- بابٌ کیف یکتب الکتاب الی اهل الکتاب ۳۲۱
- بابٌ بمن یبدأ فی الکتاب ۳۲۱
- بابُ قول النبیّ ﷺ قوموا إلی سیدکم ۳۲۲
- بابُ المصافحة ۳۲۳
- تشریح ۳۲۴
- بابُ الاخذ بالیدین ۳۲۵

چھبیسواں پارہ ۳۲۶

- بابُ المعانقة ۳۲۶
- تشریح ۳۲۶
- بابُ من اجاب بلبیك وسعدیك ۳۲۷
- تشریح ۳۲۹
- بابٌ لا یقیم الرجلُ الرجلَ من مجلسه ۳۲۹
- بابُ قول اللہ تعالیٰ: إذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فی المجلس الخ ۳۳۰
- شانِ نزول ۳۳۰
- افادہ ۳۳۱
- بابُ من قامَ من مجلسه أو بیته ۳۳۱
- تشریح ۳۳۲

- بابُ الاحتباء بالید وھو القُرفُصَاءُ ۳۳۲
- بابُ من اتکاء بین یدی اصحابه ۳۳۲
- بابُ من اسرع فی مشیه لحاجةٍ أو قصدٍ ۳۳۳
- تشریح ۳۳۴
- بابُ السریر ۳۳۴
- بابُ من اُلقی له وسادةٌ ۳۳۴
- صوم الدھر ۳۳۵
- بابُ القائلةِ بعد الجمعة ۳۳۶
- بابُ القائلة فی المسجد ۳۳۷
- بابُ من زار قوماً فقالَ عندھم ۳۳۸
- تحقیق وتشریح ۳۳۸
- تشریح ۳۴۰
- بابُ الجلوس کیف ما تیسر منه ۳۴۰
- تشریح ۳۴۱
- چارزانو بیٹھنا ۳۴۱
- بابُ مَن ناجٰی بین یدی الناس ۳۴۱
- بابُ الاستلقاء ۳۴۳
- بابٌ لا یتناجٰی إثنان دون الثالث ۳۴۳
- تشریح ۳۴۳
- بابُ حفظ السِّرِّ ۳۴۴
- بابٌ إذا کانوا اکثر من ثلاثةٍ فلا باسَ الخ ۳۴۵
- بابُ طول النجویٰ ۳۴۶
- تشریح ۳۴۶
- بابٌ لا تترك النار فی البیت عند النوم ۳۴۶
- بابُ إغلاق الابواب باللیل ۳۴۸
- تشریح ۳۴۸
- بابُ الختانِ بعد ما کبرَ ونتفِ الابط ۳۴۸
- اس باب کا کتاب الاستیذان سے تعلق ۳۴۸
- تشریح ۳۴۹
- ختان یعنی ختنہ کا شرعی حکم ۳۴۹
- خصالِ فطرۃ کے متعلق اختلافِ روایات ۳۴۹
- ختنہ کرنے کا وقت ۳۴۹
- افادہ ۳۵۰
- حضرت ابن عباسؓ ۳۵۰
- بابٌ کلُّ لهو باطلٌ إذا شغله عن طاعة اللّٰه ۳۵۰
- بابُ ما جاء فی البناء ۳۵۱
- افادہ ۳۵۲

كتاب الدعوات ۳۵۳

- بابُ قول اللّٰه تعالٰی: اُدعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۳۵۳
- دعاء کے فضائل ودرجات ۳۵۳
- بابٌ ولکلّ نبیٍّ دَعْوَةٌ مستجابة ۳۵۳
- بابُ افضل الاستغفار ۳۵۴
- بابُ استغفار النبیّ ﷺ فی الیوم واللیلة ۳۵۵
- تشریح ۳۵۶
- بابُ التوبة ۳۵۶
- تشریح ۳۵۸
- بابُ الضجع علی الشِّقِّ الایمن ۳۵۸
- بابُ اذا بات طاهرًا وفضله ۳۵۸
- بابُ مایقول إذا نامَ ۳۵۹
- بابُ وضعِ الید الیمنٰی تحت الخد الأیمنِ ۳۶۱
- بابُ النوم علی الشق الایمن ۳۶۱
- قال ابو عبد اللّٰه : ۳۶۲
- بابُ الدعاء اذا انتبه من اللیل ۳۶۲
- بابُ التسبیح والتکبیر عند المنام ۳۶۴
- بابُ التعوذ والقرأة عند النوم ۳۶۵
- بابٌ: بلا ترجمہ ۳۶۶
- تشریح ۳۶۷
- بابُ الدعاءِ نصف اللیل ۳۶۷
- بابُ الدعاء عند الخلاء ۳۶۷
- بابُ ما یقول إذا اصبح ۳۶۸
- بابُ الدعاء فی الصلوٰة ۳۶۹
- تشریح ۳۷۰

- باب الدعاء بعد الصلوٰة ۳۷۱
- باب قول الله تعالىٰ: وصلِّ عليهم ۳۷۳
- تشریح ۳۷۳
- تشریح ۳۷۶
- باب ما يكره من السجع من الدعاء ۳۷۷
- تشریح ۳۷۷
- بابٌ ليعزم المسئلةَ فإنه لا مُكره له ۳۷۸
- بابٌ يُستجاب للعبد ما لم يعجل ۳۷۹
- تشریح ۳۷۹
- باب رفع الايدى فى الدعاء ۳۷۹
- قال ابو عبد الله : ۳۸۰
- دعاء میں ہاتھ اٹھانا ۳۸۰
- باب الدعاء غير مستقبل القبلة ۳۸۰
- باب الدعاء مستقبل القبلة ۳۸۱
- باب دعوة النبیؐ لخادمه بطول العمر وبكثرة المال ۳۸۱
- باب الدعاء عن الكرب ۳۸۲
- باب التعوذ من جهد البلاء ۳۸۳
- تشریح ۳۸۳
- باب دعاء النبیؐ ﷺ: اللّٰهم الرفيق الاعلىٰ ۳۸۴
- باب الدعاء بالموت والحيٰوة ۳۸۵
- تشریح ۳۸۵
- باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤسهم ۳۸۶
- تشریح ۳۸۷
- باب الصلوٰة على النبیؐ ﷺ ۳۸۸
- بابٌ هل يُصلّٰى على غير النبیؐ ﷺ ۳۹۰
- مختصر تشریح ۳۹۰
- باب قول النبیؐ من آذيتُه فاجعله له زكوٰةً ورحمةً ۳۹۱
- باب التعوذ من الفتن ۳۹۱
- تشریح ۳۹۱
- باب التعوذ من غلبة الرجال ۳۹۲
- باب التعوذ من عذاب القبر ۳۹۳
- باب التعوذ من فتنة المحيا والممات ۳۹۵
- باب التعوذ من المأثم والمغرم ۳۹۶
- باب الاستعاذة من الجبن والكسل ۳۹۶
- باب التعوذ من البخل ۳۹۷
- باب التعوذ من ارذل العمر ۳۹۸
- باب الدعاء برفع الوباء والوجع ۳۹۸
- تشریح ۳۹۸
- تشریح ۴۰۰
- باب الاستعاذة من أرذل العمر ومن فتنة الدنيا الخ ۴۰۰
- باب الاستعاذة من فتنة الغنىٰ ۴۰۱
- باب التعوذ من فتنة الفقر ۴۰۲
- باب الدعاء بكثرة المال مع البركة ۴۰۳
- باب الدعاء بكثرة الولد مع البركة ۴۰۳
- باب الدعاء عند الاستخارة ۴۰۴
- استخارہ ۴۰۵
- باب الوضوء عند الدعاء ۴۰۵
- باب الدعاء إذا علا عقبة ۴۰۵
- باب الدعاء إذا هبط واديًا ۴۰۶
- باب الدعاء إذا اراد سفرًا أو رجع ۴۰۶
- باب الدعاء للمتزوِّج ۴۰۷
- باب ما يقول إذا اتى اهله ۴۰۸
- تشریح ۴۰۹
- باب قول النبیؐ: ربنا آتنا فى الدنيا حسنةً ۴۰۹
- باب التعوذ من فتنة الدنيا ۴۰۹
- باب تكرير الدعاء ۴۱۰
- باب الدعاء على المشركين ۴۱۱
- باب الدعاء للمشركين ۴۱۴
- باب قول النبیؐ: اللّٰهم اغفرلى ما قدمتُ وما اخرتُ ۴۱۵
- تشریح ۴۱۵
- تشریح ۴۱۶
- باب الدعاء فى الساعة التى فى يوم الجمعة ۴۱۶

- باب قول النبیﷺ: یستجاب لنا فی الیہود ۴۱۷
- باب التأمین ۴۱۸
- تشریح ۴۱۸
- باب فضل التہلیل ۴۱۸
- تشریح ۴۲۰
- باب فضل التسبیح ۴۲۰
- تشریح ۴۲۱
- باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ ۴۲۱
- تشریح ۴۲۳
- باب قول لاحول ولا قوۃ إلا باللہ ۴۲۳
- باب للہ تعالیٰ مأۃ اسم غیر واحدٍ ۴۲۴
- باب الموعظۃ ساعۃً بعد ساعۃٍ ۴۲۵
- تشریح ۴۲۵

کتاب الرقاق ۴۲۶

- باب لا عیش إلا عیش الآخرۃ ۴۲۶
- تشریح ۴۲۶
- باب مثل الدنیا فی الآخرۃ ۴۲۸
- تشریح ۴۲۸
- تفسیر وتشریح ۴۲۸
- باب قول النبیؐ کن فی الدنیا کانک غریب الخ ۴۲۹
- باب فی الأمل وطولہ ۴۳۰
- تنبیہ ۴۳۰
- تشریح ۴۳۱
- باب مَن بلغ ستین سنۃ فقد اعذر اللہ إلیہ فی العمر ۴۳۲
- تشریح ۴۳۲
- باب العمل الذی یُبتغیٰ بہ وجہ اللہ ۴۳۳
- باب ما یحذر من زہرۃ الدنیا والتنافس فیہا ۴۳۵
- تشریح ۴۳۶
- باب قول اللہ تعالیٰ: یٰأیّہا النّاس إنّ وَعْدَ اللّٰہِ حقّ الخ ۴۴۰
- باب ذہاب الصالحین ۴۴۱
- تحقیق وتشریح ۴۴۱
- باب ما یتّقی من فتنۃ المال ۴۴۲
- تشریح ۴۴۳
- باب قول النبیﷺ: ہذا المال خضرۃ حلوۃٌ ۴۴۴
- باب ما قدّم من مالہ فہو لہ ۴۴۵
- باب المکثرون ہم المقلون ۴۴۶
- باب قول النبیؐ: ما أُحب أن لی مثل أُحدٍ ذہباً ۴۴۸
- باب الغنی غنی النفس ۴۵۰
- باب فضل الفقر ۴۵۱
- تشریح ۴۵۳
- سوال وجواب ۴۵۴
- باب کیف کان عیش النبیؐ وأصحابہ وتخلّیہم من الدنیا ۴۵۴
- تشریح ۴۵۷
- تحقیق وتشریح ۴۵۸
- تشریح ۴۵۸
- باب القصد والمداومۃِ علی العمل ۴۶۰
- تشریح ۴۶۱
- اشکال وجواب ۴۶۱
- باب الرجاء مع الخوف ۴۶۴
- تشریح ۴۶۵
- تشریح ۴۶۵
- باب الصبر عن محارم اللہ ۴۶۶
- باب ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ۴۶۷
- باب ما یکرہ من قیلَ وقالَ ۴۶۸
- باب حفظ اللّسان ۴۶۹
- تشریح ۴۶۹
- تشریح ۴۷۱
- باب البکاء من خشیۃ اللہ ۴۷۱
- تشریح ۴۷۲
- باب الخوف من اللہ ۴۷۲
- تشریح ۴۷۲

- باَبُ الانتهاء عن المعاصی ۴۷۴
- تشریح ۴۷۴
- باَبُ قول النبی ﷺ لو تعلمون ما أعلم لضحکتم قلیلًا ولبکیتم کثیرًا ۴۷۶
- باَبُ حجبت النار بالشھوات ۴۷۶
- تشریح ۴۷۷
- باَبُ الجنّة أقربُ إلٰی أحدکم من شراك نعله الخ ۴۷۷
- باَبٌ لینظر إلٰی من هو اسفل منه ولا ینظر إلی الخ ۴۷۸
- باَبُ من همّ بحسنةٍ أو بسیّئةٍ ۴۷۹
- باَبُ ما یتقی من محقرات الذنوب ۴۷۹
- تشریح ۴۸۰
- باَبُ الأعمال بالخواتیم وما یخاف منها ۴۸۰
- باَبُ العُزلة راحةٌ من خلّاط السُّوءِ ۴۸۱
- تحقیق ۴۸۱
- جہاد فی سبیل اللہ ۴۸۲
- باَبُ رفع الامانة ۴۸۳
- تشریح ۴۸۳
- تحقیق وتشریح ۴۸۵
- تشریح ۴۸۵
- باَبُ الرّیاء والسُّمعة ۴۸۶
- تحقیق وتشریح ۴۸۶
- تشریح ۴۸۶
- باَبُ من جاهد نفسه فی طاعة الله ۴۸۷
- باَبُ التواضع ۴۸۸
- تحقیق ۴۸۸
- تشریح ۴۸۹
- اشکال وجواب ۴۹۰
- باَبُ قول النبیّ ﷺ بعثتُ أنا والسّاعة کھاتین ۴۹۰
- تشریح ۴۹۱
- باَبٌ: بلاترجمہ ۴۹۲
- تشریح ۴۹۳
- باَبٌ من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ۴۹۳
- باَبُ سکرات الموت ۴۹۵
- تشریح ۴۹۶
- تشریح ۴۹۷
- تشریح ۴۹۸
- تشریح ۴۹۹

ستائیسواں پارہ ۵۰۰

- باَبُ نفخ السور ۵۰۰
- باَبٌ یقبض الله الأرض یومَ القیامة ۵۰۲
- تشریح ۵۰۳
- تحقیق وتشریح ۵۰۳
- باَبُ کیف الحشر ۵۰۴
- حشر کی تفصیل ۵۰۴
- تحقیق ۵۰۶
- تشریح ۵۰۷
- باَبُ قوله عزوجل: إنّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۵۰۹
- باَبُ قول الله تعالٰی: أَلَا یَظُنُّ أُولٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ الخ ۵۱۱
- تشریح ۵۱۱
- باَبُ القصاص یومَ القیامة ۵۱۲
- اشکال وجواب ۵۱۳
- تشریح ۵۱۴
- باَبُ مَن نوقش الحسَابَ عُذِّبَ ۵۱۴
- باَبٌ یدخل الجنّةَ سبعون الفًا بغیر حساب ۵۱۷
- تشریح ۵۱۸
- باَبُ صفة الجنّة والنّار ۵۲۰
- تشریح ۵۲۰
- اشکال وجواب ۵۲۱
- تشریح ۵۲۲
- تشریح ۵۲۳
- تشریح ۵۲۵
- تحقیق وتشریح ۵۲۶

- تحقیق وتشریح ۵۲۷
- تشریح ۵۲۸
- تشریح ۵۳۱
- تشریح ۵۳۲
- سوال وجواب وتشریح ۵۳۳
- تشریح ۵۳۳
- تشریح ۵۳۵
- بابٌ الصراط جسرُ جهنم ۵۳۵
- صراط کی مختصر تشریح ۵۳۵

كتاب الحوض ۵۴۰
- مختصر تشریح ۵۴۰
- بابُ قول الله تعالٰى: انّا اعطينٰك الكوثر ۵۴۰
- تشریح ۵۴۱
- تحقیق وتشریح ۵۴۲
- تحقیق وتشریح ۵۴۳
- تشریح ۵۴۳
- تشریح ۵۴۴
- تشریح ۵۴۷
- تشریح ۵۴۸
- تشریح ۵۵۰

كتاب القدر ۵۵۱
- مسئلہ تقدیر ۵۵۱
- الفرق بين القضاء والقدر ۵۵۱
- بابٌ جفّ القلمُ علٰى علم الله وأضلّه الله علٰى علم ۵۵۳
- تشریح ۵۵۴
- بابٌ الله أعلم بما كانوا عاملين ۵۵۴
- تشریح ۵۵۵
- تشریح ۵۵۶
- بابٌ: بلا ترجمہ ۵۵۶
- تشریح ۵۵۷
- تشریح ۵۵۸
- بابٌ: بلا ترجمہ ۵۵۹
- تشریح ۵۶۰
- بابُ القاءِ النذرِ العبدَ إلٰى القدرِ ۵۶۱
- سوال وجواب وتشریح ۵۶۲
- بابٌ لاحول ولا قوة الّا باللّٰهِ ۵۶۲
- بابٌ المعصوم مَن عصم الله ۵۶۳
- تشریح ۵۶۴
- بابٌ وحرام علٰى قريةٍ اهلكناها انهم لايرجعون ۵۶۴
- بابٌ وما جعلنا الرؤيا التي أريناك إلا فتنه للناس ۵۶۵
- تشریح ۵۶۵
- بابٌ تَحاجَّ آدمُ و موسٰى عند الله ۵۶۶
- بابٌ لا مانع لما اعطى الله ۵۶۷
- بابٌ من تعوذ بالله من درك الشقاء وسوء القضاء ۵۶۸
- بابٌ يحول بين المرء و قلبه ۵۶۹
- تشریح ۵۶۹
- بابٌ قل لن يصيبَنا إلّا ما كتب الله لنَا ۵۷۰
- بابٌ وما كنّا لنهتدى لو لا أن هدانا الله الخ ۵۷۱
- تشریح ۵۷۱
- تشریح ۵۷۲

تمت بالخير

❁ ❁ ❁